مسائل الشریعہ

ترجمہ

وسائل الشیعہ

تالیف

محدث متبحر محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ و تحشیہ

فقیہ اہل بیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

یا عباسؑ

۷۸۶
۱۱۰-۹۲
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

(جلد ۱۴)

مسائل الشریعہ
ترجمہ
وسائل الشیعہ

تالیف
محدث، متبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ
فقیہ اہل بیتؑ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

ناشر
مکتبۃ السبطین۔ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

نام کتاب : مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ

جلد : چودہ

تالیف : محدث، متبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ

ترجمہ وتحشیہ : فقیہ اہل بیتؑ آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی، سرگودھا، پاکستان

کمپوزنگ : غلام حیدر (میکسیما کمپوزنگ سینٹر، موبائل:03465927378)

طباعت : میکسیما پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

ناشر : مکتبۃ السبطین۔ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

طبع اول : شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ ۔ جولائی ۲۰۱۰ء

ہدیہ : ۲۵۰ روپے

تعداد : ۱۱۰۰

ملنے کے پتے

اسلامک بک سینٹر

مکان نمبر 362-C، گلی نمبر 12، G-6/2

اسلام آباد۔ فون:051-2602155

معصوم پبلیکیشنز بلتستان

منٹھوکھا، علاقہ کھرمنگ، سکردو، بلتستان

موبائل:0346-5927378

ای میل:maximahaider@yahoo.com

مکتبۃ السبطین

۲۹۶/۹۔ بی بلاک، سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

فہرست مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ (جلد۱۴)

باب نمبر	خلاصہ	صفحہ نمبر
۲۷	جو شخص کسی عورت سے متعہ کرے تو جب تک اس کی عدت ختم نہ ہو جائے تب تک اس کی بہن اس پر حلال نہ ہوگی۔	۳۰۶
۲۸	اگر ایک عورت کو طلاق رجعی دی جائے تو عدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے۔ البتہ طلاق بائن اور وفات کی عدت میں ایسا کرنا جائز ہے۔	۳۰۶
۲۹	مباشرت کرنے کے لئے دو کنیز بہنوں کو اکٹھا رکھنا حرام ہے۔ ہاں صرف ملکیت میں رکھنا حرام نہیں ہے اور اگر اس صورت میں ایک سے مباشرت کر لے تو پھر دوسری سے کرنے کا حکم ہے؟	۳۰۷
۳۰	پھوپھی یا خالہ کی موجودگی میں ان کی نسبی یا رضاعی بھتیجی یا بھانجی سے ان کی اجازت کے بغیر تزویج کرنا جائز نہیں ہے اور اگر ایسا کرے تو نکاح باطل ہوگا۔ مگر بھتیجی یا بھانجی کی موجودگی میں ان کی نسبی یا رضاعی پھوپھی یا خالہ سے ان کی اجازت کے بغیر تزویج جائز ہے۔	۳۰۹
۳۱	احرام کی حالت میں نکاح کرنا حرام ہے اور باطل بھی۔ اور اگر جان بوجھ کر ایسا کرے تو وہ عورت اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔	۳۱۰
۳۲	ملاعنہ حرمت ابدی کا باعث ہے۔	۳۱۱
۳۳	اگر کوئی شخص اپنی بہری یا گونگی بیوی پر زناکاری کی تہمت لگائے تو وہ (ملاعنہ کے بغیر) اس شخص پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔	۳۱۱
۳۴	اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ سے اس کی عمر نو سال مکمل ہونے سے پہلے مباشرت کرے (جو کہ ناجائز تھی) اور اس سے اس کا افضاء کر دے (بول و حیض کا مقام ایک ہو جائے) تو وہ اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ اور اس کو اپنے پاس رکھنے کا حکم؟	۳۱۲
۳۵	جس عورت کو غیر شرعی طریقہ پر طلاق دی جائے اس سے عقد ازدواج کرنا حرام ہے۔ اور اہل خلاف کی طلاق کا حکم؟	۳۱۳
۳۶	وہ طریقہ کار جس سے غیر سنت طریقہ سے طلاق شدہ عورت حلال ہوتی ہے؟	۳۱۳
۳۷	جو عورت ہنوز عدت کے اندر ہو اس کا صراحۃً رشتہ طلب کرنا حرام ہے ہاں کنایۃً ایسا کرنا جائز ہے۔	۳۱۴

صفحہ نمبر	خلاصہ	باب نمبر
۴۳۵	جب کسی کنیز کا شوہر آزاد شخص ہو یا اس کے مالک کے علاوہ کسی اور کا غلام ہو تو طلاق اس کے ہاتھ میں ہوگی اور اگر کوئی غلام کسی آزاد عورت سے شادی کرے اور پھر اسے فروخت کر دیا جائے تو خریدار کو تفریق کا حق حاصل ہوگا۔	۶۴
۴۳۷	کنیز اپنے شوہر کی وارث نہیں ہوتی اور نہ شوہر اس کا وارث ہوتا ہے اگرچہ مدبرہ ہو جس کی آزادی شوہر کی وفات پر معلق ہے۔	۶۵
۴۳۷	جب کوئی غلام اپنے آقا کی کنیز سے اس کی اجازت سے شادی کرے تو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس کی طلاق صحیح نہیں ہے۔	۶۶
۴۳۸	اگر کوئی کنیز آزادی وغیرہ کا دعویٰ کر کے آقا کی اجازت کے بغیر کسی سے شادی کرے تو اس کا، اس کے حق مہر کا اور بچے کا حکم؟	۶۷
۴۴۰	کنیز اپنے مالک پر حرام ہوتی ہے جبکہ اس میں کوئی اور بھی شریک ہو۔	۶۸
۴۴۰	مشرکہ کا مشرک سے خریدنا اور اس سے مباشرت کرنا جائز ہے۔ اگرچہ بائع اس کا باپ یا شوہر ہی ہو۔ اسی طرح مشرک اور مخالف کی قید کردہ عورت کا خریدنا اور انہیں کنیز بنانا جائز ہے۔	۶۹
۴۴۱	جب کنیز کے دو مالکوں میں سے ایک کنیز کی کسی سے شادی کر دے تو اس سے مباشرت کرنے کا جواز دوسرے شریک کی رضامندی پر موقوف ہوگا۔	۷۰
۴۴۱	اس شخص کا حکم جو کنیز خریدے پھر اسے آزاد کر دے بعد ازاں اس سے شادی کر لے اور اس سے اولاد بھی ہو اور پھر مر جائے مگر کچھ (مال) نہ چھوڑ جائے؟	۷۱
۴۴۲	جب ام الولد کنیز کا بیٹا اپنے آقا سے پہلے مر جائے اور اس کا شوہر (مالک کا) غلام ہو اور بعد ازاں مالک بھی مر جائے تو اسے غلام پر کوئی اختیار نہ ہوگا۔	۷۲
۴۴۲	بھگوڑے غلام کا حکم جب کہ اس کی بیوی موجود ہو؟	۷۳
۴۴۳	جو شخص کسی کنیز سے زنا کرے (اور اس کے نتیجہ میں اسے حمل ٹھہر جائے) بعد ازاں اسے خرید لے تو سابقہ بچہ اس سے ملحق نہ ہوگا اور نہ ہی اس کا وارث ہوگا۔	۷۴
۴۴۳	جب گھر میں کوئی ایسا (بچہ وغیرہ) موجود ہو جو دیکھ اور سن رہا ہو تب بھی کراہت کے ساتھ کنیز سے مباشرت جائز ہے۔	۷۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی اَهْلِهَا

اما بعد. الحمد للہ کہ وسائل الشیعہ جلد۱۴ کے ترجمہ کا آغاز کیا جارہا ہے۔ بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر غیر معمولی تعطل و تاخیر کے بعد اب پھر ترجمہ کا مقدس کام شروع کیا جارہا ہے۔ اور اب اس کی جلد۱۴ کتاب النکاح سے شروع ہوتی ہے اس لئے حسب عادت ترجمہ کے آغاز سے پہلے نکاح کے فوائد وعوائد اور اس کی اہمیت پر ایک شذرہ سپرد قلم و قرطاس کیا جاتا ہے تاکہ قارئین کرام پر عقد نکاح کی اہمیت وافادیت اجاگر وعیاں ہو جائے۔

احقر محمد حسین النجفی بقلمہ

۲۰ شعبان المعظم سنہ ۱۴۱۷ھ

بمطابق ۱۰ جنوری ۱۹۹۷ء بروز جمعہ ۲ بجے دن

نوٹ منجانب مترجم

ضرورت ازدواج اور اس کے فوائد

ازدواج (جو کہ عام حالات میں سنت موکدہ اور بعض خاص حالات میں واجب ہو جاتا ہے) کی ضرورت اور اس کے تمدنی، اخلاقی اور دینی مصالح اس قدر واضح وعیاں ہیں کہ ان کی تشریح وتوضیح کی چنداں ضرورت نہیں ہے تمام اقوام عالم کا اس کے حسن وعمدگی پر اتفاق ہی اس کی اچھائی کی کافی شہادت ہے صرف بعض امور کی طرف اجمالی اشارہ کیا جاتا ہے۔

توالد وتناسل کے بغیر عالم کا انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے خالق فطرت نے مردوں کو عورتوں اور عورتوں کو مردوں کا خلقتہً شیدا بنایا ہے اگر خلقت میں کوئی نقص نہیں تو مرد عورت کے بغیر نہیں رہ سکتا اور عورت مرد کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾۔ اس کے اجتماع کے بغیر نہ فطری بے چینی دور ہو سکتی ہے اور نہ ہی صحیح سکون مل سکتا ہے۔ ﴿وَ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا﴾ خالق حکیم نے اپنی حکمت کاملہ سے ہم میں جو حیوانی و شہوانی قوتیں ودیعت کی ہیں ان کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے دو ہی طریقے ہیں اول یہ کہ عورتیں مرد کی ہو کر

رہیں۔ دوسرے یہ کہ حیوانات کی طرح جنسی تعلقات رکھیں۔ بالفاظ دیگر یا تو ہم جنسی تعلقات کو اس طرح قائم کریں گے کہ اس سے دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق پامال نہیں ہوں گے یا ان تقاضوں کو اس طرح پورا کریں گے کہ جس سے دوسروں کے حقوق پامال ہوں گے اور ان کا ضرر و نقصان ہوگا۔ ان دو قسموں میں سے پہلی قسم کا نام ہے نکاح اور دوسری قسم کا نام ہے زنا۔

زنا کے نقصانات

زنا کاری سے اس قدر قبائح و مفاسد و مضرات و نقصانات پیدا ہوتے ہیں جن کا احصاء و شمار نہیں کیا جا سکتا مثلاً اس سے نسب تلف ہو جاتا ہے تربیت انسانی کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے رنج و راحت میں باہمی شرکت اور انسانی ہمدردی ختم ہو جاتی ہے وراثت کا سارا نظام ہی مختل ہو جاتا ہے شعوب و قبائل کی تقسیم میں جو مصالح مضمر ہیں وہ نیست و نابود ہو جاتے ہیں حالانکہ یہی مذکورہ بالا امور ہی انسان کی تمدنی و اجتماعی زندگی کی روح رواں ہیں اسی لئے خدائے حکیم فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا﴾۔ (سورہ نور) یعنی زنا و بدکاری کے قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ یہ بے حیائی ہے اور برائی کا راستہ ہے۔

اس پورے مضمون کو مختصر لفظوں میں سمجھنے کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ زنا سے بچنے اور فطری تقاضوں کے پامال نہ ہونے دینے کے طریقہ کار کا نام نکاح ہے۔ ارشاد قدرت ہے: ﴿وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰی مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ﴾۔

نکاح کے فضائل

۱۔ اسی لئے احادیث میں نکاح کرنے کے بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں جن سے اس کے فوائد بھی واضح ہو جاتے ہیں۔ جناب صادق آل محمدؑ اپنے آباؤ اجداد کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ﴿ما استفاد امرء مسلم فائدة بعد الاسلام افضل من زوجة مسلمة تسره اذا نظر الیها و تطیعه اذا امرها و تحفظه اذا غاب عنها فی نفسها و ماله﴾ کسی مسلمان نے اسلام کے بعد ایسی مسلمان بیوی سے بہتر اور کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا کہ جب اس کی طرف نگاہ کرے تو وہ (اپنی نیکی اور خوبصورتی کی وجہ سے) اسے خوش کرے جب اسے کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ غائب ہو تو اپنی جان اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔ (وسائل الشیعہ) اس سے ظاہر ہے کہ نکاح سے کس قدر سکون نفس کی دولت ملتی ہے۔

۲۔ نیز فرماتا ہے: ﴿تناکحوا و تناسلوا فانی اباهی بکم الامم یوم القیامة ولو بالسقط﴾ یعنی نکاح کرو اور نسل بڑھاؤ۔ کیونکہ میں بروز قیامت دوسری امتوں میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔ اگرچہ کوئی ساقط

شدہ بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ (ایضاً)

۳۔ نیز فرمایا: ﴿من تزوج فقد احرز نصف دینه فلیتق الله فی النصف الباقی﴾ یعنی جو شخص شادی کر لیتا ہے وہ اپنے نصف دین کو تو بچالیتا ہے اب اسے باقی نصف میں خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ اس سے روشن ہے کہ نکاح سے شیطانی خیالات اور غلط توہمات کا کس قدر قلع قمع ہوتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز یہاں تک فرمایا کہ: ﴿رذال موتاکم العزاب﴾ تمہارے بدترین مرنے والے وہ ہیں جو (بلا عذر) شادی کئے بغیر مر جائیں۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں: ﴿رکعتان یصلیها المتزوج افضل من سبعین رکعة یصلیها اعزب﴾ شادی شدہ آدمی کے دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی ستر رکعت سے افضل ہے۔ (وسائل)

اس سے واضح ہے کہ شادی کرنا کس قدر کار ثواب ہے۔

۶۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرما کر تو اس کی اہمیت اور بھی واضح کر دی کہ ﴿النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی﴾ نکاح میرا طریقہ ہے اور جو میرے طریقے سے روگردانی کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (مستدرک الوسائل)

نکاح کے معاملہ میں حزم و ہوشمندی کی ضرورت

بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ نکاح کا معاملہ جس قدر اہم ہے اسی قدر ہمارے لوگ اس کے سلسلہ میں بے احتیاطی برتتے اور سہل انگیزی سے کام لیتے ہیں اس طرح گاؤ اور جنس کے سودے بھی نہیں کیے جاتے جس طرح لوگ بیٹوں، بیٹیوں اور بہنوں بھائیوں کے رشتے طے کرتے ہیں اکثر ماں باپ تو حالات کا مکمل جائزہ لئے اور نشیب و فراز کا تجزیہ کیے بغیر بچپن میں ہی اولاد کو رشتہ نکاح میں پرو دیتے ہیں ایسی اکثر و بیشتر شادیاں بے جوڑ ہونے کی وجہ سے بعد میں خانہ بربادیاں ثابت ہوتی ہیں اس لئے اگرچہ شرعاً ولی کو یہ حق حاصل ہے مگر تا بامکان اسے اس حق کے استعمال سے پہلوتہی کرنا چاہیئے۔ البتہ سن رشد و بلوغ میں قدم رکھنے کے بعد نہ تو اولاد کو اس قدر مطلق العنانی دینا چاہیئے کہ وہ اپنے ناپختہ ذہن اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے محض جذباتی رنگ میں کوئی عاجلانہ فیصلہ کر کے کوئی غلط قدم اٹھائیں اور نہ ہی ان پر اس قدر سختی اور جبر کرنا چاہیئے کہ وہ بالکل ہی عضو معطل ہو کر رہ جائیں بلکہ (جیسا کہ ہم اولیاء کی بحث میں اس پر مفصل گفتگو کریں گے) اولیاء و اولاد ہر دو کی مکمل رضامندی اور یک رنگی سے یہ اہم معاملہ طے کرنا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ شرع انور جس نے حد سے زیادہ پردہ پر زور دیا ہے وہ بھی اس نازک موقع پر لڑکے کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ لڑکی کو بے حجاب دیکھ لے۔ کیونکہ یہ کوئی وقتی معاملہ نہیں بلکہ زندگی بھر کا بندھن ہے اور زن و شوہر کی ناموافقت سے معاشرہ میں اس قدر فتور پڑتا

ہے اور امن و امان اور انتظام کی صورت حال اس قدر تباہ ہوتی ہے کہ اس کا تصور ہی لرزہ براندام کرنے کے لئے کافی ہے اس وقت کی معمولی سے چوک اور غفلت زندگی بھر کے روگ اور رونے کا باعث بن جاتی ہے اس لئے عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ ازدواج کی اس نئی دنیا میں قدم رکھنے سے پہلے اس کے تمام نشیب و فراز اور اس کے تمام پہلوؤں پر صرف طائرانہ نہیں بلکہ غائرانہ اور مدبرانہ نگاہ ڈال لی جائے اور اس کے بعد کوئی حتمی فیصلہ کیا جائے۔ واللہ الموفق

دنیوی رسم ورواج کی پابندی کی مذمت

عام مسلمانوں میں بالعموم اور پاک و ہند کے مسلمانوں میں ہندوؤں کے قرب و جوار کی وجہ سے بالخصوص نکاح و بیاہ کے سلسلے میں جو غلط رسوم اور حشو و زوائد از قسم سہرہ بندی ہاتھ میں گانا باندھنا' لوہے کی چھری یا چھڑی پکڑنا' گھڑولی بھرنا' چوٹی کھولنا اور عورتوں کے فحش گیت گانا' رقص و سرود کی محفلیں جمانا اور ڈھول ڈھمکا بجانا اور جہیز اور کھلانے پلانے کے سلسلہ میں اسراف بلکہ تبذیر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ان بے ہودہ لغویات کا انسداد کرنے عام مسلمانوں کے لئے بالعموم اور اہل علم و ایمان کے لئے بالخصوص اشد ضروری ہے انہی غلط رسوم اور ظاہری نام و نمود کی احمقانہ خواہش نے مسلمانوں کا دیوالیہ نکال دیا ہے اور انہیں معاشی بحران میں مبتلا کر دیا ہے اور جو ایسا نہیں کر سکتے ان کی لڑکیوں کی زندگیاں گھر میں بیٹھے بیٹھے تباہ و برباد ہو جاتی ہیں اگر شریعت کے مطابق سادہ طریقہ پر نکاح و بیاہ کیا جائے تو اس سے کم از کم تین فائدے ضرور حاصل ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ خدا خوش ہوگا دوسرے یہ کہ زحمتوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔ تیسرے یہ کہ قرضہ وغیرہ کی زیر باری سے نجات مل جائے گی۔ ان امور قبیحہ پر اس سے زیادہ تنقید و تبصرہ ہم اپنی زیر تجویز کتاب اصلاح الرسوم میں کریں گے۔ انشاء اللہ

الاحقر

محمد حسین النجفی عفی عنہ بقلمہ

ابواب کتاب النکاح [illegible]

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [illegible])

خدائے غنی کا محتاج بندہ محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن الحر العاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی کہتا ہے: الحمد للہ علی افضالہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ [illegible]

[illegible] وسائل الشیعہ کے ابواب النکاح کی اجمالی فہرست پیش کی جاتی ہے [illegible]

(۱) [illegible] مقدمات و آداب نکاح کے ابواب [illegible] ۱۰

(۲) عقد نکاح اور اولیاء عقد کے ابواب [illegible]

(۳) [illegible] محرمات نکاح کے ابواب [illegible]

(۴) وہ نکاح جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں [illegible]

(۵) وہ نکاح جو رضاعت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں [illegible]

(۶) وہ نکاح جو مصاہرت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں [illegible]

(۷) وہ نکاح جو عدد کے پورا ہو جانے کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں [illegible]

(۸) وہ نکاح جو کفر وغیرہ کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں [illegible]

(۹) [illegible] متعہ کے ابواب [illegible]

(۱۰) [illegible] غلاموں اور کنیزوں کے نکاح کے ابواب [illegible]

(۱۱) [illegible] عیوب اور دھوکہ دہی کے ابواب [illegible]

(۱۲) [illegible] حق مہر کے ابواب [illegible]

(۱۳) [illegible] قسم و نافرمانی اور اختلاف کے ابواب [illegible]

(۱۴) احکام اولاد کے ابواب۔ [illegible]

(۱۵) [illegible] نان و نفقہ کے ابواب [illegible] ۲۰

[illegible] ذیل میں اس اجمال کی تفصیل پیش کی جاتی ہے [illegible]

مقدمات وآدابِ نکاح کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل ۱۵۷ باب ہیں)

باب ۱
نکاح کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پندرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی گیارہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جب خدائے جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا اور پھر ان کی خاطر جنابِ حواء کو خلق فرمایا۔ تو انہیں جناب آدمؑ کے پیچھے بٹھایا۔ تا کہ ہمیشہ عورت مرد کے تابع رہے۔ جناب آدم علیہ السلام نے بارگاہِ ربوبیت میں عرض کیا: پروردگار! یہ حسین وجمیل مخلوق کون ہے جس کا قرب اور جس کی طرف نگاہ کرنا مجھے اچھا لگتا ہے۔ ارشادِ قدرت ہوا: اے آدمؑ! یہ میری کنیز حواء ہے اور کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہارے ہمراہ رہے؟ تم سے باتیں کر کے تمہیں مانوس کرے اور تمہارے حکم کی تعمیل کرے؟ جناب آدمؑ نے عرض کیا: ہاں میرے پروردگار! اور میں تا زیست اس احسان پر تیرا شکریہ ادا کرتا رہوں گا! ارشادِ قدرت ہوا: تم مجھ سے اس کی خواستگاری کرو۔ کیونکہ یہ میری کنیز ہے۔ اور تمہاری جنسی خواہش کی تسکین کیلئے زوجہ بننے کے قابل بھی ہے۔ خدا نے ان (آدمؑ) میں جنسی خواہش بھی ودیعت کر دی۔ اور اس سے پہلے انہیں تمام امور کی معرفت بھی عطا فرما دی۔ اس پر جناب آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں تم سے اس کی خواستگاری کرتا ہوں۔ اب تیری مرضی کیا ہے؟ خدائے تعالیٰ نے فرمایا: میری مرضی یہ ہے کہ آپ اسے دین کے معلومات تعلیم دیں! جناب آدم علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! اگر تو میرے لئے اسے پسند فرمائے تو میں ضرور ایسا کروں گا۔ ارشاد رب العزت ہوا: میں نے اسے پسند کیا ہے اور تم سے اس کی تزویج کر دی ہے۔ پس تم اسے اپنے ساتھ ضم کر لو۔ (الفقیہ، کذا فی العلل)

۲۔ محمد بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم شادیاں کرو۔ کیونکہ میں فردائے قیامت دوسری امتوں میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ حتیٰ

کہ جو بچہ (شکم مادر سے ناتمام) سقط ہو جائے گا وہ (بروز قیامت) گرتا پڑتا جنت کے دروازہ پر آئے گا پس اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا: میں اس وقت تک اس میں داخل نہیں ہوں گا جب تک پہلے میرے ماں باپ داخل نہیں ہوں گے (چنانچہ پہلے انہیں داخل کیا جائے گا)۔ (الفقیہ، کذا فی معانی الاخبار)

۳۔ جابر (جعفی) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ایک بندۂ مؤمن کو بیوی اختیار کرنے سے کیا امر مانع ہے؟ ہو سکتا ہے کہ خداوند عالم اسے ایک جان (بچہ) عطا فرمائے جس کی وجہ سے لا الٰہ الا اللہ (کہنے والوں) سے زمین بوجھل ہو جائے۔ (الفقیہ)

۴۔ عبداللہ بن الحکم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں عقد وازدواج سے بہتر کوئی عبادت خدا تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ (ایضاً) ۹

۵۔ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیوی حاصل کرو کہ یہ بات روزی میں زیادتی کا باعث ہے۔ (ایضاً)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حدیث اربعمأۃ میں فرمایا: شادی کرو۔ کیونکہ شادی کرنا سنت رسولؐ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ میری سنت کی اتباع کرے تو میری ایک سنت شادی کرنا بھی ہے۔ اور اولاد طلب کرو کیونکہ میں فردائے قیامت تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ اور اپنی اولاد کو حرامزادی اور پاگل عورت کے دودھ سے بچاؤ کیونکہ دودھ کا (دودھ پینے والے پر) اثر پڑتا ہے۔ (خصائل شیخ صدوقؒ)

۷۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکین نخعی کے بارے میں لکھتے ہیں جنہوں نے شدت عبادت کی وجہ سے عورتوں کو، خوشبو کو اور اچھے طعام کو ترک کر دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا تو آنجنابؑ نے جواب میں انہیں لکھا کہ جہاں تک عورتوں (کو چھوڑنے) کے بارے میں تمہارے سوال کا تعلق ہے تو تمہیں معلوم ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس کس قدر عورتیں تھیں...... اور جہاں تک طعام کے بارے میں تمہارے سوال کا تعلق ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ گوشت اور شہد کھاتے تھے۔ (الفروع، کذا فی رجال الکشی)

۸۔ صفوان بن مہران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں کہ شادیاں کرو اور شادیاں کراؤ۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ایک مسلمان مرد کا حصہ ہے کہ بیوہ عورت پر خرچ کرے (اس کی شادی کرائے)۔ اور اسلام میں خدا کے نزدیک اس گھر سے زیادہ محبوب کوئی گھر نہیں ہے جسے

النکاح کے تو بعد میں آباد کیا جاتا ہے اور خیال رکھنا ہے کہ اس گھر سے بڑھ کر کوئی ناپسندیدہ گھر نہیں جسے افتراق یعنی طلاق کے ذریعہ سے خراب کیا جائے۔ پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے طلاق کے بارے میں کئی بار تاکید کی ہے کیونکہ وہ افتراق کو ناپسند کرتا ہے۔ (الفروع)

۹۔ کلیب بن معاویہ اسدی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص شادی کرتا ہے وہ اپنے نصف دین کی تو حفاظت کر لیتا ہے۔ (ایضاً)

۱۰۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت میں یہ تذکرہ وارد ہوا ہے کہ دوسرے نصف میں بھی خدا سے ڈرے (اور اسے ضائع نہ کرے)۔ (ایضاً)

۱۱۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ طاہر و مطہر ہو کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو تو اسے چاہیئے کہ زوجہ کے ساتھ (شادی کر کے مرے)۔ (المقنعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۳ و ۱۲ و ۱۶ و ۲۰ اور باب الطلاق نمبر ۱ وغیرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

بے زن ہونا اور شادی نہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ شادی نہ کرنے کی قسم کھائی ہو اور ممکن ہو تو نماز پڑھنے پر شادی کرنے کو مقدم کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرات شیخ کلینی و شیخ طوسی علیہما الرحمہ باسناد خود ابن فضال سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ دو رکعت نماز جو شادی شدہ آدمی پڑھتا ہے وہ غیر شادی شدہ آدمی کی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے ساتھ یہ اضافہ بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ دو رکعت نماز جو شادی شدہ آدمی پڑھے وہ غیر شادی شدہ آدمی کے رات بھر نماز پڑھنے اور دن بھر روزہ رکھنے سے افضل ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ محمد الاصم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمہارے مرنے والوں میں سے رذیل اور بدترین وہ ہیں جو غیر شادی شدہ ہیں۔ (الفقیہ، الفروع،

[illegible] (الحدیث ...) [illegible]

[illegible] حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن القداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص میرے والد ماجد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے اس سے پوچھا: تیری بیوی ہے؟ اس نے عرض کیا: نہ۔ والد ماجد نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اگر میرے پاس دنیا و مافیہا بھی ہو لیکن ایک رات بھی بیوی کے بغیر گزاروں۔ پھر فرمایا: شادی شدہ کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی شب بھر کی نماز اور دن بھر کے روزوں سے افضل ہے۔ پھر میرے والد ماجد نے اسے سات دینار عطا فرمائے اور فرمایا: ان سے شادی کرو۔ پھر فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیوی حاصل کرو کہ یہ روزی میں زیادتی کا باعث ہے۔ (الفروع، قرب الاسناد [illegible])

۵۔ حمیری نے قرب الاسناد میں اس حدیث کے ساتھ یہ تتمہ بھی نقل کیا ہے۔ فرمایا: کسی بندہ نے اس نیکوکار زوجہ سے بہتر کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا کہ جب اسے دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے اور جب وہ غیر حاضر ہو تو اس کے مال اور اپنی عفت کی حفاظت کرے۔ (قرب الاسناد [illegible])

[illegible] عبداللہ بن میمون نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اسی مضمون کی حدیث نقل کی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ محمد بن عبید نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں! میرے پاس تو بیوی نہیں ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کنیزیں ہیں؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: پھر تو (وہ) غیر شادی شدہ نہیں ہے۔ (الفروع، قرب الاسناد [illegible])

۷۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: اکثر جہنمی لوگ غیر شادی شدہ ہوں گے۔ (الفقیہ [illegible])

[illegible] جناب سید مرتضیٰ (علم الہدیٰ) اپنے رسالہ محکم و متشابہ میں تفسیر نعمانی سے اور وہ باسناد خود حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ کچھ صحابہ کرام نے اپنے اوپر عورتوں کے پاس جانا، دن کو کھانا اور رات کو سونا حرام قرار دے دیا۔ جب جناب ام سلمہ نے اس بات کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تو آپ ان صحابہ کرام کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کیا تم عورتوں سے روگردانی کرتے ہو؟ حالانکہ میں عورتوں کے پاس جاتا ہوں، دن کو کھاتا ہوں اور رات کو سوتا ہوں پس جو شخص میرے طریقہ سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اور خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي﴾

اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ﴾ (اے ایمان والو! خدا کی حلال کردہ (نعمتوں) کو حرام قرار نہ دو۔ اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور خدا کے عطا کردہ رزق حلال میں سے کھاؤ اور اس خدا سے ڈرو جس پر ایمان لائے ہو)۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے تو ایسا کرنے کی قسم کھائی ہے۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ...... تا قولہ تعالیٰ...... ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَکُمْ﴾ (خدا تمہاری لغو و بے ہودہ قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا...... یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو)۔ (المحکم والمتشابہ)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰ و ۴۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

حلال عورتوں سے محبت کرنا اور انہیں یہ بات بتانا اور تمام (جائز) لذتوں پر اسے ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن یزید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرا خیال ہے کہ جوں جوں آدمی کے ایمان میں اضافہ ہوتا جاتا ہے تو توں توں (حلال) عورتوں سے اس کی محبت بڑھتی جاتی ہے۔ (الفروع، الفقیہ، الفروع، التہذیب)

۲۔ اسحاق بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں سے محبت کرنا نبیوںؑ کے اخلاق میں سے ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حفص بن البختری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے تمہاری دنیا سے صرف عورتیں اور خوشبو حاصل کی ہے۔ (الفروع) یا یوں فرمایا کہ تمہاری دنیا سے مجھے صرف دو ہی چیزیں پسند ہیں، عورتیں اور خوشبو۔ (الفروع)

۴۔ بعض اصحاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سے پوچھا بتاؤ کہ سب سے زیادہ لذیذ چیز کیا ہے؟ ہم نے ایک شئی چھوڑ کر باقی کئی چیزوں کے نام لئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: سب سے زیادہ لذیذ چیز مباشرت ہے۔ (ایضاً)

۵۔ عمر بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں اور میری لذت عورتوں میں قرار دی گئی ہے، اور میری خوشبو حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ (ایضاً)

۶۔ جمیل بن دراج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دنیا و آخرت میں لوگ عورتوں کی لذت سے زیادہ کسی چیز سے لطف اندوز نہیں ہوئے۔ اور یہی قول خداوندی ہے: ﴿زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِیْنَ تا آخر آیت......﴾ (لوگوں کیلئے عورتوں اور بیٹوں کی محبت کو مزین کیا گیا ہے)۔ پھر فرمایا: جنتی لوگ سب سے زیادہ لذت مباشرت میں محسوس کریں گے نہ کہ خورد و نوش میں۔ (ایضاً)

۷۔ عمرو بن جمیع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب آدمی عورت سے کہتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تو یہ بات کبھی اس کے دل سے زائل نہیں ہوتی۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن یعقوب سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے: اکثر و بیشتر خیر و خوبی عورتوں میں ہے۔ (الفقیہ)

۹۔ جناب شیخ محمد بن ادریس حلیؒ اپنی کتاب سرائر کے آخر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جتنا کسی شخص کے ایمان اور ہماری محبت میں اضافہ ہوتا ہے اتنا ہی (حلال) عورتوں اور میٹھی چیزوں کے ساتھ اس کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (سرائر ابن ادریسؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱و۲ میں) اور اس سے قبل ج ۱ باب ۸۹ از آداب حمام میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

عورتوں کی محبت میں افراط (حد سے تجاوز کرنا) مکروہ ہے اور جو عورتیں حرام ہیں ان سے محبت کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن جعفر جعفری سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (عورتوں سے) فرمایا کہ میں نے باوجود ضعیف الدین اور ناقص العقل ہونے کے تم سے بڑھ کر کسی عقلمند کی عقل پر شبخون مارتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ عقبہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا: امام علیہ السلام (گھر سے) برآمد ہوئے۔ اور فرمایا: اے عقبہ! ان عورتوں نے ہمیں تم سے باز رکھا۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند عورتوں کے

پاس سے گزرتے ہوئے اور وہاں کھڑے ہو کر فرمایا اے عورتو! میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو ناقص العقل اور ناقص الدین ہوتے ہوئے صاحبانِ عقل کی عقل پر غالب آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ قیامت کے دن زیادہ تر تم جہنم میں جاؤ گی۔ اور تقرب حاصل کرو ... پس جس قدر ہو سکتا ہے (اعمالِ صالحہ بجا لا کر) خدا کا تقرب حاصل کرو۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری عقل و دین میں کیا نقص ہے؟ فرمایا: دین کا نقص تو تمہارے حیض کی وجہ سے ہے جو تمہیں (ہر ماہ) عارض ہوتا ہے جس کی وجہ سے تم نماز و روزہ سے باز رہتی ہو۔ اور تمہاری عقل کا نقص یہ ہے کہ عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف ہے (دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے)۔ (الفقیہ)

۴۔ عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مومن کے غالب ترین دشمنوں میں اس کی بری زوجہ ہے۔ (ایضاً)

۵۔ اصبغ بن نباتہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: فتنے تین ہیں: (۱) (حرام) عورتوں کی محبت جو کہ شیطان کی تلوار ہے۔ (۲) شراب خواری جو کہ شیطان کا جال ہے۔ (۳) درہم و دینار کی محبت جو کہ شیطان کا تیر ہے۔ پس جو شخص (حرام) عورتوں سے محبت کرتا ہے وہ اپنی زندگی سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ جو شراب سے محبت کرتا ہے اس پر جنت حرام ہے۔ اور جو درہم و دینار سے محبت کرتا ہے وہ دنیا کا بندہ ہے۔ فرمایا: جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے: دنیا ایک بیماری ہے اور عالم اس بیماری کا معالج ہے۔ پس جب تم دیکھو کہ معالج بیماری کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے تو اسے متہم سمجھو اور جان لو کہ وہ دوسرے کا علاج نہیں کر سکتا (او خویشتن گم است کرا راهبری کند؟)۔ (الخصال)

۶۔ عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: سب سے پہلے خدا کی چھ چیزوں سے نافرمانی کی گئی ہے: (۱) دنیا کی محبت۔ (۲) ریاست کی محبت۔ (۳) نیند کی محبت۔ (۴) کھانے کی محبت۔ (۵) عورتوں کی محبت۔ (۶) اور راحت و آرام کی محبت۔ (الخصال و الکافی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۰ میں) بیان کی جائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

عقلمند اور با ادب لڑکی کو حسین (جس میں آدمی کی رغبت ہو) پر ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن مصعب زبیری سے روایت کرتے ہیں ... ایک حدیث کے ضمن

میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ہم عورتوں کا تذکرہ کر رہے تھے۔ فرمایا: آزاد عورتوں کو تو رہنے دیں لیکن بہترین کنیز وہ ہے جو تمہیں مرغوب ہو اور وہ صاحب عقل و ادب بھی ہو تو تمہیں اسے کوئی حکم دینا پڑے گا اور نہ روکنا پڑے گا (اپنی عقل اور ادب کی وجہ سے خود ٹھیک کام کرے گی) اور اس سے کم تر وہ کنیز ہے جو صاحب ادب نہ ہو مگر تمہیں مرغوب ہو تو اس طرح تمہیں امر و نہی کرنا پڑے گا اور اس سے بھی کم تر وہ ہے جو تمہیں مرغوب تو ہو مگر اس میں نہ عقل ہو اور نہ ہی ادب تو پھر تمہیں اس (مصیبت پر) اپنی رغبت کی وجہ سے صبر کرنا پڑے گا۔ اور وہ کنیز جو نہ تمہیں مرغوب ہو اور نہ ہی اس میں کوئی عقل و ادب ہو (اگر اسے گھر لاؤ گے) تو اس کے اور اپنے درمیان سمندر حائل کر دو گے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۹ میں) بعض ایسی حدیثیں بیان ہوں گی جو اس موضوع سے کچھ تعلق رکھتی ہیں۔

باب ۶

عورتوں کی وہ پسندیدہ صفتیں اور خصلتیں جن کی وجہ سے ان کو ترجیح دینا مستحب ہے

(اس باب میں کل سولہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی بارہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم کرخی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بیوی فوت ہو گئی ہے جو کہ میرے مزاج کے موافق تھی۔ اور اب میں (دوسری) شادی کرنا چاہتا ہوں؟ فرمایا: اچھی طرح سوچ لو کہ اپنے آپ کو کس کے حوالے کر رہے ہو؟ کسے اپنے مال میں شریک کر رہے ہو؟ اور کسے اپنے دین اور اپنے اسرار پر مطلع کر رہے ہو؟ اور اگر ضرور کرنا ہی چاہتے ہو تو پھر اس باکرہ لڑکی کی تلاش کرو جو عزیز و خوبی (اچھے خاندان) اور اچھے اخلاق کی طرف منسوب ہو (اچھی شہرت رکھتی ہو)۔ اور جان لو کہ عورتیں ویسی ہی ہیں جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔ مختلف المزاج ہوتی ہیں۔

الا ان النساء خلقن شتی فمنهن الغنیمة والغرام

ومنهن الهلال اذا تجلی لصاحبه ومنهن الظلام

فمن یسعد بصالحهن یسعد ومن یعثر فلیس له انتقام

یعنی عورتیں مختلف قسم کی پیدا کی گئی ہیں۔ ان میں کچھ غنیمت ہیں اور کچھ وبال جان۔ اور کچھ تو چاند کی مانند ہوتی ہیں جب تجلی کرتی ہیں اور کچھ بالکل اندھیرا یعنی جو مرد ان کی صالح عورت کی تلاش میں کامیاب ہو جائے وہ تو نیک بخت ہے اور جس کا قدم پھسل جائے یا دھوکا کھا جائے تو اس کا کوئی انتقام نہیں ہے۔ (پھر فرمایا) عورتیں تین قسم کی

ہیں (۱) ایک وہ عورت باکرہ عورت ہے جو بچے جننے والی ہے اور محبت کرنے والی ہے اور گردشِ ایام میں دنیا و آخرت کے بارے میں اپنے شوہر کی اعانت کرتی ہے اور اس کے برخلاف گردشِ ایام کی امداد نہیں کرتی۔ (۲) دوسری وہ بانجھ عورت ہے جو نہ حسن و جمال رکھتی ہے اور نہ ہی صاحب اخلاق واطوار ہے اور نہ ہی کسی کار خیر میں اپنے شوہر کی اعانت کرتی ہے۔ (۳) اور تیسری قسم وہ عورت ہے جو بڑی لڑاکی، دخل در معقولات دینے والی اور بڑی عیب جو اور گلہ گو ہے جو (شوہر کی) کثیر کو بھی قلیل جانتی ہے اور قلیل کو تو قبول ہی نہیں کرتی۔

(الفروع، الفقیہ، المعانی)

۲۔ ابوحمزہ جابر بن عبداللہ (انصاری) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپؐ نے فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے جو زیادہ بچے جننے والی ہو، زیادہ محبت کرنے والی ہو اور پاکدامن ہو۔ جو اپنے خاندان میں صاحب عزت ہو مگر اپنے شوہر کے نزدیک ذلیل...... اپنے شوہر کے ساتھ عریاں اور غیروں کے ساتھ عفیفہ، جو اپنے شوہر کی بات سنے اور اس کی اطاعت کرے اور جب خلوت ہو تو جو کچھ شوہر چاہے وہ صرف کرے (اس کی خواہش پوری کرے) اور بے حیا بن کر مرد سے اس طرح نہ چھپے جس طرح مرد کرتا ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۳۔ ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے جو جب شوہر کے ساتھ علیحدہ ہو تو جہاں وہ ظاہری دوپٹہ اتارے تو حیا کا دوپٹہ بھی اتار دے اور جب دوپٹہ اوڑھے تو اس کے ساتھ حیا کا دوپٹہ بھی اوڑھ لے۔ (الفروع)

۴۔ سلیمان جعفری حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ عورتوں میں سے بہترین عورتیں وہ ہیں جن میں پانچ صفتیں پائی جائیں۔ عرض کیا گیا: وہ پانچ صفتیں کون سی ہیں؟ فرمایا: نرم خو، نرم جو، اپنے شوہر کے ساتھ اس حد تک رفیق ہو اس طرح رفیق ہو کہ اگر وہ ناراض ہو جائے تو جب تک وہ راضی نہ ہو جائے تب تک اسے نیند نہ آئے اور جب اس کا شوہر غائب ہو تو اس کی غیر موجودگی میں اس کی حفاظت کرے (مال و جان میں خیانت نہ کرے)۔ یہ خدا کے کارندوں میں سے ایک کارندہ ہے اور خدا کا کارندہ خسارہ نہیں اٹھاتا۔ (ایضاً)

۵۔ سابقہ حدیث کو حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب امالی میں بھی نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی نقل فرمایا ہے۔ فرمایا: عورتیں چار قسم کی ہیں: (۱) جامع مجمع (کثیر الخیر)۔ (۲) ربیع مربع (کثیر الاولاد)۔ (۳) کرب مقمع (بد خلق)۔ (۴) اور غل قمل (چمڑے کا جوؤں والا طوق) الغرض وبالِ جان۔ جسے خدا جس کی گردن میں

چاہتا ہے ڈال دیتا ہے اور جس کی گردن سے چاہتا ہے نکال دیتا ہے۔ (الامالی)

۶۔ محمد بن سنان بعض آدمیوں سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے جو خوشبودار ہو، کھانا اچھا پکاتی ہو، جب خرچ کرے تو نیکی اور میانہ روی کے ساتھ کرے اور جب خرچ نہ کرے تو نیکی کے ساتھ۔ یہ خدا کے عمال میں سے ایک عامل ہے اور خدا کا عامل کبھی خائب اور نادم نہیں ہوتا۔ (ایضاً)

۷۔ فضل بن عبدالملک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے جو پاک دامن ہو اور شہوت پر غالب ہو۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۸۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی تمام عورتوں سے افضل عورت وہ ہے جو چہرہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ خوبصورت ہو اور حق مہر کے لحاظ سے سب سے زیادہ قلیل ہو۔ (الفروع)

۹۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ (مروی ہے کہ) ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ میری ایک ایسی زوجہ ہے کہ جب میں باہر سے آتا ہوں تو میرا استقبال کرتی ہے اور جب باہر جاتا ہوں تو میری مشایعت کرتی ہے اور جب مجھے کبھی غمزدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے تمہیں کیا پریشانی ہے؟ اگر روزی کیلئے پریشان ہو تو اسکی کفالت تمہارے خبیر (خدا) نے لی ہے اور اگر یہ پریشانی آخرت کیلئے ہے تو پھر دعا ہے کہ خدا تمہاری اس پریشانی میں مزید اضافہ کرے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کے کچھ کارندے ہوتے ہیں اور یہ عورت انہی میں سے ایک ہے اور اس کے لئے شہید کے اجر وثواب کا نصف حصہ ہے۔ (الفقیہ)

۱۰۔ عبداللہ بن سنان بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے عورت گلے کا ہار ہے پس اچھی طرح غور وفکر کرلو کہ کیسا ہار گلے میں ڈال رہے ہو۔ (پھر فرمایا) عورت نیک ہو یا بد اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اگر نیکوکار ہے تو اس کی قیمت نہ سونا ہے اور نہ چاندی بلکہ ان سے بڑھ کر ہے اور اگر بدکار ہے تو اس کی قیمت مٹی بھی نہیں ہے بلکہ مٹی اس سے بہتر ہے۔ (معانی الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر فی الجملہ دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ میں)

گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں بالخصوص باب ۱۴ اور باب ۲۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب

چند قسم کی وہ عورتیں جن سے اجتناب کرنا مستحب ہے

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے) (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے جناب جابر بن عبداللہ (انصاری) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ تمہاری عورتوں میں سے بدترین عورتیں کون سی ہیں؟ جو اپنے خاندان میں ذلیل ہو۔ مگر شوہر کے ساتھ عزت دار ہو، بانجھ ہو اور کینہ پرور ہو جو برے کاموں سے پرہیز نہ کرنے والی ہو۔ جب شوہر غائب ہو تو عریاں ہو جائے اور جب شوہر حاضر ہو تو باپردہ ہو جائے، شوہر کی بات سنے اور نہ اس کی اطاعت کرے اور جب شوہر اس سے خلوت کرنا چاہے تو وہ اس طرح انکار کرے جس طرح سرکش سواری سواری کے وقت کرتی ہے جس پر کبھی کوئی سوار نہ ہوا ہو۔ جو شوہر کا کوئی عذر قبول نہ کرے اور کوئی خطا معاف نہ کرے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ یہی روایت بعینہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جناب جابر سے نقل کی ہے اور اس سے سابقہ کا یہ تتمہ بھی روایت کیا ہے کہ (اس کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ تمہارے بہترین مرد کون سے ہیں؟ جو متقی و پرہیزگار، پاک دامن، کشادہ دست، اپنے والدین کا فرمانبردار ہو اور اپنے اہل و عیال کو کسی اور کا محتاج نہ کرے۔ پھر فرمایا: آیا میں تمہیں تمہارے بدترین مردوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟ جو بہتان تراش ہو، بخیل ہو اور بدزبان ہو جو تنہا کھانا کھائے، اپنی عطا و بخشش کو روکے اور اپنے بیوی بچوں اور غلاموں کو مارے پیٹے، جو اپنے اہل وعیال کو غیر کا محتاج کرے اور اپنے والدین کا عاق و نافرمان ہو۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ (مرسلاً) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے بدترین عورت وہ ہے جو تنگدست ہو، میل کچیل والی ہو، جھگڑالو اور نافرمان ہو۔ اپنی قوم میں ذلیل ہو، مگر اپنی ذات میں عزت دار بنے اور شوہر کے ساتھ عفیف رہے اور غیروں کے ساتھ شہوت رانی کرے۔ (الفروع)

۴۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعا یہ بھی تھی: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنِ امْرَأَةٍ تُشَيِّبُنِي قَبْلَ مَشِيبِي» (یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسی

عورت ہے جو بڑھاپے سے پہلے مجھے بوڑھا کر دے؟۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اصبغ بن نباتہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمایا: آخری زمانہ میں یعنی قرب قیامت کے زمانہ میں جو کہ تمام زمانوں سے بدترین زمانہ ہوگا، کچھ عورتیں برآمد ہوں گی جو لباس سے عاری اور بالکل عریاں ہوں گی، دین سے خارج ہوں گی، فتنوں میں داخل ہوں گی، شہوت کی طرف مائل ہوں گی، لذتوں کی طرف جلدی کرنے والی ہوں گی، حرام کو حلال جاننے والی ہوں گی اس طرح وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گی۔ (الفقیہ)

۶۔ نیز فرمایا: اگر عورتیں نہ ہوتیں تو یقیناً حقیقۃً خدا کی عبادت کی جاتی۔ (ایضاً)

۷۔ محمد بن ابوطلحہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے لوگوں سے فرمایا: خبردار! مزبلہ کی سبزی سے بچو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مزبلہ کی سبزی کیا ہے؟ فرمایا: اس سے مراد وہ خوبصورت عورت ہے جو گندے خاندان میں پیدا ہو۔ (معانی الاخبار)

۸۔ زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے زید! کیا تو نے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: شادی کرو، اپنی عفت کے ساتھ مزید عفیف و پاکدامن بن جاؤ گے۔ مگر پانچ قسم کی عورتوں سے شادی نہ کرنا۔ زید نے عرض کیا: وہ پانچ عورتیں کون سی ہیں؟ فرمایا: وہ یہ ہیں: شہبرہ، لہبرہ، نہبرہ، ہیدرہ اور لفوتا۔ زید نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے میرے پلے تو کچھ نہیں پڑا۔ فرمایا: کیا تم عرب نہیں ہو (پھر ان کی تشریح کرتے ہوئے) فرمایا: شہبرہ: زرد رنگ، بدزبان کو، لہبرہ: لمبی دبلی طویل القامہ کو، نہبرہ: ٹھگنی قبیح المنظر کو، ہیدرہ: بوڑھی منحوس کو اور لفوتا اس عورت کو کہتے ہیں جو کسی اور شخص سے بچہ رکھتی ہو۔ (معانی الاخبار، الخصال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ و ۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ و ۱۳ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸

شادی کیلئے قوم قریش کی عورتوں کو منتخب کرنا مستحب ہے

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

ہیں فرمایا: ان تمام عورتوں سے جو پالانوں پر سوار ہوتی ہیں بہترین عورتیں قریش کی ہیں جو اولاد کیلئے سب سے زیادہ مہربان وشفیق اور شوہر کیلئے بہترین ہوتی ہیں۔ (الفروع)

۲۔ ابوبصیر امامین علیہما السلام میں سے ایک امامؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ہانی بنت ابو طالب کو پیغام نکاح دیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہؐ! میں مصیبت زدہ ہوں (شوہر مردہ) اور میری گود میں کئی یتیم بچے موجود ہیں (جن کی کفالت میں مشغول ہوں) آپؐ کیلئے ایک فارغ عورت درکار ہے (یہ جواب سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریش کی عورتوں جیسی کوئی عورت اونٹ پر سوار نہیں ہوئی جو اولاد پر سب سے زیادہ مہربان اور مرد کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ حارث اعور حضرت امیر علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہاری تمام عورتوں سے بہترین عورتیں قریش کی ہیں جو اپنے شوہروں کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہیں، اولاد کے ساتھ سب سے زیادہ شفیق اور اپنے شوہروں کو انکار نہیں کرتیں اور غیروں سے عفیف و پاکدامن ہوتی ہیں۔ (ایضاً)

۴۔ جناب شیخ حسن بن حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اپنی آمالی میں باسناد خود عبیداللہ بن علی سے اور وہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قیامت کے دن ہر قسم کی نسبی و سببی رشتہ داری ختم ہو جائے گی۔ سوائے میری نسبی و سببی رشتہ داری کے۔ (امالی فرزند شیخ طوسیؒ)

باب ۹

اس عورت کو بیوی بنانے کیلئے منتخب کرنا مستحب ہے جو نیکوکار، فرمانبردار اور اپنے نفس اور شوہر کے مال کی محافظ ہو۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی گیارہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا مومن سے حساب نہیں لیا جائے گا: (۱) وہ طعام جو وہ کھائے۔ (۲) وہ کپڑا جو وہ زیب تن کرے۔ (۳) اور وہ نیکوکار بیوی جو اس کی اعانت کرے اور یہ اس کی وجہ سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔ (التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم کی خدمت میں نکاح کے سلسلہ میں مشورہ کرنے کیلئے حاضر ہوا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: ہاں نکاح کر۔ مگر دیندار عورت سے! تو قلاش ہو[1] جائے......... پھر فرمایا: اچھی عورت کی مثال اعصم کوے جیسی ہے جو قریب قریب ملتا ہی نہیں ہے اس شخص نے عرض کیا: اعصم کوا کون سا ہے؟ فرمایا: جس کا ایک پاؤں سفید ہو۔ (التہذیب، الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے کہ جب (شوہر سے) ناراض ہو یا جب اسے ناراض کیا جائے تو (بک بک جھک جھک کرنے کی بجائے) شوہر سے کہتی ہے میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے جب تک تم راضی نہیں ہوگے میں نہیں سوؤنگی...... پھر فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں کہا کرتے تھے۔ یا اللہ! میں ایسے بیٹے سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرا سردار بنے، اس مال سے جو ضائع و اکارت ہو جائے۔ اس بیوی سے جو وقت سے پہلے مجھے بوڑھا کردے اور مکار دوست سے۔ (الفقیہ)

۴۔ جناب شیخ ورام بن ابی فراس اپنی کتاب میں (مرسلاً) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی شخص کو کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی جو نیکوکار بیوی سے بہتر ہو کہ جب اسے دیکھے تو اسے خوش کرے، جب اسے قسم دے تو وہ اسے پورا کرے اور جب وہ غیر حاضر ہو تو اس کی حفاظت کرے۔ (تنبیہ الخواطر)

۵۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو نادار ہو مگر پاکدامن ہو اور عیالدار ہو۔ (ایضاً)

۶۔ برید بن معاویہ عجلی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے کہ جب میں کسی مسلمان کیلئے دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کروں تو اسے ڈرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبت پر صبر کرنے والا بدن اور ایسی بیوی عطا کرتا ہوں کہ جب اس کی طرف نگاہ کرے تو اسے خوش کرے اور جب غیر حاضر ہو تو اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔ (ایضاً)

۷۔ سعد ابو عمرو جلاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کی زوجہ سے فرمایا: اے خنساء! تمہیں مبارک ہو اگر خدا تجھے تیری بیٹی ام الحسین کے سوا اور کچھ بھی نہ دیتا تب بھی اس نے تمہیں خیر کثیر عطا فرمایا

---

[1] تربت یداک کا ترجمہ ہے تو غریب و نادار ہو جائے۔ یہ عربوں کا تکیۂ کلام ہے جس سے مقصد مخاطب کیلئے بددعا کرنا نہیں ہوتا اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا مطلب ہے "للہ درک" (خدا تیرا بھلا کرے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

تھا۔ اچھی عورتوں کی مثال اس کوّے جیسی ہے جس کا ایک پاؤں سفید ہو (کہ وہ کمیاب بلکہ نایاب ہے)۔ (ایضاً)

۸۔ عبداللہ بن میمون القداح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی مسلمان آدمی نے اسلام لانے کے بعد کوئی ایسا فائدہ حاصل نہیں کیا جو اس نیکوکار بیوی سے بہتر ہو کہ جب اس کی طرف نگاہ کرے تو اسے خوش کرے اور جب اسے کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب وہ غیر حاضر ہو تو اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ، المقنعہ، الشرائع)

۹۔ حفص بن البختری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مومنہ عورت کی مثال اس خال جیسی ہے جو سیاہ رنگ کے بیل میں ہو۔ (الفروع)

۱۰۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کسی آدمی کی یہ بڑی سعادتمندی ہے کہ اسے نیکوکار بیوی مل جائے۔ (ایضاً)

۱۱۔ معمر بن معلیٰ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مومن کیلئے راحت و آرام ہے: (۱) ایسا کشادہ مکان جو اس کے حالی کو لوگوں سے چھپائے۔ (۲) ایسی نیکوکار بیوی جو دنیا و آخرت کے امور میں اس کی اعانت کرے۔ (۳) اور ایسی بیٹی جسے گھر سے رخصت کرے خواہ موت کے ذریعہ سے اور خواہ شادی کے ذریعہ سے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ و ۶ میں اور اس سے پہلے ج ۲ باب ۶۹ مما یکتسب بہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ وغیرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

فقر وفاقہ کے خوف سے شادی نہ کرنا مکروہ ہے

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ولید بن صبیح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص فقر وفاقہ کے خوف سے شادی نہ کرے تو گویا اس نے خدا سے بدگمانی کی ہے۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن جعفر اپنے آباء و اجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص فقر وفاقہ کے ڈر سے شادی نہ کرے تو اس نے گویا خدا سے بدگمانی کی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ کہ اگر وہ فقیر و نادار ہوں گے تو (شادی کی

برکت سے) خدا انہیں مالدار بنا دے گا۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ پاک و پاکیزہ ہوکر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو تو اسے چاہئے کہ شادی کرکے حاضر ہو۔ اور جو شخص ناداری کے ڈر سے شادی نہ کرے تو اس نے گویا خدا سے بدگمانی کی ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام بیان کرتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب او۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۱ میں) آئیں گی انشاء اللہ۔

باب ۱۱

فقر و فاقہ کے باوجود شادی کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوکر غربت کی شکایت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ شادی کر چنانچہ اس نے شادی کی تو اس کی روزی کشادہ ہوگئی۔ (الفروع)

۲۔ معاویہ بن وھب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جنابؑ نے اس آیت مبارکہ کے بارے میں ﴿وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾ (جن لوگوں کو بیوی نہیں ملتی وہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ خدا ان کو غنی کردے)۔ فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شادی کریں تاکہ خدا انہیں مالدار بنا دے۔ (ایضاً)

۳۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: انصار میں سے ایک نوجوان بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور اپنی غربت کی شکایت کی۔ آنحضرتؐ نے اسے حکم دیا کہ شادی کرلے۔ اسی اثناء میں ایک انصاری شخص اس سے ملا اور کہا: میرے پاس خوبصورت بیٹی موجود ہے (تو اس سے شادی کرلے) چنانچہ اس شخص نے اس لڑکی سے شادی کرلی۔ پس اس کی روزی کشادہ ہوگئی۔ تب وہ نوجوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہِ نوجوانان! تم پر شادی کرنا لازم ہے۔ (ایضاً)

۴۔ اسحاق بن عمار روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ حدیث جو لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور

غربت کی شکایت کی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے شادی کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے شادی کرلی پھر حاضر ہوا۔ اور غربت کا شکوہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے شادی کرنے کا حکم دیا۔ حتیٰ کہ تین بار ایسا ہوا کیا یہ سچ ہے؟ فرمایا: ہاں یہ سچ ہے اور پھر فرمایا: روزی عورتوں اور اہل و عیال کے ساتھ ہے۔ (ایضاً)

۵۔ عاصم بن حمید بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر اپنی غربت کی شکایت کی۔ امامؑ نے اسے شادی کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا مگر اس سے اس کی غربت اور بڑھ گئی چنانچہ جب امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؑ نے اس سے اس کا حال پوچھا۔ تو اس نے عرض کیا کہ غربت اور بڑھ گئی ہے۔ امامؑ نے فرمایا: اسے طلاق دے دے (چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور) جب امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو امامؑ نے دریافت کیا: اب کیا حال ہے؟ اس نے عرض کیا: اب میری حالات بدل گئی ہے اور میں مالدار ہو گیا ہوں۔ امامؑ نے فرمایا: میں نے تمہیں ایسے دو حکم دیئے جن کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے: ﴿وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (اس آیت میں شادی کرنے پر تونگری کا وعدہ کیا گیا ہے) اور فرماتا ہے: ﴿وَ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ﴾ (کہ اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو خدا ہر ایک کو غنی کر دے گا) کہ اس میں طلاق پر تونگری کا وعدہ کیا گیا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۵ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲

کسی کی شادی کرانے میں کوشش اور سفارش کرنا مستحب ہے اور زن و شوہر میں جدائی ڈالنا اور ان کے درمیان فساد برپا کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ بن مہران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی غیر شادی شدہ شخص کی شادی کرائے بروزِ قیامت خداوند عالم اس پر نگاہِ کرم فرمائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ تمام

سفارشوں سے افضل سفارش دو شخصوں کے نکاح کی ہے۔ یہاں تک کہ خدا ان کو (اس سفارش کی برکت سے) اکٹھا کر دے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؒ سے اور وہ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے جس دن خدا کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) وہ شخص جو اپنے برادرِ مسلمان کی شادی کرائے، (۲) یا اسے خادم مہیا کرے، (۳) یا اس کے راز کو چھپائے۔ (الخصال)

۴۔ سماعہ بن مہران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: چار شخص ایسے ہیں جن پر خداوند عالم بروزِ قیامت نگاہ کرم فرمائے گا (۱) جو سودا کر کے پشیمان ہونے والے کا سودا واپس کر لے، (۲) جو کسی مصیبت زدہ کی فریادرسی کرے، (۳) جو کوئی غلام آزاد کرے، (۴) یا کسی غیر شادی شدہ آدمی کی شادی کرائے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جو شخص دو شخصوں کے عقد وازدواج کے سلسلہ میں کام کرے یہاں تک کہ اس کی کوشش کے نتیجہ میں ان کا اکٹھ ہو جائے۔ تو خداوند عالم ایسی ایک ہزار حوروں کے ساتھ اس کی شادی کرے گا جن میں سے ہر حور در و یاقوت کے قصر میں مقیم ہوگی۔ اور اس کے ہر ہر قدم اور ہر ہر کلمہ کے عوض جو اس نے اس سلسلہ میں اٹھایا یا کہا ہوگا ایسے ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا کہ جس میں دن کو روزہ رکھا ہو اور رات بیدار رہ کر (عبادت میں) گزاری ہو۔ اور جو شخص کسی زن وشوہر میں جدائی ڈالنے کیلئے کام کرے اس پر خدا کا قہر وغضب نازل ہوگا اور دنیا وآخرت میں اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔ اور خدا پر لازم ہوگا کہ آتش کے ایک ہزار پتھروں کے ساتھ اسے کوٹے۔ اور جو شخص میاں بیوی کے درمیان جھگڑا کرانے کی کوشش کرے اگرچہ کرا نہ سکے تو وہ خدا کے غضب اور دنیا وآخرت میں اس کی لعنت میں گرفتار رہے گا۔ اور خدا اس پر اپنے لطف وکرم کی نگاہ کرنا حرام قرار دے گا۔ (عقاب الاعمال)

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفرؒ باسناد خود حسن بن عالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مجھے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنی پھوپھی کے پاس (ایک رقعہ دے کر) بھیجا۔ آپ نے ان سے اس حق مہر میں سے کچھ مطالبہ کیا تھا جو جناب محمد بن جعفر نے ان کا مقرر کیا تھا۔ جب انہوں نے وہ رقعہ پڑھا تو مجھے دیا میں نے دیکھا کہ اس میں لکھا تھا۔ قیامت کے دن خداوند عالم کا ایک خاص سایہ ہوگا۔ جس کے تلے کوئی نہیں بیٹھ سکے گا۔ سوائے نبی کے یا اس کے وصی کے یا اس بندہ کے جس نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا ہوگا یا کسی مومن مقروض کا قرضہ اور خسارہ

ادا کیا ہوگا۔ یا وہ مومن جس نے کسی مومن کی بیوہ کو (سوال کرنے سے) روکا ہوگا (اس کی کفالت کی ہوگی)۔(قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ و ۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ آئندہ بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

شادی کیلئے اس عورت کو منتخب کرنا جو شریف خانوادہ سے تعلق رکھتی ہو اور عمدہ صفات کی مالک ہو اور اپنے ہمسروں میں شادی کرنا یا کرانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے نطفوں کیلئے (اچھی عورتیں) منتخب کرو۔ کیونکہ ماموں (ننہال) بھی دو ہمبستر ہونے والوں (زوجین) میں سے ایک ہوتا ہے[1]۔(الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کفو کو رشتہ دو اور کفو سے رشتہ لو۔ اور اپنے نطفوں کیلئے اچھی عورتیں منتخب کرو۔(الفروع)

۳۔ (ابوحمزہ) ثمالی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگرچہ مرد بھی قلیل نجات پائیں گے مگر نجات پانے والی عورتیں تو اور بھی قلیل ہوں گی۔ عرض کیا گیا: کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ جب وہ غصہ میں ہوں تو کافر ہوتی ہیں (تمام احسانات بھلا دیتی ہیں) اور جب خوش ہوں تو مومن ہوتی ہیں۔(ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود یحییٰ بن عمران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شجاعت و بہادری خراسان والوں میں ہے، قوت باہ بربر والوں میں ہے اور سخاوت و حسد عربوں میں ہے۔ پس تم اپنے نطفوں کیلئے (مناسب عورت) منتخب کرو۔(الفقیہ)

---

[1] تجربہ اور مشاہدہ شاہد ہے کہ جس طرح ددھیال کا اولاد پر اثر ہوتا ہے اسی طرح (بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ) ننہال کا اولاد پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا اچھے خاندان کی عورت سے شادی کرنی چاہئے۔ یا مطلب یہ ہے جس طرح باپ بیٹے کے ہمراہ ہوتا ہے اور اس کی تربیت کرتا ہے اسی طرح بھی ماموں بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتا ہے لہٰذا ہر حال میں ننہال کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔(احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۱۴

مستحب یہ ہے کہ کسی عورت سے شادی اس کے دین و دیانت اور صلاح وتقویٰ کی وجہ سے اور خدا کیلئے اور صلۂ رحمی کی خاطر کی جائے اور صرف اس کے مال یا جمال یا فخر و مباہات اور ریا کاری کیلئے شادی کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن الحکم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی عورت سے صرف اس کے جمال یا مال کی خاطر شادی کرے تو خدا اسے ان ہی دو چیزوں کے حوالہ کر دیتا ہے (ان سے محروم رہتا ہے) اور جو شخص کسی عورت سے اس کے دین و دیانت کی خاطر شادی کرے تو خدا اسے مال بھی دیتا ہے اور جمال بھی۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی عورت سے محض اس کے مال کے لالچ میں شادی کرے تو خدا اسے اس مال کا محتاج کر دیتا ہے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود برید عجلی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی عورت سے محض اس کے جمال کی وجہ سے شادی کرے (اور کوئی چیز مدنظر نہ رکھے) تو وہ شخص اس عورت میں وہ چیز نہیں پائے گا جو وہ چاہتا ہے اور جو شخص کسی عورت سے محض اس کے مال کی وجہ سے شادی کرے تو خدا اسے اس مال کے سپرد کر دے گا (اور جو محض دین کی خاطر شادی کرے گا خدا اسے دونوں چیزیں عطا فرمائے گا)۔ بس تم پر لازم ہے کہ دیندار عورتوں سے شادی کرو۔ (التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی خوشنودی اور صلہ رحمی کی خاطر شادی کرے خدا اسے تاج شاہی سے نوازے گا۔ (الفقیہ)

۵۔ درست حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: پانچ صفتیں ایسی ہیں جس شخص میں ان میں سے کوئی بھی صفت نہ پائی جائے اس سے کچھ زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ (۱) وفاداری۔ (۲) حسن تدبیر۔ (۳) شرم وحیا۔ (۴) حسن خلق۔ (۵) جو ان سب کی جامع ہے حریت و آزادی۔ پھر فرمایا: پانچ صفتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک صفت بھی نہ پائی جائے تو ہمیشہ اس کی زندگی ناقص رہے گی اور وہ اندوہناک رہے گا: (۱) صحت بدنی۔ (۲) امن و امان۔ (۳) وسعت رزق۔ (۴) موافق مزاج مونس۔ راوی نے عرض کیا: اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: نیکوکار بیوی، نیکوکار بیٹا اور نیکوکار ہمنشین، (۵) جو ان سب کی جامع ہے

وہ ہے آرام وسکون۔ (الخصال)

۶۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: جو شخص کسی جائز النکاح عورت سے جائز مال کے ساتھ نکاح کرے مگر اس کا مقصد فخر ومباہات کرنا اور ریا وسمعہ ہو (کہ لوگ بلے بلے کریں) تو خدا اس کی ذلت ورسوائی میں اضافہ کرے گا اور وہ جس قدر اس عورت سے تمتع حاصل کرے گا اتنی مقدار خدا اسے آتش جہنم کے کنارے کھڑا کرے گا اور پھر ستر خریف تک اسے جہنم کے اندر نیچے گرائے گا (اور ایک خریف کئی ہزار سال کا ہوتا ہے)۔ (عقاب الاعمال)

۷۔ جناب سید رضی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (بالعموم) عورت سے شادی اس کے حسن وجمال کی وجہ سے کی جاتی ہے۔[۱] (مجازات نبویہ)

۸۔ جناب سعید بن عبد اللہ راوندی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جو مالدار تھا اس نے ایک نادار عورت سے نکاح کرنے کے بارے میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے مشورہ کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: میں اسے پسند نہیں کرتا مگر اس شخص نے امامؑ کے اس مشورہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس عورت سے شادی رچالی۔ بس تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ وہ شخص قلاش ہو گیا۔ امامؑ نے اس سے فرمایا: میں نے تمہیں اشارہ تو کیا تھا۔ اب بھی اسے آزاد کردے خدا تمہیں اس سے بہتر زوجہ دے گا۔ پھر فرمایا: فلاں عورت سے شادی کرو چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ بس تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہ مالدار بھی ہو گیا اور خدا نے اسے اولاد بھی دی۔ اور اس نے اس عورت میں وہ سب کچھ دیکھا جو وہ چاہتا تھا۔ (الخرائج والجرائح)

۹۔ جناب شیخ ورام ابن ابوفراس اپنی کتاب میں معصومؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی عورت سے محض اس کے حسن وجمال کی وجہ سے شادی کرے تو خدا اس کے جمال کو اس کیلئے وبال بنا دے گا۔ (تنبیہ الخواطر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ و ۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۵ و ۱۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۵

بانجھ عورت سے شادی کرنا مکروہ ہے اگرچہ وہ خوبصورت، دیندار اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

[۱] لہٰذا اسے بالکل نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں صرف اسی کی خاطر نہ کی جائے۔ اور کچھ نہ دیکھا جائے نہ حسب اور نہ نسب۔ ایسا کرنے سے لوگ جو نقصانات اٹھاتے ہیں وہ عیاں راچہ بیان کے مصداق ہیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

کرتے ہیں فرمایا کہ ایک بار ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میری ایک چچازاد لڑکی ہے جس کا حسن و جمال اور دین و دیانت مجھے پسند ہے۔ لیکن وہ بانجھ ہے (آیا اس سے شادی کرلوں؟) فرمایا: اس سے شادی نہ کر۔ (پھر یہ قصہ بیان کیا کہ) جب جناب یوسف علیہ السلام کی اپنے بھائی (بنیامین) سے ملاقات ہوئی تو ان سے سوال کیا۔ تم نے میرے بعد (باوجود شدت غم کے) کس طرح عورتوں سے شادی کی؟ کہا: میرے والد (جناب یعقوب علیہ السلام) نے مجھے حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر ایسا کر سکتے ہو کہ تمہارے ہاں اولاد ہو جس کی تسبیح کی وجہ سے زمین بوجھل ہو جائے تو ضرور ایسا کرو۔ فرمایا: دوسرے دن پھر ایک ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے بھی ایسا مشورہ طلب کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ بچہ جننے والی عورت سے شادی کرو اگرچہ سوداء ہی ہو۔ کیونکہ میں تمہاری کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔ راوی نے عرض کیا: سوداء کون ہے؟ فرمایا: بدشکل عورت۔ (الفروع)

۲۔ خالد بن نجیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنجنابؑ کے روبرو شوم (نحوست) کا تذکرہ کیا گیا۔ آنجنابؑ نے فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہے: (۱) عورت میں، (۲) گھوڑے میں، (۳) گھر میں (پھر وضاحت کرتے ہوئے فرمایا) عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا حق مہر زیادہ ہو اور بانجھ ہو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جان لو کہ اگر سیاہ فام (بدشکل) عورت بچے جننے والی ہو تو وہ میرے نزدیک اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو بانجھ ہو۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ و ۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۶ و ۱۴۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۶

بچہ جننے والی عورت کو ترجیح دینی چاہیے اگرچہ خوبصورت نہ ہو۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باکرہ اور بچے جننے والی لڑکی سے شادی کرو[۱] اور اس خوبصورت عورت

---

[۱] اب رہی اس بات کی تحقیق کہ کون سی عورت ولود (بچے جننے والی) ہے؟ بالخصوص جبکہ وہ ہنوز باکرہ ہو؟ تو اس کا اندازہ اس لڑکی کی خاندانی روایات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی رشتہ دار عورتیں بالعموم اولاد جننے والی ہوتی ہیں یا بانجھ؟ اور اگر وہ بیوہ یا مطلقہ ہے تو پھر تو اس معاملہ میں کوئی الجھن باقی نہیں رہتی واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

سے شادی نہ کرو جو بانجھ ہو۔ کیونکہ میں قیامت کے دن دوسری امتوں سے تمہاری (کثرت کی) وجہ سے فخر کروں گا۔ (الفروع)

۲۔ سلیمان بن جعفر جعفری حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: (بدشکل) عورت سے شادی کر جو بچے جننے والی ہو۔ اور اس خوبصورت عورت سے شادی نہ کر جو بانجھ ہو۔ کیونکہ میں بروزِ قیامت تمہاری (کثرت کی وجہ سے) دوسری امتوں سے فخر کروں گا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بچے (جو بچپن میں مر جاتے ہیں) عرشِ الٰہی کے نیچے اپنے آباء (واجداد) کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں جن کی حفاظت جناب ابراہیمؑ اور تربیت جناب سارہؑ کرتی ہیں عنبر اور زعفران کے پہاڑ کے دامن میں۔ (ایضاً)

۳۔ اسماعیل بن عبدالخالق ایک شخص (عراقی) سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اولاد کی قلت یعنی اولاد نہ ہونے کی شکایت کی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: جب عراق جاؤ۔ تو کسی عورت سے شادی کرو اور پروانہ کرو۔ اگرچہ سوداء ہی کیوں نہ ہو۔ راوی نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، سوداء کیا ہے؟ فرمایا: وہ عورت جس میں کچھ بدصورتی پائی جائے۔ کیونکہ ایسی عورتیں اولاد زیادہ جنتی ہیں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب او ۶ و ۱۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۷

شادی کیلئے باکرہ لڑکی کو منتخب کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالاعلیٰ بن اعین مولی آل سام سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باکرہ لڑکیوں سے شادی کیا کرو۔ کیونکہ ان کے منہ زیادہ خوشبودار ہوتے ہیں۔ ایک روایت میں اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی ہے کہ ان کے رحم زیادہ صاف، پستان دودھ دار اور رحم زیادہ کشادہ ہوتے ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں قیامت کے دن دوسری امتوں کے ساتھ (اپنی امت کی کثرت کی وجہ سے) فخر کروں گا۔ حتیٰ کہ وہ بچہ جو سقط ہو گیا ہوگا جب جنت کے دروازہ پر پہنچے گا تو ایسا معلوم ہوگا جیسے وہ غصہ سے بھرا ہوا ہے۔ تو خداوند عالم اس سے فرمائے گا جنت میں داخل

ہو جا۔ وہ کہے گا جب تک میرے ماں باپ مجھ سے پہلے جنت میں داخل نہیں ہوں گے تب تک میں داخل نہیں ہوں گا۔ اس وقت خدائے رحیم وکریم ایک فرشتہ کو حکم دے گا کہ اس کے والدین کو لاؤ۔ چنانچہ وہ آئیں گے تو خدا حکم دے گا کہ انہیں جنت میں داخل کرو اور بچہ سے فرمائے گا: یہ خاص تیرے لئے میری رحمت ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ و ۱۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۸

شادی کیلئے اس عورت کو منتخب کرنا مستحب ہے جو گندم گون رنگ والی، بھاری سرینوں والی، بڑی آنکھوں اور میانہ قد والی ہو۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مالک بن اشیم سے اور وہ اپنے بعض آدمیوں سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: اس عورت سے شادی کرو جو گندم گون رنگ والی، بڑی آنکھوں والی، بھاری سرینوں اور میانہ قد والی ہو اور اگر تمہیں پسند نہ ہو تو اس کا حق مہر میرے ذمہ ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ عبداللہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے: ان عورتوں سے نکاح کرو جن کے سرین بھاری ہوں۔ کیونکہ وہ زیادہ شریف ونجیب ہوتی ہیں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ابواب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳۴ احکام اولاد میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۹

اس عورت سے شادی کرنا مستحب ہے جو خوشبو والی، پُر گوشت ٹخنے والی ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)۔

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن ابی عبداللہ سے اور وہ بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ فرماتے تو اس کے ہاں کوئی عورت بھیجتے اور جسے بھیجتے اسے ہدایت فرماتے کہ اس کی گردن کو سونگھنا، پس اگر اس کی گردن خوشبودار ہوئی تو

وہ عورت اچھی ہوگی۔ اور اس کے ٹخنوں پر نگاہ کرنا پس اگر اس کے ٹخنے پُر گوشت ہوئے تو اس کی شرم گاہ بھی ٹھیک ہوگی۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں۔

باب ۲۰

سفید اور نیلگون رنگت والی عورت سے شادی کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بکر بن صالح سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی بھی آدمی کی یہ سعادت مندی ہے کہ جب (دلہن کا) گھونگھٹ اٹھائے تو اسے سفید رنگت والی پائے۔ (الفروع)

۲۔ ابو ایوب الخزاز حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے سفید رنگ اور گندم گون رنگ والی کنیزیں آزمائی ہیں پس ان کے درمیان فرق تھا۔ (ایضاً)

۳۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ نیلگون عورتوں سے شادی کرو کہ ان میں برکت ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

باب ۲۱

شکیلہ وجمیلہ، ہنس مکھ، خوش چہرہ اور لمبے بالوں والی عورت سے شادی کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قاسم سے اور وہ اپنے والد (قاسم) سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خوبصورت عورت بلغم کو قطع کرتی ہے اور سیاہ فام عورت سودائی خلط کو برانگیختہ کرتی ہے۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن عبدالحمید بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنی بلغم کی شکایت کی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ہنس مکھ والی کنیز نہیں ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اسے حاصل کرو۔ کہ وہ بلغم کو قطع کرتی ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب کسی عورت سے شادی کرنا چاہے تو جس طرح اس کے چہرہ کے بارے میں سوال کرتا ہے (کہ کیسا ہے؟) اسی طرح اس کے

بالوں کے متعلق بھی سوال کرے (کہ لمبے ہیں یا نہیں؟) کیونکہ بال بھی دو جمالوں میں سے ایک ہیں۔ (الفقیہ)

۴۔ دارم بن قبیصہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خوبصورت چہروں کے پاس خیر وخوبی تلاش کرو۔ کیونکہ حسینوں کے کام بھی اس لائق ہیں کہ حسین ہوں۔ (عیون الاخبار)

۵۔ ابراہیم بن عبدالحمید حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جو بصارت میں اضافہ کرتی ہیں: (۱) سرسبز چیز کی طرف نگاہ کرنا۔ (۲) جاری پانی پر نظر کرنا۔ (۳) خوبصورت چہرہ پر نگاہ کرنا۔ (الخصال)

باب ۲۲

جس شخص کا آلۂ تناسل بڑا ہو اس کیلئے طویل گردن والی سیاہ فام عورت کو منتخب کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید بن معاویہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میرا آلہ بہت بڑا ہے کیا میرے لئے مباح ہے کہ اپنے بعض جانوروں جیسے ناقہ اور گدھی وغیرہ سے جنسی خواہش مٹالوں۔ کیونکہ عورتیں تو میرے آلہ کو برداشت نہیں کر سکتیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: خدائے حکیم نے تمہیں اس وقت تک پیدا نہیں فرمایا جب تک تمہاری جیسی عورت کو پیدا نہیں کیا جو تمہیں برداشت کرے (یعنی اسے تلاش کر کے اس سے شادی کر)۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا اور چند دن کے بعد پھر حاضر ہوا۔ اور وہی شکایت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو اس عورت سے شادی کر جو سیاہ فام ہے۔ اور اس کی گردن دراز ہے۔ ویسے قوام صحیح رکھتی ہے۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور چند دنوں کے بعد واپس آیا اور عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ رسول برحق ہیں جس قسم کی عورت کی آپؐ نے نشان دہی فرمائی تھی میں نے اسے تلاش کیا۔ اور اسے پالیا۔ اس نے واقعاً مجھے برداشت کیا اور مجھے قانع کر دیا۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۲۶ باب نکاح محرم میں) ایسی حدیثیں آئیں گی جو جانوروں کے ساتھ وطی کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۲۳

جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرنے میں جلدی کرنا اور شوہر کے ذریعہ اس کی حفاظت کرنا مستحب ہے

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی بھی شخص کی یہ سعادت مندی ہے کہ اس کی بیٹی اس کے گھر میں حائض نہ ہو (بلکہ شوہر کے گھر جا کر جوان ہو)۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سلسلۂ سند ساقط ہو گیا ہے (راوی اور مروی عنہ کا نام یاد نہیں رہا۔ بہرحال کسی معصومؑ سے مروی ہے) فرمایا: جن جن چیزوں کی لوگوں کو ضرورت تھی وہ سب چیزیں خداوند عالم نے اپنے نبی (خاتمؐ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم [1] دے دی ہیں (اور پھر آنحضرتؐ نے لوگوں تک پہنچا دی ہیں) اور منجملہ ان کی تعلیم کے ایک یہ بات بھی تھی کہ ایک بار آپ منبر پر تشریف لے گئے اور خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: ایہا الناس جبرئیلؑ امین خدائے لطیف وخبیر کی طرف سے میرے پاس آئے ہیں اور یہ پیغام لائے ہیں کہ باکرہ لڑکیاں بمنزلۂ اس پھل کے ہیں جو درخت کے اوپر ہو پس جب پھل پک جائے مگر اسے سمیٹا نہ جائے تو سورج (کی تپش) اسے خراب کر دیتی ہے اور ہوا (کی روانی) اسے منتشر کر دیتی ہے اسی طرح باکرہ لڑکیاں جب جوان ہو جائیں تو ان کا علاج سوائے شادی کے اور کوئی نہیں ورنہ ان کے بگڑ جانے کا سخت اندیشہ ہے۔ آخر وہ بشر و انسان ہیں (فرشتہ تو نہیں ہیں)۔ اس وقت ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کس سے بیاہیں؟ فرمایا: اپنے کفوؤں (ہمسروں) سے! عرض کیا: ہمسر کون ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بار فرمایا: مومنین مومنین کے کفو ہیں۔ مومنین مومنین کے کفو ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ اس سابقہ حدیث کو حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار جناب جبرئیل علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ پیغام لے کر نازل ہوئے کہ خداوند عالم تحفۂ درود وسلام کے بعد فرماتا ہے کہ باکرہ لڑکیاں بمنزلہ اس پھل کے ہیں جو درخت پر ہو............ تا آخر

---

[1] یعنی عقد وازدواج کے سلسلہ میں جس کفو پر شریعت میں زیادہ زور دیا گیا ہے اس سے مراد ایمان ہے اور دین و دیانت ہے جیسا کہ اس سلسلہ کی تمام حدیثوں سے واضح وآشکار ہے۔ ذات پات، مال ومنال، جاہ وجلال یا دیگر کسی قسم کی کسی چیز کو کوئی دخل نہیں ہے جیسا کہ اس کے بعد والی حدیث اور دوسری حدیثوں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

روایت۔ البتہ اس روایت میں یہ تتمہ بھی موجود ہے کہ (کفو کی وضاحت کرنے کے بعد) آنحضرت ﷺ اس وقت تک منبر سے نیچے نہ اترے جب تک ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کی مقداد بن اسود کندی سے شادی نہ کر دی۔ اور ساتھ یہ بھی فرمایا: ایہا الناس! میں نے اپنی چچازاد بہن کا عقد نکاح اس لئے مقداد سے کیا ہے تاکہ نکاح (والا تکبر) پست ہو جائے۔ (علل الشرائع، عیون الاخبار)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود واسطی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا نے (ہمارے بابا) آدمؑ کو آب وگل سے پیدا کیا لہٰذا فرزند آدمؑ کی خاص توجہ بھی آب وگل کی طرف ہے۔ اور حوا کو آدم سے (ان کی پسلی سے بچی ہوئی مٹی سے) پیدا کیا لہٰذا عورتوں کی خاص توجہ مردوں کی طرف ہے لہٰذا گھروں میں رکھ کر ان کی حفاظت کرو۔ (ایضاً)

۵۔ ابن جمہور اپنے باپ سے اور وہ مرفوعاً حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مردوں کی توجہ پیٹ کی طرف اور عورتوں کی توجہ مردوں کی طرف ہوتی ہے۔ (ایضاً)

۶۔ اصبغ بن نباتہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے شہوت کے دس اجزاء خلق فرمائے ہیں جن میں سے نو حصے تو عورتوں کو دے اور صرف ایک حصہ مردوں کو دیا ہے اور اگر خدائے حکیم عورتوں کو شرم وحیا کے بھی اتنے حصے (دس میں سے نو) عطا نہ کرتا تو ہر ہر مرد کے ساتھ نو نو عورتیں چمٹی ہوتیں۔ (ایک دوسری روایت میں شہوت اور حیا کے بارہ بارہ حصے بیان کئے گئے ہیں)۔ (ایضاً)

۷۔ اسحاق بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے عورتوں کو دس مردوں کے برابر صبر وضبط کی قوت عطا کی ہے اور جب وہ جوش میں آ جائے تو اس میں دس مردوں کی شہوت کے برابر شہوت ہوتی ہے۔ (ایضاً)

۸۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ لذت کے سو حصوں میں سے عورت کو ننانوے حصے دیئے گئے ہیں لیکن خدائے (حکیم) نے اس پر شرم وحیا کو غالب کر دیا ہے (جس کی وجہ سے وہ خاموش رہتی ہے)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۴ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۴

عورت کو اپنے یا شوہر کے گھر میں بند رکھنا مستحب ہے اور اسے بغیر کسی کام کے باہر نہیں نکلنا چاہیے اور اس کے پاس کوئی (غیر) مرد نہیں جانا چاہیے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود وھب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ چونکہ مرد مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے ان کی توجہ کا مرکز مٹی ہے۔ اور چونکہ عورت مرد سے (اس کی بچی ہوئی مٹی سے) پیدا ہوئی ہے اس لئے اس کی توجہ کا مرکز مرد ہیں اے مردو! اپنی عورتوں کو بند رکھو۔ (الفروع)

۲۔ عبدالرحمٰن بن کثیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام (یا بروایتے محمد بن الحنفیہ) کے نام خط (وصیت نامہ) میں فرماتے ہیں۔ خبردار عورتوں سے مشورہ نہ کرنا۔ کیونکہ ان کی رائے ناقص ہوتی ہے، ان کا ارادہ کمزور ہوتا ہے اور ان کو پردہ میں رکھ کر ان کی نگاہوں پر قدغن لگاؤ۔ کیونکہ سخت پردہ تمہارے اور ان کیلئے تہمت سے بچنے کیلئے بہتر ہے۔ اور ان کا باہر نکلنا غیر ثقہ آدمی کے ان کے پاس آنے سے زیادہ سخت ضرر رساں نہیں ہے۔ پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ وہ تمہارے سوا کسی مرد کو نہ پہچانیں تو ضرور ایسا کرو۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ نوح بن شعیب مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا یہ دستور تھا کہ جب ان کی بہن یا بیٹی کا داماد ان کے پاس آتا تھا تو آپ اپنی چادر پھیلا کر اسے اس کے اوپر بٹھاتے تھے اور پھر فرماتے تھے: مرحبا! وہ شخص خوش آمدید جس نے میرا بوجھ ہلکا کیا اور قابل ستر چیز کو ڈھانپا۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتیں گونگی ہیں (اپنا مافی الضمیر کماحقہ ادا نہیں کرسکتیں) اور قابل ستر ہیں۔ ان کے قابل ستر ہونے کو تو گھروں میں چھپاؤ۔ اور ان کے گونگے پن کو خاموشی سے چھپاؤ۔ (کہ زیادہ باتیں نہ کریں)۔ (الفقیہ، الفروع، الامالی للشیخ صدوق)

۵۔ جناب علی بن عیسیٰ اربلی کتاب اخبار فاطمہؑ کے حوالہ سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (صحابہ کرامؓ سے) دریافت کیا: بتاؤ کیا چیز عورتوں کیلئے بہتر ہے؟ کوئی شخص اس کا جواب نہ دے سکا۔ جب میں جناب سیدہ کے پاس گیا اور ان کو یہ واقعہ سنایا۔ کہ کوئی شخص اس

سوال کا جواب نہیں دے سکا تو جناب سیدہؑ نے فرمایا: میں اس کا جواب جانتی ہوں۔ کیا ہے؟ فرمایا: وہ (نامحرم) مردوں کو نہ دیکھیں اور (نامحرم) مردان کو نہ دیکھیں......... جناب امیر علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ جب میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گیا تو عرض کیا کہ آپؐ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ عورتیں (نامحرم) مردوں کو نہ دیکھیں اور (نامحرم) مرد (نامحرم) عورتوں کو نہ دیکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: یہ جواب کس نے دیا؟ عرض کیا: فاطمہؑ نے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوئے اور فرمایا: فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہیں۔ (کشف الغمہ اربلیؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸۸ و ۱۲۹ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۵

مومن مرد مومنہ عورت کا کفو ہے لہٰذا وہ اس (مومنہ) عورت سے شادی کر سکتا ہے جو حسب و نسب اور شرف میں اس سے اعلیٰ اور بلند و بالا ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے آپ کے فلاں موالی ابن ابی رافع سے اس کی فلاں بیٹی کا رشتہ طلب کیا مگر اس نے میرے فقر و فاقہ اور پستی کی وجہ سے حقیر سمجھتے ہوئے ٹھکرا دیا۔ امام علیہ السلام نے یہ ماجرا سن کر فرمایا: تم میرے پیغامبر بن کر اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تمہیں محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب علیہ السلام حکم دیتے ہیں کہ اپنی فلاں بیٹی کی شادی میرے موالی منجح بن ریاح (اسی شخص) کے ساتھ کر دو (جسے انہوں نے ٹھکرایا تھا) اور اسے رد نہ کرنا............ الغرض وہ شخص تو خوش خوش امامؑ کا یہ پیغام لے کر چلا گیا۔ اور اس کے بعد امام علیہ السلام نے ہمیں یہ واقعہ سنایا کہ یمامہ کا رہنے والا ایک (سیاہ فام) شخص جس کا نام جویبر تھا اسلام کی طلب میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اسلام لایا۔ اور اس کا اسلام بڑا عمدہ تھا۔ مگر وہ (شکل و صورت اور مالی اعتبار سے) سیاہ فام، کوتاہ قامت، فقیر و نادار اور بدترین شکل کا حقیر سا حبشی تھا۔ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر رحم و کرم کی نگاہ فرمائی اور فرمایا: اے جویبر! کتنا اچھا ہوتا اگر تم کسی عورت سے شادی کر لیتے۔ جس سے تم اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتے اور وہ دنیا و آخرت کے امور میں تمہاری اعانت کرتی۔ اس پر جویبر نے عرض کیا: یا

رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! کون ہوگا وہ شخص جو مجھ میں رغبت کرے گا۔ بخدا میرے پاس نہ کوئی حسب، نہ نسب نہ مال اور نہ جمال ہے؟ بھلا کون عورت مجھ میں دلچسپی لے گی؟ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جویبر! خداوند عالم نے اسلام کے ذریعہ ان لوگوں کو پست کر دیا جو جاہلیت کے دور میں شریف سمجھے جاتے تھے۔ اور ان لوگوں کو بلند و بالا اور شریف کر دیا جو جاہلیت کے زمانہ میں پست سمجھے جاتے تھے اور جو دور جاہلیت میں ذلیل سمجھے جاتے تھے۔ ان کو عزیز اور جو عزیز جانے جاتے تھے ان کو ذلیل کر دیا۔ اور خدا نے اسلام کے ذریعہ مال و منال اور قوم و قبیلہ والے نخوت و تکبر کو ختم کر دیا۔ لہٰذا آج (اسلام کی برکت سے) تمام لوگ خواہ وہ سفید ہوں یا سیاہ، قرشی ہوں یا غیر قرشی، عربی ہوں یا عجمی۔ سب اولادِ آدمؑ ہیں اور آدمؑ خاک سے ہیں۔ خداوند عالم کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز وہ ہے جو زیادہ اطاعت گزار اور زیادہ متقی و پرہیزگار ہے۔ اے جویبر! میں آج کسی مسلمان کو تجھ پر کوئی برتری سوائے تقویٰ و پرہیزگاری کے نہیں جانتا۔ پھر فرمایا: تو زیاد بن لبید جو کہ حسب کے لحاظ سے تمام بنی بیاضہ سے افضل و اشرف ہیں کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ میں خدا کے پیغامبر کا پیغامبر ہوں۔ وہ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنی بیٹی دلفا (جو عزت و عظمت اور حسن و جمال اور مال و منال کے اعتبار سے معراجِ کمال پر فائز تھیں) کا عقد نکاح (مجھ) جویبر سے کر دو............تا آخر حدیث............جس میں وارد ہے کہ زیاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مراجعہ کرنے (اور جویبر کے پیغام کی تصدیق کرنے) کے بعد دلفاء کا عقد جویبر سے کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیاد سے یہ بھی فرمایا تھا کہ اے زیاد! جویبر مومن ہے اور مومن مرد مومنہ عورت کا کفو ہے اور مسلمان مرد مسلمان عورت کا کفو ہے۔ اے زیاد اسے یہ رشتہ دے دو اور اس سے روگردانی نہ کرو۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن سنان ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک بار ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک ایسی لڑکی ہے جس کا حق مہر تمام عرب سے گراں ہے (کیونکہ حسب ونسب اور شکل و عقل میں بہت بلند ہے) اور وہ میری بیٹی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے اپنی زوجیت میں قبول فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے قبول کیا۔ اس پر اس شخص نے کہا: ایک اور بات بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: وہ کیا؟ کہا: اس کی کنپٹی میں کچھ تکلیف ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ تم اس کی شادی جُلَیبیب سے کر دو۔ یہ سن کر اس شخص کی دونوں ٹانگیں (شدتِ غم سے) گر گئیں۔ پھر جب گھر گیا اور لڑکی کی ماں کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو اس کی بھی یہی کیفیت ہوگئی۔ لیکن جب

اس لڑکی کو اس واقعہ کی اور ماں باپ کی حالت کی اطلاع ہوئی تو اس نے والدین سے کہا: جس کو خدا و رسولؐ نے میرے لئے منتخب کیا ہے تم بھی اس انتخاب پر راضی ہو جاؤ۔ اس سے ان کو کچھ حوصلہ ملا۔ اور لڑکی کے باپ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا کی اطلاع دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس لڑکی کا حق مہر جنت قرار دیتا ہوں۔......... صفوان کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب جلیبیب کی وفات ہوئی تو اس لڑکی کے حق مہر کی رقم ایک لاکھ درہم کی تھی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۹ ، ۲۷ اور ۲۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۶

غیر ہاشمی مرد کا ہاشمیہ عورت سے یا عجمی کا عربیہ سے، عام عربی کا قرشیہ سے اور قریشی کا ہاشمیہ وغیرہ سے شادی کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبکر حضرمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقداد بن اسود سے ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب سے اس لئے شادی کی تھی تاکہ نکاح والا تکبر پست ہو جائے۔ اور تاکہ عام لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلیں اور ان کو معلوم ہو جائے کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ اسی مضمون کی دوسری حدیث میں جو بروایت ہشام بن سالم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ زبیر، جناب عبداللہ (حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد) اور جناب ابوطالب (حضرت امیر علیہ السلام کے والد ماجد) کے پدری و مادری (سگے) بھائی تھے۔ (اس طرح ضباعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچازاد بہن تھیں)۔ (الفروع)

۳۔ علی بن بلال بیان کرتے ہیں کہ جناب ہشام بن الحکم سے ایک خارجی شخص نے عند الملاقات یہ سوال کیا: ہشام! آپ کیا کہتے ہیں کیا ایک عجمی شخص عربوں میں شادی کر سکتا ہے؟ ہشام نے جواب دیا: ہاں! پھر پوچھا: کیا عام عرب قریشیوں میں شادی کر سکتے ہیں؟ کہا: ہاں۔ پھر پوچھا: کیا عام قریشی بنی ہاشم میں شادی کر سکتے ہیں؟ کہا: ہاں! خارجی نے سوال کیا: تم نے یہ بات کس سے حاصل کی ہے؟ (کیونکہ خلیفۂ ثانی نے اپنے دور میں اس قسم کے عقد ازدواج کو ناجائز قرار دے دیا تھا)۔ ہشام نے جواب دیا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

حاصل کی۔ کہا: میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کیا تمہارے خون تو برابر ہیں۔ مگر تمہاری شرمگاہیں برابر نہیں ہیں؟ (الفروع، التہذیب)

۴۔ فضل بن ابوقرۃ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار عجمی لوگ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم ان عربوں کی شکایت کرنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہمیں (عربوں کے) برابر عطا و بخشش فرمایا کرتے تھے۔ سلمان (فارسی)، بلال (حبشی) اور صہیب (رومی) کی (عربوں میں) شادیاں کیں۔ مگر یہ عرب ہم سے شادیں کرنے سے انکاری ہیں پس حضرت امیر علیہ السلام ان (عربوں) کے پاس تشریف لے گئے اور اس سلسلہ میں ان سے گفتگو کی۔ جس پر عرب چلا اٹھے اور کہا: اے ابوالحسن! ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام غضبناک ہو کر وہاں سے نکلے اور وہ اس وقت اپنی چادر زمین پر گھسیٹتے ہوئے جا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے گروہ عجم! یہ (عرب) لوگ آپ لوگوں کو بمنزلہ یہود و نصاریٰ جانتے ہیں کہ تم سے رشتہ لیتے تو ہیں مگر دیتے نہیں ہیں اور جو کچھ خود تم سے لیتے ہیں وہ تمہیں دیتے نہیں ہیں! پس تجارت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے گا۔ (اور تم ان لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ گے)۔ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرما رہے تھے کہ رزق کے نو حصے تجارت میں ہیں اور صرف ایک حصہ باقی پیشوں میں ہے۔ (الفروع)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت رسول خدا ﷺ نے ضبیعہ (ضباعہ) بنت زبیر بن عبدالمطلب کی شادی مقداد بن اسود سے کی، تو بنی ہاشم نے اس بارے میں چہ میگوئیاں شروع کیں۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ نکاح کے سلسلہ میں پندار و غرور پست ہو جائے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ و ۲۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۷ و ۲۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۷

ایک شریف النفس اور جلیل القدر مرد کیلئے جائز ہے کہ وہ اس عورت سے شادی کرے جو حسب ونسب اور شرف میں اس سے کم تر ہو بلکہ ایسا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: ایک بار بصرہ کے قبیلہ شیبان کا ایک شخص جس کا نام عبدالملک بن حرملہ تھا۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ امامؑ نے اس سے پوچھا: تیری کوئی بہن بھی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: کیا اسے مجھ سے بیاہ دیتے ہو۔ اس نے کہا: ہاں۔ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ مگر امامؑ کے اصحاب میں سے ایک شخص اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ یہاں تک کہ اسکے گھر (بصرہ) پہنچ گیا۔ اور جب اس شخص (شیبانی) کے متعلق لوگوں سے پوچھ گچھ کی تو لوگوں نے اسے بتایا کہ وہ اپنی قوم کا سردار ہے اس کے بعد وہ شخص امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا: آپؑ کے (ہونے والے سُسر) کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اپنی قوم کا سردار ہے۔ امامؑ نے اس سے فرمایا: جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں اور جو کچھ (تجھ سے) سنتا ہوں۔ میں تمہیں اس سے آگاہ کرتا ہوں۔ (پھر فرمایا) کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ خداوند عالم نے اسلام کے ذریعہ پست کو بلند کر دیا ہے اور ناقص کو کامل بنا دیا ہے اور ملامت کو عزت عطا کر دی ہے لہٰذا مسلمان پر کوئی ملامت نہیں۔ ملامت تو صرف جاہلیت والی ہے۔ (الفروع)

۲۔ یزید بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان اموی نے مدینہ میں ایک جاسوس مقرر کیا ہوا تھا جو اسے وہاں کے حالات وواقعات سے مطلع کیا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک بار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنی ایک کنیز آزاد کر کے اس سے شادی کر لی۔ تو اس جاسوس نے اس واقعہ کی اطلاع بھی عبدالملک کو دی۔ جس پر عبدالملک نے اس مضمون کا ایک خط حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو لکھا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے اپنی کنیز سے شادی کر لی ہے۔ حالانکہ قریش میں آپ کے لئے ایسے کفو موجود تھے جن کے سُسر ہونے پر آپ فخر کرتے۔ اور اپنی اولاد کو نجیب بناتے۔ تو آپؑ نے نہ اپنی بہتری پر غور کیا اور نہ ہی اپنی اولاد پر رحم کیا! والسلام۔ امام علیہ السلام نے اسے جواب میں لکھا: آپ کا وہ خط مجھے مل گیا ہے جس میں آپ نے اپنی کنیز سے شادی کرنے پر میری ملامت کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ قوم قریش میں ایسے لوگ موجود تھے جن کے سُسر ہونے پر میں فخر کر سکتا تھا۔ اور ان کی وجہ سے اولاد کو نجیب بنا سکتا تھا۔ (مگر آپ کو معلوم ہے کہ) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر مجد وشرف کی کوئی منزل نہیں ہے (جنہوں نے اپنی کنیز سے شادی فرمائی تھی) یہ عورت پہلے میری کنیز تھی جسے میں نے خدا کی خوشنودی کیلئے آزاد کیا اور پھر سنت نبویہؐ پر چلتے ہوئے اس سے ازدواج کیا پس جو شئ خدا کے دین میں پاکیزہ ہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی۔ خدا نے اسلام کے ذریعہ سے خسیس کو بلند اور ناقص کو کامل بنا دیا اور ملامت کو دور کر دیا۔ پس مسلمان آدمی پر کوئی ملامت نہیں ہے ہاں اگر کوئی چیز قابل ملامت ہے تو وہ صرف جاہلیت والی ملامت ہے والسلام۔ (ایضاً)

۳۔ احمد بن محمد بن ابی نصر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا ایک

شخص کسی آدمی کی بیٹی اور اس کی ام ولد کنیز سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس میں کوئی حضائقہ نہیں ہے۔ سائل نے عرض کیا کہ آپ کے والد ماجد (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی دختر (جناب فاطمہ بنت الحسنؑ) سے اور امام موصوف کی ایک ام الولد کنیز سے (بیک وقت) شادی کی تھی؟ امامؑ نے فرمایا: یہ بات اس طرح نہیں ہے بلکہ اصل بات یوں ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی بیٹی اور جناب علی بن الحسین (الاکبر، شہید کربلا) کی ام الولد کنیز سے شادی فرمائی تھی جس پر عبدالملک بن مروان نے ان کی عیب جوئی کرتے ہوئے خط لکھا۔ اور امامؑ نے اس کا اسے (مفصل و مقنع) جواب دیا (جس کا تذکرہ حدیث بالا میں موجود ہے) عبدالمالک نے امامؑ کے جواب کو پڑھ کر کہا کہ علی بن الحسینؑ تو اپنے نفس کو گراتے ہیں مگر خدا ان کو بلند کر دیتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری مانند بشر ہوں تم میں شادی کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں سوائے فاطمہؑ کے کہ ان کی شادی آسمان سے نازل ہوئی ہے۔ (الفقیہ، الفروع)

۵۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر خدائے قدیر اپنی قدرت کاملہ سے علی علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا تو تمام روئے زمین پر فاطمہؑ کا کوئی کفو نہ تھا نہ آدمؑ اور نہ کوئی اور؟ (ایضاً)

۶۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ و جعفرؑ کی اولاد پر نگاہ ڈالی اور فرمایا: ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کیلئے اور ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کیلئے ہیں۔ (ایضاً)

۷۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومنین مومنین کے کفو (ہمسر) ہیں۔ (ایضاً)

۸۔ جناب حسین بن سعیدؒ نے کتاب الزہد میں عبدالملک اور امام زین العابدین علیہ السلام کی باہمی خط و کتابت کا تذکرہ کیا ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ ہمارے لئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں بہترین نمونہ عمل موجود ہے جنہوں نے اپنی چچازاد بہن زینب بنت جحش کا عقد اپنے غلام زید سے کر دیا اور اپنی کنیز صفیہ بنت حی بن اخطب سے شادی فرمائی۔ (کتاب الزہد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۸

عورت اور اس کے خانوادہ والوں کو چاہئے کہ شادی کیلئے اس شخص کو منتخب کریں جس کا خلق، دین و دیانت اور امانت پسندیدہ ہو، پاکدامن ہو اور گزر اوقات کر سکتا ہو۔ اور ایسا شخص جب رشتہ طلب کرے تو اسے رد کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن مہزیار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ علی بن اسباط نے اپنی بیٹیوں کے بارے میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ اسے اپنے جیسا کوئی (داماد) نہیں مل رہا (جس کی وجہ سے وہ پریشان ہے) امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں لکھا: تم نے اپنی بیٹیوں کے معاملہ میں جو کچھ لکھا ہے میں نے اسے سمجھ لیا ہے کہ تجھے اپنے جیسا کوئی شخص نہیں مل رہا۔ خدا تم پر رحم فرمائے تم اس چیز کو نہ دیکھو۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جب ایسا شخص تم سے رشتہ طلب کرنے آئے جس کے اخلاق اور دین و دیانت کو تم پسند کرو۔ تو اسے رشتہ دے دو۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ برپا ہوگا اور بڑا فساد ہوگا۔ (الفروع، التہذیب، استخارات سید ابن طاؤس)

۲۔ حسین بن بشار واسطی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نکاح کے معاملہ میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا امام نے جواب میں لکھا کہ جب تم سے ایسا شخص رشتہ طلب کرے جس کے دین و دیانت اور امانت کو تم پسند کرتے ہو تو اسے رشتہ دے دو ورنہ زمین میں بڑا فتنہ و فساد برپا ہوگا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۳۔ ابان (بن تغلب) ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کفو وہ ہے (جس میں ایمان کے علاوہ) جو پاکدامن ہو۔ اور روزی بقدر ضرورت رکھتا ہو۔ (الفروع، الفقیہ، کذا فی التہذیب عن ابی عبداللہ البرقی عن الصادق علیہ السلام)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عیسیٰ بن عبداللہ سے اور وہ اپنے اب وجد کے سلسلۂ سند سے حضرت علی علیہ السلام سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تمہارے پاس (رشتہ کیلئے) وہ شخص آئے جس کا خلق اور دین تمہیں پسند ہو تو اسے رشتہ دے دو۔ جناب امیر علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اگرچہ خاندانی اعتبار سے پست ہی کیوں نہ ہو؟ فرمایا: جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کے اخلاق اور دین کو تم پسند کرو۔ تو اسے رشتہ دے دو اور اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ و فساد ہوگا۔ (التہذیب)

۵۔ جناب حسن بن شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے

سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: نکاح ایک قسم کی غلامی ہے پس تم اپنی بیٹی کا نکاح کرتے ہو تو گویا تم اسے غلام بناتے ہو۔ پس اچھی طرح غور و فکر کر لو کہ اپنی بیٹی کو کس کی غلامی میں دے رہے ہو۔ (امالی فرزند شیخ طوسیؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئیں گی انشاء اللہ۔

باب ۲۹

شرابخوار کو رشتہ دینا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص اپنی بیٹی کسی شرابخوار سے بیاہے تو اس نے اس سے قطع رحمی کی ہے۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ ابن ابی عمیر بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی شرابخوار رشتہ طلب کرے تو اسے رشتہ نہیں دینا چاہیئے۔ (ایضاً)

۳۔ ابوالربیع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص شراب پئے۔ بعد اس کے کہ خدا نے اسے میرے ذریعہ حرام قرار دے دیا ہے۔ وہ اگر رشتہ طلب کرے تو وہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے رشتہ دیا جائے۔ (ایضاً)

۴۔ علاء بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر شرابخوار بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری نہ کرو۔ اور اگر رشتہ مانگے تو اسے رشتہ نہ دو۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں باب الاطعمہ والاشربہ میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۰

بد خلق اور مخنث کو رشتہ دینا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن بشار واسطی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ میرے ایک رشتہ دار نے

مجھ سے (لڑکی کا) رشتہ طلب کیا ہے مگر اس میں بدخلقی پائی جاتی ہے؟ امام علیہ السلام نے (جواب میں) فرمایا: اگر وہ بدخلق ہے تو اسے رشتہ نہ دو۔ (الفقیہ، الفروع)

۲۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیریؒ) باسناد خود علی بن جعفرؒ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیٹی کی شادی ایسے آدمی سے کرنا چاہتا ہے کہ جس میں (عورتوں کی مانند) نرمی پائی جاتی ہے۔ مگر اس کا باپ ٹھیک ٹھاک ہے۔ فرمایا: اگر اس میں فاحشہ یعنی مخنث[۱] پن نہ پایا جائے تو بے شک شادی کر دے۔ (قرب الاسناد)

باب ۳۱

زنجیوں (سیاہ فاموں کا ایک قبیلہ) خزریوں وخوزیوں (چھوٹی آنکھوں والی ایک خاص قوم)، سندھیوں، ھندیوں، قندھاریوں اور نبطیوں میں باہمی نکاح کرنا مکروہ[۲] ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسعدہ بن زیادہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ زنجیوں (سیاہ فاموں کی ایک خاص قسم) سے نکاح نہ کرو کیونکہ وہ قبیح المنظر مخلوق ہے۔ (الفروع)

---

[۱] مخنث کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جس کی شکل وصورت تو مردوں جیسی ہو مگر اس کے حرکات وسکنات اور حالات عورتوں جیسے ہوں۔ (المنجد)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

[۲] قطع نظر ان روایتوں کی صحت سند سے (کہ ان میں کوئی ضعیف ہے اور کوئی مرسل اور مقطوع السند)، اور قطع نظر اس سے کہ یہ حدیثیں اسلام کے مزاج کے ساتھ سازگار نہیں ہیں کیونکہ اسلام ذات پات کا قائل نہیں ہے بلکہ وہ کائناتی اور آفاقی انسانی اخوت اور بھائی چارہ کا قائل ہے۔ اور اس کا معیار فضیلت قومیت ووطنیت کی بجائے ایمان وعمل اور تقویٰ ہے، اور قطع نظر اس سے کہ یہ حدیثیں سابقہ ان تمام حدیثوں سے متصادم ہیں جن میں شکل وصورت اور ملک وقوم سے ہٹ کر صرف یہ کہا گیا ہے کہ جب وہ شخص رشتہ طلب کرے جس کا دین وخلق پسندیدہ ہو۔ اور گزر اوقات کا مالک ہو تو اسے رشتہ دے دو (کہ یہ تمام باتیں ان روایتوں کو ناقابل التفات اور ناقابل اعتماد قرار دیتی ہیں) مگر ان تمام باتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے بھی دیکھا جائے تو تب بھی زیادہ سے زیادہ یہ حدیثیں اس قسم کے عقد وازدواج کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں نہ کہ حرمت پر لہٰذا اگر مزید حزم واحتیاط کی خاطر ان پر عمل کر لیا جائے تو اس میں کوئی خاص قباحت نہیں ہے۔ لـلـتـسـامـح فـي ادلة السنن۔ نیز مخفی نہ رہے کہ ان حدیثوں میں جو بعض اقوام واوطان کے لوگوں کی عدم نجابت کا تذکرہ کیا گیا ہے تو یہ کوئی قاعدۂ کلیہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ صرف تغلیب پر محمول ہے۔ اور اگر بالفرض یہ کوئی قاعدۂ کلیہ ہوتا تب بھی اس میں تخصیص کی گنجائش ہوتی کیونکہ مـامـن عـام الا وقد خص ہر عام قابل تخصیص ہوتا ہے ہر بُری قوم میں اچھے اور ہر اچھی قوم میں بُرے افراد پائے جاتے ہیں لہٰذا ان روایتوں کو بنیاد بنا کر کسی قوم وقبیلہ یا کسی ملک وملت کے لوگوں کو نشانۂ تنقید نہیں بنایا جا سکتا۔ واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۲۔ داؤد الحذاء حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ زنجیوں، خزریوں (چھوٹی آنکھوں والی ایک خاص قوم) میں نکاح نہ کرو کیونکہ ان کی قرابتداریاں ان کی بے وفائی پر دلالت کرتی ہیں۔ اور یہی حکم سندھ، ہند اور قندھار کا ہے کہ ان میں (قندھاریوں میں) کوئی خالص نجیب وشریف نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود داؤد بن فرقد سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام وحضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جو نجیب نہیں ہوتے: (۱) گہری آنکھوں والا۔ (۲) نیلگوں آنکھوں والا۔ (۳) اور سندھ کا پیدائشی۔ (الفقیہ)

۴۔ جابر (جعفی) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قریش کو گالی نہ دو۔ اور عربوں سے بغض نہ رکھو۔ اور عجمیوں کو ذلیل نہ کرو، خوزیوں (چھوٹی آنکھوں والوں) کے پاس سکونت نہ رکھو اور نہ ہی ان کو رشتہ دو۔ کیونکہ ان کی ایک مخصوص رگ ہے جو ان کو بے وفائی پر آمادہ کرتی ہے۔ (علل الشرائع)

۵۔ ہشام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اے ہشام! انبطی نہ عرب ہیں اور نہ عجم پس نہ ان سے دوستی کرو اور نہ ہی ان کو مددگار بناؤ کیونکہ ان کے کچھ اصول ہیں جو ان کو بے وفائی کی طرف بلاتے ہیں۔ (ایضاً)

باب ۳۲

نوبہ کے علاقہ کے علاوہ دیگر سیاہ فاموں کی خریداری ضرورت کے بغیر مکروہ ہے اور اسی طرح کُردوں کو رشتہ دینا بھی مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالربیع شامی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ سیاہ فام (غلام) کو نہ خریدو۔ ہاں اگر ناچار خریدنا پڑے تو پھر نوبہ کے علاقہ کا خریدو (جہاں کے رہنے والے بلالؓ تھے) انہی کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ ﴿وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّا نَصٰرٰىٓ اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ﴾ (جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں ہم نے ان سے عہد و پیمان لیا تھا مگر وہ اسے بھول گئے) فرمایا: وہ لوگ عنقریب اس عہد و پیمان کو یاد کریں گے اور جب ہمارے قائم آل محمدؑ ظہور فرمائیں گے تو ان لوگوں کا ایک گروہ ان کے ہمرکاب ہوگا۔ اور کُردوں کو رشتہ نہ دو۔ کیونکہ یہ جنوں کا ایک قبیلہ ہیں جن سے خدا نے پردہ ہٹا دیا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس عقد کے جواز پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۵ و ۲۷ و ۲۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۳

احمق عورت سے شادی کرنا مکروہ ہے مگر احمق مرد سے نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ احمق عورت سے شادی کرنے سے اجتناب کرو۔ کیونکہ اس کی صحبت ایک بلا و امتحان ہے اور اس کی اولاد ضیاع و نقصان ہے۔ (الفروع، المقنعہ)

۲۔ احمد بن ابو عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: احمق مرد کو رشتہ دے دو مگر احمق عورت سے شادی نہ کرو کیونکہ احمق مرد کبھی نجیب بن جاتا ہے مگر احمق عورت کبھی نجیب و شریف نہیں بنتی۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۳۴

پاگل عورت سے شادی کرنا مکروہ ہے گو پاگل کنیز سے مباشرت کرنا جائز ہے مگر اس سے اولاد طلب نہ کی جائے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک مسلمان مرد کو ایک خوبصورت عورت پسند ہے مگر وہ ہے پاگل آیا وہ اس سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ ہاں اگر اس کے ہاں کوئی پاگل کنیز ہو تو وہ اس سے ہمبستری تو کر سکتا ہے مگر اس سے اولاد طلب نہ کرے (ورنہ وہ بھی بالعموم پاگل ہی ہوگی)۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۳۵

نکاح حلال کی تین قسمیں ہیں: (۱) دائمی، (۲) منقطع، (۳) ملک یمین (کنیزی)۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ تین وجوہ سے شرمگاہ حلال ہوتی ہے: (۱) میراث

والے نکاح دائمی سے، (۲) بے میراث نکاح منقطع سے، (۳) اور ملک یمین (کنیزی) سے۔

(الفروع، الفقیہ، الخصال، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن زید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ عبدالملک بن جریح کی (سنی محدث) حاضر ہوا۔ امامؑ نے اس سے استفسار فرمایا کہ متعہ کے بارے میں تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا آپ کے والد ماجد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے مجھ سے اور انہوں نے جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے یہ حدیث بیان فرمائی تھی کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا: ایہا الناس! خداوند عالم نے تین طریقوں سے تمہارے لئے شرمگاہیں حلال قرار دی ہیں: (۱) وہ نکاح جس میں وراثت ہے وہ دائمی ہے (۲) وہ نکاح جس میں وراثت نہیں ہے وہ متعہ ہے (۳) اور ملک یمین۔ (التہذیب)

۳۔ جناب شیخ حسن بن علی بن شعبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: چار قسم کے نکاح جائز ہیں: (۱) وراثت کے ساتھ نکاح۔ (۲) بلا وراثت نکاح (۳) ملک یمین۔ (۴) اور تحلیل، یعنی کنیز کے مالک کا کسی کیلئے اپنی کنیز سے مباشرت کرنے کو حلال قرار دینا۔

(تحف العقول)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کے باوجود حلت کے وجوہ وہی تین ہی ہیں (جو پہلی دو حدیثوں میں مذکور ہیں)......... کیونکہ کوئی شخص اپنی کنیز کسی دوسرے شخص کیلئے حلال قرار دے دے تو یہ ملک یمین میں داخل ہے (کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے) کیونکہ اس طرح دوسرا شخص اس سے مباشرت کا مالک ہو جاتا ہے!

باب ۳۶

جو شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہے یا کسی کنیز کو خریدنا چاہے تو وہ اس کے چہرہ، اس کے ہاتھ پاؤں اور دوسرے محاسن کو دیکھ سکتا ہے اور لذت کے بغیر غور و تامل سے دیکھ سکتا ہے خواہ وہ کھڑی ہوئی ہو یا بیٹھی ہوئی ہاں البتہ اس عورت کا اس کے آگے چلنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی ۹ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے آیا وہ اسے دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

آخر وہ اسے بھاری بھر کم قیمت (حق مہر) ادا کرکے خرید رہا ہے۔ (الفروع)

۲۔ ہشام بن سالم، حماد بن عثمان اور حفص بن البختری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہے وہ اس کے چہرہ اور کلائیوں کو دیکھ سکتا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حسن بن سرّی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص جو کسی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے آیا وہ اسے غور و تامل کے ساتھ دیکھ سکتا ہے؟ اور اس کے چہرہ کو اور اس کو اس کی پچھلی طرف سے دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب شادی کرنے کا (حتمی) ارادہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۴۔ عبداللہ بن فضل اپنے باپ (فضل) سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص جو کسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے آیا وہ اس کے بالوں اور محاسن (چہرہ، ہاتھ اور پاؤں) کو دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ بقصد لذت نہ ہو۔ (ایضاً)

۵۔ زرعہ بن محمد بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں (کسی شخص کی) ایک بڑی حسین و جمیل کنیز تھی ایک آدمی کی اس پر نظر پڑ گئی اور وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔ اس نے اس بات کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی۔ امامؑ نے اس سے فرمایا: اسے دیکھنے کی کوشش کر اور جب تیری اس عورت پر نگاہ پڑے تو یہ دعا پڑھا کر: ﴿اَسْئَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ اس کنیز کے مالک کو کوئی سفر درپیش آیا۔ اور اس نے چاہا کہ وہ اس کنیز کو اس شخص کے پاس بطور امانت چھوڑ جائے مگر اس شخص نے یہ امانت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تو مالک نے اسے اس کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ (ایضاً)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے اب وجد سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنجنابؑ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص جو کسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے آیا وہ اس کے محاسن کو دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے......... کیونکہ وہ گاہک ہے۔ اور اگر کوئی امر (شادی) مقدر ہے تو وہ ہو کر رہے گی۔ (التہذیب)

۷۔ داؤد بن ابی یزید عطا بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خبردار نگاہ کرنے سے بچو کہ یہ شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ پھر فرمایا: ہاں ان اعضاء کے دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جن پر کپڑے نہیں ہوتے (یعنی محاسن)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ دیکھنا اس شخص کے ساتھ مخصوص ہے جو اس عورت سے شادی کرنا چاہتا ہو۔

۸۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے مگر وہ چاہتا ہے کہ اسے دیکھے تو؟ فرمایا: وہ کپڑا اوڑھ کر بیٹھ جائے اور وہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھ لے۔ عرض کیا: کیا وہ کھڑی ہو جائے تا کہ وہ اسے اس حالت میں بھی دیکھ لے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: آیا وہ اس کے آگے آگے چلے؟ فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسا کرے۔ (ایضاً)

۹۔ جناب سید رضیؒ مجازات نبویہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ سے فرمایا: جب کہ اس نے ایک عورت کا رشتہ طلب کیا تھا اور اگر تم اسے دیکھ لیتے تو وہ تمہاری باہمی محبت کیلئے زیادہ مناسب ہوتا۔ (مجازات نبویہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (بیع الحیوان کے باب میں) گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اگر کوئی شخص کوئی کنیز خریدنا چاہے تو وہ اسے دیکھ سکتا ہے۔

باب ۳۷

رات کے وقت شادی کرنا اور دلہن کو دولہا کے گھر پہنچانا مستحب ہے نیز دلہن کو پہنچاتے وقت نعرۂ تکبیر بلند کرنا اور دلہن کو سوار کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود میسر بن عبدالعزیز سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے ان سے فرمایا: اے میسر! شادی رات کے وقت کرو۔ کیونکہ خداوند عالم نے رات کو سکون کا باعث بنایا ہے۔ مگر رات کے وقت کوئی حاجت طلب نہ کرو کیونکہ رات تاریک ہے۔ پھر فرمایا: رات کو آنے والے (مہمان) کا بڑا حق ہے اور ساتھی کا بھی بڑا حق ہے۔ (الفروع)

۲۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اپنی دلہنوں کو رات کے وقت ان کے گھروں میں لے جاؤ۔ مگر (ولیمہ کا) طعام چاشت کو کھلاؤ۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۳۔ حسن بن علی وشا بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ شادی کے بارے میں فرما رہے تھے کہ رات کے وقت شادی کرنا سنت ہے۔ کیونکہ خداوند عالم نے رات کو باعث سکون بنایا ہے اور عورتیں بھی باعث سکون ہیں۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود جابر بن عبداللہ (انصاری) سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت رسول

خدا ﷺ نے حضرت فاطمہؑ کی شادی حضرت علی علیہ السلام سے کی تو کچھ لوگوں نے (زبانِ اعتراض دراز کرتے ہوئے) کہا: یا رسول اللہؐ! آپ نے بالکل معمولی حق مہر (پانچ سو درہم) کے عوض حضرت علی علیہ السلام سے بی بی کی شادی کر دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا: میں نے ان کی شادی نہیں کی بلکہ خدا نے کی ہے.......... (یہاں تک کہ فرمایا) کہ پس جب شب زفاف ہوئی تو حضرت رسول خدا ﷺ نے سرخ رنگ کا خچر طلب فرمایا۔ آپ نے اس پر ایک چادر بچھائی اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا (بیٹی) اس پر سوار ہو جاؤ اور سلمانؓ (محمدی) کو حکم دیا کہ وہ اسے آگے سے کھینچیں۔ اور آنحضرت ﷺ اسے پیچھے سے ہانک رہے تھے۔ اثناء راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ آوازیں سنیں اچانک دیکھا کہ جبرئیلؑ ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ اور میکائیلؑ ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ حاضر ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اس وقت زمین پر آنے کا سبب کیا ہے؟ عرض کیا: ہم حضرت فاطمہؑ کو ان کے شوہر کے گھر پہنچانے کیلئے آئے ہیں۔ اس وقت جبرئیلؑ و میکائیلؑ نے تکبیر کہی اور دوسرے فرشتوں نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا اور آنحضرت ﷺ نے بھی نعرۂ تکبیر لگایا۔ اس رات سے دلہنوں پر تکبیر کا نعرہ بلند کرنا مقرر ہو گیا۔ (الفقیہ، آمالی فرزند شیخ طوسیؒ)

۵۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: سوائے تین باتوں کے شب بیداری کے لئے کوئی جواز نہیں ہے: (۱) نماز میں قرآن خوانی کیلئے۔ (۲) طلب علم کیلئے۔ (۳) اور اس دلہن کیلئے جسے دولہا کے گھر لایا جائے۔ (الخصال)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۳۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۸

گرمی کی گھڑی میں شادی کرنا مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ضریس بن عبدالملک سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو اطلاع ملی کہ ایک شخص نے نصف النہار کے وقت سخت گرمی کی گھڑی میں شادی کی ہے۔ امامؑ نے فرمایا: میں نہیں دیکھتا کہ ان (زن و شوہر) میں اتفاق ہو۔ چنانچہ ان میں جدائی ہو گئی۔ (الفروع)

۲۔ زرارہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک شادی کا تذکرہ کیا ہے جو جدائی پر منتج ہوئی تھی اس لئے کہ وہ گرم وقت میں کی گئی تھی۔.......... فراجع۔ (ایضاً)

باب ۳۹

بدھ کی رات مباشرت کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبید بن زرارہ سے اور وہ ابوالعباس سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بدھ کی رات آدمی کیلئے عورت کے ساتھ مباشرت کرنا مناسب نہیں ہے۔ (الفروع)

باب ۴۰

شادی کے وقت ایک یا دو دن دعوت ولیمہ کا اہتمام کرنا مستحب ہے مگر اس سے زائد ہو تو مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود وشاء سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ نجاشی نے جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے (ام حبیبہ) آمنہ بنت ابوسفیان کا رشتہ طلب کیا اور آپ کی ان سے شادی کی تو طعام کا اہتمام کیا۔ اور کہا: رسولوں کی سنتوں میں سے ایک سنت شادی کے وقت کھانا کھلانا بھی ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ ابن فضال مرفوعاً حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ولیمہ ایک دن (حق) ہے ہاں البتہ دو دن بزرگواری ہے اور تین دن ریاکاری ہے۔ (الفروع، التہذیب، المحاسن)

۳۔ ہشام بن سالم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ بنت حرث سے شادی فرمائی تو آپ نے دعوت ولیمہ کا انتظام فرمایا اور لوگوں کو "حیس" نامی مخصوص قسم کا طعام کھلایا (جو کھجور، گھی اور جو کے آٹے کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے)۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ولیمہ صرف پانچ چیزوں میں ہے: (۱) شادی میں، (۲) ولادت کے وقت، (۳) ختنہ کے وقت، (۴) نیا مکان بناتے یا خریدتے وقت، (۵) سفر حج سے واپسی کے وقت۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں باب الاطعمہ (آداب مائدہ) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۱

خطبہ پڑھے بغیر شادی کرنا جائز ہے مگر اس سے پہلے خدا کی حمد وثنا کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا خطبہ کے بغیر شادی کی جا سکتی ہے؟ فرمایا: کیا عام طور پر ہماری نوجوان لڑکیاں اس طرح شادی نہیں کرتیں کہ ہم دسترخوان پر گوشت کھا رہے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اے فلاں! فلانہ (لڑکی) کی شادی فلاں (لڑکے) سے کردو اور وہ کہتا ہے کہ میں نے کردی۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ عبداللہ بن میمون حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اس طرح شادی کرتے تھے کہ گوشت روٹی تناول فرما رہے ہوتے تھے اور فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ﴾ ہم تمہاری شادی کرتے ہیں خدا کی شرط پر...... پھر امام موصوف فرمایا کرتے تھے کہ جب خدا کی حمد کر دی جائے تو گویا خطبہ پڑھا گیا۔ (ایضاً)

باب ۴۲

نکاح کیلئے خطبہ پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن رباب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ کچھ لوگوں نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم فلاں کی دختر سے شادی کرنا چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپ خطبہ پڑھیں.......... چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا جو خدا کی حمد وثنا اور تقویٰ و خشیۂ الٰہی کی وصیت پر مشتمل تھا۔ اس کے آخر میں فرمایا کہ میں فلاں بن فلاں جس کے حسب کو تم جانتے ہو اور جس کا نسب وحسب پوشیدہ نہیں ہے فلانہ بنت فلاں سے اس قدر حق مہر پر جو تم جانتے ہو شادی کرنا چاہتا ہوں پس تم دعائے خیر کرو کہ اس پر تم بھی قابل مدح سمجھے جاؤ گے۔ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم۔ (الفروع)

مؤلف علامؒ فرماتے ہیں کہ وہ حدیثیں جو نکاح کے خطبوں پر مشتمل ہیں اور ائمہ اہل بیتؑ سے مروی ہیں بکثرت ہیں (جو کتب اربعہ وغیرہ میں) موجود ہیں۔

باب ۴۳

عقد دائمی ہو یا منقطع بینہ (گواہوں) کے بغیر جائز ہے ہاں البتہ گواہ مقرر کرنا اور اعلان کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: گواہ صرف نسب اور میراث کے ثابت کرنے کیلئے مقرر کئے گئے ہیں (ورنہ وہ نکاح کی صحت کی شرط نہیں ہیں)۔(الفروع)

۲۔ زرارہ بن اعین بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص گواہوں کے بغیر نکاح کرتا ہے؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس کے اور خدا کے درمیان نکاح درست ہے ہاں عقد میں گواہ صرف اولاد (ثابت کرنے) کیلئے مقرر کئے گئے ہیں اگر یہ مقصد مد نظر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ محمد بن فضیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے قاضی ابو یوسف سے فرمایا کہ خداوند عالم نے قرآن میں جہاں طلاق دینے کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں نہ صرف یہ کہ دو گواہ مقرر کرنے کی تاکید کی ہے بلکہ ان کے عادل ہونے کا بھی حکم دیا ہے۔ لیکن اس نے جہاں اپنی کتاب میں نکاح کرنے کا حکم دیا ہے وہاں گواہ مقرر کرنے کا کوئی تذکرہ نہیں فرمایا (مگر یہ عجیب بات ہے) کہ جہاں اس نے گواہوں کا کوئی حکم نہیں دیا وہاں (نکاح میں) تو تم گواہوں کو ضروری جانتے ہو اور جہاں (طلاق میں) اس نے گواہوں کی تاکید فرمائی ہے وہاں تم نے اسے ختم کر دیا ہے۔(الفروع)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود مسلم بن بشیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص کسی عورت سے نکاح کرتا ہے مگر گواہ مقرر نہیں کرتا تو؟ فرمایا: اس کے اور خدا کے درمیان تو اس کیلئے کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اگر حاکم جابر نے اسے دھر لیا تو وہ اسے (زنا کار کہہ کر) سزا دے گا۔(الفقیہ)

۵۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص گواہوں کے بغیر کسی عورت سے متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: جب دونوں مسلمان اور امین ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔(قرب الاسناد)

۶۔ جناب علی بن جعفرؑ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کے ہمراہ ان کی کچھ جائیداد کی طرف جا رہے تھے اور ہمارے پاس ایک غلام کے سوا اور کوئی شخص موجود نہ تھا۔ امام علیہ السلام نے غلام سے کہا: تم ذرا دور ہو جاؤ۔ میں ان سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ (اس کے بعد) امام علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا: اگر کوئی شخص اس جگہ یا کسی اور جگہ بغیر بیّنہ اور گواہوں کے کسی عورت سے شادی کرے تو آپؑ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ مکروہ ہے! امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: بے شک یہاں یا کسی اور جگہ بلا بیّنہ و گواہ کے شادی کر۔ (کوئی کراہت نہیں ہے)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کچھ حدیثیں تو ایسی آئیں گی جو اسی مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ ایسی بھی آئیں گی جو بظاہر اس کے منافی ہیں مگر وہ تقیہ پر محمول ہیں۔

باب ۴۴

ولی کے بغیر شادی کرنے کا جواز۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شوہر دیدہ (بیوہ یا مطلقہ) عورت کے بارے میں فرمایا: جس کی منگنی کی جائے۔ فرمایا: وہ اپنی جان کی زیادہ مالک ہے جسے چاہے اپنے امر کا متولی بنائے۔ بشرطیکہ وہ کفو ہو اور یہ شوہر دیدہ ہو۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ فضیل بن یسار، محمد بن مسلم، زرارہ بن اعین اور برید بن معاویہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ عورت جو اپنے معاملہ کی مالکہ ہے (شوہر دیدہ ہے خواہ بیوہ ہو یا مطلقہ) اس کا نکاح ولی کے بغیر بھی صحیح ہے بشرطیکہ وہ شخص سفیہ (احمق) نہ ہو۔ اور کسی کی زوجیت میں بھی نہ ہو۔

(الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۳۔ عبدالرحمٰن بن ابوعبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت جب اپنے معاملات کی مالکہ ہو (شوہر دیدہ ہو یا اس کا کوئی ولی نہ ہو)۔ تو وہ آزاد ہے جس (کفو) سے چاہے شادی کرے۔ یا جسے چاہے اپنا متولی قرار دے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۳ از عقد نکاح میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۵

زوجہ کی عمر جب تک نو برس نہ ہو جائے تب تک اس سے مباشرت جائز نہیں ہے اور اگر ایسا کرے اور وہ عیب دار ہو جائے یا اس کا افضا ہو جائے تو شوہر ضامن ہوگا اور کنیز کے ساتھ نو سال سے پہلے مباشرت کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی صغیرۃ السن لڑکی سے شادی کرے تو جب تک وہ نو سال کی نہ ہو جائے تب تک اس سے دخول نہ کرے۔(الفروع)

۲۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: لڑکی کی عمر جب تک نو یا دس سال کی نہ ہو جائے تب تک اس سے دخول نہ کیا جائے۔(ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص اپنی (چھوٹی) زوجہ سے اس کے نو سال مکمل ہونے سے پہلے مقاربت کرے اور اس کی وجہ سے اسے کوئی عیب لگ جائے تو وہ اس کا ضامن ہوگا۔(التہذیب)

۴۔ غیاث بن ابراہیم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آب و جد کے سلسلۂ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دس سال کی عمر سے پہلے لڑکی سے مقاربت نہیں کرنی چاہیئے اور اگر کی جائے اور وہ عیب دار ہو جائے تو (شوہر) ضامن ہے۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث یا تو دس سال تک تاخیر کرنے کے استحباب پر محمول ہے یا مقصد یہ ہے کہ دسویں سال کے شروع میں مباشرت کرنی چاہیے۔

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حمران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے نابالغ باکرہ لڑکی سے شادی کی۔ اور جب اس نے مقاربت کی تو اس کا افضاء[1] ہو گیا۔ تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: جب ایسا ہوا تو اگر اس کی عمر نو سال کی ہو چکی تھی تو پھر تو شوہر پر کچھ

[1] افضا کا مطلب یہ ہے کہ اس کے حیض، پیشاب یا پاخانہ و پیشاب کا مقام ایک ہو جائے جس کی وجہ سے عورت ناکارہ ہو جاتی ہے اور بچہ جننے کے قابل نہیں رہتی۔(احقر مترجم عفی عنہ)

نہیں ہے۔ اور اگر وہ ہنوز نو سال کی نہیں ہوئی تھی کہ ایسا ہوا۔ تو پھر چونکہ شوہر نے اسے دوسرے شوہروں کیلئے ناکارہ کر دیا ہے اور اسے خراب کر دیا ہے لہٰذا (جب وہ اسے طلاق دے دے تو) امامؑ اس پر دیت کی ادائیگی لازم قرار دے گا۔ ہاں البتہ اگر وہ اسے طلاق نہ دے بلکہ اپنے پاس رکھے تب اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۶۔ محمد بن ابی عمیر کئی اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت کی بلوغت کی حد نو سال ہے۔ (الخصال)

مؤلّف علام فرماتے ہیں کہ (اس سلسلہ میں) کنیز کے حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس کے بعد (باب ۳ از نکاح عبید و اماء میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۶

چھوٹے بچوں کی شادی کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن الحکم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم اپنے چھوٹے بچوں کی شادیاں کرتے ہیں؟ فرمایا: اگر چھوٹی عمر میں ان کی شادیاں کرو گے تو ان میں باہمی الفت پیدا نہیں ہوگی۔ (الفروع)

باب ۴۷

جو شخص کسی نامحرم عورت پر نگاہ ڈالے اور وہ اسے پسند آئے تو اس کیلئے اپنی بیوی کے پاس جانا مستحب ہے اور جس کی بیوی نہ ہو تو وہ دو رکعت نماز پڑھے اور آسمان کی طرف نگاہ کرکے خدا سے اس کے فضل کا سوال کرے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر ایک عورت پر پڑی جو آپ کو پسند آئی تو آپؐ جناب ام سلمہؓ کے پاس گئے جن کی باری تھی اور ان سے مباشرت کی اور (غسل کرکے) اس حالت میں برآمد ہوئے کہ آپؐ کے سر سے پانی کے قطرے بہہ رہے تھے فرمایا: ایہا الناس! نظر شیطان کی طرف سے ہوتی ہے پس

جواس قسم کی کوئی چیز محسوس کرے اسے چاہئے کہ اپنی اہلیہ کے پاس جائے۔[۱] (الفروع، الفقیہ)

۲۔ مسمع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رسول نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کی نگاہ کسی خوبصورت عورت پر پڑے تو اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ جو کچھ اس حسینہ کے پاس ہے وہی کچھ اس کی بیوی کے پاس بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! جس کی بیوی نہ ہو وہ کیا کرے؟ فرمایا: وہ آسمان کی طرف نگاہ بلند کرکے خدا سے اس کے فضل وکرم کا سوال کرے اور اس کا انتظار کرے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حدیث اربعماۃ میں فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص کوئی ایسی عورت دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہ سب کچھ موجود ہے۔ جو اس نے دیکھا ہے۔ اور شیطان کو اپنے دل و دماغ پر مسلط نہ ہونے دے۔ بلکہ فوراً اس سے اپنی آنکھ پھیر لے۔ اور اگر اس کے پاس بیوی نہ ہو تو پھر دو رکعت نماز پڑھے اور بکثرت خدا کی حمد وثنا کرے اور نبیؐ پر درود وسلام پڑھے۔ اور خدا سے اس کے فضل وکرم کا سوال کرے یقیناً وہ اپنی رأفت ورحمت سے اس کیلئے کوئی ایسا بندوبست کردے گا جو اسے بے نیاز کردے گا۔ (الخصال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۶ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۴۸

شادی بیاہ ترک کرکے رہبانیت اختیار کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح گوشت نہ کھانا اور خوشبو استعمال نہ کرنا بھی مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود ابن قداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک بار عثمان بن مظعون کی بیوی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! عثمان دن کو روزہ رکھنے میں اور رات نماز پڑھنے میں گزارتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن

---

[۱] اس حدیث میں انسانی فطرت کی عکاسی کی گئی ہے کوئی کوتاہ اندیش یہ گمان نہ کرے کہ یہ حدیث عصمت انبیاءؑ کے منافی ہے معاذ اللہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ نبیؐ وامامؑ کی عصمت کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کے اس لطف خاص (عصمت) کی وجہ سے گناہ کا ارتکاب نہیں کرتے۔ مگر اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہے کہ ان پر اچھی صورت یا اچھی آواز کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ بقول ایک دانشور کے کہ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر کوئی اچھی صورت یا کسی اچھی آواز کا کوئی اثر نہیں ہوتا تو وہ شخص بہت بڑا افراڈ ہے یا پھر انسانی لباس میں گدھا ہے۔ یہ تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کی بین دلیل ہے کہ ماجرا کی پوری حقیقت بیان کردی۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

کر غصہ کی حالت میں عثمان کے پاس گئے، دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے، جب عثمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد معلوم ہوئی تو سلام پھیر کر متوجہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! خدا نے مجھے رہبانیت کے ساتھ نہیں بھیجا بلکہ آسان شریعت دے کر بھیجا ہے میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور اپنی بیوی کے پاس بھی جاتا ہوں جو شخص میری سیرت پر چلنا چاہتا ہے تو اسے میری سنت پر عمل کرنا چاہئے اور میری سنت میں سے ایک نکاح کرنا بھی ہے۔ (الفروع)

۲۔ ابوداؤد اپنے بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین عورتیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں (اپنے اپنے شوہروں کی شکایت لے کر) حاضر ہوئیں۔ ایک نے کہا کہ میرا شوہر گوشت نہیں کھاتا۔ دوسری نے کہا کہ میرا شوہر خوشبو نہیں سونگھتا۔ تیسری نے کہا کہ میرا شوہر عورتوں کے قریب نہیں جاتا۔ (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح (غصہ کی حالت میں بیت الشرف سے) برآمد ہوئے کہ آپ کی چادر زمین پر خط دیتی ہوئی آرہی تھی۔ یہاں تک کہ منبر پر تشریف لے گئے۔ اور خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: میرے کچھ صحابہ کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ گوشت نہیں کھاتے، خوشبو نہیں سونگھتے اور عورتوں کے پاس نہیں جاتے۔ حالانکہ میں گوشت کھاتا ہوں، خوشبو سونگھتا ہوں اور عورتوں کے پاس جاتا ہوں۔ پس جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱، ۲، ۳ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب الاطعمہ والاشربہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۹

جب عورت کی رغبت ہو تو اس کے پاس جانا (اور مباشرت کرنا) مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن القداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار حضرت رسول خدا ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: کیا تو نے روزہ رکھ کر صبح کی ہے؟ عرض کیا: نہ۔ فرمایا: کیا کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ عرض کیا: نہ۔ فرمایا: پھر اپنی زوجہ کے پاس جا (اور اس سے مقاربت کر) کہ یہ تیری طرف سے اس کیلئے صدقہ ہے...... حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی روایت میں زوجہ کے پاس جانے سے پہلے مزید دو سوال مذکور ہیں...... فرمایا: کیا کسی مریض کی عیادت کی ہے؟ عرض کیا: نہ۔ فرمایا: کیا کسی جنازہ کی مشایعت کی ہے؟ عرض کیا: نہ۔ تب فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس جا۔ (الفروع، الفقیہ، ثواب الاعمال)

۲۔ اسحاق بن ابراہیم جعفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہ کے گھر میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اچھی خوشبو محسوس کی۔ پوچھا: کیا یہاں حولاء (زینب عطارہ) آئی تھیں؟ ام سلمہؓ نے کہا: وہ یہ بیٹھی ہے جو اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئی ہے۔......... چنانچہ حولاء باہر نکل آئیں اور عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں یا رسول اللہؐ! میرے شوہر نے مجھ سے روگردانی کی ہے۔ فرمایا: اے حولاء خوشبو وغیرہ میں اور اضافہ کر۔ عرض کیا: جس قدر ہو سکتا تھا میں نے خوشبو لگائی ہے (اور اپنے آپ کو بنایا سنوارا ہے) مگر وہ بدستور مجھ سے روگردان ہے۔ فرمایا: اگر اسے معلوم ہوتا کہ تمہاری طرف توجہ کرنے میں اس کیلئے کیا (اجر و ثواب) ہے (تو ایسا نہ کرتا)۔ اس نے عرض کیا: وہ کیا اجر و ثواب ہے؟ فرمایا: جب وہ ادھر متوجہ ہوگا تو اسے دو فرشتے اپنے گھیرے میں لے لیں گے۔ اور وہ ایسا سمجھا جائے گا جیسے شمشیر بکف ہو کر راہ خدا میں جہاد کرنے والا ہے اور جب وہ مباشرت کرے گا تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح (خشک) درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور جب غسل کرے گا تو گناہوں سے باہر نکل آئے گا۔ (الفروع)

باب ۵۰

ایسی جگہ جہاں غسل کیلئے پانی دستیاب نہ ہو ضرورت کے بغیر مقاربت کرنا مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے اگرچہ صرف حصول لذت کیلئے ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ہمراہ سفر میں ایسی جگہ موجود ہے جہاں پانی دستیاب نہیں ہے کیا وہ اس جگہ مقاربت کر سکتا ہے؟ فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ (شہوت کی شدت سے) اسے خطرہ ہو۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر وہ صرف لذت کی خاطر یا شبق (شدتِ شہوت) میں مبتلا ہو تو؟ فرمایا: جسے یہ تکلیف ہو اسے تو جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ پھر عرض کیا کہ اگر صرف لذت حاصل کرنے کی خاطر کرے تو؟ فرمایا: ہے تو حلال۔ راوی نے عرض کیا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ابوذرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی قسم کا سوال کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا تھا کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ تمہیں اجر دیا جائے گا۔ ابوذرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! مقاربت بھی کروں اور اجر بھی پاؤں؟ فرمایا: جس طرح اگر تم حرام کے پاس جاؤ تو تمہیں عذاب ہوگا۔ اسی طرح اگر حلال کے پاس جاؤ گے تو تمہیں ثواب ہوگا۔ امام علیہ السلام

نے (یہ سن کر) فرمایا: اسی طرح جب اسے (مقاربت نہ کرنے سے) جان کا خطرہ ہوگا تو مباشرت کرنے سے اسے اجر وثواب دیا جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۷ از تیمم میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۱

شوہر کیلئے اپنی زوجہ کی اندام نہانی کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اپنی کنیز کو لذت پہنچانے کیلئے اپنے ہر عضو بدن کے ساتھ مباشرت جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی زوجہ کی اندام نہانی کو بوسہ دے تو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ [1] نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ عبید بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارا ایک بوڑھا پڑوسی تھا جس کی نوجوان کنیز تھی جسے اس نے تیس ہزار درہم کے عوض خریدا تھا۔ اور وہ اس سے پوری طرح مباشرت نہیں کر سکتا تھا۔ کنیز اس سے کہتی تھی کہ تم اپنی انگلی میری اندام نہانی میں دے دو۔ اس سے مجھے لذت حاصل ہو جائے گی مگر وہ اسے ناپسند کرتا تھا۔ ایک دن اس نے زرارہ سے کہا کہ وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کرکے اسے بتائیں۔ چنانچہ زرارہ کے دریافت کرنے پر امامؑ نے فرمایا: اپنے جسم کے کسی بھی حصہ سے ایسا کر سکتا ہے ہاں البتہ اپنے جسم کے علاوہ کسی اور چیز سے ایسا نہیں کر سکتا۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد

---

[1] اہل خلاف کے کوتاہ اندیش ملا عموماً اس قسم کی حدیثوں کو نشانہ تنقید وتضحیک بنایا کرتے ہیں جو کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے اس کا علمی جواب تو یہ ہے کہ قرآنی نص سے ثابت ہے کہ عورت بمنزلہ کھیتی کے ہے ﴿نساء کم حرث لکم﴾ تو ظاہر ہے کہ زمیندار کو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہے ہل چلانے کا حق ہے۔ کسی کو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے؟ یا بہ نص حدیث عورت ایک کھلونہ ہے تو ایک کھلاڑی کو اپنے کھلونے سے جس طرح چاہے کھیلنے کا حق حاصل ہے کسی اناڑی کو کسی کھلاڑی کے کسی کھیل پر زبان اعتراض دراز کرنے کا کیا حق ہے؟ اور الزامی جواب یہ ہے کہ خود معترضین کی فقہی کتابوں میں فرج کی رطوبت کو پاک قرار دیا گیا ہے (فتاویٰ قاضی خان وغیرہ) اور اس کے چاٹنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور "فتاویٰ برہنہ میں تو "ادخال ذکر در دھن زن" کو بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔" ع

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما؟

(احقر مترجم علی عنہ)

(باب ۵۶، ۵۷ اور ۸۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۲

شادی کے اخراجات کا کم کرنا اور حق مہر کم مقرر کرنا مستحب ہے اور اس کا زیادہ مقرر کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شوم (نحوست) تین چیزوں میں ہے: (۱) سواری میں، (۲) عورت میں، (۳) اور مکان میں۔ (پھر ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا) عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا حق مہر زیادہ ہو اور ولادت مشکل، سواری کی نحوست یہ ہے کہ اس کی بیماریاں زیادہ ہوں اور بدخصلت ہو۔ اور مکان کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو اور پڑوسی خبیث ہوں۔ (التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی بھی عورت کا یمن اور برکت یہ ہے کہ اس کے اخراجات کم اور ولادت آسان ہو۔ اور اس کی نحوست یہ ہے کہ اس کے اخراجات سخت ہوں اور ولادت مشکل ہو۔ (التہذیب، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ کسی بھی عورت کی برکت یہ ہے کہ اس کا حق مہر کم ہو۔ اور اس کی نحوست یہ ہے کہ اس کا حق مہر زیادہ ہو۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵ از مہر میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۳

جو شخص شادی کرنے کا ارادہ کرے اس کیلئے دو رکعت نماز پڑھنا اور منقولہ دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے (سوالیہ انداز میں) فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شادی کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ راوی نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہوں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ فرمایا: جب وہ اس (شادی) کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی حمد و ثنا کرکے یہ دعا پڑھے: ﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ اَللّٰھُمَّ فَقَدِّرْ لِیْ مِنَ النِّسَآءِ اعفَّھُنَّ فَرْجًا وَّاَحْفَظُھُنَّ لِیْ فِیْ نَفْسِھَا وَفِیْ مَالِیْ وَ اَوْسَعِھِنَّ رِزْقًا وَّاَعْظَمِھِنَّ

بَرَكَةً وَقَدِّرْلِي مِنْهَا وَلَدًا طَيِّبًا تَجْعَلُهُ خَلَفًا صَالِحًا فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ وَفَاتِي ﴾ اور جب دلہن اس کے پاس لائی جائے تو اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھے: ﴿اَللّٰهُمَّ عَلٰى كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَفِي اَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا وَبِكَلِمَاتِكَ اِسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَاِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا شَيْئًا فَاجْعَلْهُ مُسْلِمًا سَوِيًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ ﴾ راوی نے عرض کیا کہ (ولادت میں) شیطان کی شرکت کس طرح ہوتی ہے؟ فرمایا: جب آدمی مباشرت کا ارادہ کرتا ہے تو اس موقع پر شیطان بھی موجود ہوتا ہے۔ پس اگر آدمی اس وقت خدا کا نام لے لے تو شیطان دور ہو جاتا ہے اور اگر خدا کا نام نہ لے تو پھر شیطان بھی اس کے ساتھ اس عمل میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس یہ عمل دو (۲) کا ہوتا ہے اور نطفہ (مخلوط) ایک ہوتا ہے یہ ہے شرک شیطان! راوی نے عرض کیا کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ کس پر شرک شیطان ہے؟ فرمایا: ہماری محبت اور عداوت سے پتہ چل سکتا ہے (کہ جو ہمارا محب ہے اس میں شرک شیطان نہیں ہے اور جو ہمارا دشمن ہے اس میں شرک شیطان ہے۔ (التہذیب، الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۴

قمر در عقرب میں اور ایام محاق میں (آخر ماہ جب چاند نظر نہیں آتا) شادی کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن حمران سے اور وہ اپنے باپ (حمران) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی عورت سے اس وقت شادی کرے جب قمر برج عقرب میں ہو تو وہ اس میں کوئی اچھائی نہیں دیکھے گا۔ (التہذیب، المقنعہ، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے اور وہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جو شخص قمر در عقرب میں شادی کرے تو وہ کوئی خیر و خوبی نہیں دیکھے گا اور جو شخص مہینہ کے ایام محاق میں شادی کرے تو وہ حمل کے سقط ہو جانے کیلئے آمادہ ہو جائے۔ (عیون الاخبار، علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الحج (باب ۱۱ از آداب سفر) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۵۵

مستحب ہے کہ شب زفاف باطہارت ہو کر مباشرت کی جائے اور (پہلے) دو رکعت نماز پڑھی جائے اور بعد ازاں پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اور روبقبلہ ہو کر منقولہ دعا پڑھی جائے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتے ہوئے سنا کہ کہہ رہا تھا: میں ایک سن رسیدہ آدمی ہوں مگر میں نے نوخیز باکرہ لڑکی سے شادی کی ہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ جب وہ میرے پاس آئے تو میری کبرسنی اور خضاب دیکھ کر مجھ سے نفرت نہ کرے؟ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: (دلہن لانے والے) لوگوں سے کہہ کہ اسے وضو کرا کر لائیں۔ اور تو بھی اس تک پہنچنے سے پہلے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ اور خدا کی حمد و ثنا کر اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھ۔ پھر بارگاہِ ایزدی میں دعا کر اور اہلیہ کے ہمراہیوں سے کہہ کہ وہ آمین کہیں وہ دعا یہ ہے: ﴿اللّٰھم ارزقنی الفھا و ودھا و رضاھا و ارضنی بھا واجمع بیننا باحسن اجتماع و آنس ایتلاف فانك تحب الحلال و تکرہ الحرام﴾ پھر فرمایا: یاد رکھ الفت و محبت خدا کی جانب سے ہوتی ہے اور نفرت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تاکہ خدا کی حلال کو ناپسندیدہ بنائے۔(الفروع، التہذیب)

۲۔ ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب اپنی (نئی) اہلیہ سے دخول کرنے لگے تو پہلے روبقبلہ ہو کر اور اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ: ﴿اللّٰھم بامانتك اخذتھا و بکلماتك استحللتھا فان قضیت لی منھا ولداً فاجعله مبارکاً تقیاً من شیعة آل محمدٍ و لا تجعل للشیطان فیه شرکاً و لا نصیباً﴾۔(الفروع، الفقیہ)

۳۔ میثمی مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے شادی کی ہے آپ خدا کی بارگاہ میں میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ دعا پڑھ: ﴿اللّٰھم بکلماتك استحللتھا و بامانتك اخذتھا اللّٰھم اجعلھا ولوداً و دوداً﴾، (پھر فرمایا) عورت جو کچھ شام کو کھائے اسے برا نہ سمجھ اور صبح کو جو کچھ اس سے چلا جائے اس کے بارے میں بازپرس[1] نہ کر۔(الفروع)

۴۔ عبدالرحمٰن بن عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ آدمی جب شادی کرنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: ﴿اللّٰھم ارزقنی ولداً و اجعله تقیاً

---

[1] ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کا یہ اچھا اصول ہے اگرچہ اسلامی مزاج کے ساتھ اس کی سازگاری قدرے عجیب ضرور ہے۔(احقر مترجم عفی عنہ)

زکیا لیس فی خلقہ زیادۃ و لا نقصان و اجعل عاقبتہ الی خیر﴾۔(التہذیب)
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ دعائیں اس سے پہلے (باب ۵۴ میں اور اس سے بھی پہلے باب ۴۷ از صلوات مندوبہ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۶

مجامعت کے وقت جلدی نہ کرنا بلکہ قدرے ٹھہرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن القداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس جائے تو پرندہ کی طرح نہ جائے بلکہ اسے چاہیئے کہ کچھ دیر ٹھہر کر اور کچھ دیر ہنسی مذاق کر کے جائے۔
(الفروع، التہذیب)

۲۔ مسمع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی زوجہ کے پاس جائے تو جلد بازی نہ کرے۔(الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب (غلط طریقہ) سے اپنی بیوی سے مباشرت کرتا ہے (اور جلدی فارغ ہو جاتا ہے) تو اس کی زوجہ اس حالت میں اس کے نیچے سے (تشنہ حالت میں) نکلتی ہے کہ اگر اسے کوئی حبشی بھی نظر آ جائے تو وہ اس سے چمٹ جائے (یہ سب جلد بازی کا نتیجہ ہے اس لئے) جب تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس جائے تو (پہلے) تمہارے درمیان ملاعبہ (دست اندازی) ہونی چاہیئے کیونکہ یہ بات اس معاملہ کو زیادہ خوشگوار بناتی ہے۔(الفقیہ)

۴۔ حدیث اربعمأۃ میں حضرت امیر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے تو جلد بازی نہ کرے آخر عورتوں کے بھی کچھ ضروریات ہوتے ہیں۔(الخصال)

باب ۵۷

زوجہ سے ہنسی مذاق کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ملائکہ کسی (خوشی کے مقام پر) حاضر نہیں ہوتے مگر دو مقام پر ایک گھڑ دوڑ کے مقابلہ کے وقت (جبکہ جہاد

کے لئے مشق کے طور پر ہو)۔ دوسرے جب کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہنسی مذاق کرے۔ (الفروع)

۲۔ علی بن اسماعیل مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تیراندازی کرو اور گھڑ سواری کرو۔ اور تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے تمہاری گھڑ سواری سے بھی زیادہ پسند ہے۔ پھر فرمایا: ایک بندۂ مومن کا ہر لہو و بے ہودہ کام باطل ہے سوائے تین کاموں کے (۱) گھوڑے کو سدھانا، (۲) کمان سے تیر اندازی کرنا، (۳) اپنی بیوی سے ہنسی مذاق کرنا۔ کہ یہ تینوں باتیں برحق ہیں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰ از احکام عشرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (کتاب السبق والرمایہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۸

ننگے ہو کر اور حمام اور پانی کے اندر مجامعت کرنا مکروہ ہے مگر جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود موسیٰ بن بکر سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس سے مباشرت کے دوران کپڑا اتر جائے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن عبدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں ننگا ہو کر مباشرت کرتا ہوں؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ ہی روقبلہ ہو کر اور نہ ہی پشت بقبلہ ہو کر۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن الحسین بن زید علوی سے اور وہ اپنے والد (حسین) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب زن و شوہر مجامعت کریں تو گدھوں کی طرح ننگے دھڑنگے نہ ہوں کیونکہ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو وہاں سے (رحمت کے) فرشتے دور ہو جاتے ہیں۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ آخری دو حکم (حمام اور پانی میں مباشرت کے مکروہ ہونے) پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۵ از آداب حمام میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۹

شوہر کیلئے اپنی زوجہ کے تمام بدن پر نگاہ کرنا حتیٰ کہ مجامعت کرتے وقت اس کی شرم گاہ پر نگاہ کرنا بھی جائز ہے گو (آخری صورت) مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شوہر کے اپنی زوجہ کو ننگا دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہی تو لذت ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی بیوی سے مباشرت کرتے وقت اس کی شرمگاہ پر نظر کرسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ چیز (بچہ کے) نابینا ہونے کا باعث ہے۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خیرات حسان (جن کا تذکرہ قرآن مجید میں کیا گیا ہے) یہ دنیا کی (مومنہ) عورتیں ہوں گی جو (جنت کی) حور العین سے بھی زیادہ حسین وجمیل ہوں گی۔ پھر فرمایا: آدمی اپنی بیوی کو ننگی حالت میں دیکھ سکتا ہے۔ (الفقیہ)

۴۔ حماد بن عیسیٰ اور انس بن محمد اپنے باپ (محمد) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! میری امت کیلئے چند چیزیں ناپسندیدہ قرار دی گئی ہیں: (۱) نماز میں عبث کام کرنا، (۲) صدقہ دے کر احسان جتلانا، (۳) جنابت کی حالت میں مسجدوں میں جانا، (۴) قبرستان میں ہنسنا، (۵) گھروں میں جھانکنا، (۶) (مباشرت کے وقت) عورت کی شرم گاہ پر نظر کرنا کہ یہ (بچہ میں) نابیناپن کا موجب ہے، (۷) جماع کے وقت کلام کرنا کہ یہ (بچہ کے) گونگاپن کا باعث ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶۰

مباشرت کے وقت ذکر خدا اور دعا کے علاوہ کوئی کلام کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں فرمایا: جب (میاں بیوی کے) ختنے کے مقام جمع ہو جائیں (مباشرت شروع کریں) تو کلام کرنے سے اجتناب کرو کہ یہ عمل (بچے کے) گونگا پن کا موجب ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حدیث اربعمأة میں فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص اپنی اہلیہ کے پاس جائے تو کلام کم کرے کیونکہ مباشرت کی حالت میں کلام کرنا (بچہ کے) گونگے پن کا باعث ہوتا ہے اور تم میں سے کوئی شخص (بحالت جماع) اپنی بیوی کی اندام نہانی کے اندر نگاہ نہ کرے شاید کہ اسے کوئی ایسی چیز نظر آئے جو اسے ناپسند ہو۔ علاوہ بریں یہ چیز (بچہ کے) اندھا پن کا باعث بھی ہے۔ (الخصال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں باب الخلاء (نمبر ۷ از احکام خلوت) میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس مطلب پر اور ذکر خدا اور دعا کرنے کے استحباب پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶۱

جب تک خضاب اپنا رنگ نہ پکڑے تب تک خضاب والے مرد اور خضاب والی عورت کا مجامعت کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن عبدالملک سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ خضاب والا شخص مجامعت نہ کرے! میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان۔ خضاب والا کیوں مجامعت نہ کرے؟ فرمایا: اس لئے کہ وہ (خضاب کے) بند میں جکڑا ہوا ہے۔ (الفروع)

۲۔ جناب حسین بن بسطامؒ باسناد خود اسماعیل بن ابی زینب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اپنے ایک موالی سے فرمایا: خضاب کی حالت میں اپنی زوجہ سے مجامعت نہ کر۔ کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا اور اس سے بچہ پیدا ہوا تو وہ مخنث ہوگا۔ (طب الائمہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے جنابت کے باب (نمبر ۲۲ اور لباس مصلی باب ۳۹ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۶۲

ان اوقات میں (بیوی سے) مجامعت کرنا مکروہ ہے (۱) صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک، (۲) غروب سے لے کر (مغربی) شفق کے زائل ہونے تک، (۳) جس دن سورج گہن لگے، (۴) جس رات چاند گہن لگے، (۵) جس دن سیاہ، سرخ یا زرد آندھی چلے، (۶) یا جس دن زلزلہ آئے، (۷) اسی طرح اس رات میں بھی مقاربت کرنا مکروہ ہے جس رات ایسا کوئی حادثہ رونما ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن سالم سے اور وہ اپنے والد (سالم) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا جائز جماع بھی کسی وقت مکروہ ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں (درج ذیل اوقات میں مکروہ ہے) (۱) طلوع صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک، (۲) سورج کے غروب ہونے سے لے کر (مغربی) شفق کے زائل ہونے تک، (۳) اس دن جس میں سورج گہن لگے، (۴) اس رات جس میں چاند گہن لگے، (۵) اس رات اور اس دن میں جس میں سیاہ یا سرخ یا زرد رنگ کی آندھی چلے، (۶) وہ دن یا وہ رات جس میں زلزلہ آئے۔ (پھر یہ واقعہ بیان فرمایا کہ) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار اپنی ایک بیوی کے ہاں ایسی رات میں شب باشی کی۔ جس میں چاند گہن لگا تھا۔ اس رات صبح تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کام نہ کیا جو پہلے کرتے تھے (جماع)۔ جب صبح ہوئی تو آپؐ کی اس زوجہ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! یہ روش کسی ناراضی کی وجہ سے ہے؟ فرمایا: نہ۔ (بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ) اس رات یہ (چاند گہن والی) نشانی ظاہر ہوئی۔ اس لئے میں نے مناسب نہ سمجھا کہ اس رات میں لذت اندوز ہوں جس کی وجہ سے خداوند عالم نے ایک قوم کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ﴿وَ اِنْ یَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا یَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ○ فَذَرْهُمْ حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ فِیْهِ یُصْعَقُوْنَ﴾ اگر یہ آسمان سے ٹکڑے گرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تہہ بہ تہہ بادل ہیں۔ پس ان کو (اپنی حالت پر) چھوڑ دو یہاں تک کہ اس دن (قیامت) سے مدبھیڑ ہو جس میں یہ بے ہوش ہو جائیں۔ پھر امامؑ نے فرمایا: بخدا! جو شخص بھی ان اوقات میں مجامعت کرے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماع کرنے کی مناہی فرمائی ہے بشرطیکہ اسے اس کی اطلاع بھی ہو پس اگر اس کے ہاں کوئی اولاد ہوئی تو وہ اس میں وہ کچھ نہیں دیکھے گا جو اسے پسند ہے (از قسم صحت و سلامتی اور خیر و خوبی وغیرہ)۔ (الفروع، المحاسن، طب الائمہ، التہذیب، الفقیہ)

باب ۶۳

مہینہ کے ایام محاق میں (جب آخری دنوں میں چاند نظر نہیں آتا) مجامعت کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن جعفر جعفری سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص مہینہ کے ایام محاق میں اپنی زوجہ سے مقاربت کرے وہ بچہ کے سقط (حمل کے گر جانے) کیلئے تیار ہو جائے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوسعید خدری سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! (مہینہ کے) آخری درجہ میں جبکہ اس کے (ختم ہونے میں صرف) دو دن باقی ہوں۔ اپنی بیوی سے مقاربت نہ کرو۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں تمہارے کوئی بیٹا ہوا۔ تو وہ عشر خوار (محصول خوار) ہوگا، ظالموں کا مددگار ہوگا اور بہت سے لوگوں کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔ (الفقیہ، امالی شیخ صدوق، علل الشرائع)

باب ۶۴

ہر ماہ کی پہلی تاریخ سوائے ماہ رمضان کی یکم کے کہ اس میں مستحب ہے اور اس کے نصف اور آخر میں مجامعت کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن خالد سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ ایک اور شخص سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء و اجداد کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! مہینہ کی پہلی اور درمیانی اور آخری تاریخ میں اپنی بیوی سے مباشرت نہ کر۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد پر جنون کا خطرہ ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: کیوں؟ یا رسول اللہؐ! فرمایا: ان اوقات میں جن اپنی بیویوں سے بکثرت مقاربت کرتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مجنون کو (اکثر و بیشتر) مہینہ کی پہلی، اس کے وسط اور اس کے آخر میں دورہ پڑتا [1] ہے۔ (الفروع، التہذیب)

---

[1] علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جنوں کی ایک قسم ہے جسے "ہمزاد" کہتے ہیں جو انسان کی ولادت کے وقت پیدا ہوتا ہے اور اسے آزار پہنچاتا ہے لہذا جب آدمی اس وقت مقاربت کرے گا جب جن کرتے ہیں تو اس طرح اس کی ولادت کے وقت اس کا ہمزاد جن بھی پیدا ہوگا جو اسے دیوانہ بنانے کا موجب ہوگا۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی ماہ رمضان کی پہلی رات اپنی بیوی سے ہمبستری کرے کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ ﴿اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ﴾ (کہ ماہِ رمضان کی رات تمہارے لئے عورتوں کے پاس جانا حلال قرار دیا گیا ہے) یہاں ''رفث'' سے مراد جماع ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ ابوسعید حضرت رسول خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! مہینہ کے اول، وسط اور آخر میں اپنی زوجہ سے مقاربت نہ کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس عورت اور اس کی اولاد کی طرف جنون، جذام (کوڑھ) اور فتنہ بہت جلد آتے ہیں۔ (الفقیہ، علل الشرائع، الامالی)

۴۔ حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے حدیث اربعماۃ میں فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ سے مباشرت کرنا چاہے تو مہینہ کے آغاز اور اس کے وسط سے بچے کیونکہ شیطان بھی انہی اوقات میں اولاد طلب کرتے ہیں لہٰذا وہ ان اوقات میں (مردوں کے ساتھ) شرکت چاہتے ہیں وہ آتے ہیں اور دیوانہ بناتے ہیں۔ (الخصال)

۵۔ جناب حسین بن بسطامؒ باسناد خود عبدالرحمٰن بن سالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مہینہ کی پہلی اور درمیانی تاریخ میں مقاربت کرنے کو کیوں مکروہ قرار دیتے ہیں؟ فرمایا: جس کو مرگی کے دورے پڑتے ہیں وہ اکثر و بیشتر پہلی تاریخ اور وسط والی تاریخ میں ہی پڑتے ہیں! راوی نے عرض کیا کہ پہلی کی وجہ تو میں جانتا ہوں مگر وسط میں کیوں؟ فرمایا: چونکہ اس میں چاند ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیل ہوتا ہے۔ یعنی کم ہونا شروع ہوتا ہے لہٰذا اگر اس حالت میں حمل ہوگیا اور بچہ پیدا ہوا تو غریب و نادار اور گم نام اور ہمیشہ کسی نہ کسی امتحان میں مبتلا رہے گا۔ (طب الائمہ)

۶۔ جناب حسن بن علی بن شعبہؒ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! مہینہ کی پہلی اور درمیانی تاریخ میں اپنی بیوی سے مباشرت نہ کرو کیا آپ نہیں دیکھتے کہ دیوانہ پر صرع کا دورہ پہلی اور درمیانی رات میں پڑتا ہے......... یا علیؑ! جب آپ کے ہاں بچہ یا بچی پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہو۔ کہ اس طرح کرنے سے اسے شیطان کبھی بھی کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (تحف العقول)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الصوم (نمبر ۳۰ از احکام شہر رمضان) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۶۵

پیشگی اطلاع کے بغیر مسافر کا رات کے وقت اپنے گھر جانا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کیلئے صبح سے پہلے رات کے وقت اچانک اپنے گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے آداب سفر (باب ۵۹) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۶۶

آزاد عورت کی موجودگی میں آزاد عورت سے جماع کرنا مکروہ ہے جبکہ ایک کنیز کی موجودگی میں دوسری کنیز سے جماع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب حسین بن بسطامؒ باسناد خود ذریح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آزاد عورت کی موجودگی میں آزاد عورت سے جماع نہ کیا جائے لیکن کنیزوں کی موجودگی میں کنیزوں سے جماع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (طب الائمہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۶۷ میں) بعض ایسی حدیثیں بیان کی جائیں گی جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مجامعت کے وقت (سب سے) ستر و پوشیدگی مستحب ہے۔

باب ۶۷

آزاد عورت یا کنیز سے اس وقت جماع کرنا مکروہ ہے جبکہ گھر میں کوئی بچہ یا بچی یا خادم موجود ہو اور دیکھ رہا ہو یا آواز سن رہا ہو اور جماع کے وقت زیادہ ستر (پوشیدگی) مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن الحسین بن زید سے اور وہ اپنے والد (حسین) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر کوئی شخص اس حالت میں اپنی عورت سے مباشرت کرے کہ گھر میں کوئی بچہ جاگ رہا ہو اور ان کو دیکھ رہا ہو۔ اور ان کا کلام اور سانس کی آواز سن رہا ہو۔ تو وہ

کبھی فلاح نہیں پائے گا۔ اگر لڑکا ہوا تو زناکار ہوگا اور اگر لڑکی ہوئی تو زناکار[۱] ہوگی۔ (پھر فرمایا) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب اپنی اہلیہ سے قربت کا ارادہ فرماتے تھے تو گھر کا دروازہ بند کر لیتے تھے، پردے لٹکا دیتے تھے اور خادموں کو باہر نکال دیتے تھے۔ (الفروع)

۲۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن میں وارد شدہ لفظ ''او لا مستم النساء'' (یا عورتوں کو چھوؤ) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اس سے مراد جماع کرنا ہے۔ لیکن چونکہ وہ ستار ہے اس لئے ستر (پوشیدگی) کو پسند کرتا ہے اس لئے (جماع کا) نام نہیں لیا جس طرح کہ تم لیتے ہو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت امیر علیہ السلام گزر رہے تھے کہ دیکھا کہ جانوروں کا ایک جوڑا سرراہ جفت ہو رہا ہے۔ آنجناب علیہ السلام نے ادھر سے منہ پھیر لیا۔ کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: تم لوگوں کو ان (حیوانوں) کی طرح نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ناپسندیدہ فعل ہے تم اس طرح چھپ کر کرو کہ تمہیں نہ کوئی مرد دیکھے اور نہ عورت۔ (الفقیہ)

۴۔ سلیمان بن جعفر جعفری حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کوے سے تین خصلتیں سیکھو: (۱) اس کا چھپ کر جماع کرنا، (۲) رزق کی تلاش میں سویرے نکلنا، (۳) (دشمن سے) چوکنا رہنا۔ (عیون الاخبار)

۵۔ جناب حسین بن بسطامؒ باسناد خود جابر (جعفی) سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خبردار! اس حال میں جماع نہ کرنا جبکہ تمہیں کوئی ایسا بچہ دیکھ رہا ہو جو تمہاری اس کیفیت کی حکایت کر سکتا ہو! راوی نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! کیا ننگ و عار کی وجہ سے! فرمایا: نہ (بلکہ اس وجہ سے کہ) اگر اس حال میں تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتو وہ (تمہاری اس بے حیائی کے نتیجہ میں) مشہور فاسق و فاجر ہوگا۔ (طب الائمہ)

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیریؒ) باسناد خود مسعدہ بن صدقہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب تم اپنے گھر میں بیٹھو تو پردہ لٹکا لیا کرو (تاکہ کوئی شخص تمہیں غلط حالت میں نہ دیکھے) کیونکہ خداوند عالم نے شرم و حیا اسی طرح تقسیم کیا ہے جس طرح رزق تقسیم کیا ہے۔ (قرب الاسناد)

---

۱ اس بات میں علماء کبار کے انظار میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے کہ ایسا کرنے کے نتیجہ میں وہ دیکھنے والا بچہ زناکار بنتا ہے یا پیدا ہونے والا بچہ؟ اس باب کی اس پہلی حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اثر اس دیکھنے والے بچے پر ہوتا ہے اور اس باب کی حدیث نمبر ۵ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اثر نومولود پر ظاہر ہوتا ہے لہٰذا بعید نہیں ہے کہ اس حرکت سے دونوں متاثر ہوتے ہوں لہٰذا اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۶۸

مجامعت کے وقت خدا کا نام لینا، شرِ شیطان سے بچنے، سالم وصالح اولاد کے حصول کیلئے منقولہ دعا کا پڑھنا مستحب مؤکد ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے مباشرت کرے اور اسے شرکِ شیطان کا اندیشہ ہو تو خدا کا نام لے اور شیطان سے پناہ مانگے (یعنی بسم اللہ اور اعوذ باللہ......الخ...... پڑھے)۔(الفروع)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابومحمد! تم میں سے جب کسی شخص کے پاس دلہن لائی جائے تو تم کیا کہتے (پڑھتے) ہو؟ راوی نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں اس موقع پر آدمی کچھ پڑھ سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں۔ جو تم اس موقع پر پڑھ سکو؟ راوی نے عرض کیا: ہاں ضرور! فرمایا: پڑھ ﴿بکلمات اللہ استحللت فرجھا وفی امانۃ اللہ اخذتھا اللّٰھم ان قضیت لی فی رحمھا شیئاً فاجعلہ باراً تقیاً واجعلہ مسلماً سویًا ولا تجعل فیہ شرکاً للشیطان﴾ راوی نے عرض کیا کہ اس شرکِ شیطان کا ثبوت کیا ہے؟ فرمایا: کیا تم قرآن میں نہیں پڑھتے ہو: ﴿وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ﴾ (اے شیطان! تو لوگوں کے مالوں اور اولاد میں شریک ہوجا)۔ فرمایا: شیطان آتا ہے، مرد کی طرح بیٹھتا ہے، اسی کی طرح اترتا ہے اور اسی کی طرح جماع کرتا ہے......راوی نے عرض کیا: اس کا پتہ کیسے چلے؟ (کہ کس میں شرکِ شیطان ہے؟) فرمایا: ہماری محبت اور عداوت سے پتہ چلتا ہے۔ پس جو شخص ہم سے محبت کرتا ہے وہ (اپنے باپ) انسان کا نطفہ ہے اور جو ہم سے دشمنی کرتا ہے وہ نطفہ شیطان ہے۔(ایضاً)

۳۔ ابن قداح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب تم اپنی بیوی سے مقاربت کرو تو یہ دعا پڑھو: ﴿اللّٰھم جنبنی الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنی﴾ پس اگر خدا نے تمہیں اولاد ارزانی فرمائی تو اسے کبھی شیطان ضرر وزیاں نہیں پہنچائے گا۔(ایضاً)

۴۔ عبدالرحمن بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ "شرک شیطان" کا تذکرہ چل نکلا۔ پس آنجنابؑ نے اس کا اس قدر شدت سے تذکرہ فرمایا کہ بس مجھے ڈرا ہی دیا! چنانچہ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! اس سے گلوخلاصی کرانے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: جب مباشرت کا ارادہ کرو تو اس وقت یہ دعا پڑھو: ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الذی لا الہ الا ھو بدیع السموات

والارض اللّٰهم ان قضيت منى فى هذه اللية خليفةً فلا تجعل للشيطان فيه شركاً ولا نصيباً ولا حظاً واجعله مؤمناً مخلصاً مصفاً من الشيطان و رجزه جل ثناك﴾۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۳ و ۵۵ میں اور اس سے پہلے باب ۶۳ از احکام عشرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶۹

روبقبلہ یا پشت بقبلہ ہوکر اور کشتی میں اور سر راہ مباشرت کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن عیص سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا وہ ننگے ہوکر جماع کر سکتے ہیں؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ ہی روبقبلہ ہوکر اور نہ ہی پشت بقبلہ۔(التہذیب، الفروع)

۲۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: کشتی میں جماع نہ کر۔(ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث مناہی میں روبقبلہ ہوکر یا سر راہ اپنی زوجہ سے جماع کرنے کی مناہی فرمائی ہے اور فرمایا: جو ایسا کرے گا اس پر خدا، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔(الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ لعنت اس شخص سے مخصوص ہو جو کسی نامحرم کی موجودگی میں یا قبلہ کو حقیر جانتے ہوئے ایسا کرے۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱۲ از بحث قبلہ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۷۰

احتلام کے بعد اور غسل سے پہلے، اور (غروب کے وقت) جب سورج زرد ہو جائے اور طلوع کے وقت جب سورج زرد ہو جماع کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کو احتلام ہو جائے تو جب تک وہ اس سے غسل نہ کرے اس کیلئے عورت سے جماع کرنا مکروہ ہے اور اگر ایسا کرے اور پھر بچہ دیوانہ پیدا ہو تو اپنے سوا اور کسی کی ملامت نہ کرے۔(التہذیب، الفقیہ، علل الشرائع، المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب (غروب کیلئے) سورج زرد ہو جائے یا جب طلوع کے وقت ہنوز زرد ہو تو ایسے وقت میں جب ہونے کو مکروہ جانتا ہوں۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ا۷

جوان سال بیوی کے ساتھ چار ماہ سے زائد عرصہ تک جماع نہ کرنا حرام ہے اگرچہ بقصد ضرر رسانی نہ ہی ہو اور اگرچہ بوجہ مصیبت ہی ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود صفوان بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس جوان سال بیوی ہے اور وہ چند ماہ یا ایک سال تک اس کے ساتھ مباشرت نہیں کرتا۔ اور وہ اسے نقصان پہنچانے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا ہے بلکہ کسی مصیبت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو آیا وہ گنہگار ہوگا؟ فرمایا: جب چار ماہ تک ایسا نہ کرے تو اس کے بعد گناہ ہوگا............ اس حدیث کو حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی الفقیہ میں روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے مگر یہ کہ یہ ترک عورت کی اجازت سے ہو۔ (تو پھر گناہ نہ ہوگا)۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود جعفر بن محمد سے اور وہ بعض حضرات سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص اس قدر (تین چار) عورتیں (نکاح میں) جمع کر لے کہ سب سے ہمبستری نہ کر سکتا ہو۔ تو اگر ان میں سے کوئی عورت زنا کرے تو اس کا وزر و وبال اس شخص پر ہوگا۔ (گو عورت بھی بری الذمہ نہ ہوگی)۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں باب الایلاء میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۲

(زوجہ کے ساتھ) وطی فی الدبر مکروہ ہے ہاں البتہ اندام نہانی میں مباشرت کرنا جائز ہے۔ خواہ پیچھے کی طرف سے ہو اور خواہ آگے کی جانب سے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود معمر بن خلاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ

السلام نے مجھ سے فرمایا کہ مدینہ والے (عورت سے) وطی فی الدبر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں جانتے۔ امامؑ نے فرمایا: یہودی یہ کہتے تھے کہ اگر شوہر پچھلی طرف سے مقاربت کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے اس پر خدا نے یہود کے اس خیال کے خلاف یہ آیت نازل فرمائی کہ ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو آؤ)۔ پیچھے کی طرف سے آؤ یا آگے کی جانب سے (مگر مباشرت فطری مقام سے ہو) خدا نے اس سے وطی فی الدبر مراد نہیں لی ہے۔ (التہذیب العیاشی)

۲۔ سدیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت پر عورتوں کے دبر حرام ہیں۔

(التہذیب، کذا فی الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: حضرت شیخ اور دیگر علماء نے یہاں واردشدہ لفظ ''حرمت'' کو کراہت شدیدہ پر محمول کیا ہے۔

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابان سے اور وہ بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ عورتوں سے وطی فی الدبر کرنا کیسا ہے؟ فرمایا: وہ تمہارا کھلونا ہے اسے اذیت نہ پہنچاؤ۔ (الفروع)

۴۔ جناب علی بن ابراہیم قمیؒ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت مبارکہ ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی اندام نہانی میں جب چاہو اور جس طرح چاہو مباشرت کرو۔ اور (فرمایا) اس بات کی دلیل کہ یہاں ''فرج'' مراد ہے ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾ (کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں) ظاہر ہے کہ کھیتی میں وہیں کوئی چیز بوئی جاتی ہے جہاں سے فصل اگتی ہے۔ لہٰذا یہاں بھی مراد وہی مقام ہے جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ (تفسیر قمی کذا فی تفسیر العیاشی)

۵۔ مفسر نعمانیؒ ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی زوجہ سے وطی فی الدبر کرتا ہے؟ امامؑ نے اسے مکروہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: خبردار! عورتوں کی دبر سے اجتناب کرو۔ (تفسیر عیاشی)

۶۔ فتح بن یزید جرجانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک مکتوب ارسال کیا جس میں بیوی سے وطی فی الدبر کرنے کے بارے میں سوال کیا تھا۔ امامؑ نے جواب میں لکھا: عورت مرد کا کھلونا

ہے لہٰذا اسے اذیت نہ دی جائے اور یہ کھیتی ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے (پس اس سے فصل اگائی جائے)۔(ایضاً)

۷۔ زید بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا عورتوں سے وطی فی الدبر روا ہے؟ فرمایا: تو نے بہت پست بات کی ہے۔ خدا تمہیں پست کرے۔ کیا تم نے ارشاد خداوندی نہیں سنا کہ فرماتا ہے: ﴿اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِيْنَ﴾ (اے قوم لوط! تم وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے کائنات میں سے کسی نے نہیں کیا)۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۷۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کہ یہ فعل حرام نہیں ہے۔

باب ۷۳

زوجہ اور کنیز سے وطی فی الدبر حرام نہیں ہے (بلکہ صرف مکروہ ہے)۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کرکے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن الحکم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے صفوان کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے ایک موالی نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ ایک مسئلہ آپ سے پوچھ کر اسے بتاؤں جسے وہ شرم کی وجہ سے آپ سے براہ راست نہیں پوچھ سکا۔ فرمایا: وہ کیا مسئلہ ہے؟ عرض کیا: کیا آدمی اپنی بیوی سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں یہ اس کیلئے جائز ہے۔ راوی نے عرض کیا: کیا آپ بھی یہ فعل کرتے ہیں؟ فرمایا: ہم یہ فعل نہیں کرتے۔
(التہذیب، الفروع)

۲۔ عبداللہ بن ابی یعفور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کیا شوہر اپنی بیوی سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ فرمایا: اگر بیوی راضی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے! راوی نے عرض کیا: پھر خدا کا یہ فرمان کدھر جائے گا کہ ﴿فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (کہ اپنی زوجاؤں کے پاس ادھر سے جاؤ جہاں سے خدا نے حکم دیا ہے)؟ فرمایا: یہ طلب اولاد کیلئے ہے کہ جب اولاد کی خواہش ہو تو پھر اُدھر سے جاؤ جدھر سے خدا نے حکم دیا (ورنہ عام حالت میں) ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾۔(التہذیب)

۳۔ موسیٰ بن عبدالملک ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا آدمی بیوی سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ امام نے فرمایا: قرآن کی ایک آیت نے اسے حلال قرار دیا

ہے جو کہ جناب لوطؑ کا قول ہے: ﴿ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ ﴾ (یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں)۔ جبکہ انہیں علم تھا کہ قوم والے اندام نہانی نہیں چاہتے۔ (ایضاً)

۴۔ حماد بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سوال اس وقت کیا جبکہ گھر میں (مختلف الخیال لوگوں کی) ایک جماعت بیٹھی تھی آیا مرد عورت سے وطی فی الدبر کر سکتا ہے؟ امامؑ نے بلند آواز میں جواب دیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے نوکر کو اس کی برداشت سے زیادہ کی تکلیف دے تو پھر اس کی مدد کرے یہ فرما کر حاضرین کے چہروں پر نگاہ کی۔ اور میری طرف متوجہ ہو کر آہستہ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی حرام نہیں ہے)۔ (ایضاً)

۵۔ ابن ابی یعفور بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: حرج تو کوئی نہیں (حرام تو نہیں) مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم یہ کام کرو۔ (ایضاً)

۶۔ یونس بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں بعض اوقات اپنی کنیز کے ساتھ وطی فی الدبر کر لیا کرتا تھا مگر میں نے منت مانی کہ اگر پھر ایسا کیا تو ایک درہم ادا کروں گا مگر یہ بات اب مجھ پر گراں گزر رہی ہے؟ فرمایا: جائز ہے اور تم پر کچھ نہیں[1] ہے۔ (ایضاً)

۷۔ جناب عیاشیؒ اپنی تفسیر میں بروایت زرارہ از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے آیت مبارکہ ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: جہاں سے چاہے؟ (تفسیر عیاشی)

---

[1] کیونکہ جو منت کسی حلال کو حرام بنائے وہ شرعاً نافذ العمل نہیں ہے۔ مخفی نہ رہے کہ مخالفین اس قسم کی روایات کو دیکھ کر بالعموم اہل حق کے خلاف زبانِ اعتراض دراز کیا کرتے ہیں تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ ان اخبار سے کئی گنا زیادہ اُن کے ہاں ایسے اخبار و آثار موجود ہیں جن سے اس فعل کا نہ صرف جواز ثابت ہوتا ہے بلکہ ان کے بزرگوں کا یہ محبوب القلوب مشغلہ معلوم ہوتا ہے۔ تفصیل کے شائقین ہماری کتاب تجلیات صداقت بجواب آفتاب ہدایت کی طرف رجوع فرما کر اطمینان قلب حاصل کر سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ اعتراض محض جہالت یا ضلالت کی پیداوار ہے یعنی اگر معترضین یہ نہیں جانتے کہ ان کے مذہب میں یہ فعل جائز ہے تو یہ ان کی کھلی ہوئی جہالت ہے۔ اور اگر جانتے ہیں اور پھر بھی اعتراض کرتے ہیں تو یہ ان کی کھلی ہوئی ضلالت ہے۔ آیت مبارکہ ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾ کی تفسیر میں ان کی جملہ کتب تفاسیر، بالخصوص تفسیر طبری اور تفسیر در منثور دیکھی جا سکتی ہیں۔ اور کتب حدیث و فقہ کے ابواب النکاح کے مسائل جماع دیکھے جا سکتے ہیں۔ واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۷۴

ایسی حالت میں مجامعت مکروہ ہے جبکہ آدمی کے ہاتھ میں کوئی ایسی انگوٹھی ہو جس پر خدا کا کوئی ذکر یا قرآن کی کوئی آیت نقش ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب علی بن جعفرؑ اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جب کسی آدمی کے ہاتھ میں کوئی ایسی انگوٹھی ہو جس پر کوئی ذکر خدا یا قرآن کی کوئی آیت کندہ ہو تو اس کی موجودگی میں جماع کرنا یا پاخانہ میں جانا کیسا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (بحار الانوار، قرب الاسناد)

مؤلف علامؒ فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الطہارہ (احکام خلوت باب ۱۷) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۷۵

عزل (منی کا رحم سے باہر گرانا) جائز ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عزل کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: یہ مرد کی مرضی پر منحصر ہے جہاں چاہے (رحم کے اندر یا باہر) اسے صرف کرے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ عبدالرحمٰن الحذاء حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام عزل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں جانتے تھے۔ اور (ثبوت میں) یہ آیت مبارکہ پڑھتے تھے: ﴿وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ اور فرماتے تھے کہ جس جس سے خدا نے (عالم ذر میں) عہد و پیمان لیا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گا۔ اگرچہ سخت پتھر پر ہی کیوں نہ ہو۔[۱] (الفروع، التہذیب)

۳۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آزاد عورت مرد کی زوجیت میں ہے آیا وہ اس سے عزل کر سکتا ہے؟ فرمایا: یہ مرد کی مرضی پر منحصر ہے چاہے تو اندر گرائے چاہے تو نہ گرائے۔ دوسری روایت میں وارد ہے کہ اس میں عورت کی پسند اور ناپسند کو کوئی دخل نہیں ہے۔ (ایضاً)

۴۔ جناب سعد بن عبداللہؒ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر

۱۔ وہ اس طرح کہ اس صورت میں مادہ کا کوئی قطرہ رحم میں چلا جائے گا جس سے بچہ پیدا ہو جائے گا۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ عزل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: حضرت علی علیہ السلام عزل نہیں کرتے تھے مگر میں کرتا ہوں! ابوبصیر نے کہا: آپ ان کے خلاف کرتے ہیں؟ فرمایا: اگر جناب سلیمانؑ نے جناب داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کے خلاف فیصلہ کیا تھا تو اس سے جناب داؤد علیہ السلام کا کوئی نقصان و زیاں تو نہیں ہوا تھا۔ (بصائر الدرجات)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۷۶ میں) بعض ایسی حدیثیں بھی آئینگی جو بعض صورتوں میں عزل کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۷۶

وہ صورتیں جہاں عزل کرنا مکروہ ہے اور وہ صورتیں جہاں مکروہ نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے عزل کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا: کنیز میں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن آزاد عورت میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں مگر یہ کہ شوہر شادی کے وقت ایسا کرنے کی شرط مقرر کرے۔ (یا دوسری روایت کے مطابق جو امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ عورت اس پر راضی ہو..... تو پھر یہ کراہت ختم ہو جائے گی)۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا مسلمان مجوسی عورت سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ ہاں البتہ اگر اس کے پاس مجوسی المذہب کنیز ہو تو اس سے ہمبستری کر سکتا ہے۔ مگر عزل کرے تاکہ اس سے اولاد پیدا نہ ہو۔ (الفقیہ)

۳۔ یعقوب جُعفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ چھ صورتوں میں عزل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں: (۱) وہ عورت جسے یقین ہو کہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہوگی، (۲) سن رسیدہ (یائسہ) عورت، (۳) زبان دراز عورت، (۴) بدزبان عورت، (۵) وہ عورت جو اپنی اولاد کو دودھ نہیں پلاتی، (۶) کنیز۔ (الفقیہ، عیون الاخبار، الخصال، التہذیب)

باب ۷۷

مردوں کیلئے غیرت واجب ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عثمان بن عیسیٰ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

روایت کرتے ہیں فرمایا: غیرت صرف مردوں کیلئے ہے کہ (وہ اپنی عورتوں کے ساتھ کسی غیر محرم کو نہ دیکھیں)۔ لیکن عورتوں کیلئے غیرت صرف حسد ہے غیرت پس مردوں کیلئے ہے یہی وجہ ہے کہ ان پر شوہر کے علاوہ ہر شخص حرام ہے مگر مرد کیلئے چار عورتیں جائز قرار دی گئی ہیں۔ ورنہ خدا کی ذات اس سے اجل وارفع ہے کہ عورتوں میں غیرت بھی رکھے اور پھر مرد کیلئے اس کے ساتھ تین عورتیں اور بھی جائز قرار دے؟ (الفروع)

۲۔ عثمان بن عیسیٰ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم غیور ہے اس لئے وہ ہر غیور آدمی کو دوست رکھتا ہے اور اس کی غیرت کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس نے تمام ظاہری اور باطنی برائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ عبداللہ بن ابی یعفور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب کوئی شخص غیرت نہ کرے تو اس سے معلوم ہوگا کہ اس کا دل الٹا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ اسحاق بن حریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کو اس کی بیوی یا کنیز کے معاملہ میں غیرت دلائی جائے مگر وہ غیرت سے کام نہ لے اور کوئی تبدیلی نہ کرے تو خدا اس کے پاس ایک پرندہ کو بھیجتا ہے جس کا نام "قفندر" ہے وہ اس کے مکان کے دروازہ کے بالائی حصہ پر آکر گرتا ہے پھر اسے چالیس دن تک مہلت دیتا ہے پھر ندا دیتا ہے خدا غیور ہے اور ہر غیرت مند کو دوست رکھتا ہے پس اس کے بعد اگر وہ غیرت سے کام لے تو فبہا ورنہ وہ اڑ کر اس کے سر پر جا بیٹھتا ہے اور اپنے پروں کو اس کی نیکیوں پر حرکت دیتا ہے اور پھر پرواز کر جاتا ہے پس اس کے بعد خدا اس آدمی سے روح ایمان سلب کر لیتا ہے اور فرشتے اس کا نام دیوث رکھتے ہیں۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود جابر (جعفی) سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے عورتوں کیلئے غیرت نہیں بنائی۔ ہاں البتہ غیرت صرف مردوں کیلئے بنائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے مردوں کیلئے چار آزاد عورتیں اور (بے شمار) کنیزیں حلال قرار دی ہیں۔ مگر عورت کیلئے صرف اس کا ایک شوہر مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ کسی اور مرد کو شریک بنائے (اور اس سے تعلقات استوار کرے) تو وہ خدا کے نزدیک زناکار سمجھی جائے گی۔ غیرت انہی عورتوں کو دلائی جاتی ہے جو منکرات ہوتی ہیں اور جو مومنات ہوتی ہین ان کو غیرت نہیں دلاتی جاتی۔ (الفقیہ)

۶۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے باپ ابراہیمؑ غیور تھے مگر میں ان سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں (پھر فرمایا) خدا اس بندہ کی ناک رگڑے (اسے ذلیل کرے) جو مومن کہلا کر غیرت نہ کرے۔ (الفقیہ، الفروع، المحاسن)

۷۔ نیز فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے مگر والدین کے عاق (نافرمان) اور دیوث کے ناک میں اس کی خوشبو بھی نہیں پہنچے گی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! دیوث کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس کی عورت زنا کرے اور وہ جانتا ہو (مگر وہ اس کا کوئی نوٹس نہ لے)۔ (الفقیہ)

۸۔ نیز فرمایا: غیرت ایمان میں سے ہے۔ (لہٰذا جس میں غیرت نہیں ہے اس میں ایمان نہیں ہے)۔ (ایضاً)

۹۔ ابوعبیدہ حذاء حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں چند قیدی لائے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے سوا باقی سب کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے؟ فرمایا: خدا کی طرف سے جبرئیلؑ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تم میں پانچ ایسی خصلتیں پائی جاتی ہیں جنہیں خدا اور اس کا رسولؐ پسند کرتے ہیں (۱) اپنے حرم پر سخت غیرت، (۲) سخاوت، (۳) حسن خلق، (۴) صداقت وسچائی، (۵) اور شجاعت و دلیری۔...... جب اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کلام سنا تو مسلمان ہو گیا اور اس کا اسلام بڑا عمدہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ (الخصال شیخ صدوقؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۸۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۷

عورتوں کیلئے (مردوں سے) غیرت کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے اور وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک ننگی دھڑنگی عورت آکر آپ کے سامنے کھڑی ہوگئی اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے! مجھے پاک کیجئے (مجھ پر شرعی حد جاری کیجئے)۔ اسی اثناء میں اس کے پیچھے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اور اس پر کپڑا ڈالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا: یا رسول اللہ! یہ میری بیوی ہے۔ میں نے اپنی کنیز سے ہمبستری کی اور اس نے یہ کچھ کر دکھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اسے اپنے ہمراہ لے جا۔ (پھر فرمایا) غیرت والی عورت کو یہ نہیں سوجھتا کہ وادی کا اوپر والا حصہ کون سا ہے اور نیچے والا کون سا ہے؟ (اس کی مت ماری جاتی ہے)۔ (الفروع)

۲۔ جابر (جعفی) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں کی غیرت حسد ہے جو کہ کفر کی اصل (جڑ) ہے۔ عورتیں جب غیرت کرتی ہیں تو ناراض ہو جاتی ہیں اور جب ناراض ہو جائیں تو کافر بن جاتی

ہیں، ماسوائے ان کے جو (صحیح معنوں میں) مسلمان ہوتی ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ خالد قلانسی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے اپنی عورت کی (شرافت کی) بڑی تعریف کی۔ امامؑ نے فرمایا: آیا تو نے اسے غیرت دلائی ہے (یعنی اس پر کوئی سوکن لائی ہے یا کوئی کنیز رکھی ہے) اس نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اسے غیرت دلا (تب پتہ چلے گا کہ وہ کتنے پانی میں ہے)........ چنانچہ (حسب الحکم) اس شخص نے اس عورت کو غیرت دلائی۔ مگر وہ ثابت قدم رہی۔ اور جب اس شخص نے امامؑ کو ماجرا سنایا۔ تو امامؑ نے فرمایا: واقعاً وہ ایسی ہی ہے جیسی کہ تو نے بیان کی ہے۔ (ایضاً)

۴۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ عورت جب مرد سے غیرت کرتی ہے تو اسے اذیت پہنچاتی ہے۔ امامؑ نے فرمایا: یہ محبت کی وجہ سے ہے (اگر اسے شوہر سے محبت نہ ہوتی تو ایسا نہ کرتی)۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود جابر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے مردوں پر جہاد واجب قرار دیا ہے اور عورتوں پر بھی (مگر ان کی نوعیت جدا جدا ہے) چنانچہ مرد کا جہاد یہ ہے کہ وہ راہِ خدا میں اپنا مال اور خون صرف کرے یہاں تک کہ شہید ہو جائے۔ اور عورت کا جہاد یہ ہے کہ اپنے شوہر کی ایذا رسانی اور اس کے غیرت دلانے پر صبر کرے۔ (الفقیہ)

۶۔ جناب سید رضیؒ حضرت امیر علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں فرمایا: عورت کی غیرت کفر اور مرد کی غیرت ایمان ہے۔ (نہج البلاغہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷۹

عورت پر ہر حالت میں شوہر کو اپنے اوپر قدرت دینا واجب ہے اور مرد کے عورت پر بعض حقوق کا تذکرہ۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے؟ فرمایا: (۱) اس کی اطاعت کرے اور اس کی نافرمانی نہ کرے، (۲) اس کی اجازت کے بغیر

اس کے گھر سے صدقہ نہ دے، (۳) اس کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے، (۴) اور اسے اپنے نفس سے (مباشرت کرنے سے) نہ روکے اگر چہ پالانِ شتر پر بھی سوار ہو، (۵) اس کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نہ نکلے اور اگر اس کی اجازت کے بغیر نکلے گی تو اس کے واپس گھر لوٹنے تک اس پر آسمان وزمین اور غضب و رحمت والے تمام فرشتے لعنت کرتے رہیں گے۔ (یہ سن کر) اس عورت نے پوچھا: یا رسول اللہ! مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا: والد کا۔ عرض کیا: عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا۔ عرض کیا: میرا حق شوہر پر کیا ہے؟ کیا اتنا ہی جتنا اس کا ہے؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ ہی سو کے عوض ایک کی نسبت سے تا آخر حدیث۔.......... (آخر میں وارد ہے کہ اس عورت نے کہا جو غیر شادی شدہ تھی بخدا کوئی مرد میری گردن کا مالک نہیں بنے گا۔ یعنی میں ہرگز شادی نہیں کروں گی)۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ عمرو بن جبیر عزرمی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دریافت کیا: یا رسول اللہ! شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ فرمایا: بیان سے زیادہ ہے! عرض کیا: آخر کچھ تو بتائیں؟ فرمایا: (۱) اس کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ نہ رکھے، (۲) اس کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نہ نکلے، (۳) اس پر لازم ہے کہ بہترین خوشبو لگائے، (۴) بہترین کپڑے پہنے، (۵) اور بہترین زینت سے اپنے آپ کو آراستہ کرے، (۶) صبح و شام اپنے آپ کو شوہر پر پیش کرے، پھر فرمایا: شوہر کے اس سے بھی زیادہ حقوق ہیں۔ (الفروع)

۳۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پوچھا: یا رسول اللہ! عورت پر شوہر کا کیا حق ہے؟ فرمایا: (۱) اگر شوہر اسے (مباشرت کیلئے) بلائے تو انکار نہ کرے اگر چہ اونٹ کے پالان پر بھی سوار ہو، (۲) اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز (بطور صدقہ وغیرہ) نہ دے اور اگر دے گی تو ثواب شوہر کو ملے گا اور وزر و وبال اس پر ہوگا، (۳) اور اس حالت میں شب باشی نہ کرے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو.......... عرض کیا: اگر چہ شوہر ظالم ہو؟ فرمایا: ہاں۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی عورت نماز پنجگانہ ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، حج بیت اللہ ادا کرے، اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور حضرت علی علیہ السلام کے حق (ولایت) کو پہچانے۔ تو پھر جنت کے جس دروازہ میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (الفقیہ، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الصدقات (باب ۸۲ و باب ۹۸ و ۹۹ از صوم

محرم وغیرہ اور یہاں باب ۷و۸) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸۰و۸۱و۸۲و۸۳اور۹۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۰

عورت کیلئے شوہر کو ناراض کرنا جائز نہیں ہے اور نیز (شوہر کے علاوہ کسی غیر مرد کیلئے) اس کا خوشبو لگانا اور زینت کرنا جائز نہیں ہے اور اگر ایسا کرے تو اس کا زائل کرنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سعد بن ابی عمرو جلاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر کسی برحق بات کی وجہ سے اس پر ناراض ہو تو جب تک اس کا شوہر راضی نہ ہوگا۔ اس کی کوئی نماز قبول نہ ہوگی اور جو کوئی عورت اپنے شوہر کے علاوہ (کسی نامحرم مرد) کیلئے خوشبو لگائے۔ تو خداوند عالم اس کی کوئی نماز قبول نہیں کرے گا۔ جب تک اس کی خوشبو سے اس طرح غسل نہ کرے جس طرح غسل جنابت کرتی ہے۔(یعنی اسے زائل کرے)۔(الفروع، الفقیہ)

۲۔ موسیٰ بن بکر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کا کوئی عمل بلند نہیں ہوتا: (۱) بھگوڑا غلام، (۲) وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہو، (۳) متکبر آدمی جو اپنی چادر کو از راہ تکبر زمین پر گھسیٹے۔(الفروع)

۳۔ ولید بن صبیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے اور پھر گھر سے باہر نکل جائے تو جب تک وہ واپس گھر نہیں آئے گی تب تک اس پر برابر لعنت کی جائے گی۔(الفروع، الفقیہ، عقاب الاعمال)

۴۔ ابن بکیر ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب عورت گھر سے باہر نکلنے لگے تو اسے اپنے کپڑوں کو (خوشبو کی) دھونی نہیں دینی چاہیے۔(الفروع، الفقیہ)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نکلنے کی مناہی فرمائی اور فرمایا کہ اگر اس کی اجازت کے بغیر نکلے تو اس کے واپس لوٹنے تک اس پر ہر وہ فرشتہ لعنت کرتا ہے جو آسمان میں ہے اور جن وانس میں سے ہر وہ چیز لعنت کرتی ہے جس کے پاس سے وہ گزرتی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے

عورت کو شوہر کے سوا (کسی غیر مرد کیلئے) زیب وزینت کرنے کی بھی مناہی فرمائی اور اگر کرے گی تو خدا پر لازم ہوگا کہ اسے آتش دوزخ سے جلائے۔ (الفقیہ)

۶۔ جمیل بن درّاج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو بھی عورت اپنے شوہر سے کہے: میں نے تیرے چہرہ سے (یعنی تجھ سے) کبھی کوئی خیر وخوبی (اچھائی) نہیں دیکھی۔ اس کے تمام اعمال حبط ہو جائیں گے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷۹ اور اس سے قبل باب ۲۷ از نماز باجماعت، باب ۳۰ از اغسال، باب ۴۱ از امر بالمعروف وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸۲ و ۱۱۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۱

عورت پر شوہر کے ساتھ حسن سلوک کرنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن خالد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کچھ لوگ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ہم نے کچھ ایسے لوگ دیکھے ہیں جو ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر (غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا اور) میں کسی کو کسی کا سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کا سجدہ کرلے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ موسیٰ بن بکر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت کا جہاد اپنے شوہر سے حسن سلوک ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷۹ و ۸۰ میں اور اس سے بھی پہلے باب الصلوٰۃ کے باب ۲۷ از سجدہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹۱ و ۱۱۷ و ۱۲۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۲

بلاوجہ زن وشوہر کا ایک دوسرے کو اذیت پہنچانا حرام ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس

شخص کی ایسی زوجہ ہو جو اسے اذیت پہنچائے تو جب تک وہ اپنے شوہر کو راضی نہیں کرے گی تب تک خدا اس کی نماز اور کسی نیکی کو قبول نہیں کرے گا اگرچہ زندگی بھر روزہ رکھے، نمازیں پڑھے، غلام آزاد کرے اور راہِ خدا میں مال خرچ کرے (اس کے باوجود) سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگی۔ پھر فرمایا: اور اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو اذیت دے گا اور اس پر ظلم کرے گا تو اس پر بھی یہی وزر و وبال ہوگا۔ اور جو شخص اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر و شکر کرے تو خدا اسے ہر ہر اذیت پر اس قدر اجر و ثواب دے گا جس قدر جناب ایوب علیہ السلام کو ان کی مصیبت پر دیا تھا۔ اور اس عورت پر ہر شب و روز عالج نامی (بڑے ٹیلہ) کے وزن کے برابر وزر و وبال ہوگا۔ اور اگر شوہر کو راضی کئے بغیر مر گئی تو بروزِ قیامت منافقوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں الٹی کر کے جھونکی جائے گی۔ اور جس شخص کی ایسی بیوی ہو جو اس کی ہم مزاج نہ ہو۔ اور جو کچھ خدا نے اسے (کم و بیش روزی) دی ہے اس پر قناعت نہ کرے اور اس سے ایسے مطالبے کرے جنہیں وہ پورا نہ کر سکتا ہو تو خدا اس کی کوئی ایسی نیکی قبول نہیں کرے گا جس سے وہ جہنم سے بچ سکتی تھی۔ اور جب تک وہ اس حالت پر قائم رہے گی اس پر خدا کا قہر و غضب رہے گا۔ (عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷۹ و ۸۰ میں اور اس سے قبل، باب ۱۲۷ از سجدہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸۸ و ۱۰۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۳

جب شوہر تمتع حاصل کرنا چاہے تو عورت کیلئے تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ تاخیر نماز کو طول دینے سے ہی ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (ایک بار) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: تم اپنی نمازوں کو اس لئے طول نہ دیا کرو کہ اپنے شوہروں کو (تمتع سے) روکو۔ (الفروع)

۲۔ ضریس کناسی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ایک عورت کسی کام کیلئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: شاید تو "مسوفات" میں سے ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مسوفات کون ہوتی ہیں؟ فرمایا: اس سے مراد وہ عورت ہے کہ جس کا شوہر اسے (تمتع کیلئے) بلائے۔ اور وہ ٹال مٹول کرتی رہے۔ یہاں تک کہ شوہر اونگھ اونگھ کر سو

جائے۔ یہ وہ عورت ہے جس پر اس کے شوہر کے جاگنے تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ و ۷۹ و ۸۰ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹۱ و ۱۱۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۴

عورت کا شادی نہ کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی یعفور سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو دنیا ترک کرنے اور شادی نہ کرنے سے منع فرمایا۔ (الفروع)

۲۔ عبدالصمد بن بشیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار ایک عورت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا بن رسول اللہؐ! میں متبتل عورت ہوں۔ امامؑ نے فرمایا: تبتل سے تیری کیا مراد ہے؟ عرض کیا: میں شادی نہیں کرنا چاہتی! فرمایا: کیوں! عرض کیا: فضیلت حاصل کرنے کیلئے! فرمایا: لوٹ جا۔ اگر ایسا کرنے میں فضیلت ہوتی تو حضرت فاطمہ (زہرا سلام اللہ علیہا) تجھ سے زیادہ اس کی حقدار تھیں کوئی عورت ان پر سبقت نہ لے جاتی۔ (الفروع، امالی فرزند شیخ طوسی)

۳۔ عمرو بن جبیر عزری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار ایک عورت نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شوہر کے حقوق بیان کئے (جو باب ۷۹ میں بیان ہو چکے ہیں)۔ پھر عورت نے پوچھا: عورت کے مرد پر کیا حقوق ہیں؟ فرمایا: (۱) اسے کپڑا دے (تاکہ ننگی نہ رہے)۔ (۲) روٹی دے (تاکہ بھوکی نہ رہے)۔ (۳) اگر اس سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے معاف کر دے۔ عورت نے عرض کیا: اس کے علاوہ عورت کا کوئی حق نہیں ہے؟ فرمایا: نہ۔ اس پر عورت نے عرض کیا: خدا کی قسم میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ یہ کہہ کر وہ واپس جانے لگی! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واپس آ۔ چنانچہ وہ واپس آئی۔ فرمایا: خدا فرماتا ہے: ﴿وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ﴾ (اگر عورتیں پاکدامنی اختیار کریں (شادی کر کے) تو یہ بات ان کیلئے بہتر ہے)۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ از نفقات میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۵

عورت کیلئے زیور اور خضاب (وغیرہ زینت کی چیزوں کو) ترک کرنا مکروہ ہے اگرچہ سن رسیدہ ہو اور اگرچہ اس کا شوہر اندھا ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت اگرچہ سن رسیدہ ہو اسے اپنے آپ کو (زیور سے) بالکل عاری نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور نہیں تو گلے میں کوئی ہار ہی ڈال لے۔ اور اپنے ہاتھ کو رنگ سے خالی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اگرچہ معمولی سی مہندی ہی کیوں نہ ہو۔ (الفروع)

۲۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اندھے (شوہر) کیلئے عورت کی زینت کیا ہے؟ فرمایا: خوشبو اور خضاب لگانا۔ کیونکہ اس کی ہوا میں مہک ہوتی ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (آداب حمام (باب ۵۲) اور لباس مصلی (باب ۵۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۲۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۶

عورت کا احترام کرنا اور اسے نہ مارنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابی مریم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (از راہ تعجب) فرمایا: تم میں سے ایک شخص عورت کو مارتا پیٹتا ہے اور پھر اسے گلے لگاتا ہے۔ (الفروع)

۲۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت (دل بہلانے کیلئے) ایک کھلونا ہے لہٰذا جو شخص اسے حاصل کرے اسے ضائع نہ کرے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دو کمزوروں یعنی یتیم اور عورت کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ (الفقیہ)

۴۔ عمار ساباطی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جنت میں اکثر کمزور جائیں گے یعنی

عورتیں، چونکہ خداوند عالم کو ان کی کمزوری کا علم ہے اس لئے ان کی کمزوری پر رحم فرمائے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۸۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۷

عورتوں کے ساتھ معاشرت کے چند آداب۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو بن ابی مقدام سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور عبدالرحمٰن بن کثیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے جناب امام حسن علیہ السلام کے نام اپنے مکتوب (وصیت نامہ) میں فرمایا: عورت کو اس کی ذات سے بڑھ کر کسی چیز کا متولی نہ بناؤ، کیونکہ ایسا کرنا ہی اس کی حالت کیلئے زیادہ مناسب، اسے خوش رکھنے کیلئے زیادہ موزوں اور اس کے جمال کو دائمی بنانے کیلئے زیادہ مؤثر ہے کیونکہ عورت ریحانہ (پھول) ہے، قہرمانہ (حاکم) نہیں ہے۔ اس کی عزت نفس کو مجروح نہ کرو۔ اس کی آنکھ کو اپنے پردہ سے نیچے کرو۔ اور اسے حجاب کے بند سے باندھو۔ اور اسے یہ حوصلہ نہ دلاؤ کہ وہ کسی آدمی کی سفارش کرے۔ مبادا وہ شخص اس عورت کے ساتھ مل کر تمہیں کوئی نقصان پہنچائے اور اپنی پوری توجہ اس کی طرف مبذول نہ کرو (کچھ باقی رکھو) کیونکہ تمہارا اس سے کچھ رکا رکا رہنا جبکہ وہ آپ کو اقتدار و قدرت میں دیکھیں اس سے زیادہ مناسب ہے کہ وہ تمہیں کمزوری و ذلت میں دیکھیں۔ (الفروع، نہج البلاغہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے باسناد خود اس وصیت نامہ کو الفقیہ میں درج کیا ہے۔ مگر انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے جناب محمد بن الحنفیہ کے نام وصیت نامہ میں فرمایا: ہر حالت میں عورت سے مدارات کرو۔ اور اس کی صحبت کو عمدہ بناؤ تا کہ تمہاری زندگی خوشگوار ہو جائے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸۲ و ۸۴ و ۸۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸۸ و ۹۰ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ وغیرہ میں) آئیں گی۔

باب ۸۸

بیوی کے ساتھ بھلائی کرنا اور اس کی لغزش سے درگزر کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے سوال کیا کہ بیوی کے شوہر پر کیا حقوق ہیں کہ جب وہ انہیں ادا کرے تو محسن (بھلائی

کرنے والا) شمار کیا جائے؟ فرمایا: (۱) اس کی شکم پُری کرے، (۲) اسے کپڑا پہنائے، اور (۳) اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے معاف کر دے۔ پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد ماجد کے ہاں ایک بیوی تھیں جو انہیں اذیت پہنچاتی تھیں مگر وہ انہیں معاف کر دیا کرتے تھے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ یونس بن عمار بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل کی کنیز سے میری شادی فرمائی اور مجھے حکم دیا کہ اس کے ساتھ احسان (بھلائی) کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا: (۱) اسے شکم سیر کھانا کھلاؤ، (۲) اسے جسم ڈھانپنے کیلئے کپڑا پہناؤ، (۳) اس کی خطا و لغزش سے درگزر کرو۔ پھر موصوفہ سے فرمایا: جاؤ! خدا تمہیں اس کے مال کے وسط میں بنائے (یعنی تو ایسی دیانت و امانت کا ثبوت پیش کرے کہ تیرا شوہر تجھ پر اعتماد کرتے ہوئے مال تیرے حوالہ کر دے)۔ (الفروع)

۳۔ محمد بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبرئیل امینؑ مجھے برابر عورت کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ ماسوا کھلی ہوئی بے حیائی (زناکاری) کے ویسے عام حالات میں اسے طلاق نہیں دینی چاہئے۔

(الفروع، الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا اس بندہ پر رحم و کرم فرمائے جو اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان بھلائی کرے کیونکہ خداوند عالم نے اسے اس کا مالک و قیم الامر (ناظر و نگران) بنایا ہے۔ (الفقیہ)

۵۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لعنتی ہے لعنتی ہے وہ شخص جو اپنے اہل و عیال کو ضائع کرے۔ (ایضاً)

۶۔ نیز فرمایا: وہ شخص ہلاک ہوا جو بے مروّت ہے! (وہ کون ہے؟) جو اس شہر میں ہوتے ہوئے بھی کہ جس میں اس کے اہل و عیال موجود ہیں اپنے گھر میں شب باشی نہ کرے۔ (ایضاً)

۷۔ نیز فرمایا: تم سب میں سے بہتر و برتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہے۔ (ایضاً)

۸۔ نیز فرمایا: آدمی کے اہل و عیال گویا (اس کے دست نگر ہونے کی وجہ سے) اس کے قیدی ہوتے ہیں لہٰذا خدا کے تمام بندوں سے خدا کو وہ بندہ زیادہ محبوب ہے جو اپنے قیدیوں سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ (ایضاً)

۹۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کے اہل و عیال اس کے اسیر ہوتے ہیں پس جب خدا بندہ کو کوئی نعمت (مالی فراوانی) عطا فرمائے تو اسے چاہئے کہ اپنے اہل و عیال پر کھلا خرچ کرے ورنہ ہوسکتا ہے کہ وہ نعمت

زائل ہو جائے۔ (ایضاً)

۱۰۔ نیز فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہتر سلوک کرتا ہے اور میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔ (ایضاً)

• مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ از مقدمہ، باب ۱۰ از احکام عشرت، باب ۳ از جہاد النفس، اور یہاں باب ۸۲ و ۸۴ و ۸۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۰ از نفقات میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۹

گھر کے اندر عورت کیلئے اپنے شوہر کی خدمت کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیریؒ) باسناد خود ابوالبختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار علی و فاطمہ (علیہما السلام) نے تقسیم کار کے سلسلہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گھر کی چار دیواری کے اندر کے کام کی انجام دہی فاطمہ (علیہا السلام) کے ذمہ اور باہر کے کام کی انجام دہی علی (علیہ السلام) کے ذمہ لگائی......... اس تقسیم پر جناب سیدہؑ نے فرمایا: خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس فیصلہ سے مجھے کس قدر مسرت و شادمانی حاصل ہوئی کہ آپؐ نے مجھے مردوں کے برابر حقوق دے دیئے۔ (قرب الاسناد)

۲۔ جناب شیخ ورام بن ابی فراسؒ اپنی کتاب میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک نیک عورت ان ہزار مردوں سے بہتر ہے جو نیک نہ ہوں اور فرمایا: جو بھی عورت سات دن تک اپنے شوہر کی خدمت کرے خدا اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند کر دیتا ہے اور جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے تاکہ جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (تنبیہ الخواطر)

۳۔ نیز فرمایا: جو عورت اپنے شوہر کو پانی کا ایک گھونٹ پلائے تو یہ (ثواب کے اعتبار سے) اس کے سال بھر کی اس عبادت سے بہتر ہے جس میں دن کو روزہ رکھا جائے اور رات مصلائے نماز پر گزاری جائے۔ اور خداوند عالم اس کیلئے ہر ہر گھونٹ کے عوض جو وہ شوہر کو پلائے جنت میں ایک شہر عطا فرمائے گا اور اس کی ستر خطائیں معاف فرمائے گا۔ (ایضاً)

باب ۹۰

زوجہ اور کنیزوں سے مدارات کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی جیسی ہے اگر اسے اسکے حال پر چھوڑو گے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی (مگر سیدھی نہیں ہوگی)۔(الفروع)

۲۔ یونس بن یعقوب سعیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے مجھے ال زبیر کی ایک عورت کو دیکھنے کیلئے بھیجا جس سے آپ شادی کرنا چاہتے تھے............ الغرض آپ کی اس عورت سے شادی ہوگئی...... پس جب اس کی اطلاع آپؑ کی کنیزوں کو ہوئی تو انہوں نے امامؑ کے ساتھ ہنسی مذاق کیا۔ آپؑ صرف مسکراتے رہے مگر نہیں کچھ نہ کہا...... البتہ یہ فرمایا کہ آزاد عورتوں جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔(ایضاً)

۳۔ محمد واسطی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک بار بارگاہ ایزدی میں سارہؑ کی بدخلقی کی شکایت کی۔ خداوند عالم نے ان کو وحی فرمائی کہ عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی جیسی ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے۔ اور اگر اسے اپنی حالت میں چھوڑو گے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ گے۔(ایضاً وتفسیر قمی)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث مناہی میں فرمایا: جو شخص اپنی بدخلق بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے اور اجر کی امید رکھے تو خداوند عالم اسے اپنے شکر گزار بندوں والا اجر عطا فرمائے گا۔(الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸۷ میں اور اس سے پہلے باب ۲۵ از جہاد النفس میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹۴ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۱

عورت پر شوہر کی اطاعت واجب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ایک انصاری اپنی بیوی سے یہ عہد لے کر کسی کام کیلئے سفر پر چلا گیا کہ اس کے واپس آنے تک وہ اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔ اس کے بعد اس عورت کا باپ بیمار ہوگیا۔ اس نے تمام صورتِ حال بیان کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ کیا وہ اپنے باپ کی عیادت کیلئے جا سکتی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما بھیجا۔ کہ اپنے گھر میں بیٹھ اور اپنے شوہر کی اطاعت کر۔ (کچھ دنوں کے بعد) اس کے باپ کی بیماری اور بڑھ گئی۔ اس نے دوبارہ یہ مسئلہ پوچھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گھر میں بیٹھ اور اپنے شوہر کی اطاعت کر۔ حتیٰ کہ اس کا باپ مر گیا۔ اب اس نے پھر مسئلہ دریافت کیا کہ (کیا وہ باپ کا آخری دیدار کر سکتی ہے اور) اس کی نماز جنازہ میں شرکت کر سکتی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما بھیجا اپنے گھر میں بیٹھ اور اپنے شوہر کی اطاعت کر۔ چنانچہ اس (نیک بخت) عورت کا باپ دفن ہوگیا (مگر وہ اپنے گھر سے باہر نہ نکلی)۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے یہ پیغام بھجوایا کہ تیرے اپنے شوہر کی اطاعت کرنے کی وجہ سے خدا نے تجھے اور تیرے باپ کو بخش دیا ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: یا معشر النساء! اے گروہِ زنان! صدقہ دیا کرو۔ خواہ اپنے زیروں سے یا ایک دانۂ کھجور سے یا اس کے ایک حصہ سے کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں۔ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو۔ اور (شوہر کے) حسنِ سلوک کا کفرانِ نعمت کرتی ہو۔ اس پر (بنی سلیم کی) ایک صاحب عقل عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کیا ہم مائیں، حاملہ اور دودھ پلانے والی نہیں ہیں کیا ہم سے ہی ایسی بیٹیاں جو (نماز) قائم کرنے والیاں اور بہنیں جو پیار کرنے والیاں پیدا نہیں ہوتیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے ترس آ گیا اور فرمایا: بے شک تم حاملہ ہو، والدہ ہو، دودھ پلانے والی ہو اور مہربان بھی ہو۔ مگر تم جو سلوک اپنے شوہروں سے کرتی ہو۔ اگر وہ نہ کرتیں تو تم میں سے کوئی نماز گزار عورت جہنم میں داخل نہ ہوتی۔ (الفروع)

۳۔ جابر جعفی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی والے دن مدینہ کے پیچھے ایک پہاڑی پر اس حالت میں نمودار ہوئے کہ بدن پر کرتا نہ تھا۔ دیکھا وہاں کچھ عورتیں موجود ہیں آنحضرتؐ وہاں رکے اور فرمایا: اے گروہِ زنان! صدقہ دیا کرو۔ اور اپنے شوہروں کی اطاعت کیا کرو۔ کیونکہ تم میں سے اکثر عورتیں جہنم میں جائیں گی۔ یہ سن کر وہ عورتیں رونے لگیں۔ اور ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ہم جہنم کے اندر کفار کے ساتھ جائینگی۔ حالانکہ بخدا ہم تو کافر نہیں ہیں۔ فرمایا: (یہ ٹھیک ہے کہ تم خدا کی کافر

نہیں ہو۔ مگر) تم اپنے شوہروں کے حقوق کی کافر (منکر) ہو۔ (ایضاً)

۴۔ ولید بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت سائل بن کر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (عورتیں) والدہ ہیں، محبت کرنے والی ہیں، اور اپنی اولاد پر مہربان ہیں لیکن وہ جو سلوک اپنے شوہروں سے کرتی ہیں اگر وہ نہ کرتیں تو ان سے کہا جاتا کہ بلا حساب جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (ایضاً)

۵۔ جناب شیخ حسن ابن فضل طبرسیؒ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ اپنے آپ کو شوہر پر پیش کئے بغیر سوئے اور پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کپڑے اتار کر شوہر کے ساتھ لحاف میں داخل ہو جائے اور اپنا جسم اس کے جسم کے ساتھ چسپاں کرے۔ جب ایسا کرے گی تو تب اپنے آپ کو شوہر پر پیش کرے گی۔ (مکارم الاخلاق)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۲

عورتوں کو بالا خانوں میں بٹھانا، لکھنا سکھانا اور سورۂ یوسفؑ پڑھانا مکروہ ہے اور انہیں چرخہ کاتنا سکھانا اور سورۂ نور پڑھانا مستحب ہے اور اہل وعیال کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں کو بالا خانوں میں نہ بٹھاؤ، ان کو لکھنا نہ سکھاؤ اور انکو چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورۂ نور پڑھاؤ۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ یعقوب بن سالم مرفوعاً حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اپنی عورتوں کو سورۂ یوسف نہ سکھاؤ اور نہ پڑھاؤ کیونکہ اس میں فتنوں (محبت کی آزمائشوں) کا تذکرہ ہے۔ اور انہیں سورۂ نور کی تعلیم دو۔ کیونکہ اس میں مواعظ ہیں۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ ابن سنان سے اور وہ امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں پر حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کی تلقین کرو۔ اور ان پر اس کی تراوٹ کو بکھیرو۔ (الفقیہ)

۴۔ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارشاد خداوندی ﴿قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کس طرح ان کو (آتش دوزخ سے) بچائیں؟ فرمایا: ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو۔ عرض کیا گیا: ہم ان کو امر و نہی تو کرتے ہیں مگر وہ قبول نہیں کرتیں؟ فرمایا: جب تم ان کو نیکی کا حکم دو گے اور

برائی سے روکو گے تو تم اپنا فرض ادا کر دو گے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الامر بالمعروف اور نہی عن المنکر (باب ۹ میں) اور تلاوت قرآن (باب ۱۰ میں) اور باب التجارہ (باب ۶۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۲۳ اور باب ۸۷) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۳

عورتوں کا زین پر سوار ہونا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن القداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرجوں کو سرجوں (عورتوں کو زینوں پر) سوار کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (الفروع)

۲۔ حارث اعور حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں کو زینوں پر سوار نہ کرو۔ ورنہ تم انہیں بدکاری کیلئے برانگیختہ کرو گے۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے احکام سفر میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۲۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۴

عورتوں کی بات نہ ماننا اور ان کی اطاعت نہ کرنا حتی کہ نیکی میں بھی اور ان کو (مال پر) امین نہ بنانا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: تم نیکی کے کاموں میں بھی عورتوں کی بات نہ مانو۔ پہلے اس سے کہ وہ تمہیں برائی کا حکم دیں۔ بری عورتوں سے خدا کی پناہ مانگو اور اچھی عورتوں سے بھی ڈرتے رہو۔ (الفروع)

۲۔ حسین بن المختار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ایک کلام کے ضمن میں فرمایا: بری عورتوں سے بچو۔ اور اچھی عورتوں سے بھی ڈرتے رہو اور نیکی کے کاموں میں بھی ان

کی بات نہ مانو۔ تاکہ وہ تم سے بری بات منوانے کا طمع نہ کریں۔ (ایضاً)

۳۔ اسحاق بن عمار مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ طریقہ کار یہ تھا کہ جب کسی جنگ کا ارادہ فرماتے تو اپنی زوجاؤں کو اکٹھا کر کے ان سے مشورہ کرتے (پھر وہ جو مشورہ دیتیں) آپ اس کے خلاف عمل کرتے۔ (الفروع، الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مومن کا سب سے غالب دشمن اس کی بری بیوی ہوتی ہے۔ (الفقیہ)

۵۔ نیز حضرت شیخ" روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت امیر علیہ السلام کے ایک صحابی نے اپنی عورتوں کی شکایت کی جس پر حضرت امیر علیہ السلام خطبہ دیتے ہوئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: معاشر الناس! کسی حالت میں بھی عورتوں کی اطاعت نہ کرو۔ ان کو مال پر امین نہ بناؤ۔ ان کو اس بات کی مہلت نہ دو کہ وہ (اپنی مرضی سے) اہل و عیال کے امور نمٹائیں۔ کیونکہ اگر ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا تو وہ ہلاکتوں میں ڈالیں گی اور مالک کے حکم سے تجاوز کریں گی۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جب انہیں کوئی (غلط) خواہش ہو تو ان کے پاس ورع و تقویٰ نہیں ہوتا، جب شہوت جوش مارے تو ان کے پاس صبر نہیں ہوتا۔ (بن ٹھن کر) باہر نکلنا ان کے لئے لازم ہے۔ اور اگرچہ عاجز ہو جائیں فخر ان کو لاحق ہوتا ہے۔ ان کی خوشنودی ان کی شرمگاہوں میں ہے۔ اگر ان کی تھوڑی سی بات نہ مانی جائے تو بڑے سے بڑے احسان کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتیں۔ وہ اچھائی کو بھول جاتی ہیں۔ اور برائی کو یاد رکھتی ہیں۔ وہ بہتان تراش کرنے کے لئے ایک دوسری پر سبقت کرتی ہیں اور سرکشی میں دراز ہو جاتی ہیں اور شیطان کا بھی شکار کرتی ہیں۔ پس ہر حالت میں ان کے ساتھ مدارات کرو۔ ان سے اچھی گفتگو کرو۔ شاید کہ (ایسا کرنے سے) وہ اپنے کردار کو اچھا بنا سکیں۔ (الفقیہ، علل الشرائع، الامالی)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸۷ اور باب ۹۷ و ۹۹ از مما یکتسب بہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹۵ و ۹۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۵

جب عورت حمام، شادی، عید، نوحہ گری کے مقامات پر جانے کی اور باریک لباس پہننے کی خواہش کرے تو اس کی بات ماننے کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا خدا اسے اوندھا جہنم میں داخل کرے گا! عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ اطاعت کونسی ہے؟ فرمایا: بیوی اس سے حمام، شادی، عید اور نوحہ گری کے مقامات پر جانے کی اور باریک لباس پہننے کی خواہش کرے (اور یہ اسے اجازت دے دے)۔ (الفروع)

۲۔ نیز حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: عورت کی اطاعت کرنے میں ندامت اور پشیمانی ہے۔ (ایضاً)

باب ۹۶

عورتوں سے مشورہ کرنا مکروہ ہے مگر جبکہ مخالفت کی غرض سے ہو۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن ابوعبداللہ سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ کے سامنے عورتوں کا تذکرہ کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: راز و نیاز کی کسی بات میں ان سے مشورہ نہ لو..... اور کسی رشتہ دار کے معاملہ میں ان کی بات نہ مانو۔ (الفروع)

۲۔ سلیمان بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے: خبردار! عورتوں سے مشورہ نہ کرو، کیونکہ ان میں ضعف، کمزوری اور عجز ہوتا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ یعقوب بن یزید ایک شخص سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ عورتوں کی (بات کی) خلاف ورزی کرنے میں خیر و برکت ہے۔ (ایضاً)

۴۔ نیز حضرت امیر علیہ السلام سے مروی ہے، فرمایا: ہر وہ شخص جس کے معاملات کی باگ ڈور اس کی عورت کے ہاتھ میں ہے وہ ملعون ہے۔ (ایضاً)

۵۔ ابوعلی واسطی مرفوعاً حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب عورت سن رسیدہ ہو جائے اس کی دو حصے خیر وخوبی رخصت ہو جاتی ہے اور اس کا شر باقی رہ جاتا ہے۔ یعنی اس کا حسن و جمال ختم ہو جاتا ہے، رحم عقیم ہو جاتا ہے..... ہاں البتہ اس کی زبان زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

۶۔ اسی مضمون کی ایک اور حدیث میں جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔ اس کے ساتھ یہ تتمہ بھی وارد ہے کہ جب مرد سن رسیدہ ہو جائے تو اس کی عقل زیادہ پختہ، رائے زیادہ محکم ہو جاتی ہے اور حسن خلق اور بڑھ جاتا ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۴ و ۹۴ اور اس سے قبل باب الامر بالمعروف باب ۳۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۱۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۷

عورت کا راستہ کے درمیان چلنا مکروہ ہے بلکہ مستحب ہے کہ وہ دیوار کی جانب چلے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ولید بن صبیح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورتوں کو راستوں کے بیچوں بیچ نہیں چلنا چاہیے بلکہ اسے دیوار کی جانب اور راستہ کی ایک طرف چلنا چاہیے۔(الفروع، کذا فی معانی الاخبار عن الرضا علیہ السلام)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۲۳ میں ۹ بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۸

ایک مسلمان عورت کو کسی یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے سامنے کپڑے نہیں اتارنے چاہئیں اور کسی مرد کے روبرو کسی اجنبی عورت (کے حُسن) کی تعریف کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت کو کسی یہودیہ یا نصرانیہ عورت کے سامنے کپڑے نہیں اتارنے چاہئیں کیونکہ اس طرح یہ عورتیں اپنے شوہروں کے سامنے اس کا تذکرہ کرتی ہیں (کہ فلاں عورت ایسی ویسی ہے)۔(الفروع، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی مرد کے سامنے کسی عورت (کے حُسن و جمال) کی تعریف کرے اور پھر وہ مرد اس عورت پر فریفتہ ہو جائے اور اس سے بدکاری کر گزرے تو وہ خدا کے قہر و غضب میں گرفتار ہو کر دنیا سے کوچ کرے گا اور جس پر خدا غضبناک ہو اس پر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں غضبناک ہوتی ہیں اور اس (تعریف کرنے والے شخص) پر زنا کار کے برابر وزر و وبال ہوگا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگر وہ شخص توبہ کرے تو؟ فرمایا: خدا اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔(عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد ان احکام میں بیان کی جائیں گی جو عورتوں سے مختص ہیں (باب ۱۲۳ میں) انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹۹

مرد کا نامحرم عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا اور بطور حبوہ[1] بیٹھنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسمع بن ابی سیار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی تھی کہ وہ بطور احتباء نہیں بیٹھیں گی اور نہ ہی خلوت میں مردوں کے ساتھ بیٹھیں گی۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود موسیٰ بن ابراہیم سے اور وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی ایسی جگہ شب باشی نہ کرے جہاں کسی نامحرم عورت کے سانسوں کی آواز اس کے کانوں تک پہنچ رہی ہو۔ (امالی شیخ طوسیؒ)

۳۔ جناب حسن بن فضل طبرسیؒ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے اس بات پر بیعت لی تھی کہ وہ (۱) نوحہ نہیں کریں گی، (۲) منہ پر طمانچے نہیں ماریں گی، (۳) اور خلوت میں مردوں کے ساتھ نہیں بیٹھیں گی۔ (مکارم الاخلاق)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الاجارہ (باب ۳۱ باب الامر بالمعروف باب ۳۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰۰

عورتوں کیلئے مینڈھی باندھنا، پیشانی سے بال کاٹنا، بالوں کا جوڑا باندھنا اور ہتھیلیوں، پاؤں پر نیل سے نقش ونگار کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے مینڈھی باندھنے، پیشانی سے بال کاٹنے اور ہتھیلی پر نقش ونگار کرنے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا بنی اسرائیل کی عورتیں انہی باتوں کے کاٹنے اور نیل کے نقش ونگار کرنے سے ہلاک ہوئی تھیں۔ (الفروع، السرائر)

---

[1] مرد یا عورت کا پگڑی یا دوپٹہ یا کسی اور کپڑے کو کمر اور گھٹنوں کے ساتھ باندھ کر بیٹھنے کو "حبوہ" یا "احتباء" کہتے ہیں۔ (المنجد)

۲۔ مسمع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی ایسی عورت کیلئے جسے حیض آتا ہے (بالغ ہے) یہ جائز نہیں ہے کہ پیشانی سے بال کاٹے یا بالوں کا جوڑا باندھے۔ (ایضا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد احکام الاولاد (باب ۶۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالی۔

باب ۱۰۱

عورت کیلئے اپنے بالوں کے ساتھ (بال لمبے کرنے کیلئے) صوف یا اپنے بال باندھنا جائز ہے ہاں البتہ کسی اور عورت کے بال باندھنا مکروہ ہے اور عورت کیلئے اپنے شوہر کی خاطر ہر قسم کی زینت کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ثابت بن سعید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ عورتوں کا اپنے سروں کے بالوں کے ساتھ بالوں کا گانڈھنا کیسا ہے؟ فرمایا: صوف اور عورت کے اپنے بالوں کے ساتھ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی اور عورت کے بال ہوں تو پھر مکروہ ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ سعد الاسکاف بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عورتوں کے بال گانڈھنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا: عورت جس قسم کی بھی شوہر کیلئے زینت کرے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: کہ ہم تک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ فرمایا: واصلہ اور موصولہ پر خدا کی لعنت ہے۔ (جس کا ظاہری مطلب یہی بالوں کا گانڈھنا ہے)۔ فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس واصلہ و موصولہ پر لعنت فرمائی جو جوانی میں خود زنا کرے اور بڑھاپے میں دلالی کرے یعنی عورتوں کو مردوں کے پاس لے جائے۔ یہ ہے واصلہ اور موصولہ۔ (التہذیب، المحاسن، الفروع)

۳۔ جناب حسن بن فضل طبرسی ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے پوچھا: اگر کوئی عورت اپنے شوہر کیلئے زینت کرنے کی خاطر پیشانی سے بال کاٹے (تاکہ پیشانی چوڑی نظر آئے) اپنے بالوں کے ساتھ بال گانڈھے (تاکہ بال لمبے بن جائیں)۔ یا اس قسم کی کوئی اور تدبیر کرے تو؟ فرمایا: ان تمام چیزوں میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (مکارم الاخلاق)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے کتاب التجارہ (باب ۱۹ مما یکتسب بہ میں اور کچھ

یہاں باب ۹۷ و ۱۰۸ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰۲

دودھ پلانے والی عورت کا اس لئے شوہر کو مباشرت سے روکنا کہ مبادا حمل ہو جائے حرام ہے۔ اور مرد کا اس مقصد کے لئے اس سے مباشرت نہ کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو الصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارشاد خداوندی ﴿لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَ لَامَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ﴾ (کسی دودھ پلانے والی کو اولاد کی وجہ سے اور کسی باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے ضرر و زیاں نہ پہنچایا جائے) کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: دودھ پلانے والی عورتوں کا دستور تھا کہ وہ ایام رضاعت میں شوہروں کو حمل کے خوف سے مباشرت سے منع کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ اگر ہمیں حمل ہو گیا تو ہم حمل والے بچہ کو قتل کر دیں گی۔ یا پھر اس طرح ہوتا تھا کہ دودھ پلانے والی عورت شوہر کو دعوت مباشرت دیتی تو شوہر کہتا کہ کہیں تم سے مباشرت کر کے بچہ کا قاتل نہ بن جاؤں! تو خدا نے مرد اور عورت دونوں کو مباشرت نہ کر کے ایک دوسرے کو ضرر و زیاں پہنچانے کی ممانعت فرمائی۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود قاسم بن سلام سے اور وہ مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ "غیلہ" سے منع کروں اور اس کا مطلب دودھ پلانے والی عورت سے مرد کا مجامعت کرنا ہے (مگر منع کیا نہیں ہے) اور "ارقاء" کی ممانعت فرمائی۔ جس کا مطلب بکثرت تیل لگانا ہے۔ (معانی الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد احکام اولاد (باب ۷۲ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور قاسم والی حدیث اس فعل کی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی ہے۔

باب ۱۰۳

جو شخص یہ منت مانے کہ اگر وہ طلب اولاد کی خاطر اپنی کنیز سے مباشرت کرے گا تو وہ آزاد ہو جائے گی تو جب بھی وہ مباشرت کرے گا منت لازم ہو جائے گی اگرچہ اسے انزال نہ ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابی مریم انصاری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام محمد تقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اس طرح منت مانی کہ جس دن وہ طلب اولاد کی خاطر کنیز سے مباشرت کرے گا تو وہ آزاد ہو جائے گی۔ آیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس سے مباشرت کرے مگر انزال نہ کرے؟ فرمایا: وہ جب بھی اس سے مباشرت کرے گا تو گویا اولاد طلب کرے گا (لہٰذا منت لازم ہو جائے گی)۔(التہذیب)

باب ۱۰۴

اجنبی (نامحرم) عورتوں اوران کے بالوں پر نگاہ کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل سترہ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی پندرہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن عقبہ سے اور وہ اپنے باپ (عقبہ) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ نگاہ شیطان کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے اور کئی ایسی نگاہیں ہوتی ہیں جو طویل حسرت وندامت کا باعث بن جاتی ہیں۔(الفروع، عقاب الاعمال، المحاسن)

۲۔ ابو جمیلہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر شخص زنا میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور پاتا ہے (پھر اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا) پس آنکھوں کا زنا نگاہ کرنا ہے، منہ کا زنا بوسہ دینا ہے، ہاتھوں کا زنا چھونا ہے، اس کے بعد شرم گاہ اس کی تصدیق کرے یا نہ کرے۔(الفروع)

۳۔ جابر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے (۱) اس شخص پر جو کسی ایسی عورت کی شرمگاہ پر نگاہ کرے جو اس کے لئے حلال نہ ہو۔ (۲) اس مرد پر جو عورت کے معاملہ میں اپنے بھائی سے خیانت کرے۔ (۳) اور اس شخص پر جس کے لوگ محتاج ہوں مگر وہ رشوت طلب کرے۔(ایضاً)

۴۔ سعد اسکاف حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مدینہ میں ایک عورت آرہی تھی اور ان دنوں عورتیں اپنے کانوں کے پیچھے کر کے چہرہ پر مقنعہ اوڑھتی تھیں۔ تو ایک جوان انصاری مرد نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور جب وہ گزر گئی تو اسے دیکھتے دیکھتے اس کے پیچھے چلا گیا یہاں تک کہ بنی فلاں کے بازار میں داخل ہو گیا۔ وہاں دیوار میں ہڈی یا شیشہ کا کوئی ٹکڑا تھا اس سے اس کا منہ ٹکرایا جس سے اس کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ جب عورت اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو اس نے دیکھا کہ اس کے چہرہ سے اس کے کپڑوں پر اور سینے پر خون

بہہ رہا ہے اس نے (اپنے آپ سے) کہا بخدا میں آج حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ سے ضرور آگاہ کروں گا۔ چنانچہ (اسی ارادہ سے) جب بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ اس وقت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾ (مومن مردوں سے کہہ دو کہ آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں کہ ایسا کرنا ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے اور خدا وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں)۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عقبہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: نگاہ شیطان کے زہر میں بجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص محض خدا (کی خوشنودی) کیلئے نہ کسی اور کیلئے اس سے باز رہے تو خدا اس کے نتیجہ میں اسے ایسا امن اور ایمان عطا فرمائے گا کہ جس کا ذائقہ وہ محسوس کرے گا۔ (الفقیہ)

۶۔ کاہلی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک (اتفاقی) نگاہ کے بعد دوسری (عمدی و ارادی) نگاہ دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے اور یہ بات آدمی کی آزمائش کیلئے کافی ہے۔ (الفقیہ، المحاسن)

۷۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی ماں یا بہن یا بیٹی کے بالوں پر نگاہ کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۸۔ نیز امام علیہ السلام نے فرمایا: پہلی (اتفاقی) نگاہ تمہارے لئے (مباح) ہے دوسری نگاہ تمہارے خلاف ہے (ناجائز ہے) اور تیسری نگاہ میں تو ہلاکت ہے۔ (ایضاً)

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی عورت پر نگاہ کرے اور فوراً آسمان کی طرف نگاہ اٹھا لے یا نگاہ نیچی کرے تو اس کی نگاہ واپس لوٹنے سے پہلے خدا اس کی حور العین میں سے شادی کر دیتا ہے۔ (ایضاً)

۱۰۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس کی نگاہ کے واپس لوٹنے سے پہلے خدا اسے وہ ایمان عطا فرماتا ہے کہ جس کا ذائقہ وہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ (ایضاً)

۱۱۔ حسن بن عبداللہ بن محمد الرازی اپنے والد (عبداللہ) سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی سانپ کو مارے تو اس نے گویا ایک کافر کو مارا ہے اور فرمایا ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ نہ کرو۔ یا علیؑ! تمہارے لئے صرف پہلی نگاہ (جائز) ہے۔ (عیون الاخبار)

۱۲۔ محمد بن سنان بیان کرتے ہیں کہ ان کے بعض مسائل کے جواب میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے انہیں لکھا۔ اور خدا نے شوہر دار یا غیر شوہر دار (نامحرم) عورتوں کے بالوں پر نگاہ کرنے کو اس لئے حرام قرار دیا ہے کہ اس نگاہ سے مردوں میں شہوت بھڑک اٹھتی ہے۔ اور پھر اس سے فساد پھیلتا ہے اور آدمی وہ کام کر گزرتا ہے جو حلال نہیں ہے۔ اسی طرح عورت کے وہ اعضا جو بالوں سے مشابہ ہیں سوائے ان عورتوں کے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے: ﴿وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ﴾ (وہ بوڑھی خانہ نشین عورتیں جن کو اب نکاح و مباشرت کی کوئی خواہش نہیں وہ چادر اتار دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر وہ بھی زینت کرکے باہر نہ نکلیں)۔ فرمایا: اس قسم کی عورتوں کے بالوں پر نگاہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (علل الشرائع، عیون الاخبار)

۱۳۔ ابوالطفیل حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: یا علیؑ! آپ کے لئے جنت میں ایک خزانہ ہے اور آپ اس کے ذوالقرنین ہیں۔ پس ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ نہ کرو کیونکہ ایک تمہارے لئے (جائز) ہے مگر دوسری تمہارے لئے (جائز) نہیں ہے۔ (معانی الاخبار)

۱۴۔ باسناد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی پڑوسی کے گھر میں جھانکے اور اس طرح کسی مرد کی شرمگاہ پر، یا کسی عورت کے بالوں پر یا اس کے جسم کے کسی حصہ پر نگاہ ڈالے تو خدا پر لازم ہوگا کہ اسے ان منافقوں کے ساتھ جہنم میں داخل کرے جو دنیا میں عورتوں کے قابل ستر مقامات پر نگاہ ڈالتے تھے اور خدا اسے اس وقت تک دنیا سے نہیں نکالے گا جب تک اسے ذلیل نہیں کرے گا۔ اور آخرت میں لوگوں کے سامنے اس کی برائیاں ظاہر کرے گا۔ اور جو شخص اس عورت پر جو اس کے لئے حرام ہے۔ سیر ہو کر دیکھے تو خداوند عالم برزو قیامت اس کی آنکھوں کو جہنم کی سلائیوں سے پُر کرے گا۔ اور لوگوں کے فیصلہ تک انہیں آتش دوزخ سے پُر کرے گا پھر اسے جہنم میں داخل کرنے کا حکم دے گا۔ (عقاب الاعمال)

۱۵۔ مفضل بن عمر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے آیت مبارکہ ﴿فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ﴾ (جناب خلیلؑ نے ایک نگاہ ستاروں پر ڈالی اور فرمایا: میں بیمار ہوں) کے سلسلہ میں فرمایا کہ خدا نے ایک "نگاہ ڈالنے" کی قید اس لئے لگائی ہے کہ ایک نگاہ خطا و گناہ کا باعث نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ دوسری نگاہ اس کا باعث ہوتی ہے اور اس کی دلیل حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہے جو حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! پہلی نگاہ تمہارے لئے (جائز) ہے اور دوسری تمہارے برخلاف (ناجائز) ہے۔ (معانی الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (یہاں باب ۳۶ و ۴۷ میں اور اس سے قبل باب الاحکام خلوت، باب ۳ آداب الطعام، باب ۱۱ آداب الصیام، باب ۴ و ۱۵ و ۲۳ و ۵۱ از جہاد النفس وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰۵ و ۱۰۷ و ۱۳۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰۵

اجنبی عورت خواہ آزاد ہو اور خواہ کنیز سے مرد کا اسے (ننگے بدن) چھونا اور اس سے مصافحہ کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حدیث مناہی میں فرمایا: جو شخص حرام پر نگاہ کرنے سے اپنی آنکھیں پُر کرے خدا قیامت کے دن اس کی آنکھوں کو (دوزخ کی) آگ سے پُر کرے گا۔ مگر یہ کہ توبہ کرکے اس سے باز آجائے۔ نیز فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت سے مصافحہ کرے جو اس پر حرام ہو تو وہ خدا کی ناراضی کا مستوجب بن جاتا ہے اور جو کسی ایسی عورت کو گلے لگائے جو اس پر حرام ہو تو خدا اسے شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑ کر جہنم میں پھینکے گا۔ (الفقیہ)

۲۔ جناب سعید بن ھبۃ اللہ راوندیؒ ابو کھمس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں (ایک گھر میں) ٹھہرا ہوا تھا اور وہاں ایک کنیز موجود تھی جو مجھے بہت پسند تھی۔ ایک رات جب میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اسی کنیز نے دروازہ کھولا تو میں نے اس کے پستان پکڑ لئے۔ جب دوسرے دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو امامؑ نے فرمایا: جو کچھ تو نے گزشتہ رات (کرتوت) کیا ہے اس سے (بارگاہِ ایزدی میں) توبہ کر۔ (الخرائج والجرائح)

۳۔ اسی کتاب میں بعینہٖ اسی قسم کا ایک واقعہ مہزم اسدی کی زبانی مروی ہے، آخر میں ہے کہ جب وہ دوسرے دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہ امر (ولایت اہل بیتؑ کا عقیدہ) ورع و تقویٰ کے بغیر تام و تمام نہیں ہوتا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰۴ اور اس سے قبل غسل میت باب ۲۰، ۲۲، ۲۳ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰۶ میں اور نکاح محرم باب ۸ و ۳۰ میں) بیان کی جائیں

گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰۶

اجنبی عورت کی آواز سننے کا حکم؟ اور ضرورت کے بغیر عورتوں سے باتیں کرنا مکروہ ہے اور نامحرم عورتوں سے ہنسی مذاق کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ ام خالد نے جسے یوسف بن عمر نے لاجواب کیا تھا، آئیں اور حضوری کا اذن طلب کیا۔ امامؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم موصوفہ کا کلام سننا پسند کرو گے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! پس امامؑ نے اسے حاضر ہونے کی اجازت دی اور مجھے اپنے ہمراہ بچھونے پر بٹھا لیا۔ پس وہ داخل ہوئی (اور سلام کے بعد جب) اس نے کلام کرنا شروع کیا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ بڑی بلیغ عورت ہے پس میں نے امامؑ سے ان دونوں کے بارے میں سوال کیا الخ...... (روضۂ کافی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ائمہ اہل بیتؑ سے عورتوں کی بکثرت روایات موجود ہیں لیکن احتمال ہے کہ یہ بات صرف بوڑھی عورتوں سے مخصوص ہو۔

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث مناہی میں عورت کو اپنے شوہر اور محرم مرد کے سوا غیر آدمی سے پانچ کلمات سے زیادہ بات کرنے کی مناہی فرمائی۔ (الفقیہ)

۳۔ مسعدہ بن صدقہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جو دل کو مردہ بنا دیتی ہیں: (۱) گناہ پر گناہ کرنا، (۲) عورتوں سے زیادہ باتیں کرنا، (۳) احمق سے کج بحثی کرنا کہ وہ کہے اور تم کہو مگر نتیجہ کچھ بھی برآمد نہ ہو۔ (۴) مردوں کے ساتھ ہمنشینی کرنا۔ عرض کیا گیا کہ مُردوں سے ہمنشینی کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: سرکش مالدار کے پاس بیٹھنا۔ (الخصال)

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے، فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت سے مصافحہ کرے (ہاتھ ملائے) جو اس پر حرام ہو تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھوں میں بیڑیاں ہوں گی پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ اور جو شخص کسی (نامحرم) عورت سے مذاق کرے تو اس کے ہر ہر کلمہ

کے عوض جو اس نے دنیا میں اسے کہا ہوگا ایک ہزار سال تک قید کیا جائے گا۔ (عقاب الاعمال)

۵۔ جناب محمد بن عمر بن عبدالعزیز کشی باسنادِ خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں ایک عورت کو قرآن پڑھاتا تھا۔ ایک دن میں نے اس سے کسی بات پر مذاق کیا۔ جب میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو امامؑ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اس عورت سے کیا کہا تھا؟ (یہ سن کر) میں نے منہ ڈھانپ لیا۔ امامؑ نے فرمایا: پھر اس عورت کے پاس (قرآن پڑھانے) نہ جانا۔ (رجال کشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۹۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۶ و ۱۷ اور باب ۸ از نکاح محرم میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰۷

بیوی کی بہن (سالی) کے بالوں پر نگاہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (اس معاملہ میں) وہ اور اجنبیہ برابر ہیں۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیریؒ) باسنادِ خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا آدمی اپنی بیوی کی بہن کے بال دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ مگر یہ کہ وہ اس قدر سن رسیدہ ہو کہ شادی کے قابل نہ ہو۔ پھر عرض کیا: کیا سالی اور ایک اجنبی عورت برابر ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: اس کی کس چیز کو دیکھا جا سکتا ہے؟ فرمایا: اس کے بال اور اس کی کلائی۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہ سن رسیدہ عورت کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ حدیث کے پہلے حصہ میں صراحت موجود ہے۔

باب ۱۰۸

عورتوں کے پچھلے حصے پر نگاہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ کپڑوں کے اوپر سے ہی ہو۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود ہشام، حفص اور حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو لوگ (غیروں کی) عورتوں کے پیچھے نگاہ کرتے ہیں کیا انہیں اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ ان کی عورتوں کو بھی پیچھے سے دیکھا جا سکتا ہے؟ (الفقیہ)

۲۔ صفوان بن یحییٰ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشادِ خداوندی ﴿یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ﴾ (جناب شعیب کی بیٹی نے کہا: بابا جان انہیں (موسیٰ

کو) اجیر بنالیں کیونکہ بہترین اجیر وہ ہوتا ہے جو یہ قوی بھی ہو اور امین بھی)۔ جناب شعیبؑ نے فرمایا: بیٹی ان (موسیٰؑ) کے بھاری پتھر اٹھانے سے تمہیں ان کے قوی ہونے کا پتہ تو چل گیا مگر تمہیں ان کے امین ہونے کا پتہ کیسے چلا؟ عرض کیا: بابا جان میں جب ان کے آگے آگے چلنے لگی تو انہوں نے کہا کہ آپ میرے پیچھے چلیں (میں آگے چلوں گا) اور اگر میں راستہ بھولنے لگوں تو تُو بتا دینا۔ کیونکہ وہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو عورتوں کو پیچھے سے نہیں دیکھتے۔ (الفقیہ، تفسیر قمی)

۳۔ ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آدمی کے پاس سے عورت گزر رہی ہو تو کیا وہ اسے پیچھے سے دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ لوگ تمہاری عورتوں کو پیچھے سے دیکھیں؟ راوی نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: پس دوسرے لوگوں کیلئے بھی وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰۹

قصد لذت کے بغیر (نامحرم) عورت کے کن اعضا پر نگاہ کرنا جائز ہے اور کن اعضاء کا اس پر ڈھانپنا واجب نہیں ہے؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا عورت کی کلائیاں بھی اس زینت میں داخل ہیں جن کے بارے میں ارشاد ایزدی ہے: ﴿وَ لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ (اپنے شوہروں کے سوا کسی پر ظاہر کرنا جائز نہیں ہے)؟ فرمایا: ہاں۔ (پھر فرمایا) جو کچھ برقعہ کے اندر ہے اور جو کچھ دو کنگنوں کے اوپر ہے وہ زینت میں سے ہے۔ (الفروع)

۲۔ مروک بن عبید بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ مرد کیلئے نامحرم عورت کے کن کن اعضاء و جوارح کا دیکھنا جائز ہے؟ فرمایا: چہرہ، دو ہاتھ اور دو قدم۔ (الفروع، الخصال، کذافی قرب الاسناد بادنیٰ تفاوت)

۳۔ زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد خداوندی ﴿إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ (کہ عورتیں اپنی زینت کو شوہروں کے بغیر ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس زینت ظاہرہ سے مراد سرمہ اور انگوٹھی ہے۔ (الفروع)

۴۔ ابوبصیر کی روایت میں جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے اس میں اس کی تفسیر انگوٹھی اور کنگن اور پازیب سے کی گئی ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۲ از غسل میت، باب ۲۰ از بیع حیوان میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئیں گی انشاءاللہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ حرمت نظر دو قیدوں کے ساتھ مقید ہے: (۱) بقصد لذت ہو، (۲) عمداً ہو۔ اور اسی سے جمع بین الاحادیث ہو سکتی ہے (کہ جن میں جواز ہے وہ اس کے بغیر ہے۔ اور جہاں حرمت ہے وہ ان کے ساتھ ہے)۔ علاوہ بریں جن اعضا کا ڈھانپنا واجب نہیں ہے اس سے یہ لازم تو نہیں آتا کہ ان کا دیکھنا عمداً جائز ہے۔

باب ۱۱۰

سن رسیدہ (بوڑھی) عورتوں کا حکم؟

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ارشاد خداوندی: ﴿وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا﴾ (کہ وہ بوڑھی عورتیں جو اس سن و سال میں پہنچ گئی ہیں کہ اب وہ گھروں میں بیٹھ گئی ہیں اور نکاح کی کوئی طلب نہیں رکھتیں وہ کپڑے اتار سکتی ہیں)۔ ان کپڑوں سے کون سے کپڑے مراد ہیں؟ فرمایا: بڑی چادر جو (بطور پردہ) اوڑھی جاتی ہے۔ (الفروع)

۲۔ حلبی نے بھی سوال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا؟ امامؑ نے فرمایا: اس سے مراد بڑی چادر اور دوپٹہ ہے۔ راوی نے عرض کیا: کیا وہ کسی بھی شخص کے سامنے اتار سکتی ہیں؟ فرمایا: ہاں! بشرطیکہ زینت کا اظہار نہ ہو۔ پھر فرمایا: اور اگر ایسا نہ کریں تو بہتر ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن یونس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حسین نے اُن (حضرت امام معصوم علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ وہ گھر بیٹھنے والی بوڑھی عورتوں کا وہ کون سا سن و سال ہے جس کے بعد ان کے لئے سر اور بازوؤں کا کھلا رکھنا جائز ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ جب نکاح کرنے سے بیٹھ جائیں (اس کے قابل نہ رہیں)۔ (التہذیب)

۴۔ ابو الصلاح کنانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ بوڑھی عورتوں کیلئے کون سے کپڑے کا اتارنا جائز ہے؟ فرمایا: بڑی چادر۔ مگر یہ کہ وہ کنیز ہو کہ وہ دوپٹہ بھی اتار سکتی ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰۴ و ۱۰۷ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۱۱

ان مردوں کا حکم جن میں عورتوں کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ ﴿اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ (ان مردوں سے بھی پردہ کرنا واجب نہیں جن کو عورتوں کی خواہش نہ ہو) سے کون سے مرد مراد ہیں؟ فرمایا: وہ احمق جو عورتوں کے پاس نہیں جاتا۔ (الفروع، التہذیب، معانی الاخبار)

۲۔ دوسری حدیث میں جو بروایت عبدالرحمٰن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ﴿غیر اولی الاربة﴾ کی تفسیر میں مروی ہے اس میں احمق کے ساتھ یہ قید بھی ہے کہ جو (حماقت کی وجہ سے) دوسروں کی تولیت ونگرانی میں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ عبداللہ بن میمون قداح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مدینہ میں دو شخص (مخنث) (ھیت اور مانع نامی) رہتے تھے۔ ایک نے دوسرے سے کہا جبکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی باہمی گفتگو سن رہے تھے کہ جب تم (جنگ) طائف فتح کر لو انشاء اللہ تو غیلان ثقفی کی بیٹی کو نہ چھوڑنا (اسے ضرور حاصل کرنا) کیونکہ وہ ہنس مکھ، کشادہ آنکھ، خوش اخلاق (یا باکرہ) ہے، پتلی کمر والی، لمبی اور چمکیلی گردن اور سفید دانتوں والی ہے، وہ جب بیٹھتی ہے تو آلتی پالتی مار کر اور جب بات کرتی ہے تو گویا گاتی ہے، جب آتی ہے تو چار (دو ہاتھ اور دو پستان) کے ساتھ، جب جاتی ہے تو آٹھ (دو ہاتھ، دو پاؤں اور دو پیر اور دو پستان) کے ساتھ، اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان قدح کی مانند (اندام نہانی ہے)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان کی یہ گفتگو سن کر) فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں اولی الاربہ (شدید مردی خواہش رکھنے والے) ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو "عرایا" کے مقام پر (مدینہ سے دور) کر دیا۔ وہاں سے ہر جمعہ کے دن ان کو بازار میں (خرید وفروخت کیلئے) ہانک کر لایا جاتا تھا۔ (الفروع)

باب ۱۱۲

کافر ذمی عورتوں کے بالوں اور ہاتھوں پر نگاہ کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل ذمہ کی عورتوں کا کوئی احترام نہیں ہے (لہٰذا)

ان کی عورتوں کے بالوں اور ہاتھوں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ (الفروع)

۲۔ جناب حمید اللہ بن جعفر (حمیریؒ) باسناد خود ابوالبختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: فرمایا: اہل کوفہ (کی عورتوں) کے سروں (بالوں) پر نگاہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نیز فرمایا: مسلمان اہل ذمہ کے ہاں سفر یا کسی کام کے دوران (بلا اجازت) مہمان کے طور پر ٹھہر سکتے ہیں۔ جبکہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر مہمان نہیں بن سکتا۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۱۱۳ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱۳

بدوؤں اور اہل سواد (اہل ذمہ) کی عورتوں اور اسی طرح پاگل عورت کے بالوں پر نگاہ کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عباد بن صہیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ مقام تہامہ، بدوؤں، اہل سواد اور علوج (کی عورتوں کے) سروں (بالوں) پر نگاہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ اگر ان کو (بے پردگی) سے منع کیا جائے تو وہ اس سے باز نہیں آتے۔ فرمایا: اور جو عورت دیوانی ہو اس کے بالوں اور جسم پر نگاہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ عمداً (بقصد شہوت) نہ ہو۔ (الفروع، الفقیہ، علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہاں عمداً نظر کرنے سے مراد نظرِ شہوت ہے

باب ۱۱۴

(عام) کنیز، مدبرہ[۱]، مکاتبہ اور ام ولد کا نماز وغیرہ میں سر ڈھانپنے کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن بزیع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا امہات الاولاد (کنیزیں) مردوں کے سامنے سر سے کپڑا اٹھا سکتی ہیں؟

---

[۱] کنیزوں کے کئی اقسام ہیں: (۱) عام کنیز، (۲) ام الولد (اولاد والی کنیز)، (۳) مدبرہ کنیز (جس سے مالک کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہوگی)، (۴) مکاتبہ کنیز (جس کی قیمت مقرر کر کے مالک اس سے معاہدہ کرے کہ تو اپنی یہ قیمت ادا کر دے تو تو آزاد ہو جائے گی)، اس مکاتبہ کی پھر دو قسمیں ہیں: (۱) مشروطہ (جس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں یہ شرط کی جاتی ہے کہ جب تک پوری قیمت ادا نہیں کرے گی تب تک پوری کنیز رہے گی)، (۲) مطلقہ (جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مقررہ قیمت میں سے جس قدر ادا کرتی جائے گی اسی نسبت سے اتنی آزاد ہوتی جائے گی)۔ ان کے احکام میں فی الجملہ فرق ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

فرمایا: وہ سر ڈھانپ لیں (یعنی واجب ہے)۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے تھے کہ کنیز کیلئے نماز میں اوڑھنی اوڑھنے کی پابندی نہیں ہے اور یہی حکم مدبرہ، اور مکاتبہ مشروطہ کا ہے کیونکہ جب تک وہ اپنی مکاتبت کی پوری قیمت ادا نہ کرے تب تک وہ کنیز ہے اور تمام حدود میں اس پر کنیز والے احکام لاگو ہوں گے۔ (الفروع، الفقیہ، العلل)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے لباس مصلّی کے باب (۲۹) میں (اور یہاں باب ۱۱۳ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۱۵

اجنبیہ عورت کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز نہیں مگر کپڑے کے اوپر سے اور اس کی ہتھیلی کو نہ دبائے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیا کوئی مرد کسی نامحرم عورت سے مصافحہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ مگر کپڑے کے اوپر سے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ سماعہ بن مہران بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرد کے عورت کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: کسی شخص کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ عورت سے مصافحہ کرے ماسوا ان عورتوں کے جن سے اس کا نکاح حرام ہے جیسے بہن، بیٹی یا پھوپھی یا خالہ یا بھانجی وغیرہ اور جہاں تک اس عورت کا تعلق ہے جس سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے تو اس سے مصافحہ نہ کرے مگر کپڑے کے اوپر سے اور اس کی ہتھیلی کو نہ دبائے۔ (الفروع)

۳۔ مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ بیعت لیتے وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کو کس طرح چھوتے تھے؟ فرمایا: اپنے وضو کرنے والا طشت طلب فرماتے اور اس میں کچھ پانی ڈالتے پھر اس میں اپنا دایاں ہاتھ ڈبوتے پھر جس عورت سے بیعت لینا چاہتے اس سے فرماتے کہ تو بھی اس میں اپنا ہاتھ ڈبو۔ چنانچہ وہ اسی طرح اس میں اپنا ہاتھ ڈبوتی تھی جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈبوتے تھے۔ یہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عورتوں کو مسح کرنے (چھونے) کا طریقہ۔ (ایضاً، کذا فی الفقیہ)

۴۔ اسی قسم کی ایک اور حدیث کے آخر میں بروایت سعدان بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے،

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مقدس اس سے کہیں زیادہ پاک و پاکیزہ تھا کہ وہ کسی ایسی عورت کو مس کرے جو ان کی محرم نہ ہو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۱۷ و ۱۲۳ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱۶

محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا جائز ہے۔ اور مستحب ہے کہ کپڑے کے اوپر سے ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حکم بن مسکین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مجھ سے سعیدہ اور منہ خواہران محمد بن ابی عمیر نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سوال کیا کہ کیا عورت اپنے (دینی) بھائی کی عیادت کر سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کیا: اس سے مصافحہ بھی کر سکتی ہے؟ فرمایا: کپڑے کے اوپر سے! پھر ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ (اس کی دوسری بہن) اپنے (دینی) بھائیوں کی عیادت کرتی ہے؟ فرمایا: جب تو اپنے (دینی) بھائیوں کی عیادت کرے تو پھر رنگدار کپڑے نہ پہنا کر۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱۵ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۱۷

وہ امور جو عورتوں پر حرام ہیں اور وہ جو مکروہ ہیں اور وہ جو ان سے ساقط ہیں۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سعدان بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جنابؑ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عورتوں سے بیعت لینے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے (جو باب ۱۱۵ میں گزر چکی ہے) فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں سے بیعت لیتے وقت فرماتے تھے: اے عورتو! سنو، میں اس شرط پر تم سے بیعت لے رہا ہوں کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک نہیں بناؤ گی، چوری نہیں کرو گی، زنا کاری نہیں کرو گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گی، اپنے سامنے کسی پر تہمت تراشی نہیں کرو گی اور نیکی کے کاموں میں اپنے شوہروں کی اطاعت کرو گی۔ (پھر پوچھتے) کیا تم اقرار کرتی ہو؟ اور وہ عرض کرتیں: ہاں۔ (الفروع)

۲۔ ابو ایوب ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد

خداوندی ﴿وَ لَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ (کہ یہ عورتیں نیکی کے کاموں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی) کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ (کسی عزیز کے غم میں) اپنا گریبان چاک نہیں کرینگی، رخسارے پر طمانچہ نہیں مارینگی اور واویلا نہیں کرینگی، قبر کے پاس (ساتھیوں سے) پیچھے نہیں رہیں گی، کپڑا سیاہ نہیں کرینگی اور بال نہیں کھولیں گی۔ (ایضاً)

۳۔ عمرو بن ابی المقدام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ (حاضرین سے) فرما رہے تھے: کیا تم جانتے ہو کہ ﴿وَ لَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ (کہ عورتیں نیکی کے کام میں آپ کی مخالفت نہیں کرینگی) کا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ (علیہا السلام) سے فرمایا تھا: جب میری وفات واقع ہو جائے تو میری وفات کی وجہ سے منہ پر طمانچہ نہ مارنا (اور اسے زخمی نہ کرنا)، بال نہ کھولنا، واویلا نہ کرنا اور کسی نوحہ خواں کو کھڑا نہ کرنا۔ فرمایا: یہ ہے وہ معروف (نیکی) جس کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت نہ کرنا۔ (الفروع، معانی الاخبار)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث المناہی میں عورت کو اپنے شوہر کی (پیشگی) اجازت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت فرمائی۔ اور فرمایا کہ اگر وہ اس طرح نکلے گی تو اس پر آسمان کا ہر فرشتہ لعنت کرے گا اور ہر وہ چیز جن ہو یا انسان اس پر لعنت کرے گی جس کے پاس سے گزرے گی یہاں تک کہ واپس پلٹ کر گھر آئے۔ اور عورت کو اپنے شوہر کے علاوہ (دوسرے نامحرم) لوگوں کے لئے زیب و زینت کرنے کی مناہی فرمائی۔ اور اگر ایسا کرے گی تو خدا پر لازم ہوگا کہ اسے آتش دوزخ میں جلائے۔ اور عورت کو اپنے شوہر اور محرم آدمی کے سوا باقی لوگوں کے ساتھ پانچ ضروری جملوں سے زیادہ کلام کرنے کی مناہی فرمائی..... اور کپڑے کے بغیر عورت کو عورت کے ساتھ جسم ملانے کی ممانعت فرمائی۔ اور عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ علیحدگی میں بیتی بات بتانے کی ممانعت فرمائی.......... (یہاں تک کہ فرمایا) جو کوئی عورت اپنی زبان سے اپنے شوہر کو اذیت پہنچائے خدا اس کا کوئی صدقہ و خیرات اور اس کی کوئی نیکی قبول نہیں فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اسے راضی کرے۔ اگرچہ دن کو روزہ رکھے، رات مصلائے عبادت پر شب بیداری کرے، (راہِ خدا میں) غلاموں کو آزاد کرے۔ اور راہِ خدا میں (مجاہدوں کو) عمدہ گھوڑوں پر سوار کرائے۔ تاہم (اگر شوہر راضی نہیں ہے) تو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگی۔ اور یہی انجام اس شوہر کا

ہوگا جو عورت پر ظلم وستم کرے گا۔ پھر فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ رفق و مدارات سے پیش نہ آئے اور اسے ایسی باتوں کی تکلیف دے جو اس کی برداشت سے باہر ہوں تو خدا اس کی کوئی نیکی قبول نہیں کرے گا۔ اور وہ اس حال میں بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوگی کہ خدا اس پر ناراض ہوگا۔ (الفقیہ)

۵۔ حماد بن عمرو و انس بن محمد اپنے باپ (محمد) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! عورتوں پر جمعہ، جماعت، اذان و اقامت، مریض کی عیادت، جنازہ کی مشایعت، صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا، حجر اسود کو بوسہ دینا، قصر بنڈوانا نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کے لئے مسند قضاوت ہے اور نہ ہی ان سے مشورہ کیا جائے، اور ضرورت کے بغیر وہ (جانور) ذبح نہ کرے اور آواز بلند تلبیہ نہ کہے۔ قبر کے پاس قیام نہ کرے، اور (بے شک) خطبہ نہ سنے، اور خود بخود اپنے عقد و ازدواج کی متولی نہ بنے، اور اپنے گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نہ نکلے۔ اور اس حالت میں رات نہ گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔ اگرچہ زیادتی شوہر کی ہو۔ (الفقیہ، الخصال)

۶۔ عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ایک بار میں اور (جناب) فاطمہؑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ زار وقطار رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! یا رسول اللہؐ! کیا چیز آپ کو رُلا رہی ہے؟ فرمایا: جس رات مجھے معراج کرائی گئی (اور اس وقت مجھے جنت وجہنم بھی دکھائی گئی) تو میں نے اپنی امت کی عورتوں کو سخت عذاب میں مبتلا پایا۔ تو مجھے یہ چیز انوکھی لگی اور اس کی وجہ سے رو پڑا۔ پھر ان کے عذاب کی تفصیل بیان فرمائی اس پر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا: میرے پیارے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک بابا! ان عورتوں کے جرائم کی تفصیل تو بیان فرمائیں؟ کہ وہ کیا برے کام کرتی تھیں جن کی پاداش میں ان کو اس طرح سخت عذاب دیا گیا۔ فرمایا: وہ عورت جو بالوں کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی تھی یہ وہ عورت تھی کہ (نامحرم) مردوں سے اپنے بال نہیں ڈھانپا کرتی تھی۔ اور جو اپنی زبان کے بل پر لٹکی ہوئی تھی یہ وہ عورت تھی جو زبان سے اپنے شوہر کو اذیت پہنچاتی تھی۔ اور جو پستانوں کے بل لٹکی ہوئی تھی یہ وہ عورت تھی جو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر غیروں کی اولاد کو دودھ پلاتی تھی۔ اور جو عورت ٹانگوں کے بل لٹکی ہوئی تھی یہ وہ عورت تھی جو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھی۔ اور وہ عورت جو اپنا جسم نوچ رہی تھی یہ وہ عورت تھی جو (غیر) لوگوں کے لئے زینت کرتی تھی۔ اور وہ عورت جس کے ہاتھ اس کے پاؤں کے ساتھ

بندھے ہوئے تھے اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط تھے یہ وہ عورت تھی جو میلی کچیلی رہتی تھی اور غسل جنابت اور غسل حیض نہیں کرتی تھی۔ اور نہ ہی صاف ستھری رہتی تھی اور نماز کو خفیف جانتی تھی (نہیں پڑھتی تھی)..........اور وہ عورت جو اندھی بہری اور گونگی تھی یہ وہ عورت تھی جو زناکاری سے اولاد پیدا کر کے شوہر کے گلے مڑھ دیتی تھی۔ اور وہ عورت جو اپنا جسم قینچیوں سے کاٹ رہی تھی یہ وہ عورت تھی جو اپنا نفس (زناکاری کیلئے) لوگوں پر پیش کرتی تھی۔ اور وہ عورت جس کا چہرہ اور بدن جل رہا تھا اور وہ اپنی انتڑیاں کھینچ رہی تھی یہ وہ عورت تھی جو زناکاری کیلئے دلالی کرتی تھی۔ اور وہ عورت جس کا سر خنزیر کا تھا اور بدن گدھے کا تھا یہ چھوٹی چغلخور عورت تھی اور وہ جو کتے کی شکل کی تھی اور آگ اس کی دبر سے داخل ہو کر اس کے منہ سے نکل رہی تھی یہ نوحہ گر اور حاسد کنیز تھی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ویل (افسوس) ہے اس عورت کے لئے جو اپنے شوہر کو ناراض کرتی ہے۔ اور خوشخبری ہے اس عورت کے لئے جس کا شوہر اس سے راضی ہے۔ (عیون الاخبار)

باب ۱۱۸

مردوں کا اجنبیہ عورتوں کے پاس جانا ان کے ولیوں کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جعفر بن عمر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کے اجنبیہ عورتوں کے پاس ان کے سرپرستوں کی اجازت کے بغیر جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۲۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱۹

باپ کے پاس جب بیوی موجود ہو اور بیٹا اس کے پاس جانا چاہے تو اس کے لئے اذن طلب کرنا واجب ہے مگر باپ بیٹے کے پاس اجازت کے بغیر جا سکتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ایوب خزاز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آدمی جب اپنے باپ کے پاس جائے تو اجازت طلب کرے مگر جب باپ بیٹے کے پاس جائے تو اجازت طلب نہ کرے۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن علی الحلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا آدمی اپنے

باپ سے اذن طلب کرے؟ (جب اس کے پاس گھر میں جانا چاہے؟) فرمایا: ہاں۔ (پھر فرمایا) جب میں اپنے والد ماجدؑ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا تھا تو ان سے اجازت طلب کرتا تھا جبکہ ان کے پاس میری والدہ موجود نہ تھیں کیونکہ وہ میرے بچپن میں انتقال کر گئی تھیں۔ البتہ ان کی ایک اور بیوی تھیں۔ اور وہ کبھی اس طرح خلوت میں ہوتے تھے کہ میں اچانک ان کے پاس جانا مناسب نہیں سمجھتا تھا۔ اور نہ ہی وہ مجھ سے اس بات کو پسند کرتے تھے اور سلام کرنا زیادہ اچھا اور زیادہ قرینِ ثواب ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۲۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲۰

اپنی محرم عورتوں کے پاس جانے سے پہلے اجازت لینا واجب ہے جبکہ وہ شوہر دار ہوں اور جب آنے والا سلام نہ کرے تو اسے اجازت نہ دینا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ایوب خزاز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جب آدمی اپنی بیٹی اور بہن کے پاس جانا چاہے جبکہ وہ شادی شدہ ہوں تو پہلے اجازت طلب کرے۔ (الفروع)

۲۔ جراح مدائنی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جو شخص بالغ ہو تو وہ اپنی ماں، بہن، خالہ وغیرہ محارم میں سے اس کی اجازت کے بغیر (اچانک) داخل نہ ہو۔ اور ان آنے والوں کو اجازت نہ دو۔ جب تک کہ وہ سلام نہ کریں کیونکہ سلام کرنے میں خدائے رحمٰن کی اطاعت ہے۔ (ایضاً)

۳۔ عمرو بن شمر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ (علیہا السلام) کے پاس جانے کے لئے نکلے۔ جبکہ میں بھی ان کے ہمراہ تھا جب ہم دروازہ پر پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا۔ اور اسے کھٹکھٹایا۔ اور فرمایا: السلام علیکم۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب میں کہا: وعلیک السلام یا رسول اللہؐ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ بی بی نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہؐ! فرمایا: کیا میں اور میرا ساتھی دونوں داخل ہو جائیں؟ عرض کیا: میرے اوپر مقنعہ نہیں ہے۔ فرمایا: فاطمہؑ! چادر کے

بڑھے ہوئے پلو سے سر ڈھانپ لو۔ چنانچہ بی بی نے ایسا ہی کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: السلام علیک ابنی بی بی نے عرض کیا: وعلیک السلام یا رسول اللہؐ۔ فرمایا: کیا اندر داخل ہو جاؤں؟ عرض کیا: ہاں یا رسول اللہؐ! فرمایا: میں اور میرا ساتھی دونوں؟ بی بی نے عرض کیا: (بابا جان) آپ کے ہمراہ دوسرا شخص کون ہے؟ فرمایا: جابرؓ (اس پر بی بی خاموش ہو گئیں جو ان کی رضامندی کی دلیل تھی)۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے اور ان کے ہمراہ میں بھی داخل ہوا۔ دیکھا کہ شدت گرسنگی کی وجہ سے بی بی کا چہرہ مکڑی کے پیٹ کی مانند زرد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: (بیٹی) کیا وجہ ہے میں آپ کا چہرہ زرد دیکھ رہا ہوں؟ عرض کیا: بھوک کی وجہ سے ایسا ہے! اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دست دعا بلند کر کے یوں) دعا کی: ﴿اللّٰھم مانع الجوعة و دافع الضیعة اشبع فاطمة بنت محمد﴾ (اے بھوک کے دفع کرنے والے اور ضائع ہونے سے بچانے والے خدا فاطمہؑ بنت محمدؐ کو شکم سیر فرما)۔ جابر بیان کرتے ہیں کہ بخدا میں نے دیکھا کہ اسی وقت (کچھ کھائے پیے بغیر) ان کے سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے خون نیچے آرہا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور اس دن کے بعد پھر کبھی ان کو بھوک نہیں لگی۔ (ایضاً)

باب ۱۲۱

غلام اور بچے جب مردوں کے پاس جانا چاہیں تو تین اوقات میں ان سے اذن طلب کرنا ضروری ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تمہارے غلام اور نابالغ بچے تین اوقات میں تم سے اجازت طلب کریں (جب تمہارے پاس آنا چاہیں): (۱) نماز صبح سے پہلے، (۲) جب دوپہر کے وقت تم کپڑے اتارو، (۳) اور نماز عشاء کے بعد۔ یہ تین اوقات قابل ستر ہیں۔ ان کے علاوہ تمہارے لئے اور ان کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے پاس آ جاؤ۔ (الفروع)

۲۔ فضیل بن یسار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے آیت مبارکہ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ﴾ کے متعلق پوچھا گیا: یہ کون ہیں جن کو اذن طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟ فرمایا: تمہارے غلام اور کنیزیں اور وہ بچے جو ابھی نابالغ ہیں وہ ان تین اوقات میں جو قابل ستر ہیں اذن طلب کریں۔ نماز عشاء کے بعد، جب دوپہر

کے وقت تم (آرام کیلئے) کپڑے اتارتے ہو۔ اور نماز صبح سے پہلے۔ ہاں ان تین اوقات کے علاوہ تمہارے مملوک اور غلام اجازت کے بغیر جب چاہیں تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے آیت مبارکہ ﴿الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ کے متعلق فرمایا کہ یہ صرف غلام (مردوں) کے ساتھ مخصوص ہے۔ عورتوں کو شامل[1] نہیں۔ راوی نے عرض کیا کہ کیا عورتیں (کنیزیں) بھی ان تین اوقات میں اجازت طلب کریں؟ فرمایا: نہ۔ وہ بے شک آئیں اور جائیں اور تمہارے جو بچے نابالغ ہیں وہ اسی طرح ان اوقات میں اذن طلب کریں جس طرح بالغ طلب کرتے ہیں۔ (ایضاً کذا فی مجمع البیان عن الاماميںؑ)

باب ۱۲۲

گھر والوں سے تین بار اذن طلب کرنا اور سلام کرنا مستحب ہے پس اگر وہ اذن نہ دیں تو اذن طلب کرنے والا واپس لوٹ جائے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اذن تین بار طلب کیا جاتا ہے پہلی بار (گھر والے) سنتے ہیں دوسری بار ڈرتے ہیں (متوجہ ہوتے ہیں) اور تیسری بار اگر چاہیں تو اجازت دیں اور چاہیں تو نہ دیں۔ اس صورت میں اجازت طلب کرنے والے کو واپس لوٹ جانا چاہیے۔ (الخصال)

۲۔ جناب مفسر قمی باسناد خود عبید الرحمٰن بن ابوعبداللہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد قدرت ﴿حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا﴾ (اس وقت تک گھر میں داخل نہ ہو جب تک اذن طلب نہ کرلو) کے بارے میں فرمایا: استیناس (طلب اذن) یہ ہے کہ جوتا (پاؤں سمیت) زمین پر مارا جائے اور سلام کیا جائے۔ (تفسیر قمی)

۳۔ آیت مبارکہ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ﴾ (اگر ان گھروں میں داخل ہونا چاہو جن میں کوئی نہیں رہتا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے) کے بارے میں فرمایا: ان (گھروں) سے مراد حمام اور

---

[1] حدیث نمبر ۲ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ حکم غلاموں اور کنیزوں دونوں کو شامل ہے۔ جبکہ اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ حکم عورتوں کو شامل نہیں ہے۔ تو ان کے درمیان اس طرح جمع و توفیق ہو سکتی ہے کہ عورتوں (کنیزوں) کیلئے یہ اجازت طلب کرنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ صرف مستحب ہے۔ جبکہ غلاموں کے لئے بہر حال واجب ہے۔ (واللہ العالم)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

مسافر خانے ہیں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱۹ و ۱۲۱ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۲۳

عورتوں کے ساتھ مختص احکام کا تذکرہ

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود جابر بن یزید جعفی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ عورتوں پر اذان و اقامت اور جمعہ و جماعت نہیں ہے اور نہ حجر اسود کا بوسہ لینا، نہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونا ہے۔ اور نہ (حج میں) سر منڈوانا ہے۔ وہ صرف اپنے بالوں کی تقصیر کرینگی (چند بال کٹوائینگی) عورت کو قضاوت کا منصب نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی حکومت کی متولی ہوگی۔ نہ اس سے مشورہ طلب کیا جائے گا۔ اور نہ ہی ضرورت کے بغیر (کوئی جانور) ذبح کرے گی۔ وہ وضو کرتے وقت کلائی کے اندر سے ابتداء کرے گی جبکہ مرد باہر سے آغاز کرے گا۔ اور وہ مردوں کی طرح (سر کا) مسح نہیں کرے گی۔ بلکہ اس پر صرف یہ ہے کہ صبح و شام کی نماز کے وقت سر کے مسح کے مقام سے چادر اتارے گی۔ (اور سر پر مسح کرے گی) اور دوسری (تین) نمازوں میں چادر کے اندر انگلی داخل کرکے چادر اتارے بغیر مسح کرے گی اور جب نماز کیلئے کھڑی ہو تو پاؤں کو باہم ملا کر رکھے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھے۔ اور رکوع میں اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے، اور جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو زمین سے چمٹ کر سجدہ کرے اور جب سجدہ سے سر اٹھائے تو پہلے بیٹھے پھر کھڑی ہو۔ اور جب تشہد کے لئے (اکڑوں ہوکر) بیٹھے تو دونوں پاؤں کو بلند کرے اور رانوں کو آپس میں ملائے۔ اور جب تسبیح کرے تو انگلیوں پر گرہ دے (گنتی جائے) کیونکہ ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ جب اسے کوئی حاجت درپیش ہو تو مکان کی چھت پر چڑھ کر دو رکعت نماز (حاجت) پڑھے۔ اور اپنا سر آسمان کی طرف بلند کرے۔ کیونکہ جب وہ اس طرح کرے گی تو خدا اس کی دعا قبول فرمائے گا اور اسے ناکام نہیں کرے گا۔ اور سفر میں اس پر غسل جمعہ نہیں ہے۔ ہاں البتہ حضر میں اس کے لئے اس کا ترک کرنا روا نہیں ہے۔ اور حدود الٰہیہ میں عورتوں کی شہادت نافذ نہیں ہے اور نہ ہی طلاق اور رویت ہلال میں نافذ ہے۔ ہاں البتہ ان امور میں ان کی شہادت جائز ہے جن کی طرف نگاہ کرنا مرد کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور عورتوں کو راستے کے وسط میں چلنے کی گنجائش نہیں ہے۔ بلکہ ان کیلئے راستہ کے دونوں جانب ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے بالا خانوں میں رہائش رکھنا جائز نہیں ہے اور نہ لکھنا سیکھنا جائز ہے ہاں البتہ ان کے لئے چرخہ کاتنا اور

سورۂ نور سکھنا مستحب ہے۔ اور ان کیلئے سورۂ یوسف کا سکھنا مکروہ ہے اور اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اسے توبہ کرنے کو کہا جائے گا پس اگر وہ توبہ کرے تو فبہا ورنہ اسے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قید خانہ میں بند کر دیا جائے گا۔ اور اسے مرتد (فطری) مرد کی طرح قتل نہیں کیا جائے گا۔ ہاں البتہ اس سے سخت خدمت لی جائے گی۔ اور سوائے اتنی مقدار کے کہ جس سے اس کی جان بچ جائے مزید خورد و نوش کی کوئی چیز بھی اسے نہیں دی جائے گی۔ اور اسے بری غذا دی جائے گی اور پہننے کیلئے چھوٹے چھوٹے کپڑے دیئے جائیں گے۔ (یہ سب مرتد عورت کی سزا ہے)۔ اور اسے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے پر مارا پیٹا جائے گا۔ اور عورتوں پر کوئی جزیہ نہیں ہے۔ اور جب عورت کے ہاں ولادت کا وقت آئے تو گھر میں موجود سب عورتوں کو وہاں سے نکال دینا واجب ہے۔ تاکہ سب سے پہلے وہ اس کے قابل ستر مقام پر نگاہ نہ کریں۔ حیض اور جنب والی عورت کے لئے کسی موت اور اس کی تلقین کے وقت حاضر ہونا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ان سے (موجود) فرشتوں کو اذیت پہنچتی ہے اور ان کے لئے میت کو قبر میں اتارنا جائز نہیں ہے۔ اور جب کوئی عورت کسی جگہ سے اٹھے تو جب تک وہ جگہ ٹھنڈی نہ ہو جائے تب تک کسی مرد کا وہاں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ اور عورت کا جہاد اپنے شوہر سے اچھا سلوک کرنا ہے۔ عورت پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہے۔ اور جب عورت مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنے (پڑھانے) کا سب سے زیادہ حقدار اس کا شوہر ہے۔

اور کسی (مسلمان) عورت کیلئے کسی یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے سامنے ننگا ہونا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عورتیں اپنے شوہروں کے سامنے اس کا تذکرہ کرتی ہیں۔ اور جب عورت گھر سے باہر نکلے تو اس کیلئے خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔

اور عورت کیلئے (لباس وغیرہ میں) مردوں سے مشابہت پیدا کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ان مردوں پر جو اپنے آپ کو عورتوں کے مشابہ بنائیں اور ان عورتوں پر جو اپنے آپ کو مردوں کے مشابہ بنائیں لعنت کی ہے۔ اور عورت کے لئے (ہر قسم کے) زیور سے بالکل خالی ہونا جائز نہیں ہے۔ اگر چہ اپنی گردن میں کوئی دھاگہ ہی ڈال لے۔ اور اس کے ناخن سفید نظر نہیں آنے چاہئیں اگرچہ ان پر مہندی کا رنگ ہی چڑھائے۔ اور ایام ماہواری میں اسے ہاتھوں پر (مہندی وغیرہ کا) کوئی رنگ نہیں لگانا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح اس پر شیطان (کے حملہ کرنے) کا خوف ہے۔ اور جب عورت نماز پڑھ رہی ہو اور اسے کوئی ضروری کام در پیش آئے تو ہاتھ پر ہاتھ مارے (اور حاضرین کو متوجہ کرے) اور اگر مرد کو حالت نماز میں ایسی صورت حال پیش آئے تو وہ سر سے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور با آواز بلند تسبیح پڑھے۔ اور عورت کیلئے دوپٹے کے بغیر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ مگر یہ کہ وہ کنیز ہو کہ وہ ننگے سر نماز پڑھ سکتی ہے۔ اور عورت کیلئے نماز و احرام کے علاوہ ریشم کا کپڑا پہننا جائز ہے جبکہ مردوں کے لئے جہاد کے علاوہ اس کا استعمال حرام ہے۔ اور عورت کیلئے سونے کی انگوٹھی پہننا اور پہن کر

نماز پڑھنا جائز ہے۔ مگر مردوں کیلئے ایسا کرنا حرام ہے۔ اور حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: یا علیؑ! سونے کی انگوٹھی نہ پہن کیونکہ یہ جنت میں تمہاری زینت ہے۔ اور ریشم کا لباس نہ پہن کیونکہ یہ جنت میں تمہارا لباس ہے۔ اور عورت اپنے مال سے غلام آزاد نہیں کر سکتی اور نہ ہی نیکی کے کسی کام میں اسے صرف کر سکتی ہے مگر اپنے شوہر کی اجازت سے۔ اور وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ اور عورت سوائے محارم کے دوسرے مردوں سے مصافحہ نہیں کر سکتی مگر کپڑے کے اوپر سے۔ اور وہ بیعت بھی نہیں کر سکتی۔ مگر کپڑے کے اوپر سے۔ اور وہ شوہر کی اجازت کے بغیر مستحبی حج بھی نہیں کر سکتی اور عورت حمام میں نہیں جا سکتی (جہاں مرد نہاتے ہوں) اور یہ عورت کیلئے حرام ہے۔ اور ضرورت یا سفر کے علاوہ عورت زین پر سوار نہیں ہو سکتی۔ اور عورت کی میراث مرد سے نصف ہے۔ اور اس کی دیت (خون بہا) مرد کی دیت کا نصف ہے۔ اور جراحات (زخموں کی دیت) کے معاملہ میں عورت مرد کے برابر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ دیت کی ایک تہائی تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد مرد بلند ہو جاتا ہے اور عورت پست ہو جاتی ہے۔ اور جب کوئی عورت تنہا کسی مرد (کی اقتداء میں) نماز پڑھے تو وہ اس کے پیچھے کھڑی ہوگی۔ اور اس کے پہلو میں کھڑی نہیں ہوگی (جس طرح تنہا مرد کھڑا ہوتا ہے) اور جب عورت مر جائے تو نماز جنازہ پڑھنے والا اس کے سینہ کے پاس (اس کے بالمقابل) کھڑا ہوگا۔ اور مرد کے سر کے قریب کھڑا ہوگا۔ اور جب عورت کو قبر میں اتارا جائے تو اس وقت شوہر ایسی جگہ کھڑا ہوگا جہاں سے وہ اس کی سرینوں کو پکڑ کر اتار سکے۔ اور پروردگار کی بارگاہ میں عورت کا اس کے شوہر کی خوشنودی سے بڑھ کر کوئی سفارشی نہیں ہے۔ (الخصال)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اپنی کتاب المحاسن والاخبار میں باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں کو راستہ کے کناروں پر چلنے کا کوئی حق نہیں ہے بلکہ وہ راستہ کے وسط میں چلیں گی۔ (المحاسن والاخبار)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا نظام خانہ داری یوں تھا کہ آپؑ (باہر سے) لکڑی اکٹھا کر کے لاتے، پانی بھرتے اور جھاڑو دیتے تھے اور جناب سیدہؑ آٹا پیستیں، آٹا گوندھتیں اور روٹیاں پکاتی تھیں۔ (امالی شیخ طوسی)

باب ۱۲۴

غلام اپنی مالکہ کے کن اعضا پر نگاہ کر سکتا ہے؟

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن عمار اور یونس بن یعقوب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت کیلئے حلال نہیں ہے کہ اس کا غلام اس کے جسم کے کسی حصہ پر نگاہ کرے۔ سوائے اس کے بالوں کے اور وہ بھی عمداً نہ ہو۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت میں یوں وارد ہے کہ اگر غلام امین ہو تو اس کے لئے مالکہ کے بالوں پر نگاہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب یہ نگاہ عمدی نہ ہو یا بوقت حاجت و ضرورت ہو، یا یہ روایت سابقہ اور لاحقہ روایات کی بنا پر تقیہ پر محمول ہے۔

۳۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک غلام اپنی مالکہ کے بال اور اس کی پنڈلی پر نگاہ ڈال سکتا ہے؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں ابھی اوپر اس کی توجیہہ پیش کی جا چکی ہے۔

۴۔ معاویہ بن عمار بیان کرتے ہیں کہ ہم قریباً تیس (۳۰) آدمی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ میرے والد (عمار) آئے۔ امامؑ نے انہیں مرحبا کہا۔ (اپنے پہلو میں بٹھایا اور) دیر تک ان سے باتیں کرتے رہے پھر ہم سے فرمایا: ابو معاویہ کوئی خاص بات کرنا چاہتے ہیں......... چنانچہ ہم سب وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ پھر امامؑ نے مجھے واپس بلا لیا اور والد سے فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں (اور ساتھ ہی میری شکایت بھی کر دی) کہ یہ (صاحبزادے) گمان کرتے ہیں کہ مدینہ والے ایک ناجائز کام کرتے ہیں۔ امامؑ نے پوچھا: وہ کیا؟ عرض کیا: ایک قریشیہ اور ہاشمیہ جب (اونٹ پر) سوار ہونے لگتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ تو سیاہ فام (غلام) کے سر پر رکھتی ہے اور اپنی کلائی اس کی گردن پر رکھتی ہے۔ امامؑ نے (مجھے) فرمایا: اے بیٹا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا کہ پڑھا ہے؟ فرمایا: اس آیت کو پڑھ ﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ﴾...... یہاں تک کہ اس جملہ تک پہنچے: ﴿وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ﴾ پھر فرمایا: اگر غلام (اپنی مالکہ کے) بال اور پنڈلی دیکھے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ تقیہ پر محمول ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا غلام اپنی مالکہ کے بالوں پر نگاہ ڈال سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اور اس کی پنڈلی پر بھی۔ (الفقیہ)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود قاسم صیقل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ام علی نے ان (امام

۔۔۔؟ ۔۔۔ علیہ السلام) کی طرف مکتوب لکھا جس میں یہ دریافت کیا تھا کہ کیا مالکہ اپنے غلام کے سامنے سر سے چادر ہٹا سکتی ہے؟ اور یہ کہ آپ کے شیعوں میں اختلاف ہو گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ تم نے غلام کے سامنے مالکہ کے سر سے کپڑا اٹھانے کے بارے میں سوال کیا ہے؟ تو تو اس کے سامنے سر ننگا نہ کر کہ یہ مکروہ ہے۔ (التہذیب)

۷۔ جناب عبداللہ بن جعفرؒ باسنادِ خود حسین بن علوان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے اور وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کوئی غلام اپنی مالکہ کے بالوں پر نگاہ نہ کرے۔ (قرب الاسناد)

۸۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود کتاب الخلاف میں بیان کرتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے ارشادِ ایزدی ﴿اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ﴾ کی تفسیر میں کہا ہے کہ اس سے مراد کنیزیں ہیں نہ کہ مرد غلام[1] (کتاب الخلاف)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۲۵ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲۵
خصی مرد کا عورت پر نگاہ کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبد الملک بن عتبہ نخعی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ام الولد کے بارے میں سوال کیا کہ جب وہ غسل کر رہی ہو تو آیا اس کا خصی غلام اس کی طرف نگاہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن الحسن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص کا خصی غلام ہے جو اس کی عورتوں کے پاس جاتا ہے۔ اور انہیں وضو کے لئے پانی پہنچاتا ہے اور اس طرح ان کے بالوں پر نگاہ کرتا ہے تو؟ فرمایا: یہ جائز نہیں ہے۔ (کتب اربعہ)

۳۔ محمد بن اسماعیل بن بزیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا خصی (غلاموں)

---

[1] آیا غلام مملوک اپنی مالکہ پر نگاہ کر سکتا ہے یا نہ؟ اس میں اخبار و اقوال میں خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ ایک قول جواز کا ہے جسے علامہ حلی نے کتاب المختلف میں اختیار کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ دلیل میں اس ارشادِ خداوندی کو پیش کیا ہے: ﴿اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ﴾ (کہ جن سے پردہ واجب نہیں ہے ان میں سے ایک مملوک غلام بھی ہے)۔۔۔۔۔۔۔ اور دوسرا قول عدم جواز کا ہے جسے محقق حلی نے شرائع میں، شیخ طوسی نے کتاب الخلاف میں اور علامہ حلی نے کتاب تذکرہ میں اختیار کیا ہے۔ دلیل منع کی وہی عمومی دلیلیں ہیں اور انہوں نے آیت مبارکہ کے اس جملہ ﴿اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ﴾ سے مملوکہ کنیزیں مراد لی ہیں۔ اور یہی آخری قول احتیاط کے مطابق ہے۔ واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

سے آزاد عورتوں کو پردہ کرنا چاہیے؟ فرمایا: یہ لوگ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی بیٹیوں کے پاس آتے جاتے تھے اور وہ ان سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔ راوی نے عرض کیا: کیا وہ (خصی) آزاد تھے؟ فرمایا: نہ۔ عرض کیا: اگر (خصی مرد) آزاد ہوں تو کیا ان سے پردہ کیا جائے گا؟ فرمایا: نہ۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، عیون الاخبار)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں وارد ہے کہ جب امام علیہ السلام سے یہی سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے رہنے دو...... اور کوئی جواب نہ دیا۔ اور یہ تقیہ کی دلیل ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ سابقہ حدیث کی کئی توجیہیں ہو سکتی ہیں: (۱) ممکن ہے کہ امامؑ کی بیٹیاں چھوٹی (نابالغ) ہوں! (۲) ممکن ہے خصی غلام نابالغ ہوں۔ (۳) ممکن ہے کہ عمداً نگاہ نہ کرتے ہوں۔ (۴) اور ممکن ہے کہ خدمت گزاری اور (۵) ضرورت کے تحت ایسا کرتے ہوں؟ (واللہ العالم۔

۵۔ جناب شیخ حسن طوسیؒ باسناد خود علی بن علی دعبل خزاعی کے بھائی سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میری بہن سکینہ بنت علیؑ کے پاس (خصی) غلام لایا گیا۔ موصوفہ نے اس سے اپنا سر ڈھانپ لیا۔ ان کی خدمت میں عرض کیا گیا: یہ تو غلام ہے (اور خصی بھی)؟ فرمایا: آخر ہے تو مرد۔ یہ الگ بات ہے کہ ممنوع الشہوت ہے۔ (آمالی فرزند شیخ طوسی)

۶۔ جناب حسن بن فضل طبرسیؒ امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت خصی کے سامنے ننگے سر نہ بیٹھے۔ (مکارم الاخلاق)

۷۔ جناب ابن جنید اپنی کتاب احمدی میں فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام و حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے خصی کیلئے خواہ وہ غلام ہو یا آزاد۔ آزاد عورتوں پر نگاہ کرنے کی کراہت روایت کی ہے۔ (کتاب الاحمدی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ شاید یہاں کراہت سے مراد حرمت ہے۔ اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲۶

آزاد عورت پر بلوغت کے بعد پردہ کرنا واجب ہے۔ اس سے پہلے نہ۔ اور اس پر بالغ اجنبی مرد سے بالوں کا چھپانا واجب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: لڑکی جب بالغ ہو جائے تو اس کے لئے چادر لینا ضروری ہے۔ مگر یہ کہ اسے چادر دستیاب نہ ہو۔ (الفروع)

۲۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نابالغ بچی کے بارے میں سوال کیا کہ کب اس پر سر کا ڈھانپنا واجب ہے؟ اور کب اس کے لئے نماز کے لئے چادر اوڑھنی واجب ہے؟ فرمایا: اس وقت تک سر نہ ڈھانپے جب تک اس پر نماز حرام نہ ہو جائے (یعنی حیض نہ آئے)۔ (الفروع، علل الشرائع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن احمد بن ابی نصر سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بچہ جب سات برس کا ہو تو اسے نماز کے لئے کہا جائے اور جب تک اسے احتلام نہ ہو (بالغ نہ ہو) عورت اس سے سر نہ ڈھانپے۔ (الفقیہ، کذا فی قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الصلوٰۃ (باب ۲۸) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۲۷

بچی کی وہ حد جس تک مرد اسے اٹھا سکتا ہے اور شہوت کے بغیر اسے بوسہ دے سکتا ہے اور بچہ کی وہ حد جب تک وہ عورت کو بوسہ دے سکتا ہے؟ اور عورت اسے ننگے بدن چھو سکتی ہے؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو احمد کاہلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ وہ بچی جو میری محرم نہیں ہے میں کب تک اسے گود میں بٹھا سکتا ہوں اور اسے بوسہ دے سکتا ہوں؟ فرمایا: جب چھ سال کی ہو جائے تو اسے گود میں نہ لو۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب بچی چھ سال کی ہو جائے تو تمہیں اسے بوسہ نہیں دینا چاہیے۔ (الفروع)

۳۔ ہارون بن مسلم بعض رجال سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ بنی ہاشم کے کچھ آدمیوں نے آنجنابؑ کو مع ان کے خانوادہ کے چند لوگوں کے دعوت دی۔ اور وہ اپنی ایک بچی لایا جسے تمام اہل بزم نے اپنے قریب کیا (اور پیار کیا)۔ جب امام علیہ السلام کے قریب پہنچی تو امامؑ نے اس کا سن دریافت کیا۔ عرض کیا گیا کہ پانچ سال .... تو جنابؑ نے اسے دور کر دیا۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زکریا مومن سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب بچی چھ سال کی ہو جائے تو کوئی لڑکا اسے بوسہ نہ دے اور جب کوئی لڑکا سات سال

سے بڑھ جائے تو وہ عورت کو بوسہ نہ دے۔ (الفقیہ)

۵۔ غیاث بن ابراہیم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بچی جب چھ سال کی ہو جائے تو اس کی ماں کا اسے کپڑوں کے بغیر مس کرنا زنا کا ایک شعبہ ہے۔ (ایضاً)

باب ۱۲۸

عمر کی وہ حد جب بچوں کو الگ الگ سلانا چاہیئے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن میمون سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بچہ اور بچہ، بچہ اور بچی، بچی اور بچی جب دس برس کے ہو جائیں تو ان کو الگ الگ سلانا چاہیئے۔ (الفقیہ)

۲۔ فرماتے ہیں اور مروی ہے کہ جب بچے چھ سال کے ہو جائیں تو ان کو الگ الگ سلانا چاہیئے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۷۴ از نکاح میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲۹

عورت کیلئے اجنبی مرد کا دیکھنا حرام ہے۔ اگرچہ وہ اندھا ہی کیوں نہ ہو؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار عبداللہ بن ام مکتوم نے (جو کہ نابینا تھے) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذنِ دخول طلب کیا۔ جبکہ آپ کے پاس عائشہ اور حفصہ موجود تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: اٹھو اور مکان کے اندر داخل ہو جاؤ اس پر دونوں نے کہا کہ وہ تو نابینا ہے؟ فرمایا: اگر وہ تمہیں نہیں دیکھ سکتا تو تم تو اسے دیکھ سکتی ہو۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس عورت پر خدا کا قہر و غضب سخت ہوتا ہے جو شوہر دار ہو اور اپنے شوہر یا کسی محرم کے علاوہ کسی اجنبی آدمی کو آنکھ بھر

کر دیکھے اور اگر وہ اس طرح کرے تو خدائے جبار اس کے ہر عمل کو حبط کر دیتا ہے۔ اور اگر اس (شوہر) کے بستر کو کسی غیر مرد سے روندوائے (اس سے بدکاری کرے) تو خدا پر لازم ہوگا کہ اسے عذاب قبر میں مبتلا کرے اور اسے دوزخ کی آگ میں جلائے۔ (عقاب الاعمال)

۳۔ جناب شیخ حسن طبرسیؒ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ایک حدیث کے ضمن میں جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا کہ عورتوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ کسی نامحرم مرد کو نہ دیکھیں اور کوئی اجنبی آدمی ان کو نہ دیکھے۔ (مکارم الاخلاق)

۴۔ ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں اور میمونہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ابن ام مکتوم نے اذنِ دخول طلب کیا۔ اور یہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ پردہ کرو۔ ہم نے کہا: یا رسولَ اللہ! وہ تو اندھا ہے؟ فرمایا: کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۳۰

مرد کیلئے اجنبیہ عورت کا علاج معالجہ اور ضرورت کے تحت اس کی طرف نگاہ کرنا جائز ہے اور اسی طرح عورت کے لئے بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو حمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک مسلمان عورت کے جسم کے کسی ایسے حصہ میں کوئی تکلیف پیدا ہوتی ہے جس کی طرف اجنبی مرد کے لئے نگاہ کرنا جائز نہیں ہے اسے کوئی زخم ایسا ہو جاتا ہے یا جسم کا کوئی حصہ ٹوٹ جاتا ہے اور عورتوں کی نسبت مرد اس کا اچھا علاج کر سکتا ہے تو آیا معالج کے لئے اس کی طرف نگاہ کرنا جائز ہے؟ فرمایا: جب اضطرار ہو تو اگر چاہے تو وہ مرد سے اپنا علاج معالجہ کرا سکتی ہے۔ (الفروع)

۲۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ آیا ایک بچہ عورت کو پچھنے لگا سکتا ہے؟ فرمایا: جب (وہ طفل ممیز ہو یعنی) اچھی طرح عورت کی صفت (اور اس کی ہیئت) بیان کر سکتا ہو تو پھر نہ۔ (ایضاً)

۳۔ جناب علی بن جعفرؒ اپنی کتاب میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے

سوال کیا کہ اگر کسی عورت کی ران یا پیٹ یا کاندھے میں کوئی زخم (وغیرہ) ہو تو آیا کوئی مرد علاج کی غرض سے اس کی طرف نگاہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔[1] (ایضاً)

۴۔ نیز بیان کرتے ہیں کہ مزید برآں سوال کیا کہ کسی مرد کے پیٹ یا اس کی سرین پر کوئی زخم ہو تو آیا عورت اس پر نگاہ کر کے اس کا علاج کر سکتی ہے؟ فرمایا: اگر اس میں کوئی شرم کی بات نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

باب ۱۳۱

مرد کیلئے عورتوں کو پہلے سلام کرنا، اور ان کو کھانے کی دعوت دینا مکروہ ہے بالخصوص جبکہ عورت جوان ہو۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسعدہ بن صدقہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ عورتوں کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو۔ اور انہیں کھانے کی دعوت نہ دو۔ کیونکہ عورت گونگی بھی ہے اور قابل ستر بھی۔ لہٰذا اس کے گونگے پن کا علاج تو خاموشی سے کرو۔ اور ان کے قابل ستر ہونے کا علاج گھروں میں رکھ کے کرو۔ (الفروع)

۲۔ غیاث بن ابراہیم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت کو سلام نہ کرو۔ (ایضاً)

۳۔ ربعی بن عبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عورتوں کو سلام کرتے تھے اور وہ آپ کے سلام کا جواب دیتی تھیں۔ اسی طرح حضرت امیر علیہ السلام عورتوں کو سلام کرتے تھے۔ ہاں البتہ جوان عورت کو سلام کرنا ناپسند کرتے تھے۔ اور (دوسروں کو تنبیہ کی خاطر) فرماتے تھے کہ اس صورت میں مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی وجہ سے مجھ میں وہ چیز پیدا ہو جائے جس کا ضرر وزیاں سلام کے اجر وثواب سے زیادہ ہو۔ (الاصول، الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس روایت کو حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی مرسلاً نقل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی ذات سے تعبیر کر کے یہ مسئلہ دوسروں کیلئے بیان فرمایا ہے۔ نیز آپ کا یہ مقصد بھی ہو سکتا ہے کہ شاید اس صورت میں کوئی بدبین آپ کے بارے میں کوئی غلط گمان کر کے کافر نہ بن جائے۔

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عمار ساباطی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب عورتیں مردوں کی بزم میں وارد ہوں تو کس طرح سلام کریں؟ فرمایا:

---

[1] اس کی بظاہر یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ جب اس کی ضرورت نہ ہو یعنی اس تکلیف کی معالج عورت موجود ہو جو مرد جیسی یا اس سے زیادہ ماہر ہو۔ ورنہ ظاہر ہے کہ (الضرورات تبیح المحظورات) یعنی ضرورت تو حرام کو بھی حلال بنا دیتی ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

عورت کہے: علیکم السلام اور مرد (جواب میں) کہے: السلام علیکم۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب العشرہ میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۳۲

عورتوں کا (گھروں سے) باہر نکلنا اور مردوں کے ساتھ اختلاط (میل جول) پیدا کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: اے عراق والو! مجھے یہ اطلاع دی گئی ہے کہ تمہاری عورتیں راستہ میں مردوں کو دھکے دیتی ہیں۔ کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ جناب برقی نے بھی اپنی کتاب المحاسن میں اس روایت کو درج کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے۔ فرمایا: جو شخص غیرت مند نہیں ہے اس پر خدا لعنت کرتا ہے۔ (الفروع، المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: کیا تمہیں شرم نہیں آتی اور غیرت نہیں کرتے کہ تمہاری عورتیں بازاروں میں جاتی ہیں اور وہاں کافروں کے ساتھ شانہ ملا کر چلتی ہیں۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۴ و ۷۰ و ۱۱۷ و ۱۲۳ اور باب ۷۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳۶ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳۳

دیوثی حرام ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کے ساتھ خداوند عالم قیامت کے دن ہمکلام نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے: (۱) بوڑھا زناکار، (۲) دیوث (بے غیرت مرد)۔ (۳) وہ عورت جو اپنے شوہر کے بستر کو (زناکاری سے) روندتی ہے۔ (الفروع، عقاب الاعمال)

۲۔ عبداللہ بن میمون القداح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دیوث پر جنت حرام ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (یہاں باب ۷۷ میں اور اس سے پہلے باب ۴۹ از جہاد النفس میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۱۶ از نکاح محرم میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ۔

باب ۱۳۴

بے محل غیرت کرنا جائز نہیں ہے اور جب عیب ظاہر ہو تو اس کو نظر انداز کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو بن ابی المقدام سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور عبدالرحمٰن بن کثیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے جناب امام حسن علیہ السلام کے نام مکتوب میں فرمایا: خبردار بے محل غیرت نہ کرنا، کیونکہ ایسا کرنا بے عیب عورت کو بھی عیبدار بنا دیتا ہے۔ لیکن ان کے معاملات کی کڑی نگرانی کر۔ پس جب کوئی عیب دیکھو تو خواہ (وہ عیب) چھوٹا ہو یا بڑا اس پر جلدی اعتراض کر۔ بے محل غیرت یہ ہے کہ تم کسی بری الذمہ کو عتاب کرو۔ اس طرح گناہ بڑا ہو جائے گا اور عتاب ہلکا (اس کا وزن ہلکا) ہو جائے گا۔ (الفروع)

۲۔ جناب احمد بن ابو عبداللہ برقی باسناد خود ابن محبوب ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جناب ابراہیمؑ غیور تھے اور خدا اس شخص کی ناک کاٹے (اسے ذلیل کرے) جو غیور نہیں ہے۔ (المحاسن)

۳۔ غیاث (بن ابراہیم) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا مومن کی خاطر غیرت کرتا ہے۔ تو مومن کو بھی غیرت کرنی چاہیے اور جو غیرت نہیں کرتا اس کا دل ٹیڑھا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۷۷ و ۷۸ اور ۱۳۲ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۳۵

حلال کام میں غیرت کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد جمیل بن دراج سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے بعد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (علی

وفاطمہ علیہا السلام سے) فرمایا تھا: جب تک میں واپس نہ آؤں تم کوئی نیا کام نہ کرنا۔ حلال میں کوئی غیرت نہیں ہے۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو بستر میں ان دونوں کے درمیان اپنے پاؤں دراز فرمائے۔ (الفروع)

باب ۱۳۶

بوڑھی عورتوں کے علاوہ دوسری عورتوں کا عیدین اور جمعہ کے (اجتماعات میں) جانا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن شریح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عورتوں کا عیدین میں جانا کیسا ہے؟ فرمایا: نہ۔ ماسوا بوڑھی عورت کے۔ (الفروع)

۲۔ یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ عورتوں کا عیدین اور جمعہ کے اجتماعات میں جانا کیسا ہے؟ فرمایا: نہ۔ مگر یہ کہ عورت سن رسیدہ ہو۔ (ایضاً)

باب ۱۳۷

اس عورت کے کاروبار کا حکم جو (بدن پر) نقش ونگار کرتی ہے یا کرواتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نقش ونگار کرنے والی اور کرانے والی اور جھوٹی بولی دینے والا اور دلوانے والا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر ملعون ہیں۔ (الفروع)

۲۔ قبل ازیں (باب ۱۸ از نماز جمعہ باب ۲۸ از نماز عیدین میں) مصنوعی بال لگانے کے بارے میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا جا چکا ہے کہ عورت جس طرح بھی اپنے شوہر کے لئے زینت کرے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

باب ۱۳۸

شوال کے مہینہ میں شادی کرنا مکروہ نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود مسعدہ بن صدقہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے جبکہ ان سے شوال میں شادی کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تھا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عائشہؓ سے شوال میں شادی کی تھی۔ اور فرمایا: یہ شوال میں شادی کرنے کی کراہت پہلے زمانہ کے لوگوں میں تھی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ (اس مہینہ میں) طاعون کی وبا پھوٹتی تھی اور زیادہ باکرہ عورتیں اور مملوکہ (کنیزیں) ہلاک ہو جاتی تھیں جس کی وجہ سے وہ اس مہینہ میں عقد و ازدواج کو ناپسند کرتے تھے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ جناب شیخ حسن بن حضرت شیخ طوسیؒ اپنی کتاب امالی میں بیان کرتے ہیں۔ مروی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے رقیہ زوجۂ عثمان کی وفات کے سترہ دن بعد جنگ بدر سے واپسی پر جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے شادی فرمائی۔ جبکہ شوال کے کچھ دن گزر چکے تھے۔ (امالی فرزند شیخ طوسی علیہ الرحمہ)

۳۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ یہ شادی چھ ذی الحجہ کو ہوئی تھی۔ (ایضاً)

باب ۱۳۹

جو شخص کسی وجہ سے شادی نہ کر سکے وہ بال بڑھائے اور روزے زیادہ رکھے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن یحییٰ سے اور وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! مجھے شادی کرنے کی استطاعت نہیں ہے۔ لہٰذا میں آپ کی خدمت میں اپنے تجرد کی شکایت کرتا ہوں! فرمایا: اپنے بدن کے بال بڑھا اور ہمیشہ روزہ رکھ (چنانچہ اس نے ایسا کیا) اور اس طرح اس کی شہوت جاتی رہی۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن ابی زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی کسی آدمی کے بال بڑھتے ہیں تو اس کی شہوت کم ہو جاتی ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے کتاب الصوم (باب ۳) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۴۰

بیویوں اور کنیزوں کی کثرت اور افراط کے بغیر بکثرت مقاربت کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود معمر بن خلاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے کہ تین چیزیں نبیوںؑ کی سنت میں سے ہیں: (۱) عطر لگانا، (۲) (زائد) بالوں کا منڈوانا، (۳) بکثرت مقاربت کرنا۔ (الفقیہ، الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ (مرسلا) روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بقاء (طول حیات) چاہتا ہے حالانکہ (خدا کے سوا) کسی کے لئے بقا نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ صبح کا کھانا جلدی کھائے، جوتا عمدہ پہنے، چادر چھوٹی رکھے، اور عورتوں سے مباشرت کم کرے۔ عرض کیا گیا: چادر کے چھوٹے رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: قرض کم لے۔ (الفقیہ، کذا فی امالی الشیخ)

۳۔ مسعدہ بن صدقہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ان کی خدمت میں عرض کیا گیا: کیا وجہ ہے کہ مومن سب سے زیادہ صاحب عزت کیوں ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ ایمان کی عزت اس کے دل میں ہے اور خالص ایمان اس کے سینہ میں ہے......... عرض کیا گیا: کیا وجہ ہے کہ مومن زیادہ نکاح کرتا ہے؟ فرمایا: چونکہ حرام کاری سے اجتناب کرتا ہے اور صرف حلال پر اکتفا کرتا ہے (لہذا چاہتا ہے کہ بطریق حلال زیادہ نکاح کرے)۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار شیخین جناب ام سلمہؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ تو پہلے ایک اور شخص کی زوجیت میں رہ چکی ہے اور (اب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت میں ہے) تو نے اس کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے پایا؟ ام سلمہؓ نے کہا: وہ بھی عام مردوں جیسے مرد ہی ہیں......... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس بات کی اطلاع ملی تو آپ کو بہت غصہ آیا۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں جبکہ صبح سحری کا وقت ہوا تو جبرئیل امین علیہ السلام جنت کے ایک کاسہ میں ھریسہ (مخصوص قسم کا حلوہ) لے کر نازل ہوئے۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! یہ ھریسہ آپؐ کے لئے جنت کی حوروں نے تیار کیا ہے اسے آپؐ خود کھائیں۔ علیؑ کھائیں اور آپ کی اولاد کھائے۔ اور کسی کے لئے اس کا کھانا مناسب نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ اور امام حسن وحسین علیہم السلام سب اکٹھے بیٹھے۔ اور سب نے مل کر وہ ھریسہ کھایا۔ جس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس مردوں کی قوت مباشرت کے برابر قوت عطا ہوگئی۔ چنانچہ وہ جب چاہتے تو ایک ہی رات میں اپنی تمام بیویوں کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔ (الفروع)

۵۔ حسن بن الجہم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ خضاب کیا ہوا ہے۔ پھر فرمایا: انبیاءؑ کے اخلاق میں سے ایک خلق صفائی کرنا، خوشبو لگانا، بال منڈوانا اور بکثرت مقاربت کرنا بھی ہے۔ پھر فرمایا

کہ جناب سلیمانؑ بن داؤدؑ کے پاس ایک ہزار عورتیں ایک ہی محل میں رہتی تھیں جن میں تین سو تو حق مہر والی (آزاد) اور سات سو کنیزیں تھیں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چالیس مردوں کی قوت تھی۔ اور ان کے ہاں نو بیویاں تھیں اور ایک شب و روز میں سب کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔ (ایضاً)

۶۔ ابوبصیر وغیرہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے نام ونسب کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (۱) عائشہ، (۲) حفصہ، (۳) ام حبیب دختر ابوسفیان بن حرب، (۴) زینت بنت جحش، (۵) سودہ بنت زمعہ، (۶) میمونہ بنت حارث، (۷) صفیہ بنت حی بن اخطب، (۸) ام سلمہ بنت امیہ، (۹) جویریہ بنت حارث۔ عائشہ بنی تیم (تیم)، حفصہ بنی عدی اور ام سلمہ بنی مخزوم، سودہ بنی اسد بن عبد العزیٰ اور زینب بنت جحش بنی اسد سے تھیں جن کا شمار بنی امیہ سے ہوتا تھا، ام حبیب بنت ابوسفیان بنی امیہ سے تھیں اور میمونہ بنت حارث بنی ہلال سے تھیں، صفیہ بنت حی بن اخطب بنی اسرائیل سے تھیں، اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپؐ کے پاس نو بیویاں موجود تھیں۔ ان کے علاوہ آپ کی کچھ اور بیویاں بھی تھیں جنہوں نے اپنا آپ آپؐ کے لئے ھبہ کر دیا تھا۔ علاوہ بریں (۱۰) جناب خدیجۃ الکبریٰ جو آپ کی اولاد کی ماں تھیں، (۱۱) زینت بنت ابی الجون جس نے دھوکہ دیا تھا۔ (۱۲) ایک کندیہ عورت تھی۔ (ایضاً)

۷۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود جعفر بن محمد بن عمارہ سے اور وہ اپنے والد (محمد) سے اور وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل پندرہ عورتوں سے نکاح کیا تھا جن میں سے دو تو (شادی سے پہلے) فوت ہو گئیں۔ اور تیرہ کے ساتھ دخول فرمایا۔ اور جب آپؐ کی وفات ہوئی تو نو بیویاں موجود تھیں (ان سب کی تفصیل یوں ہے) وہ دو (جن کا شادی سے قبل) انتقال ہو گیا وہ عمرہ اور شفبا تھیں۔ اور وہ تیرہ جن سے آپؐ نے دخول فرمایا وہ یہ ہیں: (۱) سب سے پہلی خدیجہ بنت خویلدؓ، (۲) پھر سودہ بنت زمعہ، (۳) پھر ام سلمہؓ جن کا نام ھند بنت ابی امیہ تھا، (۴) پھر ام عبداللہ عائشہ بنت ابوبکر، (۵) پھر حفصہ بنت عمر، (۶) پھر زینب بنت خزیمہ بن حارث ام المساکین، (۷) پھر زینت بنت جحش، (۸) پھر ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان، (۹) پھر میمونہ بنت حارث، (۱۰) پھر زینب بنت عمیس، (۱۱) پھر جویریہ بنت حارث، (۱۲) پھر صفیہ بنت حی بن اخطب اور (۱۳) جس نے اپنا نفس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ھبہ کیا تھا وہ خولہ بنت حکیم سُمّی تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو کنیزیں تھیں (۱۴) ماریہ قبطیہ، (۱۵) ریحانہ خندفیہ۔ جن کو بیویوں کے ساتھ وقت دیتے تھے۔ اور وہ نو بیویاں جن کو چھوڑ کر آپ کا انتقال ہوا وہ یہ ہیں: (۱) عائشہ، (۲) حفصہ، (۳) ام سلمہ، (۴) زینت بنت جحش، (۵) میمونہ بنت الحارث، (۶) سودہ بنت زمعہ، (۷) ام حبیبہ

بنت ابوسفیان، (۸) صفیہ بنت حی بن اخطب، (۹) جویریہ بنت الحارث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام بیویوں سے افضل جناب خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ ان کے بعد ام سلمہؓ بنت ابی امیہ کا مقام ہے۔ اور ان کے بعد میمونہ بنت الحارث۔ (الخصال)

۸۔ جناب سعود عیاشیؒ اپنی تفسیر میں باسناد خود یونس بن عبدالرحمٰن سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر چیز میں اسراف ہوتا ہے مگر عورتوں میں نہیں۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے: ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ﴾ (تمہیں جس قدر عورتیں پسند ہوں شادی کرو، دو دو، تین تین اور چار چار) .... اور فرماتا ہے: ﴿وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ﴾ (ان (نوقسموں) کے علاوہ عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں)۔ اور فرماتا ہے: علاوہ بریں مملوکہ کنیزیں بھی حلال ہیں۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۹۰ از آداب حمام، باب ۳۲ از ملابس، اور یہاں باب ا وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ایسی حدیثیں بھی بیان ہوں گی جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد دائمی میں چار سے تجاوز جائز نہیں ہے مگر متعہ اور مملوکہ میں جائز ہے۔

باب ۱۴۱

صفائی ستھرائی اور زیب وزینت کرنا مردوں اور عورتوں کیلئے مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن الجہم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو خضاب کئے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! آپؑ نے خضاب کیا ہے؟ فرمایا: (مرد کا) زیب وزینت کرنا عورتوں کی عفت و پاکدامنی میں اضافہ کرتا ہے (پھر فرمایا) عورتوں نے اس لئے پاکدامنی ترک کر دی ہے کہ ان کے شوہروں نے زیب وزینت ترک کر دی ہے۔ پھر فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تو اس (عورت) کو اس حالت میں دیکھے جس پر وہ صفائی نہ کرنے پر تمہیں دیکھتی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہ۔ فرمایا: یہی وہ بات ہے (جو میں نے کہی ہے) پھر فرمایا: نبیوںؑ کے اخلاق میں سے ہے: صفائی کرنا، خوشبو لگانا، بال منڈوانا، اور بکثرت مقاربت کرنا۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ابواب الخضاب از آداب حمام اور باب ا از ملابس میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۴۲

شادی کے موقع پر مبارکباد دینا مستحب ہے اور اس کی کیفیت؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبداللہ برقی سے اور وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ (زہرا سلام اللہ علیہا) کی شادی کی تو لوگوں نے مرفۃ الحالی اور بیٹوں کے ساتھ مبارک باد دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلکہ خیر و برکت کے ساتھ تبریک پیش کرو۔(الفروع)

باب ۱۴۳

اس عورت سے شادی کرنا مکروہ ہے جسکا باپ دادا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ملعون ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سدیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے سدیر! مجھے اطلاع ملی ہے کہ کوفہ کی عورتیں حسین و جمیل بھی ہیں اور شوہروں کے ساتھ اچھا سلوک بھی کرتی ہیں؟ تو تم میرے لئے وہاں سے ایک اچھی سی عورت تلاش کرو۔ میں نے عرض کیا: میں ایسی عورت تک پہنچ گیا ہوں جو کہ فلانہ بنت فلاں بن محمد بن الاشعث بن قیس ہے۔ فرمایا: اے سدیر! حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں پر لعنت کی تھی اور وہ لعنت ان کے آئندہ نسلوں میں بھی قیامت تک جاری رہے گی۔ اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میرا جسم کسی جہنمی کے جسم کو مس کرے۔(الفروع)

باب ۱۴۴

عورت کیلئے اپنے شوہر پر جادو کرنا حرام ہے اگرچہ اس کی جلب محبت کیلئے بھی کیوں نہ ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے اس عورت سے فرمایا: جس نے آپ کی خدمت میں شکایت کی تھی کہ میرا شوہر میرے ساتھ سخت روش اختیار کرتا ہے۔ اور میں نے ایک عمل (جادو) کیا ہے جس کی وجہ سے وہ مجھ پر مہربان ہو جائے گا۔ فرمایا: افسوس ہے تیرے لئے! تو نے سمندروں کو مکدر کر دیا، مٹی کو مکدر کر دیا اور تجھ پر نیکوکار فرشتوں نے اور آسمان و زمین کے فرشتوں نے لعنت کی، راوی کا بیان ہے کہ اس عورت نے دن کو روزہ رکھنا، رات کو بیدار رہنا شروع کر دیا۔

سر منڈوا ڈالا۔ اور صوف کے موٹے موٹے کپڑے پہننے شروع کر دیئے..... جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو فرمایا: اس کے یہ عمل قبول نہیں ہیں۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں باب التجارۃ (باب ۲۵) میں اس قسم کی حدیثیں گزر چکی ہیں جو جادو کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد باب الحدود (باب ۱) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴۵

جہاں سے عورت اٹھے وہ جگہ جب تک ٹھنڈی نہ ہو جائے تب تک وہاں بیٹھنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی عورت کسی جگہ بیٹھے اور پھر وہاں سے اٹھ کر چلی جائے تو کوئی مرد اس جگہ پر نہ بیٹھے جب تک وہ جگہ سرد نہ ہو جائے۔ (الفروع، الفقیہ)

باب ۱۴۶

مختلف قبائل میں سے شادی کے لئے کونسی عورت منتخب کرنی چاہیے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود یحیٰ بن عمران (عمار۔ن د) سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شجاعت اہل خراسان میں ہے، باہ اہل بربر میں اور سخاوت اور حسد اہل عرب میں ہے۔ پس (خوب دیکھ بھال کر) اپنے نطفوں کے لئے (عورتیں) منتخب کرو۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۴۷

جب دلہن اپنے شوہر کے گھر داخل ہو تو اس کی خفیں اتارنا اور اس کے پاؤں دھونا اور وہ پانی گھر کے دروازے سے لے کر اس کی آخری حدود تک چھڑکنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کی اور فرمایا: یا علیؑ! جب دلہن تمہارے گھر میں داخل ہو تو جب وہ بیٹھے تو اس کی خفیں اتارو۔ اور اس کے پاؤں دھوؤ۔ اور پھر وہ پانی گھر کے دروازہ سے لے کر اس کی آخری حدوں تک

چھڑکو۔ پس جب تم اس طرح کرو گے تو خداوند عالم تمہارے گھر سے ستر ہزار قسم کا فقر و فاقہ نکال دے گا۔ اور ستر ہزار قسم کی رحمت تم پر نازل کرے گا۔ جو دلہن کے سر پر سایہ فگن ہو گی۔ یہاں تک کہ اس کی برکت تمہارے گھر کے ہر کونہ تک پہنچ جائے گی۔ اور دلہن جب تک اس گھر میں رہے گی تو وہ دیوانگی، جذام (کوڑھ)، پھلبہری سے محفوظ رہے گی الحدیث۔ (الفقیہ، علل الشرائع، الامالی)

باب ۱۴۸

دلہن کو شادی کے پہلے ہفتہ میں البان، سرکہ، کربزہ اور کھٹے سیب سے روکنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے نام وصیت نامہ میں فرمایا: یا علیؑ! دلہن کو ہفتۂ عروسی میں، البان، سرکہ، کربزہ اور کھٹے سیب ان چار چیزوں کے استعمال سے منع کرو۔ کیونکہ ان چیزوں کی وجہ سے رحم سرد ہو کر بانجھ ہو جاتا ہے۔ اور گھر کے کسی کونہ میں چٹائی کا کوئی ٹکڑا اس عورت سے بہتر ہے جو بچہ نہ جنے۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! سرکہ کیوں اس سے مانع ہے؟ فرمایا: جب سرکہ کھا کر عورت کو حیض آئے تو کبھی اس سے مکمل طور پر پاک نہیں ہوگی...... اور کربزہ اس کے شکم میں حیض کو برافروختہ کرتا ہے۔ اور ولادت کو سخت کرتا ہے۔ اور کھٹا سیب حیض کو ختم کرتا ہے لہذا وہ اس کے لئے بیماری بن جاتا ہے۔

باب ۱۴۹

چند اوقات میں مجامعت کرنا مکروہ ہے، نماز ظہر کے بعد، عید الفطر و عید قربان کی رات، پھلدار درخت کے نیچے، بلا ساتر سورج اور اس کی روشنی کے سامنے، اسی طرح بلا ساتر زیر آسمان، اذان و اقامت کے درمیان اور نیمۂ شعبان۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! اپنی بیوی سے ظہر کے بعد (ظہر سے پہلے علل الشرائع) مجامعت نہ کرو اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو بھینگا ہوگا۔ اور اس بھینگے پن سے شیطان خوش ہوتا ہے.......... یا علیؑ! عید الفطر کی رات اپنی بیوی سے مباشرت نہ کرو۔ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ ہوا تو وہ کثیر الشر ہوگا۔ اور ایسا لڑکا جب بڑا ہوگا تو اس کے ہاں بڑھاپے میں اولاد ہوگی، یا علیؑ! عید قربان کی رات

اپنی بیوی سے مقاربت نہ کرو کیونکہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو اس کی چھ یا چار انگلیاں ہوں گی۔ یا علیؑ! اپنی بیوی سے پھلدار درخت کے نیچے ہمبستری نہ کرو کیونکہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو وہ جلاد یا بڑا قاتل یا کھوجی پیدا ہوگا۔ یا علیؑ! اپنی بیوی سے سورج کے سامنے یعنی اس کی چمک دمک کے سامنے مجامعت نہ کرو مگر یہ کہ کوئی کپڑا تان لو جو تمہیں اس سے چھپالے کیونکہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو وہ مرتے وقت تک فقر و فاقہ میں گرفتار رہے گا۔ یا علیؑ! اذان و اقامت کے درمیان مباشرت نہ کرو کیونکہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو وہ خون بہانے کا حریص ہوگا۔ یا علیؑ! اپنی بیوی سے نیمۂ شعبان کو مباشرت نہ کرو کیونکہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو وہ منحوس ہوگا اور اس کے چہرہ پر ایسا سیاہ تل ہوگا جس کے ارد گرد بال ہوں گے۔ (الفقیہ، الامالی، علل الشرائع)

باب ۱۵۰

کسی اور کی عورت کو دیکھ کر شہوت کی وجہ سے بیوی سے مباشرت کرنا مکروہ ہے، جب کیلئے ان چار سورتوں کی تلاوت حرام ہے جن میں واجبی سجدہ ہے۔ مباشرت کے وقت مرد و عورت کا (صفائی کیلئے) کپڑے کا ایک ہی ٹکڑا استعمال کرنا مکروہ ہے اور کھڑے ہو کر جماع کرنا مکروہ ہے اور حاملہ عورت سے بغیر وضو جماع کرنا مکروہ ہے، بنیادوں کی چھت پر مقاربت کرنا مکروہ ہے، سفر والی رات اور جب تین شب و روز کے سفر پر روانہ ہو اور رات کی پہلی گھڑی میں مجامعت کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! کسی اور عورت کی شہوت کی وجہ سے اپنی زوجہ سے مجامعت نہ کرو۔[1] کیونکہ اندیشہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں بچہ ہو تو وہ مخنث اور کم عقل ہوگا۔ یا علیؑ! جو شخص اپنے بستر پر اپنی اہلیہ کے ساتھ جنابت کی حالت میں ہو وہ قرآن کی تلاوت نہ کرے۔ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس صورت میں آسمان سے کہیں آگ نازل ہو کر ان دونوں کو جلا کر بھسم نہ کر دے۔

جناب ابن بابویہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ چار سورتیں ہیں جن میں واجبی سجدے ہیں نہ کہ دوسری سورتیں۔ (الفقیہ، الامالی، علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الجنابہ میں (اور یہاں باب ۱۴۹ وغیرہ میں)

---

[1] ارباب معرفت پر یہ حقیقت مخفی و مستور نہیں ہے کہ اس قسم کی حدیثوں میں بموجب ایاك اعنی و اسمعی یا جارۃ۔ بظاہر خطاب کسی کو ہوتا ہے اور بتانا اور سمجھانا کسی اور کو مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ چیز قرآن و حدیث میں عام ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

گزر چکی ہیں۔ .... یہاں تک کہ فرمایا: یا علیؑ! جب اپنی زوجہ سے مجامعت کرو تو اس کے پاس کپڑے کا ٹکڑا الگ اور تمہارے پاس الگ ہونا چاہئے کہیں (ایک ٹکڑے کی صورت میں) شہوت پر شہوت نہ چڑھ جائے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ باہمی عداوت ہوتی ہے اور انجام جدائی اور طلاق۔ یا علیؑ! کھڑے ہو کر اپنی زوجہ سے مباشرت نہ کرو۔ کیونکہ یہ گدھوں کا فعل ہے اور اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو وہ بستر خواب پر بہت پیشاب کرنے والا ہوگا جس طرح گدھے ہر جگہ پیشاب کرتے ہیں۔ .... (یہاں تک کہ فرمایا) یا علیؑ! جب تمہاری زوجہ حاملہ ہو جائے تو جب بھی اس سے مباشرت کرو تو وضو کر کے کرو۔ ورنہ بصورتِ دیگر اگر بچہ پیدا ہوا تو وہ دل کا اندھا (بے بصیرت) اور بخیل ہوگا۔ یا علیؑ! دیواروں کی چھتوں پر ہمبستری نہ کرو۔ ورنہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہو تو وہ منافق، ریا کار اور بدعتی ہوگا۔ یا علیؑ! جب سفر پر جانے کا ارادہ ہو تو اس رات اپنی بیوی سے مجامعت نہ کرو ورنہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو وہ ناحق مال خرچ کرنے والا ہوگا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ﴾ یا علیؑ! جب تین شب و روز کے سفر پر روانہ ہونے لگو تو اس وقت اپنی اہلیہ سے مقاربت نہ کرو ورنہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو وہ ہر ظالم و جائر کا مددگار ہوگا۔ .... (یہاں تک کہ فرمایا) یا علیؑ! رات کی پہلی گھڑی میں اپنی اہلیہ سے مباشرت نہ کرو ورنہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو خطرہ ہے کہ وہ جادوگر ہو اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والا ہو۔ یا علیؑ! تم میری اس وصیت کو اس طرح یاد کرو جس طرح میں نے اسے جبرئیلؑ سے یاد کیا ہے۔ (الفقیہ، الامالی، علل الشرائع)

۲۔ جناب حسین بن بسطام اور ان کے بھائی طب الائمہ میں باسناد خود جابر (بن یزید جعفی) سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس رات جماع کرنے کو مکروہ قرار دیا جس رات آدمی سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور فرمایا کہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو وہ جوال (سیلانی) ہوگا۔ (طب الائمہ)

باب ۱۵۱

سوموار، منگل اور خمیس کی رات اور خمیس کے دن بوقت زوال اور شب جمعہ بالخصوص نمازِ عشاء کے بعد اور جمعہ کے دن بالخصوص عصر کے بعد اور ایام تشریق (مہینہ کی ۱۲، ۱۳، ۱۴ تاریخ) میں مجامعت کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! سوموار کی رات مجامعت کرو۔ کیونکہ اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو وہ کتاب خدا کا حافظ اور اس کی تقسیم پر راضی ہوگا۔ یا علیؑ! منگل کی رات اپنی بیوی سے ہمبستری کرو کہ اس کے نتیجہ میں تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اسے شہادت توحید و رسالت کے بعد شہادت کا رتبہ حاصل ہوگا............ اور اسے مشرکوں کے ساتھ خدا عذاب نہیں کرے گا اور وہ خوشبودار، رحیم القلب اور سخی ہوگا اور جھوٹ، گلہ اور بہتان سے اس کی زبان پاک ہوگی۔ یا علیؑ! اگر تم نے خمیس کی رات اپنی اہلیہ سے مباشرت کی اور اس کے نتیجہ میں تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ حاکموں میں سے ایک حاکم ہوگا (یا حکیموں میں سے ایک حکیم ہوگا۔ ن د) یا عالموں میں سے ایک عالم ہوگا اور اگر خمیس کے دن اس وقت بیوی سے مباشرت کرو جب سورج نصف النہار سے زائل ہو رہا ہو تو اگر اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوا تو اس کے بڑھاپے تک شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔ اور وہ نگران ہوگا۔ اور خدا اسے دین و دنیا میں سلامتی عطا فرمائے گا۔ یا علیؑ! اگر اپنی بیوی سے شب جمعہ مباشرت کرو تو اگر اس کے نتیجہ میں تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ بڑا خطیب اور بلند پایہ کا مقرر ہوگا۔ اور اگر جمعہ کے دن عصر کے بعد مباشرت کرو تو اگر اس کے نتیجہ میں تمہارے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ معروف و مشہور عالم ہوگا۔ اور اگر شب جمعہ نماز عشاء کے بعد مقاربت کرو تو اگر تمہارے ہاں بچہ ہوا تو امید ہے کہ وہ بچہ جو اس کے نتیجہ میں پیدا ہوگا ابدال میں سے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (الفقیہ، الآمالی، علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے جمعہ کے دن مجامعت کرنے کے استحباب پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں احادیث جمعہ (باب ۵۶ از نماز جمعہ میں) گزر چکی ہیں اور ایام تشریق میں مجامعت کے استحباب پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے قبل کتاب الحج (باب ۱۹ از آداب سفر) اور کتاب الصوم (باب ۲ از صوم محرم) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۵۲

شکم پُری کی صورت میں مباشرت کرنا نیز بوڑھی عورتوں سے مجامعت کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں (انسانی) بدن (کی عمارت) کو گرا دیتی ہیں اور بسا اوقات قتل کر دیتی ہیں: (۱) شکم پُری کی حالت میں حمام جانا، (۲) شکم پُری کی شکل میں مجامعت کرنا، (۳) اور بوڑھی عورتوں سے ہمبستری کرنا۔ (الفقیہ)

۲۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ البرقیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ تین چیزیں

ایسی ہیں جو بدن کو کمزور کر دیتی ہیں......... (یہاں تک کہ) فرمایا: اور بوڑھی عورتوں سے مجامعت کرنا۔ (المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے آداب حمام (باب ۱۷) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۵۳

مملوکہ کنیزوں سے نکاح کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جو ان کو پہچان لے (اور ان کا عادی ہو جائے) تو پھر وہ کبھی ان کو ترک نہیں کرتا: (۱) بالوں کا منڈوانا، (۲) کپڑے (تہبند) کا بلند رکھنا، (۳) کنیزوں سے نکاح کرنا۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۹ از آداب حمام میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ا از نکاح عبید میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۵۴

معصومؑ کے علاوہ کسی اور شخص کے لئے مسجد کے اندر جماع کرنا اور انزال حرام ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اس مسجد (نبویؐ) میں میرے اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور میرے دوسرے اہل بیتؑ کے علاوہ کسی اور کے لئے جنب ہونا جائز نہیں ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے آداب مسجد (باب ۱۵ از جنابت) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۵۵

جو شخص ایک کنیز سے مباشرت کرے اور پھر دوسری سے کرنا چاہے تو اس کے لئے وضو کرنا مستحب ہے اسی طرح ایک سے ہی دوبارہ جماع کرنے یا حاملہ سے جماع کرنے کیلئے وضو کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عثمان بن عیسیٰ سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کسی کنیز سے مقاربت کرے اور پھر کسی دوسری سے کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ پہلے وضو کرے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الوضوء (نمبر ۱۳) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۵۶

مرد ہو یا عورت ان کیلئے خضاب لگا کر مباشرت کرنا مکروہ ہے مگر یہ کہ خضاب رنگ پکڑ چکا ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب حسین بن بسطام اپنی کتاب طب الائمہؑ میں باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اپنے موالی سے فرمایا کہ خضاب لگا کر اپنی اہلیہ سے مباشرت نہ کر کہ اگر بچہ پیدا ہو تو وہ خواجہ سرا ہوگا۔ (طب الائمہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بعض حدیثیں اس سے پہلے باب الجنابہ میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۵۷

دوسرے احکام سے بڑھ کر نکاح میں فتویٰ دینے اور عمل کرنے میں احتیاط ضروری ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود شعیب حدّاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؑ کے موالیوں میں سے ایک شخص آپؑ کو سلام عرض کرتا ہے اور وہ ایک عورت سے عقد وازدواج کرنا چاہتا ہے جو اس کے مزاج کے موافق ہے اور اسے پسند بھی ہے۔ مگر وہ پہلے ایک شخص کی زوجیت میں تھی جس نے غیر مسنون طریقہ پر اسے طلاق دے دی اور آپ کے موالی نے آپ سے مشورہ کئے بغیر اس سے شادی کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ جب آپ اسے حکم دیں گے تب وہ کرے گا!! امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ فرج (شرمگاہ) ہے اور شرمگاہ کا معاملہ بہت سخت ہے۔ اور اسی سے اولاد ہوتی ہے۔ اور ہم احتیاط کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ شخص اس عورت سے شادی نہ کرے (کیونکہ اس کی طلاق صحیح نہیں ہے)۔

(التہذیب، الفروع)

۲۔ مسعدہ بن زیاد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شبہ والے نکاح کی بنا پر مباشرت نہ کرو اور شبہ کے وقت رک جاؤ۔ امامؑ فرماتے تھے کہ جب تمہیں یہ اطلاع ملے کہ تو نے اس عورت کا دودھ پیا ہے اور وہ

(عورت) تمہاری محرم ہے یا اس قسم کی کوئی ایسی اطلاع ملے (جس کی بنا پر تمہارا اس عورت سے نکاح نہ ہوسکتا ہو) تو ایسے مقام پر رک جانا چاہیئے کیونکہ شبہات کے وقت رک جانا ہلاکت میں پڑنے سے بہتر ہے۔ (التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود علاء بن سیابہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت نے ایک شخص کو اپنا وکیل بنایا۔ کہ ایک شخص سے اس کی شادی کر دے.......... (یہاں تک کہ) امام علیہ السلام نے فرمایا: نکاح چونکہ شرمگاہ کا معاملہ ہے اور اسی سے اولاد ہوتی ہے لہٰذا احتیاط پر عمل کرنا انسب ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ وہ حدیثیں جن میں احتیاط کا حکم دیا گیا ہے وہ بہت کثیر التعداد ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ باب القضاء (باب ۱۲) میں کیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)۔

عقد نکاح اور اولیاء عقد کے متعلقہ ابواب

(اس سلسلہ میں کل ۲۸ باب ہیں)

باب ۱

عقد کے سلسلہ میں صیغہ معتبرہ، ایجاب وقبول کی کیفیت اور گنگے اور اس بے زبان کا حکم جو کھول کر بات نہ کر سکتا ہو۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی خلقت والی حدیث کے ضمن میں فرمایا: خداوند عالم نے جناب آدمؑ کو حکم دیا کہ مجھ سے حوا کی خواستگاری کر۔ چنانچہ انہوں نے کہا: بار الٰہا! میں تجھ سے حوا کی خواستگاری کرتا ہوں۔ اس پر خداوند عالم نے فرمایا: میں بھی یہ چاہتا ہوں اور ان سے تمہاری شادی کرتا ہوں پس ان کو اپنی جانب کھینچ لو۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے مامون عباسی کی دختر سے شادی فرمائی تو آپؑ نے خود اپنے نکاح کا خطبہ پڑھا۔ جو اس جملہ سے شروع ہوتا ہے: ﴿الحمد للّٰہ متمم النعم الخ......﴾ (یہاں تک کہ فرمایا) یہ امیر (مامون) اپنی دختر کی خدا کے مقرر کردہ طریقہ پر مجھ سے شادی کر رہے ہیں۔ اور (پھر مامون کو خطاب کر کے) فرمایا: اے امیر! کیا آپ اس کی مجھ سے شادی کرتے ہیں؟ مامون نے کہا: ہاں۔ امامؑ نے فرمایا: میں اسے قبول کرتا ہوں۔ (ایضاً والارشاد)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میری (کسی سے) شادی کر دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کون ہے۔ اس عورت کیلئے؟ اس پر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میں حاضر ہوں! آنحضرتؐ نے فرمایا: (حق مہر میں) اسے کیا دیتے ہو؟ عرض کیا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے!............ (یہاں تک کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: کیا تو کچھ قرآن اچھی طرح پڑھ سکتا ہے؟ عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا: میں اس عورت کی تجھ سے شادی کرتا ہوں قرآن کی اسی مقدار کے پڑھانے کے عوض جو تو اچھی طرح پڑھ سکتا۔ لہٰذا وہ اسے پڑھا دینا۔ (الفروع)

۴۔ برید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس ارشاد ایزدی ﴿وَ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾ (ان عورتوں نے تم سے زبردست عہد و پیمان لیا ہوا ہے)۔ کے بارے میں سوال کیا کہ یہ میثاق غلیظ کیا ہے؟ فرمایا: میثاق سے مراد تو کلمہ (ایجاب وقبول) ہے جس سے عقد کیا جاتا ہے اور "غلیظ" سے وہ مادہ مراد ہے جو مرد اس (کے رحم) تک پہنچاتا ہے۔ (ایضاً)

۵۔ ابن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب دو مومن (زن و شوہر) نکاح حلال کے ذریعہ اکٹھے ہوتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ خدا نے فلاں کی فلانہ سے شادی کی ہے۔ (ایضاً)

۶۔ عاصم بن ضمرہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں ایک عورت سے فرمایا: کیا تیرا کوئی سرپرست ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں میرے یہ بھائی میرے سرپرست ہیں! آنجنابؑ نے ان سے فرمایا: کیا میرا حکم تم میں اور تمہاری بہن کے بارے میں نافذ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں! فرمایا: میں خدا کو اور تمام حاضرین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اس عورت کی شادی اس جوان سے چار سو درہم حق مہر کے عوض کر دی ہے اور یہ زر مہر میرے مال سے ادا کی جائے گی۔ (ایضاً)

۷۔ عبید بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خطبہ پڑھے بغیر شادی کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: کیا ہم عام طور پر اپنے نوجوانوں کی شادیاں اپنی نوجوان لڑکیوں کے ساتھ اس طرح نہیں کرتے کہ دسترخوان پر روٹی کھا رہے ہوتے ہیں اور (لڑکی کی ولی سے) کہہ دیتے ہیں کہ اے فلاں! فلاں (لڑکے) کی شادی فلاں (لڑکی) سے کر دو اور وہ کہہ دیتا ہے کہ ہاں کرتا ہوں۔ (ایضاً)

۸۔ عبدالرحمٰن بن کثیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب خدیجہ بنت خویلد سے شادی کرنا چاہی تو جناب ابو طالب علیہ السلام نے نکاح اور خطبہ اس طرح پڑھا: ﴿الحمد لرب هذا البيت الذى جعلنا من زرع ابراهيم و ذرية اسماعيل الخ...... ﴾ پھر وہ خطبہ یہاں نقل کیا ہے.......... (یہاں تک کہ فرمایا) پس جناب خدیجہ نے کہا: یا محمدؐ! میں آپ سے شادی کرتی ہوں اور حق مہر میرے مال سے میرے ذمہ ہوگا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۴۱ و باب ۱۱۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ

اس کے بعد (باب ۱۰ میں) اور ابواب متعہ (باب ۱۸) اور وہاں ایسی حدیثیں بھی بیان کی جائینگی جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اگر عقد متعہ میں مدت کا تذکرہ نہ کیا جائے تو وہ عقد دائمی بن جاتا ہے۔ اور گنگے آدمی کے حکم پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ (باب ۵۹) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۲

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر عورت یا اس کے ولی کی طرف سے لفظ ھبہ کہنے سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی عاریہ کے لفظ سے ہو سکتا ہے اور نہ آزاد عورت کے صرف حلال کرنے سے ہو سکتا ہے اگر پوری آزاد نہ ہو بلکہ ادھوری ہو۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت اپنا نفس کسی شخص کو ھبہ کر دے تو کیا وہ حق مہر کے بغیر اس سے اس طرح نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا: ایسا کرنا صرف حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز تھا اور جہاں تک دوسرے لوگوں کا تعلق ہے تو ان کے لئے دخول سے پہلے تھوڑا یا زیادہ حق مہر پیش کئے بغیر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں سوال کیا: ﴿وَامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً اِنْ وَّھَبَتْ نَفْسَھَا لِلنَّبِیِّ﴾ (اگر کوئی مومنہ عورت اپنا نفس (بلا مہر) حضرت رسول خدا کو ہبہ کر دے (تو حلال ہے)۔ فرمایا: اس طرح کا ھبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص ہے اور جہاں تک دوسرے لوگوں کا تعلق ہے تو ان کا نکاح حق مہر کے بغیر جائز نہیں ہے۔[۱] (ایضاً)

۳۔ محمد بن قیس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: مدبّرہ عورت جس کا نصف آزاد ہو چکا ہے......... فرمایا: آزاد عورت نہ اپنی شرم گاہ کا ھبہ کر سکتی ہے اور نہ ہی عاریۃً دے سکتی ہے اور نہ ہی تحلیل کر سکتی ہے۔ (ایضاً)

۴۔ محمد بن قیس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورت کا اپنے آپ کا ھبہ کرنا صرف

۱۔ کیونکہ اسی آیت کے آخر میں یوں وارد ہے: ﴿اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْکِحَھَا خَالِصَۃً لَّکَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (کہ جب کوئی مومنہ عورت اپنا نفس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ھبہ کرے اور آنحضرتؐ بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں (تو بلا حق مہر) جائز ہے) اور یہ بات صرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز ہے لیکن کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔ (ایضاً)

۵۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی عورت کا کسی شخص کے لئے اپنے آپ کو ھبہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (ایضاً)

باب ۳

جو عورت شوہر دیدہ ہو اور بالغہ و عاقلہ ہو (خواہ بیوہ ہو یا مطلقہ) اس کے کسی بھائی یا باپ کی کوئی ولایت نہیں ہے بلکہ اس کا فیصلہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

(اس باب میں کل پندرہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کر کے باقی دس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار، محمد بن مسلم، زرارہ بن اعین اور برید بن معاویہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو عورت اپنے معاملات کی خود مالکہ ہے بشرطیکہ سفیہہ (احمق) نہ ہو۔ اور نہ اس پر کسی کی تولیت ہو۔ (بالغہ و عاقلہ ہو اور شوہر دیدہ ہو) ان کی شادی ولی کی اجازت کے بغیر جائز ہے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ عبدالخالق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ شوہر دیدہ عورت سے اس کا رشتہ طلب کیا جاتا ہے تو؟ فرمایا: وہ سب سے زیادہ اپنے نفس کی مالک ہے۔ جسے چاہے اس کا متولی بنائے۔ جبکہ وہ اس کا کفو ہو۔ بشرطیکہ وہ اس سے پہلے کسی شوہر سے نکاح کر چکی ہو۔ (الفقیہ)

۳۔ داؤد بن سرحان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنی بہن کی شادی کرنا چاہتا ہے تو؟ فرمایا: اس کی رائے معلوم کرنے۔ پس اگر تو وہ خاموش ہو جائے تو یہ اس کا اقرار ہے اور اگر انکار کر دے تو پھر وہاں اس کی شادی نہ کرے اور اگر وہ یہ کہے کہ میری فلاں شخص سے شادی کر۔ تو پھر اسی شخص سے کرے۔ اور وہ یتیم لڑکی جو کسی کی گود میں پلی ہو وہ اس کی مرضی کے بغیر اس کی شادی نہیں کر سکتا۔ (کتب اربعہ)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود میسرہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں ایک عورت سے ایسے جنگل میں ملاقات کرتا ہوں جہاں کوئی نہیں ہے۔ میں اس سے پوچھتا ہوں آیا تیرا شوہر ہے؟ اور وہ جواب میں کہتی ہے: نہ۔ آیا میں (اس کی تصدیق کرتے ہوئے) اس سے شادی کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ اس کی ذات کے بارے میں اس کی تصدیق کی جائے گی۔

(الفروع، التہذیب)

۵۔ فضل بن عبد الملک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو (باکرہ) لڑکی ماں باپ کے گھر موجود ہے جب اس کا باپ اس کی شادی کرنا چاہے تو اسے اس سے رائے لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سب سے زیادہ اس کی بہتری کا خیال رکھتا ہے۔ لیکن اگر وہ شوہر دیدہ ہو تو پھر (شادی کے وقت) اس سے اجازت طلب کی جائے گی اگرچہ اس کے باپ دادا موجود ہوں اور باپ ہی اس کی شادی کرنا چاہے۔ (الفروع)

۶۔ ابو مریم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ باکرہ لڑکی جس کا باپ موجود ہو وہ اس کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتی اور جب اپنے معاملہ کی مالک ہو (شوہر دیدہ ہو) تو پھر جب چاہے (اپنی) شادی کر سکتی ہے۔ (ایضاً)

۷۔ عبید بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک کنیز میرے اور میرے ساتھ ایک شریک وراثت کے درمیان مشترکہ تھی اور ہم نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ باکرہ ہے۔ مگر اس کا ایک بھائی ہے جو غائب ہے آیا اس کے بھائی کی اجازت کے بغیر میں اس سے شادی کر سکتا ہوں یا نہ؟ فرمایا: ہاں جائز ہے کہ تم اس سے شادی کرو۔ عرض کیا: جب چاہوں؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، عیون الاخبار)

۸۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب باکرہ لڑکی بالغ ہو جائے آیا اسے اپنے باپ کی موجودگی میں کوئی اختیار ہے؟ فرمایا: اسے اس کے باپ کے ساتھ کوئی اختیار نہیں ہے مگر یہ کہ شوہر دیدہ ہو۔ (التہذیب)

۹۔ ابن بکیر ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی عورت شوہر دیدہ ہو اگر وہ اپنے باپ کی اجازت کے بغیر شادی کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جبکہ اس کی اس کاروائی میں کوئی قباحت نہ ہو۔ (التہذیب، الاستبصار)

۱۰۔ سعید بن اسماعیل اپنے باپ (اسماعیل) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایک عورت سے اس طرح شادی کرتا ہے خواہ وہ باکرہ ہو یا شوہر دیدہ۔ کہ نہ اس کے باپ کو اس کا کوئی علم ہے اور نہ ہی کسی دوسرے رشتہ دار کو۔ بلکہ عورت کسی شخص کو اپنا وکیل بناتی ہے۔ اور وہ ان لوگوں کے علم کے بغیر اس کی شادی کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: ایسا نہیں ہو سکتا۔ (ایضاً)

(چونکہ شوہر دیدہ عورت کے بارے میں یہ جواب بظاہر مسلمات مذہب کے خلاف ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ صرف باکرہ لڑکی پر محمول

ہے.........یا اگر دوسری قسم (شوہر دیدہ) کو بھی شامل ہو تو پھر استحباب پر محمول ہے (کہ اس کے لئے بھی ولی سے پوچھنا مستحب ہے) یا پھر یہ حدیث تقیہ پر محمول ہے۔ نیز مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵ و ۱۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

وہ بالغہ عاقلہ باکرہ لڑکی جس کا باپ نہ ہو وہ خود مختار ہے اور نکاح کے معاملہ میں اسکا کوئی ولی نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ نکاح کو نہیں توڑ سکتا۔ مگر باپ۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ محمد بن مسلم امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب لڑکی ماں باپ کے گھر موجود ہو تو اس سے مشورہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ باپ کی موجودگی میں اس کا کوئی اختیار نہیں ہے اور فرمایا: لڑکی سے ہر شخص مشورہ کرے گا ماسوائے باپ کے۔ (ایضاً)

۳۔ حلبی ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنی بہن کی شادی کرنا چاہتا ہے؟ فرمایا: اس سے مشورہ کرے پس اگر وہ خاموش ہو جائے تو یہ اس کا اقرار ہے اور اگر انکار کر دے تو پھر اس کی شادی نہ کرے۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن ہاشم (ہشام ن د) سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب نو سال کی باکرہ لڑکی سے عقد ازدواج کیا جائے تو وہ فریب خوردہ نہیں ہے۔ (التہذیب) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

باکرہ لڑکی سے اجازت کے سلسلہ میں اس کی خاموشی کافی ہے جب تک اس کی ناراضی ظاہر نہ ہو۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن ابی نصر سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: باکرہ لڑکی کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔ ہاں البتہ شوہر دیدہ عورت کا معاملہ اس کے اپنے

ہاتھ میں ہے۔(بول کر اقرار کرے یا انکار کرے)۔ (الفروع، قرب الاسناد)

۲۔ جناب شیخ حسن بن حضرت شیخ طوسیؒ باسناد خود ضحاک بن مزاحم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ حضرت فاطمہ علیہا السلام سے (اپنی) شادی کا قصہ بیان فرمارہے تھے کہ جب انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا رشتہ طلب کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تم سے پہلے بھی کچھ لوگوں نے ان کا رشتہ طلب کیا ہے۔ مگر جب میں نے انؑ سے ان کا تذکرہ کیا تو میں نے ان کے چہرہ پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ لیکن آپ یہیں بیٹھیں۔ یہاں تک کہ میں واپس آؤں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے کہا کہ (حضرت) علیؑ نے تمہارا رشتہ طلب کیا ہے۔ پس تمہاری رائے کیا ہے؟ اس پر خاتون قیامت علیہا السلام خاموش ہوگئیں۔ اور اپنا چہرہ دوسری طرف نہ پھیرا۔ اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے چہرہ پر کسی قسم کی ناپسندیدگی کے کوئی آثار دیکھے۔ اس لئے آپ نعرۂ تکبیر (اللہ اکبر) لگاتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے اٹھے کہ ﴿سکوتھا، اقرارھا﴾ بی بی کی خاموشی اس کی رضامندی ہے۔ (امالی شیخ حسن طوسی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶

جو لڑکی بالغہ اور عاقلہ نہ ہو اس پر صرف باپ دادا کی ولایت ثابت ہے اور یہی حکم چھوٹے بچے کا ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک چھوٹی لڑکی کا عقد اس کے باپ نے (کسی لڑکے سے) کر دیا۔ اور شادی سے پہلے مر گیا۔ اب لڑکی جوان ہو چکی ہے تو دخول سے پہلے عقد پختہ ہے یا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے (اسے فسخ کر سکتی ہے؟) فرمایا: اس کے باپ والا نکاح نافذ ہے۔ (کتب اربعہ، عیون الاخبار)

۲۔ محمد بن حسن اشعری بیان کرتے ہیں کہ میرے بعض چچازاد بھائیوں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ آپ اس بچی کے (عقد کے) بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جس کے چچا نے (اس کی نابالغی میں) اس کا نکاح کر دیا۔ مگر جب وہ بچی میری (بالغہ) ہوئی تو اس نے اس نکاح کا انکار کر دیا؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ اسے اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ معاملہ اس کے اپنے ہاتھ میں

ہے۔(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ عبداللہ بن صلت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک نابالغ لڑکی کا عقد نکاح اس کے باپ نے کر دیا آیا بلوغت کے بعد اسے (توڑنے کا) کوئی حق ہے؟ فرمایا: اسے باپ کے ہمراہ کوئی حق نہیں ہے۔ پھر پوچھا کہ جب لڑکی بالغہ ہو جائے (مگر اس کا ولی موجود ہو) آیا اسے باپ کی موجودگی میں کوئی اختیار ہے؟ فرمایا: جب تک شوہر دیدہ نہ ہو تب تک اسے باپ کی موجودگی میں کوئی اختیار نہیں ہے۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۴۔ فضل بن عبدالملک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جب کوئی اپنے بیٹے کا نکاح کر دے تو یہ اس کے بیٹے پر منحصر ہے (قبول کرے یا انکار کرے) لیکن اگر بچی کا نکاح کر دے تو یہ نافذ ہے۔(الفروع وغیرہ)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی یعفور سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ باکرہ لڑکیاں جن کے باپ موجود ہوں ان کے باپوں کی اجازت کے بغیر ان سے شادی نہ کی جائے۔(الفقیہ وغیرہ، کتب اربعہ)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن یقطین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا تین سال کی بچی یا تین سال کے بچہ کا عقد کیا جا سکتا ہے؟ یا کم از کم وہ کون سی عمر ہے جس میں ان کا عقد کیا جا سکتا ہے اور جب بچی بالغ ہو جائے اور اس عقد کو پسند نہ کرے تو؟ فرمایا: جب اس کا باپ یا ولی (مثلاً دادا) راضی ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(التہذیب والاستبصار)

۷۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بچے کی ایک بچی سے تزویج کی جاتی ہے تو؟ فرمایا: اگر ان کے باپ کر دیں تو پھر یہ نافذ ہے.......... لیکن جب بالغ ہوں تو ان کو (نکاح توڑنے کا) اختیار ہے۔ اور اگر راضی ہو جائیں تو لڑکی کا حق مہر (لڑکے کے) باپ پر واجب الاداء ہوگا۔ راوی نے عرض کیا: آیا چھوٹے بیٹے کی طرف سے باپ طلاق دے سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔(ایضاً)

(چونکہ اس روایت میں ولی شرعی کے پڑھے ہوئے نکاح میں جو خیار البلوغ کا لڑکی لڑکے کو حق دیا گیا ہے وہ مسلّمہ نظریہ کے بظاہر خلاف ہے۔ اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اس مطلب پر محمول کیا ہے کہ بالغ ہو کر لڑکے کو طلاق دینے کا اور لڑکی کو حق مہر یا طلاق کے مطالبہ کرنے کا اختیار ہے۔

۸۔ برید کناسی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ باپ کے لئے (کس عمر میں) لڑکی کا عقد کرنے اور اس سے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ فرمایا: جب نو سال سے بڑی ہو جائے۔ اور اگر اس سے کم عمر اور اس میں اس کا نکاح پڑھا دے۔ تو اسے نو سال کی ہونے کے بعد اختیار ہوگا.......... راوی نے عرض کیا کہ اگر لڑکی ہنوز نو سال کی نہ ہوئی ہو اور اس کا باپ اس کا نکاح پڑھا دے لیکن جب اسے اس کی اطلاع ہو تو وہ خاموش ہو جائے۔ اور انکار نہ کرے تو وہ نافذ ہوگا؟ فرمایا: جب تک وہ نو سال کی نہ ہو جائے تب تک اس کی رضامندی اور انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ ہاں البتہ جب نو سال کی ہو جائے تو اس کی رضامندی اور انکار قابل اعتبار ہے۔ اگرچہ ہنوز بڑی عورتوں کی عمر تک نہ پہنچی ہو.......... راوی نے عرض کیا: جب وہ اس عمر (نو سال) کی ہو جائے تو آیا اس پر حدودِ شرعیہ نافذ ہوں گی اور اس سے مؤاخذہ کیا جائے گا۔ اگرچہ ہنوز حیض کے سلسلہ میں وہ بڑی عورتوں کے برابر نہ ہوئی ہو؟ فرمایا: ہاں۔ جب وہ شوہر کے پاس آئے اور وہ نو سال کی ہو۔ تو اس کی یتیمی ختم ہو جائے گی۔ اور اس کا مال اس کے حوالے کیا جائے گا۔ اور اس کے خلاف اور اس کے حق میں مکمل حدود جاری کئے جائیں گے۔ راوی نے عرض کیا کہ آیا اس سلسلہ میں لڑکے کا حکم بھی لڑکی والا ہے؟ فرمایا: اے ابو خالد! جب لڑکا ہنوز نابالغ ہو اور اس کا باپ اس کا نکاح پڑھا دے تو جب وہ بالغ ہو یعنی پندرہ برس کا ہو جائے یا اس کا شعور پختہ ہو جائے یا اس کے موئے زہار اُگ آئیں تو اسے اختیار ہے۔ راوی نے عرض کیا: اگر اس کی بلوغت سے پہلے اس کی زوجہ اس کے پاس لائی جائے۔ اور وہ جب تک خدا چاہے (عرصۂ دراز تک) اس زوجہ کے پاس بھی رہے۔ مگر بالغ ہونے کے بعد اس کا انکار کر دے تو؟ فرمایا: جب اس کے باپ نے اس کی تزویج کی ہو اور یہ اس سے دخول کر کے لذت اندوز بھی ہوا ہو اور اس کے ہمراہ ایک سال تک رہا بھی ہو تو پھر بلوغت کے بعد اسے کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور نہ ہی اُسے باپ کے کسی کام پر اعتراض کرنا چاہئے۔ اور نہ اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔ عرض کیا: اگر اس کا باپ اس کی تزویج کر دے اور وہ اس سے دخول بھی کرے لیکن ہنوز ہو غیر بالغ۔ تو آیا اس حالت میں اس پر حدودِ شرعیہ نافذ کی جائیں گی؟ فرمایا: جب تک ان کامل حدود کا تعلق جو کسی مرد پر جاری کی جاتی ہیں وہ تو اس پر لاگو نہیں ہوں گی۔ مگر اس کے سن و سال کے مطابق پندرہ سال تک اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔ اور خدا کے حدود اس کی مخلوق میں باطل نہیں ہوں گے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے باہمی حقوق پامال ہوں گے۔ عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں! اگر وہ اس عدمِ بلوغت کی حالت میں طلاق دے۔ تو آیا اس کی طلاق صحیح ہے؟ فرمایا: اگر تو اس نے اس کی اندام نہانی میں مباشرت کی ہے۔ تو پھر اس کی طلاق نافذ ہے۔ اور اگر اس نے ہنوز اس سے اس طرح مباشرت نہیں کی۔ اور زوجین ایک دوسرے سے لذت اندوز نہیں ہوئے۔ تو اس صورت میں (اگر طلاق دے) تو اس (زوجہ) کو اس سے الگ کر کے اپنے میکے بھیج دیا جائے گا۔ نہ

یہ اسے دیکھے گا۔ اور نہ وہ اس کے قریب آئے گی۔ یہاں تک کہ یہ بالغ ہو جائے۔ تب اس سے کہا جائے گا کہ تو نے اپنی فلاں بیوی کو طلاق دی تھی؟ پس اگر وہ اس کا اقرار کرے اور طلاق کو نافذ العمل قرار دے تو وہ طلاق بائن سمجھی جائے گی۔ اور (اگر یہ اس سے شادی کرنا چاہے گا تو) رشتہ طلب کرنے والوں میں سے یہ بھی ایک طلب گار ہوگا۔ (ایضاً)

(چونکہ اس روایت میں بھی سابقہ روایت کی طرح بظاہر کئی باتیں مسلمات مذہب کے خلاف ہیں لہٰذا اس کی تاویل کرتے ہوئے) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس روایت میں جہاں (لڑکی کے) باپ کا ذکر ہے اس سے مراد دادا ہے جبکہ باپ موجود نہ ہو۔ کیونکہ دادا کے پڑھائے ہوئے عقد میں لڑکی کو بلوغت کے بعد اختیار ہوتا ہے۔ مگر باپ کے پڑھائے ہوئے نکاح میں بلا اختلاف یہ اختیار نہیں ہے۔............ (اور جناب شیخ نے بھی تاویل سابقہ حدیث میں بھی جائز قرار دی ہے)...... مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ و ۴ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸ و ۹ و ۲۸ وغیرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز مخفی نہ رہے کہ حدیث میں جہاں مذکور ہے کہ ولی شرعی لڑکی سے اجازت نہیں لے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سکوت پر اکتفا کرے گا۔ اور اسے بول کر صراحۃً اجازت دینے پر مجبور نہیں کرے گا............ اور جہاں تک لڑکے کے بالغ ہونے کے بعد اختیار کا تعلق ہے تو اس کو اس معنی پر محمول کیا جائے گا کہ اسے طلاق دینے یا پاس رکھنے کا اختیار ہے (نہ کہ ولی شرعی کے پڑھائے ہوئے نکاح کا بلا طلاق فسخ کرنے کا)............ اور مباشرت کی صورت میں طلاق کے صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے انزال بھی ہوا ہو۔ اور بلوغت کے بعد طلاق اس بات پر محمول ہے کہ بول کر صیغۂ طلاق جاری کرے گا............ اور اس سے دس سال کا لڑکا بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ (کما ورد فی بعض الاخبار)۔ واللہ اعلم۔

باب ۷

اس بات کا بیان کہ چچا، ماموں، بھائی اور ماں کو عقد میں شرعاً کوئی ولایت حاصل نہیں ہے مگر وکالت کی مقررہ شرائط کے ساتھ۔ پس اگر مذکورہ بالا افراد میں سے کوئی عقد کر دے تو (فضولی ہونے کی بنا پر) لڑکی کی اجازت پر موقوف ہوگا۔ اور اس صورت کا حکم کہ جب کوئی عورت دو شخصوں کو وکیل بنائے اور وہ اس کی دو مختلف شخصوں سے تزویج کر دیں؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود داؤد بن سرحان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنی بہن کی (کسی جگہ) شادی کرنا چاہتا ہو تو کیا کرے؟

فرمایا: وہ بہن کی رائے معلوم کرے! پس اگر وہ خاموش رہے تو کردے۔ اور اگر انکار کردے تو پھر نہ کرے۔ اور اگر وہ یہ کہے کہ فلاں شخص سے میری شادی کر۔ تو پھر وہ اسی سے کرے جسے وہ پسند کرے الخ۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک عورت کا مقدمہ پیش کیا گیا جس کے بھائی نے اس کا نکاح ایک شخص سے کردیا۔ اور اس کی ماں نے بعد ازاں ایک اور شخص سے کردیا۔ جبکہ اس کا ماموں یا بھائی چھوٹا تھا۔ پس اس کے (پہلے) شوہر نے اس سے مباشرت کی جس کی وجہ سے وہ حاملہ ہوگئی۔ پس دونوں شوہروں نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں یہ مقدمہ پیش کیا۔ اور پہلے شوہر نے اپنے دعویٰ پر گواہ بھی پیش کردیئے! جس پر آنجناب نے اسے اس کی بیوی قرار دیا اور اسے دونوں حق مہروں کا مستحق قرار دیا۔ مگر وضع حمل تک اس کے شوہر کو اس سے مباشرت کرنے کی ممانعت کردی۔ پھر بیٹے کو اپنے باپ (پہلے شوہر) سے ملحق قرار دیا۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس بات پر محمول کیا ہے کہ اس کے بھائی نے اس عورت کی رضامندی اور اس سے مشورہ کرنے کے بعد اس کی شادی کی تھی۔

۳۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جس کی والدہ نے اس کا نکاح پڑھایا۔ جبکہ وہ موجود نہ تھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: عقد تو جائز ہے (مگر پختہ نہیں ہے) اب اس شخص کی مرضی پر منحصر ہے کہ چاہے تو اسے برقرار رکھے اور چاہے تو اسے فسخ کردے۔ بہرحال اگر یہ شخص اس نکاح کو فسخ کردے تو (عورت کا) حق مہر اس شخص کی ماں پر لازم ہوگا۔ (الفروع وغیرہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض علماء نے اس لزوم مہر کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب ماں وکالت کا دعویٰ کرے (کہ بیٹے نے مجھے نکاح کا وکیل بنایا ہے)۔

۴۔ [illegible] بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا جبکہ وہ وہاں حاضر تھا کہ ایک لڑکی کے دو بھائی تھے ایک بڑا جس نے کوفہ میں اس کا نکاح ایک شخص سے کردیا۔ دوسرا چھوٹا جس نے کسی اور جگہ اس کا نکاح پڑھا دیا۔ تو؟ فرمایا: پہلا (شوہر جس کا نکاح بڑے بھائی نے پڑھایا تھا) اس عورت کا زیادہ حقدار ہے مگر یہ کہ دوسرے (شوہر) نے اس سے مباشرت کی ہو۔ کہ اس صورت میں وہ عورت اسی کی بیوی متصور ہوگی۔ اور اس کا نکاح نافذ ہوگا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

(مؤلف علام فرماتے ہیں کہ) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کی وضاحت اس طرح کی ہے کہ جب لڑکی نے

دونوں بھائیوں کو وکیل بنایا ہو تو پہلے کا پڑھایا ہوا نکاح اولیٰ ہوگا۔ اور اگر دونوں عقد بیک وقت واقع ہوئے ہوں تو پھر بڑے بھائی والا عقد مقدم ہوگا۔ جب تک چھوٹے بھائی کے عقد والا دخول نہ کرے ورنہ اسی کا نکاح نافذ العمل ہوگا۔ اور بڑا اس نکاح کو فسخ نہیں کر سکے گا۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ احتمال بھی ہے کہ کوئی بھائی بھی عورت کا وکیل نہ ہو۔ تو اس صورت میں عورت کے لئے مستحب ہوگا کہ بڑے بھائی کے نکاح کو جائز قرار دے۔ اور اگر چھوٹے بھائی والے نکاح کو جائز قرار دیتے ہوئے شوہر کو تمکین دے تو بھی جائز ہے۔ نیز اس روایت کے محمول بر تقیہ ہونے کا بھی امکان ہے۔ نیز اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ از ضمانت، وکالت باب ۷ اور یہاں باب ۱، ۳، ۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸ وغیرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸

اس بات کا بیان کہ وصی کو چھوٹی بچی کا عقد کرنے کی ولایت حاصل نہیں ہے اور یہ کہ عورت کے لئے مستحب ہے کہ اپنے بڑے بھائی کو وکیل بنائے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ان (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص دو بھائی اور ایک چھوٹی بیٹی چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ ان دو بھائیوں میں سے ایک بھائی نے جو کہ مرحوم کے وصی تھے۔ اس لڑکی کا عقد نکاح اپنے بیٹے سے کر دیا۔ پھر وہ (نکاح پڑھانے والا بھائی) فوت ہو گیا۔ اس کے بعد دوسرے بھائی نے اس عقد کا انکار کرتے ہوئے اس لڑکی کا عقد نکاح اپنے لڑکے سے پڑھا دیا۔ پس جب اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تجھے کون سا شوہر پسند ہے پہلا یا پچھلا؟ تو اس نے جواب دیا کہ پچھلا............ پھر میت کا یہ دوسرا بھائی بھی فوت ہو گیا............ اور پہلے بھائی کا ایک اور لڑکا بھی تھا جو اس لڑکے سے بڑا تھا جس کا اس نے اس لڑکی سے نکاح پڑھایا تھا۔ اس نے اس لڑکی سے کہا جسے تمہارا جی چاہے اختیار کر لے۔ چاہے تو پہلے کو اور چاہے تو دوسرے کو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس سلسلہ میں روایت یہ ہے کہ وہ لڑکی دوسرے شوہر کی بیوی متصور ہوگی۔ کیونکہ جب اس کا دوسری جگہ نکاح پڑھایا گیا تو وہ اس وقت بالغہ ہو چکی تھی۔ اور ظاہر ہے کہ بلوغت کے بعد والے نکاح کے توڑنے کا اسے کوئی اختیار نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں فرمایا: ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ (وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی باگ ڈور ہے) سے اس کا سرپرست مراد ہے۔ (التہذیب)

۳۔ رفاعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں نکاح کی باگ ڈور ہے (جو حق مہر معاف کر سکتا ہے؟) فرمایا: ولی کو کچھ لینے اور کچھ معاف کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر وہ پورا حق مہر معاف نہیں کر سکتا۔ (ایضاً)

۴۔ ابوبصیر نے جب یہی سوال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے باپ، بھائی، وصی اور وہ (وکیل) مراد ہے جس کا تصرف عورت کے مال میں روا ہے جو اس کے مال کی خرید و فروخت کرتا ہے ان میں سے جو معاف کر دے وہ جائز ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بھائی کا معاف کرنا اس صورت پر محمول ہے کہ جب وہ (بہن کا) وکیل ہو۔ اور بعض علماء نے اس لڑکی سے وہ بالغ لڑکی مراد لی ہے جو بالغ تو ہے مگر راشدہ (عقلمند) نہ ہو۔ نیز اس میں تقیہ کا بھی احتمال ہے (ورنہ ہمارے مسلک میں بھائی ولی نہیں ہے)۔

۵۔ حسن بن علی بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بڑا بھائی بمنزلہ والد کے ہوتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ روایت اور اس سے پہلی روایت اس بات پر محمول ہے کہ لڑکی کے لئے اپنے بڑے بھائی کو وکیل بنانا مستحب ہے اور اس کے محمول بر تقیہ ہونے کا بھی احتمال ہے۔ وصی اور بھائی کے حکم پر دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں باب المہور (نمبر ۵۲) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

بالغہ و عاقلہ مگر باکرہ لڑکی کی ولایت اس کے اور اس کے باپ کے درمیان مشترک ہے۔ پس (عقد میں) دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔ بشرطیکہ باپ اسے کفو سے نہ روکے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: باکرہ وغیرہ سے اجازت حاصل کی جائے اور اس کے حکم کے بغیر نکاح نہ کیا جائے۔ (التہذیب)

۲۔ صفوان بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن نے اپنی بیٹی کا اپنے بھتیجے سے نکاح کرنے کے بارے میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مشورہ کیا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں کر دو۔ مگر لڑکی کی رضامندی سے کرو۔ کیونکہ اپنی

ذات کے بارے میں اس کا بھی حصہ ہے۔ نیز خالد بن داؤد نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن جعفر سے کرنے کے بارے میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مشورہ کیا۔ تو امامؑ نے فرمایا: ہاں ایسا کرو مگر بیٹی کی رضامندی سے کیونکہ اس کا بھی اپنے بارے میں حصہ ہے۔ (ایضاً)

۳۔ ابراہیم بن میمون حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی لڑکی اپنے والدین کے ہمراہ رہتی ہو تو اسے والدین کے ساتھ کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور جب اس کی ایک شادی ہو چکی ہو تو پھر اس کی رضامندی کے بغیر اس کی (دوسری جگہ) شادی نہ کی جائے۔ (التہذیب، الاستبصار)

(چونکہ یہ روایت بظاہر سابقہ قاعدہ کے خلاف ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ والدین کی موجودگی میں وہ مستقل طور پر اپنا نکاح کرنے کی روادار نہیں ہے۔ کیونکہ ولایت مشترکہ ہے۔ بخلاف شوہر دیدہ لڑکی کے کہ وہ بالکل آزاد ہے۔

۴۔ سعدان بن مسلم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر باکرہ لڑکی رضامند ہو تو اس کے والد کی اجازت کے بغیر اس کی تزویج کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

(چونکہ بظاہر یہ روایت بھی سابقہ ضابطہ کے خلاف ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس روایت کو دو معنوں پر محمول کیا ہے ایک عقد متعہ پر۔ اور دوسرا اس صورت پر جب اس کا والد اسے کفو سے عقد کرنے سے منع کرے۔ نیز اس کے محمول بر تقیہ ہونے کا بھی احتمال ہے۔

۵۔ چوتھے باب میں ایک روایت گزر چکی ہے کہ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ (لڑکی کے پڑھائے ہوئے) نکاح کو صرف باپ ہی توڑ سکتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ روایت بھی باپ اور بیٹی کے درمیان ولایت کے مشترک ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ ورنہ اگر لڑکی کا کوئی دخل نہ ہوتا تو اس کا پڑھایا ہوا نکاح باطل ہوتا۔ اس کے توڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ (اور اگر وہ بالکل آزاد ہوتی تو اس کا پڑھایا ہوا نکاح بالکل درست ہوتا پھر اسے کوئی بھی نہ توڑ سکتا)۔ لہٰذا اس سے گزشتہ اور آئندہ والی (اشتراک والی) حدیثوں کی تائید مزید ہوتی ہے۔

۶۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی عورت اپنے معاملہ کی مالک ہو تو وہ خرید و فروخت کر سکتی ہے، غلام آزاد کر سکتی ہے، گواہی دے سکتی ہے اور اپنے مال سے صدقہ و خیرات دے سکتی ہے کیونکہ اس کا ہر معاملہ نافذ ہے۔ اور اگر چاہے تو اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح بھی پڑھا سکتی ہے۔ اور جب ایسی نہ ہو (اپنے معاملہ کی مالک نہ ہو) تو پھر وہ اپنے ولی کے امر و اذن کے بغیر شادی نہیں کر سکتی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بعید نہیں ہے کہ "اپنے معاملہ کی مالک" سے شوہر دیدہ لڑکی مراد ہو اور دوسری سے مراد باکرہ ہو۔

۷۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ اگر لڑکی کا باپ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح پڑھا دے تو؟ فرمایا: باپ کی موجودگی میں لڑکی کو کوئی اختیار نہیں ہے پس جب باپ اس کا نکاح پڑھا دے تو وہ نافذ العمل ہوگا۔ اگرچہ لڑکی اسے ناپسند ہی کرے۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ روایت بظاہر سابقہ قاعدہ کے خلاف ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس روایت میں لڑکی کے عاقلہ و بالغہ ہونے کی کوئی صراحت نہیں ہے لہٰذا ممکن ہے کہ اس سے مراد وہ لڑکی ہو جو بالغہ و عاقلہ نہ ہو۔ یا ایک صفت (عقل یا بلوغت) کی مالکہ نہ ہو.......... نیز اس کے محمول بر تقیہ ہونے کا بھی امکان ہے۔

۸۔ علی بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر پڑھا سکتا ہے؟ فرمایا: اولاد کا کوئی اختیار نہیں ہے مگر یہ کہ لڑکی شوہر دیدہ ہو۔ تو اس کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے۔ (بحار الانوار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ روایت (باکرہ) لڑکی کی نسبت استحباب پر محمول ہے (کہ اسے ولی کی اجازت کے بغیر کوئی اقدام نہیں کرنا چاہئے)۔ اور جو روایتیں ولی کے مستقل ہونے یا لڑکی کے مستقل ہونے پر دلالت کرتی ہیں وہ تقیہ پر محمول ہیں اور ولایت کے مشترک ہونے والا قول ایسا ہے کہ اس کے ذریعہ جمع بین الاخبار ہو سکتی ہے۔ نیز یہ قول احتیاط کے مطابق بھی ہے اور تقیہ سے بعید بھی۔ نیز دیگر بعض وجوہ کی بنا پر مرجح ہے۔ (وھو الحق)

باب ۱۰

عقد نکاح میں وکالت ثابت ہے جب تک اسے معزول نہ کر دیا جائے اور جب تک اس معزولی کی اطلاع اس تک نہ پہنچ جائے۔ لہٰذا اگر معزولی سے پہلے (یا اس کی اطلاع سے پہلے) وہ نکاح پڑھائے گا تو وہ درست ہوگا اور اس (وکیل) کے لئے دونوں طرف کا وکیل بننا جائز نہیں ہے اور نہ ہی مقررہ شخص کے علاوہ کسی اور سے نکاح پڑھانا جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت نے ایک شخص کو اپنا نمائندہ بنایا کہ تو میرا فلاں شخص سے نکاح پڑھا دے۔ اس شخص نے کہا کہ میں اس وقت تک ایسا نہیں کروں گا۔ جب تک گواہوں کے روبرو یہ نہ کہے کہ تیرا معاملہ میرے ہاتھ میں ہے! چنانچہ اس عورت نے ایسا کیا۔ پس اس شخص (وکیل) نے نکاح پڑھاتے وقت اس مقررہ شخص سے کہا کہ تیرے ذمہ اس قدر زرمہر ہوگا۔ اس نے قبول کیا۔ پھر اس (وکیل) نے حاضرین سے کہا کہ تم گواہ رہنا کہ یہ زرمہر میرے ذمہ ہے۔ اور میں اس عورت کا نکاح اپنے سے پڑھتا ہوں۔ (یہ سن کر) اس عورت نے کہا: نہیں۔ نہ تیرے لئے کوئی عزت و کرامت ہے! میرا معاملہ میرے ہاتھ میں ہے۔ میں نے تو صرف شرم و حیا کی وجہ سے تمہیں (فلاں شخص سے نکاح کرنے کیلئے) اپنا نمائندہ نامزد کیا تھا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت اس (عیار) شخص سے کھینچ لی جائے اور اس شخص کا سر پیٹا جائے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ جابر (جعفی) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے بنی عبدالمطلب کی ایک عورت کا نمائندہ بن کر نکاح پڑھایا۔ اور خطبہ نکاح یوں پڑھا: ﴿الحمد للّٰہ ...... الخ﴾۔ (الفروع)

۳۔ ہشام بن سالم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ام کلثومؑ کی تزویج میں (اپنے چچا) عباسؓ کو اپنا نمائندہ بنایا۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عمار ساباطی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت ایک خانوادہ میں رہتی ہے (اور شادی کرنا چاہتی ہے مگر) وہ اس بات کو ناپسند کرتی ہے کہ اس کے خانوادہ کو پتہ چلے۔ تو آیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس شخص کو اپنا وکیل بنائے جو اس سے شادی کرنا چاہتا ہے اور اس سے کہے کہ میں نے تمہیں اپنا وکیل بنایا ہے پس تو میری تزویج کی گواہی دے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: نہ۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان! اگرچہ وہ عورت بیوہ ہی ہو......؟ فرمایا: ہاں اگرچہ بیوہ ہی کیوں نہ ہو! عرض کیا کہ اگر کسی اور شخص کو اپنی تزویج کا وکیل بنائے اور وہ اس کا نکاح اس (شخص) سے پڑھا دے تو؟ فرمایا: ہاں یہ جائز ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے یہاں باب ۳ و ۷ اور وکالت کے باب ۲ و ۵ میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۶ و ۲۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

باپ کی موجودگی میں بھی دادا کی ولایت ثابت ہے بالخصوص چھوٹی بچی پر۔ پس اگر دونوں (الگ الگ) نکاح پڑھا کریں تو پہلے والے کا نکاح درست ہوگا اور اگر بیک وقت پڑھائیں تو پھر دادا کا نکاح صحیح ہوگا!

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص (دادا) اپنے بیٹے کی بیٹی (پوتی) کی تزویج کردے تو وہ اس کے بیٹے کے لئے بھی نافذ ہوگی۔ اور اس کے بیٹے (لڑکی کے باپ) کو بھی اس کی تزویج کا حق حاصل ہے! راوی نے عرض کیا کہ اگر لڑکی کا دادا کسی شخص کو پسند کرے اور باپ کسی اور کو تو؟ فرمایا: اس صورت میں دادا مقدم ہے۔

(الفروع، التہذیب)

۲۔ عبید بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک لڑکی ہے جس کا دادا کسی شخص سے اور بابا کسی اور سے نکاح پڑھانا چاہتا ہے تو؟ فرمایا: دادا مقدم ہے۔ بشرطیکہ وہ لڑکی کو ضرر و زیاں نہ پہنچائے اور بشرطیکہ بابا نے کہیں پہلے نکاح پڑھا نہ دیا ہو! فرمایا: بابا اور دادا دونوں کا نکاح لڑکی کے لئے نافذ العمل ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۳۔ ہشام بن سالم اور محمد بن حکیم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب بابا اور دادا دونوں (الگ الگ) کسی لڑکی کا نکاح پڑھا دیں تو پہلے کا پڑھایا ہوا نکاح صحیح ہوگا۔ اور اگر دونوں بیک وقت پڑھائیں تو پھر دادا مقدم ہوگا۔ (ایضاً)

۴۔ فضل بن عبدالملک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی دادا اپنی پوتی کا نکاح پڑھا دے جبکہ لڑکی کا باپ بھی موجود ہو اور دادا (ٹھیک ٹھاک ہو) تو جائز (نافذ) ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ اگر بابا کی خواہش اور پسند اور ہو اور دادا کی اور .... جبکہ دونوں عدالت وغیرہ میں برابر ہوں تو؟ فرمایا: مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ لڑکی دادا کی بات پر رضامند ہو۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ عبید بن زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں ایک بار زیاد بن عبیداللہ (حارثی) کے ہاں موجود تھا کہ اچانک ایک شخص اپنے باپ کے خلاف فریاد کرتا ہوا حاضر ہوا۔ اور کہا: اصلح اللہ الامیر! میرے باپ نے میری اجازت کے بغیر میری بیٹی کا نکاح پڑھا دیا ہے! زیاد نے حاضرین سے پوچھا: تم

اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: اس کا نکاح باطل ہے۔ فرمایا: پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا اے ابو عبداللہ! آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ پس جب اس نے مجھ سے سوال کیا تو میں نے ان کو جواب دیتے لوگوں سے پوچھا کیا تم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ روایت نقل نہیں کرتے ہو کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں ایک شخص اپنے باپ کے خلاف اسی قسم کی شکایت لے کر حاضر ہوا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا کہ کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے؟ حاضرین نے اقرار کیا کہ ہاں۔ (ہم یہ نقل کرتے ہیں) امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ باپ اور اس کا مال تو دادا کا ہو مگر اس (دادا) کا پڑھایا ہوا نکاح جائز نہ ہو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: (اس کے باوجود) حاکم نے ان لوگوں کے قول پر عمل کیا۔ اور میرا قول چھوڑ دیا۔ (الفروع)

۶۔ ابوالعباس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب باپ (لڑکی) کا نکاح پڑھا دے مگر اس کا باپ (لڑکی کا دادا) اس کا انکار کرے تو باپ کا نکاح نافذ ہے۔ اگرچہ دادا اسے ناپسند ہی کرے۔ یہ اس طرح نہیں ہے کہ دادا نکاح پڑھا دے اور پھر بابا اسے توڑنا چاہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۲ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۲

صغیر السن بچہ ہو یا بچی جب اس کا بابا یا دادا (الغرض ولی شرعی) نکاح پڑھائے تو وہ صحیح (اور پختہ) ہے اور اگر کوئی اور شخص پڑھائے تو ان کے بالغ و عاقل ہونے کے بعد ان کی رضامندی پر موقوف ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس بچہ اور بچی جن کا نکاح پڑھایا گیا ہو کی باہمی وراثت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا: اگر ان دونوں کے والد نے ان کا نکاح پڑھایا ہے تو پھر تو وارث بنیں گے۔ راوی نے عرض کیا: (نابالغ بچہ کی جانب سے) باپ کی طلاق نافذ ہوگی؟ فرمایا: نہ۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس مطلب پر فی الجملہ دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ و ۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۳ از مقدمات نکاح اور باب ۱۱ از میراث ازواج میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳

بالغ و عاقل لڑکے پر والدین وغیرہ کی کوئی ولایت نہیں۔ پس اگر وہ (اس کی پیشگی اجازت کے بغیر کہیں) نکاح پڑھا دیں تو وہ اس کی رضامندی پر موقوف ہوگا۔ اور وہ اپنا نکاح پڑھا سکتا ہے اگرچہ والدین ناپسند ہی کریں۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن ابی یعفور سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں جبکہ میرے والدین کسی اور عورت سے میری شادی کرنا چاہتے ہیں تو؟ فرمایا: تو اس عورت سے شادی کر جو تجھے پسند ہے اور اس کو چھوڑ جسے تیرے والدین پسند کرتے ہیں۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: انہوں نے ایک عورت سے شادی کرنا چاہی جسے میرے والد ماجد نے ناپسند کیا۔ مگر میں نے جا کر اس سے شادی کر لی۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنے (بالغ) بیٹے کا نکاح پڑھائے تو یہ بیٹے کی رضامندی پر موقوف ہوگا۔ اور جب بیوہ کا پڑھائے تو وہ نافذ العمل ہوگا۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۸ از آداب سفر اور یہاں باب ۶ میں) گزر چکی اور کچھ اس کے بعد باب المطہر میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

جب کوئی مدہوش و مخمور عورت اسی حالت میں اپنا نکاح پڑھائے اور ہوش میں آنے کے بعد اس پر رضامند ہو اور اس کا اقرار کرے تو یہ نافذ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت جو کہ نبیذ (ایک قسم کی شراب) پینے کی لت میں گرفتار تھی اور حالت نشہ میں ایک شخص سے اپنا نکاح پڑھایا۔ مگر جب اسے افاقہ ہوا تو اس کا انکار کر دیا۔ لیکن پھر خیال کیا کہ شاید وہ نکاح لازم ہو۔ لہٰذا وہ ڈر گئی۔ اور اسی نکاح پر اس شخص کے حبالۂ عقد میں رہ رہی ہے۔ آیا وہ شخص اس کے

لئے حلال ہے یا نشہ کی وجہ سے وہ نکاح ہی سرے سے باطل ہے؟ فرمایا: جب افاقہ کے بعد اس شخص کے پاس رہ رہی ہے تو یہ اس کی رضامندی ہے۔ راوی نے عرض کیا: تو کیا یہ تزویج اس پر لاگو ہوگی؟ فرمایا: ہاں۔

(التہذیب، عیون الاخبار)

باب ۱۵

اس شخص کا حکم کہ جس کی کئی بیٹیاں ہوں اور ان میں سے ایک کی شادی کرے مگر نکاح کے وقت اس کا نام نہ لے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کی تین جوان باکرہ لڑکیاں موجود تھیں اور اس نے ان میں سے ایک کی شادی ایک شخص سے کر دی مگر شوہر اور گواہوں کے سامنے اس منکوحہ کا نام نہ لیا۔ اور شوہر نے زرِ حق مہر بھی مقرر کر دیا۔ بہرحال جب رخصتی کا وقت ہوا۔ اور شوہر کو پتہ چلا کہ یہ تو بڑی بیٹی کی رخصتی کر رہے ہیں تو اس نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ میں نے تو تمہاری چھوٹی لڑکی سے نکاح پڑھایا ہے تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر شوہر نے سب لڑکیاں دیکھی ہوئی تھیں۔ اور پھر بول کر کسی کی صراحت نہیں کی تھی تو پھر لڑکی کے باپ کا قول مقدم ہوگا۔ ہاں البتہ اس (باپ) پر بینہ و بین اللہ لازم ہے کہ وہ وہی لڑکی شوہر کے حوالے کر دے جس کی شادی کرنے کا نکاح پڑھاتے وقت ارادہ تھا۔ اور اگر شوہر نے ان میں سے کوئی لڑکی نہیں دیکھی ہوئی تھی اور نکاح کے وقت اس کے لئے کسی کا نام نہیں لیا گیا تو پھر (جہالت کی وجہ سے) یہ نکاح ہی سرے سے باطل ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۱۶

آیا بلوغت سے پہلے طفل ممیز نکاح میں وکیل بن سکتا ہے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن ابی یحییٰ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب ام سلمہؓ سے ازدواج فرمایا۔ تو ان کا نکاح عمر بن ابی سلمہ نے پڑھایا تھا جو ہنوز بالغ نہیں ہوئے تھے (مگر ممیز تھے)۔ (الفروع)

باب ۱۷

عقد نکاح میں غلام اور کنیز کا ولی ان کا آقا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آقا کی اجازت کے بغیر کوئی بھی غلام نہ کسی کو آزاد کر سکتا ہے نہ نکاح پڑھا سکتا ہے، اور نہ ہی اپنے مال میں سے کسی کو کچھ دے سکتا ہے۔ (الغرض وہ ممنوع التصرف ہے)۔ (الفروع)

۲۔ ابوالعباس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک کنیز اپنے اہل (آقا) کی اجازت کے بغیر کسی جگہ شادی کر لیتی ہے تو؟ فرمایا: اس کے لئے ایسا کرنا حرام ہے اور وہ (نکاح نہیں بلکہ) زنا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب نکاح العبید والاماء (نمبر ۲۳ و ۲۹) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۸

اگر کوئی عورت عقد نکاح کے بعد دعویٰ کرے کہ وہ حاملہ ہے، یا شوہر کی بہن ہے یا عدت میں ہے تو اس کا حکم کیا ہے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اور اس عورت نے یہ دعویٰ داغ دیا کہ وہ (پہلے سے) حاملہ ہے اور (شوہر سے) کہا کہ میں تیری رضاعی بہن ہوں۔ اور میں عدت میں ہوں۔ تو؟ فرمایا: اگر شوہر اس سے مباشرت کر چکا ہے (اور بعد میں عورت نے یہ دعویٰ کیا ہے) تو پھر اس بات میں اس کی تصدیق نہ کرے۔ اور اگر ہنوز مباشرت نہیں کی۔ تو پھر احتیاط کرے اور اس کی جانچ پڑتال کرے۔ جبکہ پہلے سے اسے نہ جانتا ہو۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۱۹

اگر کوئی عورت کسی شخص کی بیوی ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ شخص بھی اس کا اقرار کرے تو اس کا حکم کیا ہے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص ایک عورت کے ہمراہ ایک گھر سے پکڑا گیا۔ اور اس نے اقرار کیا کہ یہ عورت اس کی بیوی ہے۔ اور اس عورت نے بھی اس کا اعتراف کیا کہ وہ اس کا شوہر ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: کئی ایسے مرد ہیں کہ اگر وہ (اس حالت میں) تمہارے پاس لائے جائیں تو تم ان کی بات کو قبول کر لو گے اور کئی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ اس حالت میں تمہارے سامنے لائے جائیں تو تم ان کو پیٹو گے (یعنی اس کا دارومدار حالات و واقعات پر ہے)۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس روایت سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ (جب مرد و عورت) متہم ہوں تو ان کا یہ عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

باب ۲۰

نکاح کے وقت جب عورت معین ہو تو اس کا نکاح درست ہے اگرچہ وکیل غلطی سے کسی اور نام سے ہی موسوم کیوں نہ کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن شعیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک شخص نے اپنے چچازاد بھائی سے اس کی لڑکی کا رشتہ طلب کیا اور اس نے اپنے بعض بھائیوں کو حکم دیا کہ اس شخص کا اس کی مطلوبہ لڑکی سے نکاح پڑھا دو۔ مگر اس (نمائندہ) نے غلطی سے اس لڑکی کو کسی اور نام سے موسوم کر دیا۔ مثلاً اس کا نام فاطمہ تھا مگر اس نے اسے کسی اور نام سے موسوم کیا۔ حالانکہ اس شخص کے ہاں اس نام کی کوئی لڑکی موجود ہی نہ تھی جس کا نام نکاح خواں نے لیا تو؟ امام علیہ السلام نے اپنے دستخطوں سے جواب دیا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۲۱

جس شخص کو نکاح کے واقع ہونے میں شک ہو تو جب تک اس کے وقوع پذیر ہونے کا علم و یقین نہ ہو تب تک اس کا حکم (فیصلہ) نہیں کیا جائے گا۔ اور ایک ہی صیغۂ نکاح کے ساتھ چار عورتوں سے عقد جائز ہے اگرچہ ان کا حق مہر مختلف ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن الخزرج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے ان (حضرت امام علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک شخص نے ایک شخص سے رشتہ طلب کیا اور پھر اس بات کو کئی سال گزر گئے۔ اب اسے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اس نے جواب میں کیا کہا تھا آیا یہ کہا تھا کہ دوں گا یا دے دیا تھا تو؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: اس پر وہی واجب ہے (اسی کے مطابق عمل کرنا واجب ہے) جس کا اسے علم ہو۔ اور پختہ یقین ہو (الغرض مشکوک نکاح پر بنیاد نہیں رکھی جا سکتی)۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ عنوان میں مذکور دوسرے موضوع کے حکم پر دلالت کرنے والی حدیث باب میراث الازواج میں اس حدیث کے ضمن میں آئے گی کہ جب کوئی شخص چار بیویوں میں سے ایک کو طلاق دے دے۔

باب ۲۲

اس صورت کا حکم کہ جب کوئی شخص کسی عورت کے اپنی بیوی ہونے کا دعویٰ کرے اور اس پر گواہ بھی پیش کر دے مگر وہ عورت اس کا انکار کرے البتہ اس کی بہن یہ دعویٰ کرے کہ یہ شخص میرا شوہر ہے۔ اور وہ گواہ بھی پیش کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زہری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے دعویٰ کیا تھا کہ فلاں عورت میری بیوی ہے۔ جس کے ساتھ میں نے اس کے ولی کی اجازت اور گواہوں کی موجودگی میں نکاح پڑھایا تھا۔ مگر اس عورت نے اس کا انکار کر دیا۔ اور اس کی بہن نے اس شخص پر یہ دعویٰ کر دیا کہ یہ شخص میرا شوہر ہے۔ میں نے ولی کی اجازت اور گواہوں کی موجودگی میں اس سے نکاح پڑھایا تھا اور پھر گواہ پیش بھی کر دیے مگر دونوں (مدعیوں) نے اس عقد و ازدواج کی کوئی تاریخ نہ بتائی؟ یہ فیصلہ کیا کہ مرد کا بینہ (گواہ) مقدم سمجھا جائے گا اور عورت کا بینہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ شوہر اس

(پہلی) عورت سے مباشرت کرنے کا مستحق قرار پا چکا ہے۔ مگر اس کی بہن اس نکاح کو باطل قرار دینا چاہتی ہے اس لئے نہ اس کی تصدیق کی جائے گی اور نہ ہی اس کا بینہ قبول کیا جائے گا۔ مگر یہ کہ جب اس کے نکاح کا وقت (دوسرے نکاح سے) مقدم ہو یا اس کے ساتھ مباشرت کی گئی ہو۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۲۳

اس شخص کا حکم جو کسی عورت سے نکاح پڑھائے اور کوئی دوسرا شخص آکر دعویٰ کرے کہ وہ اس کی بیوی ہے مگر عورت اس کا انکار کرے؟ (پس گواہوں کے بغیر اس کا دعویٰ ناقابل توجہ ہوگا مگر یہ کہ وہ ثقہ ہوں۔)

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالعزیز بن المہتدی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں آپ پر قربان! میرا بھائی مر گیا اور اس کی بیوہ نے عقد ثانی کر لیا...... پس میرا چچا آیا اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے پوشیدہ طور پر اس بیوہ سے نکاح پڑھایا ہوا ہے۔ اور جب میں نے اس عورت سے رجوع کیا تو اس نے سختی سے اس کا انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے اور اس کے درمیان ہرگز کوئی پوشیدہ نکاح نہیں ہوا۔ تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: تجھے اس کا اقرار (کہ اس نے ایک شخص سے عقد ثانی کر لیا ہے) لازم ہے۔ اور اس شخص (چچا) کو اس کا انکار (کہ اس نے اس سے عقد نہیں کیا) لازم ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح پڑھایا یا متعہ کیا۔ اور اسے ایک ثقہ یا غیر ثقہ آدمی نے بتایا کہ یہ عورت تو میری بیوی ہے مگر میرے پاس کوئی گواہ نہیں ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ (مدعی) شخص ثقہ ہے تو پھر یہ اس عورت کے نزدیک نہ جائے اور اگر غیر ثقہ ہے تو پھر اس کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔ (التہذیب)

۳۔ یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (معصومین علیہم السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی شہر میں ایک عورت سے نکاح پڑھایا مگر پہلے پوچھا کہ تیرا کوئی شوہر تو نہیں ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ نہیں۔ پس اس نے اس سے شادی کر لی۔ بعد ازاں ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہا کہ یہ میری بیوی ہے۔ مگر اس عورت نے اس کا انکار کیا۔ تو اب اس شخص کو کیا کرنا چاہیے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ بدستور اس کی بیوی ہے مگر یہ کہ دوسرا شخص (مدعی) اسے اپنی بیوی ثابت کرنے کے لئے دو گواہ پیش کر دے۔ (ایضاً)

باب ۲۴

اگر ہنسی مذاق کی نیت سے نکاح کیا جائے تو وہ عقد باطل ہے اور اس کی تجدید جائز ہے اور یہی حکم کنیز کے حلال کرنے کا ہے (کہ مذاق کے قصد سے باطل ہے)۔ ہاں البتہ مذاق کی نیت کا یقین ہونا چاہیے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود شرقی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ اس نے ایک عورت کا (مذاقاً) رشتہ طلب کیا۔ اور عورت نے بھی مذاقاً اجازت دے دی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ عرض کیا: کیا کوئی اور شخص اس عورت سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(الفروع، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت اپنی کنیز اپنے شوہر کے لئے حلال کرتی ہے تو؟ فرمایا: اس کے لئے حلال ہے۔ عرض کیا: اگر شوہر کو یہ اندیشہ ہو کہ بیوی نے اس سے مذاق کیا ہے تو؟ فرمایا: اسے اس کے دلی راز کا کیا علم ہے؟ ہاں اگر اسے علم و یقین ہو کہ اس نے مذاق کیا ہے تو پھر حلال نہیں ہے۔ (التہذیب)

باب ۲۵

اگر کوئی عورت کہہ دے کہ اس کا کوئی شوہر نہیں ہے یا یہ کہ وہ عدت میں نہیں وغیرہ وغیرہ تو اس کی تصدیق کی جائے گی اور تحقیق و تفتیش واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عمر بن حنظلہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی اور جب اس کے بارے میں (لوگوں سے) پوچھ گچھ کی۔ تو مجھے مختلف باتیں بتائی گئیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: تو نے اس کے بارے میں کیوں پوچھ گچھ کی؟ (اسی عورت کے بیان پر کیوں اکتفا نہ کی؟) تم پر تفتیش کرنا لازم نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ میسر (میسرہ ن و) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک ایسے صحراء میں میری ایک عورت سے ملاقات ہوتی ہے جہاں کوئی اور آدمی نہیں ہے

اور میں اس سے پوچھتا ہوں کہ آیا تیرا شوہر ہے؟ اور وہ جواب میں کہتی ہے: نہیں۔ تو کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ اپنی ذات کے بارے میں اس کی بات کی تصدیق کی جائے گی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ و ۲۳ میں) و باب الحیض (نمبر ۴۷) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد باب المتعہ (نمبر ۱۰) میں اور باب العدد (نمبر ۲۴) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۶

نکاح کے بارے میں اس وکیل کا حکم جو مؤکل کے حکم کے خلاف عمل کرے یا جب مؤکل سرے سے اس کی وکالت کا ہی انکار کر دے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو وکیل بنایا کہ وہ بصرہ کے خانوادہ بنی تمیم کی کسی عورت سے اس کی شادی کرائے۔ مگر اس نے کوفہ کے خانوادہ بنی تمیم کی عورت سے اس کی شادی کرا دی تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: چونکہ وکیل نے مؤکل کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے (لہٰذا یہ نکاح باطل ہے) اور یہ وکیل اس عورت کے خانوادہ کو نصف حق مہر ادا کرے گا۔ اور اس عورت پر کوئی عدت نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کی باہمی میراث ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام کے اس جواب پر بعض حاضرین نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی کو وکیل بنائے کہ میری کسی عورت سے شادی کرا دو۔ لیکن کسی خاص جگہ یا کسی خاص خاندان کی پابندی نہ لگائے اور جب وہ اس کی شادی کرا چکے تو یہ سرے سے وکالت کا ہی انکار کر دے (کہ میں نے تو تمہیں کہا ہی نہیں تھا) تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر وکیل کے پاس وکالت کے گواہ موجود ہوں تو اس عورت کا حق مہر مؤکل ادا کرے گا۔ اور اگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو پھر وکیل اس کا حق مہر ادا کرے گا جو کہ مقررہ حق مہر کا نصف ہوگا.........اور حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی روایت میں یہ تتمہ بھی ہے کہ اگر اس نے حق مہر معین نہیں کیا تھا تو پھر اسے کچھ نہیں ملے گا۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الوکالہ (نمبر ۴) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۷

نکاح شغار باطل ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ دو عورتوں کی اس طرح وٹہ سٹہ کی شادی کی جائے کہ اس عورت کا حق مہر دوسری کا نکاح ہو۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن بکیر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام وحضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (شریعت محمدیہ میں) دو عورتوں کے اس طرح نکاح کرنے کی ممانعت کی گئی ہے کہ دوسری کی شرمگاہ کے سوا اس کا کوئی حق مہر نہ ہو۔ فرمایا: حق مہر کے بغیر یا مسلمانوں کے طریقہ کے بغیر ان میں سے کسی کا نکاح حلال نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ غیاث بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اسلام میں نہ جلب[۱] ہے نہ جنب ہے اور نہ شغار ہے اور شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کا کسی شخص سے اس شرط پر نکاح پڑھائے کہ وہ اس کے عوض میں اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے پڑھائے گا اور وہ بھی اس طرح کہ اس عقد و ازدواج کے علاوہ کوئی حق مہر نہ ہوگا۔

(الفروع، التہذیب، معانی الاخبار)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء واجداد کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث مناہی میں اس طرح عقد نکاح کی ممانعت فرمائی کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ تو اپنی بہن کا رشتہ مجھے دے تاکہ اس کے عوض میں اپنی بہن کا رشتہ تجھے دوں گا۔ (الفقیہ)

---

[۱] جلب کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کا محصل کسی جگہ جا کر ڈیرہ ڈال دے اور اس علاقہ کے تمام لوگوں کو کہے کہ تم اپنے اپنے مال مویشی یہاں لاؤ۔ اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ بلکہ حکم ہے کہ محصل خود اپنی زکوٰۃ کے پاس جا کر زکوٰۃ وصول کرے اور جنب کا مطلب یہ ہے کہ گھڑ دوڑ کے مقابلہ میں مقابلہ والے گھوڑے کے پہلو میں کوئی دوسرا گھوڑا یا آدمی مقرر کیا جائے جو اس گھوڑے کو تیز دوڑنے پر آمادہ کرے۔ (نہایہ ابن اثیر)۔

(احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۲۸

جب کوئی وکیل کسی شخص کا نکاح پڑھائے۔ اور بعد ازاں پتہ چلے کہ عقد سے پہلے مؤکل کی موت واقع ہو چکی تھی۔ تو نکاح باطل متصور ہوگا۔ اور کوئی مہر یا میراث نہیں ہوگی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ولّاد حنّاط سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سوال کیا گیا کہ عراق کے ایک شخص نے ایک آدمی کو وکیل بنایا کہ مدینہ کی فلاں عورت سے اس کا نکاح پڑھائے۔ چنانچہ وکیل مدینہ گیا۔ اور جا کر اس عورت سے اس کا نکاح پڑھایا۔ لیکن جب وہ واپس عراق پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا مؤکل وفات پا چکا ہے تو؟ فرمایا: اگر مرنے والا عقد نکاح پڑھائے جانے کے بعد مرا ہے تو اس عورت کا حق مہر (جو کہ نصف ہوگا) اس کی میراث سے اسی طرح ادا کیا جائے گا جس طرح اس کا قرضہ ادا کیا جائے گا۔ اور اگر عقد نکاح پڑھانے کی تاریخ سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تھا تو پھر نکاح باطل ہے۔ اور حق مہر کی ادائیگی مؤکل یا وکیل میں سے کسی پر بھی واجب نہیں ہے۔(الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ کی اس جیسی روایت میں یہ تتمہ بھی ہے کہ اگر شوہر عقد کے بعد مرا ہے تو جہاں اس عورت کو نصف حق مہر ملے گا وہاں وہ اس شخص کی وراثت بھی حاصل کرے گی۔ اور عدت وفات بھی گزارے گی۔(الفروع)

نکاح حرام وغیرہ کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل ۳۱ باب ہیں)

باب ۱

آدمی کیلئے زنا کرنا حرام ہے خواہ محصن ہو یا غیر محصن۔

(اس باب میں کل چوبیس حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی اٹھارہ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم نے حضرت علی صلوات اللہ علیہ کی کتاب میں پایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میرے بعد زناکاری عام ہو جائے گی تو ناگہانی موتیں زیادہ ہو جائیں گی۔(الفروع، المحاسن للبرقی)۔

۲۔ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابومحمدؑ! میں عورتوں کے معاملہ میں گرفتار بلا ہوں۔ ایک دن زنا کرتا ہوں اور دوسرے دن روزہ رکھتا ہوں۔ آیا یہ (روزہ) اس (زنا) کا کفارہ بن جائے گا؟ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی بارگاہ میں اس سے زیادہ پسندیدہ بات کوئی نہیں ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ تو زنا نہ کر اور (بے شک سنتی) روزہ نہ رکھ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس شخص کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: اے بازنہ۔ تو کام تو دوزخیوں والے کرتا ہے اور پھر جنت میں داخل ہونے کی امید بھی رکھتا ہے۔(الفروع)

۳۔ علی بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک حسین و جمیل عورت کی طرف نگاہ کرنے میں گرفتار ہوں۔ مجھے اس کی طرف نگاہ کرنا پسند ہے تو؟ فرمایا: اے علی! جب تیری نیت صحیح ہے تو کوئی حرج نہیں۔ خبردار زنا نہ کرنا کہ یہ رزق سے خیر و برکت کو مٹا دیتا ہے اور دین کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں (کہ نگاہ کرنے کا یہ جواز) یا تو اس صورت پر محمول ہے کہ جب اس سے شادی کرنا ہو۔ یا عمداً نگاہ نہ کی جائے۔ یا اس کے علاوہ جواز والی قسموں میں سے کسی قسم پر محمول کرنا پڑے گا۔

۴۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: ﴿اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی﴾ (خدا نے ہر چیز کو خلقت عطا کی اور پھر اس کی ہدایت کی) کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: خدا کی کوئی مخلوق ایسی نہیں جو شکل سے پہچانی نہ جائے کہ وہ نر ہے یا مادہ؟ عرض کیا: "ثُمَّ هَدٰی" کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: اس کو نکاح کی طرف راہنمائی کی۔ اور سفاح (زنا) بھی اس کا ہمشکل ہی ہے۔ (ایضاً)

۵۔ عبداللہ بن میمون القداح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جناب یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹا زنا نہ کرنا۔ کیونکہ جب کوئی پرندہ زنا کرتا ہے تو اس کے پر گر جاتے ہیں۔ (الفروع، المحاسن، الفقیہ)

۶۔ فضیل حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: زنا میں پانچ خرابیاں ہیں: (۱) چہرہ کی رونق ختم کرتا ہے، (۲) فقر و فاقہ کا موجب ہے، (۳) عمر کو کم کرتا ہے، (۴) خدائے رحمٰن کو ناراض کرتا ہے، (۵) اور خلود فی النار کا باعث ہے۔ ہم آتش جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ (الفروع)

۷۔ عبداللہ بن میمون القداح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: زنا کار کیلئے چھ خرابیاں ہیں: تین دنیا میں ہیں اور تین آخرت میں جو تین خرابیاں دنیا میں ہیں وہ یہ ہیں: (۱) چہرہ کے نور کو ختم کرتا ہے، (۲) فقر و فاقہ کا باعث ہے، (۳) موت کو جلد لاتا ہے، اور جو تین خرابیاں آخرت میں ہیں وہ یہ ہیں: (۱) خدا کی ناراضی، (۲) حساب و کتاب کی سختی، (۳) اور جہنم میں ہمیشگی۔ (الفروع، الفقیہ، الخصال، المحاسن، عقاب الاعمال)

۸۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ زنا کار کو کوڑے کس طرح مارے جائیں؟ فرمایا: بڑے زور سے۔ عرض کیا: کپڑوں کے اوپر سے؟ فرمایا: کپڑے اتار کر۔ (الفروع، التہذیب)

۹۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی زنا کار زنا کرتا ہے تو اس سے روحِ ایمان خارج ہو جاتی ہے اور جب توبہ و استغفار کر لے تو پھر لوٹ آتی ہے۔ فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: جب کوئی زنا کار زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا، جب کوئی شرابخور شراب پیتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا، اور جب کوئی چور چوری کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد ماجد علیہ السلام فرماتے

تھے کہ جب کوئی زناکار زنا کرتا ہے تو اس کی روحِ ایمان اس سے الگ ہو جاتی ہے۔ راوی نے عرض کیا: آیا اس میں ایمان کا کچھ حصہ باقی بھی رہ جاتا ہے۔ یا ایمان سے بالکل خالی ہو جاتا ہے؟ فرمایا: ہاں کچھ رہ جاتا ہے اور جب اٹھتا ہے (اور توبہ کرتا ہے) تو پھر روحِ ایمان پلٹ آتی ہے۔ (الفقیہ)

۱۰۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زناکاری فقر و فاقہ کا باعث ہوتی ہے اور یہ شہروں کو ویران کر دیتی ہے۔ (ایضاً)

۱۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین جس طرح تین باتوں سے بارگاہِ رب العزت میں فریاد کرتی ہے اس طرح کسی اور چیز سے نہیں کرتی (۱) جب اس پر حرام خون بہایا جائے، (۲) جب زنا کر کے اس پر غسل کیا جائے، (۳) جب طلوع آفتاب[1] سے پہلے اس پر سویا جائے۔ (ایضاً)

۱۲۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک بار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن سے خداوند عالم بروز قیامت کلام نہیں کرے گا۔ نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نگاہ کرم فرمائے گا۔ جبکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے (۱) بوڑھا زناکار، (۲) ظالم و جابر حاکم، (۳) اور غریب متکبر۔ (ایضاً)

۱۳۔ محمد بن سنان بیان کرتے ہیں کہ منجملہ ان جوابات کے جو حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے میرے مسائل کے جواب میں دیا ایک یہ تھا کہ خداوند حکیم نے چند وجوہ کی بنا پر زناکاری کو حرام قرار دیا ہے: اس میں فساد پایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ اس سے قتل نفس لازم آتا ہے، نسب خراب ہوتا ہے، بچوں کی تربیت نہیں ہو سکتی، میراث خراب ہوتی ہے اور اس قسم کے دیگر وجوہ و اسباب بھی ہیں۔ (الفقیہ، علل الشرائع، عیون الاخبار)

۱۴۔ عبداللہ بن اعین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب کوئی زناکار زنا کرتا ہے تو شیطان بھی اپنا آلہ داخل کر دیتا ہے۔ پس دونوں مل کر بدکاری کرتے ہیں اور نطفہ ایک ہوتا ہے۔ جس سے بچہ شرک شیطان پیدا ہوتا ہے۔ (عقاب الاعمال)

۱۵۔ جناب احمد بن محمد البرقیؒ باسناد خود فضل بن ابوقرہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تم لوگ زنا نہ کرو۔ ورنہ تمہاری عورتیں زنا کریں گی۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے بستر کو روندے (اس کی ناموس سے زنا کرے) اس کا بستر بھی روندا جائے گا۔ (اس کی

---

[1] مخفی نہ رہے کہ اس وقت سونا سخت مکروہ ہے۔ مگر حرام نہیں ہے۔ اس حدیث میں ان کی کراہت کی اسی شدت کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ نماز صبح پڑھے بغیر اس وقت سویا جائے واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

عزت بھی لوٹی جائے گی) کیونکہ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔ (المحاسن للبرقی)

۱۶۔ ابوحمزہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ زنا نہ کرو۔ ورنہ میں تم سے اپنے نور وجہ کو پوشیدہ کروں گا۔ (تم سے اپنی توجہ ہٹالوں گا)۔ اور تمہاری دعا و پکار کے آگے آسمانوں کے دروازے بند کر دیے جائیں گے۔ (ایضاً)

۱۷۔ جناب عبداللہ بن جعفر حمیریؒ باسناد خود بکر بن محمد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں (استعارہ کے رنگ میں) فرمایا: دل کے دو کان ہوتے ہیں۔ روح ایمان اس سے اچھائی کی باتیں کرتا ہے اور شیطان اس سے برائی کی باتیں کرتا ہے۔ پس ان میں جو اپنے ساتھی پر غالب آ جائے اسی کا غلبہ ہوتا ہے۔ (قرب الاسناد)

۱۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: زانی حالت ایمان میں زنا نہیں کرتا۔ اور چور ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا (بلکہ اس سے روح ایمان نکل جاتی ہے)۔ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جب تک زانی عورت کے پیٹ پر رہے (لیکن جب اتر آئے) اور وضو کر کے توبہ کرے تو پھر اس کی حالت اور ہوتی ہے (یعنی روح ایمان اس میں عود کر آتی ہے)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (مقدمہ باب ۲، قبلہ باب ۲، تقصیر باب ۳۶، آداب صائم باب ۱۱، احکام العشرہ باب ۵۲ و جہاد النفس باب ۴۲ وغیرہ) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اسکے بعد (باب ۲ و ۴ و ۷ و ۲۸، احکام الاولاد و ابواب حد الزنا ۸ و باب ۱۱ از حد السرقہ وغیرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

عورت پر بھی زنا کرنا حرام ہے محصنہ ہو یا غیر محصنہ۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے خدا ہرگز کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ان میں سے ایک وہ عورت ہے جو شوہر کے بستر پر (غیر مرد سے) مقاربت کرائے۔ (الفروع، عقاب الاعمال، المحاسن)

۲۔ اسحاق بن ہلال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے: کیا میں تمہیں سب سے بڑے زنا کی خبر نہ دوں؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں؟ فرمایا: جو عورت شوہر کے بستر پر زنا

کرے اور پھر نتیجہ میں جو بچہ پیدا ہوا سے شوہر کے سر تھوپے، یہ ہے وہ عورت جس سے خدا کبھی کلام نہیں کرے گا۔ اور نہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر (رحمت) کرے گا۔ اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (الفروع، الفقیہ، عقاب الاعمال، المحاسن)

۳۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس عورت پر خدا کا قہر وغضب بڑا سخت ہوتا ہے جو اپنے گھر والوں پر اس شخص کو داخل کرے جو ان کی خیرات (بچا ہوا مال) کھائے اور اس کی شرمگاہوں پر نگاہ کرے۔ (الفروع)

۴۔ سماعہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آزاد مرد اور آزاد عورت (جبکہ کنوارے ہوں) زناکاری کریں تو ان کو سو سو کوڑے لگائے جائیں گے، لیکن اگر محصن اور محصنہ ہوں تو پھر ان کو سنگسار کرنا لازم ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی شوہردار عورت سے بدکاری کرے تو ان دونوں کی شرمگاہ سے جہنم کی پیپ سے ایسی وادی پھوٹے گی جس کی بدبو سے پانچ سو سال کی مسافت تک جہنمی لوگوں کو اذیت ہوگی۔ اور ان دونوں کو سب سے زیادہ سخت عذاب کیا جائے گا۔ (عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷ و باب ۱۲۹ از مقدمات نکاح میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶ و ۷ و ۸ میں اور ابواب حد زنا میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

باکرہ لڑکی کا پردۂ بکارت شوہر کے سوا (آزاد عورت میں) یا آقا کے بغیر (کنیز میں) زائل کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس عورت کے بارے میں جس نے ہاتھ سے ایک لڑکی کا پردۂ بکارت زائل کر دیا تھا۔ فرمایا: اس پر اس لڑکی کا حق مہر لازم ہے اور اسے اسّی (۸۰) کوڑے بھی لگائے جائیں گے۔ (الفروع وغیرہ)

۲۔ معاویہ بن وھب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ ایک عورت نے پہلے تو ایک یتیم لڑکی پر تہمت زنا لگائی اس کے بعد چند عورتوں کو بلا کر اس کو پکڑا اور پھر اپنی انگلی سے اس کا پردۂ بکارت زائل کیا...... حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس قضیہ کا یوں فیصلہ کیا

کہ عورت پر حد قذف (اسی کوڑے) جاری کی جائے اور پھر تمام عورتوں پر اسے لاولد کرنے کا جرمانہ عائد کیا۔ اور اس کی مقدار چار سو درہم قرار دی۔ (ایضاً)

۳۔ طلحہ بن زید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی کنیز غصب کی جائے اور اس کی بکارت زائل کر دی جائے تو ایسا کرنے والے پر اس کی قیمت کا دسواں حصہ لازم الاداء ہے اور اگر وہ آزاد عورت ہو تو ایسا کرنے والے پر اس کا مہر واجب ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۴

حرام عورت کی شرمگاہ میں انزال حرام ہے اور زنا میں عزل واجب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص ہوگا جو اپنا نطفہ اس رحم میں گرائے جو اس پر حرام ہے۔ (الفروع، عقاب الاعمال، المحاسن)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک کوئی گناہ آدم اس سے بڑا (برا) کام نہیں کر سکتا جو کسی نبی یا امام کو قتل کرے یا اس کعبہ کو گرائے جسے خدا نے لوگوں کا قبلہ بنایا ہے یا اس عورت (کے رحم) میں اپنا نطفہ گرائے جو اس پر حرام ہے۔ (الفقیہ، عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۵

دل میں زنا کرنے کا خیال کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ

جناب موسیٰ علیہ السلام نے تمہیں حکم دیا تھا کہ خدا کے نام کی جھوٹی قسم نہ کھاؤ مگر میں کہتا ہوں کہ تم خدا کے نام کی نہ جھوٹی قسم کھاؤ اور نہ سچی۔ حواریوں نے کہا: کچھ اور اضافہ فرمائیں! فرمایا: جناب موسیٰ علیہ السلام نے تمہیں حکم دیا تھا کہ زنا نہ کرو مگر میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں کہ زنا کرنے کا دل میں خیال بھی نہ کرو چہ جائیکہ زنا کرو......... کیونکہ جو شخص زنا کرنے کا خیال کرتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو ایک نقش و نگار والے مکان میں آگ روشن کرے اور دھواں اس کے نقش و نگار کو خراب کر دے اگرچہ گھر نہ جلے۔ (اسی طرح زنا کاری کا خیال نورِ ایمان کو خراب کر دیتا ہے۔ اگرچہ ایمان بالکل برباد نہ ہو)۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں مقدمۃ العبادات (باب ۷) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶

مرد کے لئے نابالغ بچی کے ساتھ زنا کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن بکیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک نابالغ بچی ایک بالغ شخص کے ہمراہ بدکاری کراتے ہوئے پائی گئی ہے تو؟ فرمایا: لڑکی پر تو تعزیر لگائی جائے گی اور مرد پر (اس کے حال کے مطابق) شرعی حد جاری کی جائے گی۔ (الفروع)

۲۔ ابان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی نابالغ لڑکا کسی سے بدفعلی کرے تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی (بلکہ صرف تعزیر لگائی جائے گی)۔ اور اگر کوئی مرد کسی بچی سے بدفعلی کرے تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ و ۴ میں) گزر چکی ہیں جو اپنے اطلاق سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (حد زنا میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷

عورت کے لئے نابالغ بچہ اور اپنے غلام سے زنا کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس دس سالہ لڑکے کے بارے میں جس نے ایک عورت سے زنا کیا تھا، فرمایا: لڑکے کو حد سے کمتر

کوڑے لگائے جائیں گے اور عورت پر مکمل شرعی حد جاری کی جائے گی۔ عرض کیا گیا کہ اگر عورت محصنہ ہو تو؟ فرمایا: پھر بھی اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا کیونکہ جس نے اس سے زنا کیا ہے وہ نابالغ ہے اور اگر وہ بالغ ہوتا تو پھر اسے سنگسار کیا جاتا۔ (الفروع، علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱و۲ میں) گزر چکی ہیں جو علی الاطلاق اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ از حد زنا میں اور باب ۱۵ از نکاح عبید میں) بیان کی جائینگی جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کا اپنے غلام سے زنا کرنا حرام ہے۔

باب ۸

کسی اجنبی عورت کی شرم گاہ کا غصب کرنا اور اس سے زنا بالجبر کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید عجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے کسی عورت کی شرم گاہ غصب کی (پھر اس سے زنا بالجبر کیا) تو؟ فرمایا: اسے قتل کیا جائے محصن ہو یا غیر محصن۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب بدکاری کرنے میں عورت مرد کی اطاعت کرے اور وہ اس سے حرام کاری کرے اور اس سے بوس و کنار کرے یا اس سے ہنسی مذاق کرے اور اس سے بدفعلی کرے تو پھر تو مرد کی طرح عورت پر بھی حد جاری کی جائے گی اور اگر مرد جبراً اس سے بدفعلی کرے تو پھر مرد پر اپنا اور اس عورت کا بھی وزر و وبال ہوگا۔ (عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۷ از حد زنا میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

زنا کاری بہر حال حرام ہے عورت خواہ مسلمان ہو یا یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ خواہ آزاد ہو یا کنیز اور خواہ زنا قُبل میں کرے یا دبر میں۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث

المناہی میں فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص کسی عورت سے زنا کرے عورت خواہ مسلمان ہو یا یہودیہ ہو یا نصرانیہ یا مجوسیہ، آزاد ہو یا کنیز اور پھر توبہ نہ کرے بلکہ اس گناہ پر اصرار اور اس کا تکرار کرتے ہوئے مر جائے تو خدائے قہار اس کی قبر میں تین سو دروازے کھولے گا جن سے آگ کے سانپ اور بچھو اور اژدھے نکلیں گے (اور اسے کاٹیں گے) اور وہ قیامت تک جلتا رہے گا۔ اور جب قبر سے نکلے گا تو لوگ اس کی بدبو سے اذیت پائیں گے.........
اور وہ اس کے ذریعہ سے پہچانا جائے گا کہ دار دنیا میں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ اسے دوزخ میں جھونکنے کا حکم دیا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا نے حرام کو حرام قرار دیا ہے اور کچھ حدود و قیود مقرر کئے ہیں بس خدا سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے اور اس کی غیرت کا یہ ثبوت ہے کہ اس نے تمام فواحش کو حرام قرار دیا ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: جو شخص کسی عورت کی دبر میں زنا کرے یا کسی مرد یا بچہ سے بدفعلی کرے تو خدائے جبار اسے اس حالت میں محشور کرے گا کہ وہ مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوگا اور لوگ اس سے اذیت پائیں گے یہاں تک کہ اسے دوزخ میں داخل کیا جائے گا اور خدا اس کی کوئی سیم وزر (خیرات) قبول نہیں کرے گا اور اس کے ہر قسم کے اعمال کو حبط کر دے گا۔ اور اسے ایک ایسے تابوت میں رکھے گا جسے لوہے کے کیلوں سے جکڑا جائے گا اور تابوت میں اس کے اوپر پتریاں رکھی جائیں گی تاکہ وہ ان کیلوں میں اچھی طرح جکڑا جا سکے۔ پس اگر اس کی ایک رگ چار سو (۴۰۰) امتوں (گروہوں) پر رکھ دی جائے تو سب (اس کی تپش اور تکلیف سے) مر جائیں گے۔ اور وہ تمام دوزخیوں سے بڑھ کر عذاب میں گرفتار ہوگا۔ (عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب اول و دوم میں) گزر چکی ہیں (جو اپنے عموم سے) اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

زنا کاری سے توبہ کرنا واجب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زید بن علی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوند عالم ایک بدبودار ہوا چلائے گا جس کی بدبو سے تمام اہل محشر متاذی ہوں گے یہاں تک کہ لوگوں کے سانس رکنے لگ جائیں گے تو اچانک ایک منادی کی ندا آئے گی کہ آیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سی ہوا ہے جس نے تمہیں اذیت پہنچائی ہے؟ لوگ کہیں گے: نہیں۔ مگر اس نے ہمیں انتہائی اذیت پہنچائی ہے! اس وقت کہا جائے گا کہ یہ زناکاروں کی شرم گاہوں کی بدبو ہے جنہوں نے توبہ کے بغیر اسی حالت میں

بارگاہِ ایزدی میں حاضری دی ہے۔ پس یہ سن کر عرصۂ محشر میں موجود ہر شخص کہے گا: ﴿اللّٰھم العن الزناۃ﴾ (یا اللہ زناکاروں پر لعنت کر)۔ (عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

محرم عورت و مرد کا باہم زنا کرنا (سخت) حرام ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بکیر بن اعین اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی محرم عورت سے زنا کرے تو اسے تلوار ماری جائے گی خواہ جہاں تک پہنچ جائے اور اگر اس عورت نے بھی اس کی موافقت کی ہو تو پھر اسے بھی تلوار ماری جائے گی خواہ جہاں تک پہنچ جائے۔ (الفروع، التہذیب)

باب ۱۲

کنیز سے زنا کرنا حرام ہے اگرچہ اس کا کچھ حصہ زانی کی ملکیت میں ہی ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ چند لوگوں نے مل کر ایک کنیز خریدی اور ان میں سے ایک شخص کو امین سمجھ کر وہ کنیز اس کے پاس رکھی گئی۔ مگر اس نے اس سے بدفعلی کی تو؟ فرمایا: اس پر حد جاری کی جائے گی۔ مگر اس کے حصہ کی نسبت سے حد کم کی جائے گی۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۹ از نکاح العبید و باب ۲۲ از حد زنا میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳

مرد کا اجنبی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں یا ایک مکان میں تنہا اکٹھا ہونا حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر

دو (اجنبی) مرد وزن ایک لحاف میں پائے گئے تو ان کو (تعزیر کے طور پر) کوڑے لگائے جائیں گے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حریز سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے ایک شخص کو ایک (اجنبی) عورت کے لحاف میں پایا۔ تو آپ نے ہر ایک کو ایک کم سوسو کوڑے لگائے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مقدمات النکاح (باب ۹۹) میں اور باب الاجارہ (نمبر ۱۳۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد یہاں اور کچھ باب الحدود (نمبر ۱۰) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

زناکاری کے مقدمات بھی جیسے دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھنا، گلے لگانا، ننگے بدن کو چھونا اور بوس و کنار کرنا اور نگاہِ (بد) ڈالنا حرام ہیں۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب (چار) گواہ گواہی دیں کہ کوئی شخص کسی عورت کے اس مقام پر بیٹھا تھا جہاں صرف کوئی شوہر ہی اپنی بیوی کے پاس بیٹھتا ہے (یعنی دو ٹانگوں کے درمیان) تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔ (کہ یہ علامت ہے کہ اس نے زنا کیا ہے)۔ (الفروع)

۲۔ ابو جمیلہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام و حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر شخص زنا میں سے کچھ نہ کچھ حصہ لیتا ہے پس آنکھوں کا زنا نظر کرنا، منہ کا زنا بوسہ لینا، ہاتھوں کا زنا چھونا ہے اب شرم گاہ خواہ اس کی تصدیق کرے یا تکذیب (یعنی شرم گاہ والا زنا کرے یا نہ کرے)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۰۵ از مقدمات نکاح میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۰ از حد زنا میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۵

اپنی بیوی اور کنیز کے ساتھ ایام حیض و نفاس میں اسکے پاک ہونے تک اندام نہانی میں مباشرت کرنا حرام ہے اسکے علاوہ دیگر تمتعات جائز ہیں اور روزہ اور احرام کی حالت میں بھی مقاربت حرام ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالملک بن عمرو سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ حیض والی عورت سے (شوہر یا آقا) اس سے کیا فائدہ حاصل کر سکتا ہے؟ فرمایا: اندام نہانی میں مباشرت کے علاوہ ہر فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ (الفروع)

۲۔ جناب عیاشی اپنی تفسیر میں عیسیٰ بن عبداللہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس عورت کو حیض آجائے اس کے شوہر پر اس کی اندام نہانی میں مباشرت کرنا حرام ہے کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ جب تک پاک نہ ہو جائیں تب تک ان کے نزدیک نہ جاؤ۔ ہاں البتہ اس مقام کو چھوڑ کر اس سے دوسرے تمتعات حاصل کر سکتا ہے۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (ج ا باب ۲۴ از حیض میں) اس قسم کی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۶

دیوثی (بے غیرتی) حرام ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ بروز قیامت نہ خداوند عالم ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر (رحمت) کرے گا۔ اور نہ ہی ان کا تزکیہ کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے: (۱) بوڑھا زناکار، (۲) دیوث (بے غیرت)، (۳) اور وہ عورت جو شوہر کے بستر پر حرام کاری کرے۔ (الفقیہ وغیرہ)

۲۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی راہ تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر (والدین کا) عاق (نافرمان) اور دیوث اس کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! دیوث کون ہے؟ فرمایا: جس کی عورت زناکاری کرتی ہو اور وہ جانتا ہو۔ (مگر اس کا کوئی نوٹس نہ لے)۔ (الفقیہ، الخصال)

۳۔ حماد بن عمرو اور انس بن محمد اپنے باپ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کے نام وصیت نامہ میں فرمایا: یا علیؑ! خدا نے جنت کو اس طرح بنایا ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے اور دوسری چاندی کی .... (تا آنکہ فرمایا) خدا فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اس میں تین قسم کے لوگ ہرگز داخل نہیں ہوں گے: (۱) ہمیشہ شراب پینے والا، (۲) چغلخوری کرنے والا، (۳) اور دیوث۔ (الفقیہ)

۴۔ جناب احمد بن محمد برقیؒ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کی خدا نماز قبول نہیں کرتا اور ان میں سے ایک دیوث ہے جو اپنی عورت کو زنا کرتے

ہوئے دیکھے (مگر اس کی کوئی پروانہ کرے)۔ (المحاسن)

۵۔ محمد بن قیس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار حضرت نوح علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے کہ شیطان ان کے سامنے آیا اور ان کی نماز کی عمدگی پر ان سے حسد کیا۔ اور کہا: اے نوح! خدا نے جنت عدن اپنے دست قدرت سے پیدا کی ہے، اس کے درخت لگائے ہیں، نہریں جاری کی ہیں پھر اس پر نگاہ کرنے کے بعد فرمایا کہ اہل ایمان کامیاب ہوگئے۔ اور مجھے اپنی عزت کی قسم اس میں کبھی دیوث سکونت اختیار نہیں کر سکے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳۱ از صدقہ، باب ۱۶۴ از عشرۃ، باب ۴۹ از جہاد النفس اور باب ۷ از مقدمات نکاح میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۷

فاعل کے لئے لواطت (قوم لوط کا عمل کرنا) حرام ہے۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبکر حضرمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی لڑکے سے بدفعلی کرے وہ بروز قیامت جنب محشور ہوگا اور دنیا کا پانی اسے پاک نہیں کرے گا۔ اس پر خدا کا قہر وغضب ہوگا اور اس کی لعنت ہوگی اور خدا نے اس کے لئے جہنم مہیا کر رکھی ہے جو بہت بری جائے بازگشت ہے۔ پھر فرمایا: جب کوئی شخص کسی کی پشت پر سوار ہوتا ہے تو اس سے عرشِ الٰہی کانپ کانپ جاتا ہے۔ (الفروع)

۲۔ یونس بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دبر کی حرمت اندام نہانی کی حرمت سے زیادہ سخت ہے کیونکہ خدا نے دبر کی وجہ سے ایک قوم (لوط) کو ہلاک کیا ہے۔ مگر اندام نہانی کی وجہ سے کوئی قوم ہلاک نہیں ہوئی۔ (ایضاً)

۳۔ ابوبصیر امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جناب لوط علیہ السلام کے اس قول ﴿لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (کہ تم وہ برائی (لواطت) کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی شخص نے نہیں کی) فرمایا: ایک بار شیطان قوم لوط کے پاس خوبصورت نوجوان کی شکل اختیار کرکے آیا جس میں خنثی پن کی جھلک بھی تھی جبکہ کپڑے بھی بہت عمدہ زیب تن کر رکھے تھے۔ اور ان کے چند جوانوں کے پاس آکر ان سے خواہش کی کہ وہ اس سے بدفعلی کریں۔ اور اگر وہ خود ان سے بدفعلی کرنے کی

خواہش کرتا تو وہ ضرور انکار کر دیتے مگر اس نے تو خود ان سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ اس سے بدفعلی کریں چنانچہ جب انہوں نے ایسا کیا تو ان کو بڑی لذت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں وہ تو غائب ہو گیا۔ مگر وہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ایسا فعل (لواطت) کرنے لگے۔ (الفروع، علل الشرائع)

۴۔ فروع کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث منقول ہے جس میں آنجناب علیہ السلام نے فرمایا کہ لوط کی قوم افضل ترین قوموں میں سے تھی مگر شیطان نے ان کو ورغلا کر اس غلاظت کے گڑھے میں گرا دیا (پھر مذکورہ بالا واقعہ بیان فرمایا)۔ بعد ازاں وہ راہ گزاروں کے ساتھ بدفعلی کرتے اور نوجوانوں سے کرتے پھر چار فرشتوں کو بھیجنے اور قوم کو ہلاک کرنے اور جناب لوط علیہ السلام اور ان کی بیٹیوں کو بچانے کا واقعہ بیان کیا ہے......... (خدا نے فرمایا: اے نبیؐ) اگر تیری امت کے ظالم لوگ بھی قوم لوط والا فعل کریں گے تو ان سے بھی میرا عذاب دور نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قوم لوط کا فعل کرنے پر اصرار کرتا ہے وہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک لوگوں کو اپنے ساتھ وہی فعل کرنے کے لئے نہیں بلاتا۔ (الفروع، عقاب الاعمال، المحاسن)

۵۔ ابو یزید الحمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ خداوند عالم نے چار فرشتے (جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل) بھیجے تاکہ قوم لوط کو ہلاک کریں۔ پھر جناب لوط علیہ السلام کی یہ گواہی بیان کی ہے کہ وہ لوگ بدترین خلائق تھے......... یہاں تک کہ فرمایا کہ جبرئیل نے ان (لوطؑ) سے کہا کہ خدا نے ہمیں اس قوم کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ جناب لوط علیہ السلام نے کہا: جبرئیل جلدی کرو۔ جبرئیل نے کہا: اس کا وعدہ صبح کا ہے۔ پھر جبرئیل نے ان سے کہا کہ آپؑ اپنے اہل ایمان کو ساتھ لے کر سوائے اپنی بیوی کے یہاں سے نکل جائیں۔ پھر جبرئیل نے اس بستی کو ساتویں زمینوں تک اپنے پروں پر اٹھا کر اس قدر بلند کیا کہ ان کے کتوں کو بھونکنے اور مرغوں کے اذان دینے کی آواز کو آسمان والوں نے سنا۔ پھر (صبح کے وقت) اسے الٹ دیا۔ اور ان پر سخت پتھر برسائے۔ (الفروع)

۶۔ یعقوب بن شعیب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے جناب لوط علیہ السلام کے اس قوم ﴿ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ﴾ (کہ یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں) کے متعلق فرمایا کہ آپؑ نے ان کو تزویج کے لئے پیش کیا تھا۔[1] (ایضا)

---

[1] مطلب یہ تھا کہ اس فعل شنیع کی بجائے ان بیٹیوں سے عقد و ازدواج کر لو۔ کیونکہ ان کی شریعت میں مومنہ کا مشرک و کافر سے حرام نہیں تھا...... مگر ان بدبختوں نے جناب لوطؑ کی پیشکش ٹھکرا دی۔ اور اپنے برے ارادے پر اڑے رہے یہاں تک کہ خدا کے عذاب کی لپیٹ میں آ کر تباہ و برباد ہو گئے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۷۔ میمون البان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ان کے سامنے سورۂ ہود کی چند آیات پڑھی گئیں جب پڑھنے والا اس آیت پر پہنچا: ﴿وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡهَا حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۬ۙ مَّنۡضُوۡدٍ مُّسَوَّمَةً عِنۡدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ بِبَعِیۡدٍ﴾ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص قوم لوط کے عمل بد پر اصرار اور اس کی تکرار کرتے ہوئے مرے وہ اس وقت تک نہیں مرتا جب تک خدا اسے ایسا ہی کوئی پتھر نہیں مارتا جس سے اس کی ہلاکت واقع ہوتی ہے مگر اسے دیکھتا کوئی نہیں ہے۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ان کے پوچھے ہوئے مسائل کے جواب میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے مردوں کے مردوں کے ساتھ اور عورتوں کے عورتوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کی وجوہ بیان کرتے ہوئے ایک وجہ تو مردوں اور عورتوں کی فطرت و جبلت قرار دی، دوسری وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس سے نسل قطع ہو جاتی ہے اور تیسری وجہ یہ قرار دی کہ اس سے دنیا کا نظام درہم برہم ہوتا ہے۔ (علل الشرائع، عیون الاخبار)

۹۔ معصوم علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی شخص کو دوبار سنگسار کیا جا سکتا تو لوطی کو دوبار سنگسار کیا جاتا۔ (عقاب الاعمال)

۱۰۔ جناب احمد بن محمد برقیؒ باسنادِ خود اسماعیل بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قوم لوط نے یہ عمل بد شروع کیا تو (استعارہ کے رنگ میں)، زمین بارگاہ خدا میں اس قدر روئی کہ اس کے آنسو آسمان تک پہنچ گئے اور آسمان (استعارہ کے رنگ میں) اس قدر رویا کہ اس کے آنسو عرش تک پہنچ گئے۔ پس خدا نے آسمان کو وحی فرمائی کہ تو ان پر پتھر برسا اور زمین کو وحی فرمائی کہ تو ان کو اپنے اندر دھنسا۔ (المحاسن، عقاب الاعمال)

۱۱۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسنادِ خود مسعدہ بن صدقہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجدؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام سے اساف و نائلہ نامی دو بتوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ قریش ان کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: یہ دونوں (بت) بڑے خوبصورت نوجوان تھے اور ان میں سے ایک میں خُنثانیت پائی جاتی تھی۔ ایک دن دونوں بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ خلوت پا کر ایک نے دوسرے کے ساتھ بدفعلی کی۔ پس خدا نے ان کو پتھر کی شکل میں مسخ کر دیا۔ اس پر قریش نے کہا: اگر خدا ان کی پرستش پر راضی نہ ہوتا تو ان کی حالت کو تبدیل نہ کرتا۔ (قرب الاسناد، الکافی)

۱۲۔ جناب احمد بن علی بن ابی طالب طبرسیؒ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں ایک زندیق کے اس سوال کے کہ "خدا نے زنا کو کیوں حرام قرار دیا ہے؟" فرمایا: اس کی کئی

وجوہ ہیں: (۱) اس سے فساد برپا ہوتا ہے، (۲) وراثت خراب ہوتی ہے، (۳) نسب کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے نہ عورت کو معلوم ہوگا کہ کس سے حاملہ ہے اور نہ بچے کو پتہ چلے گا کہ اس کا باپ کون ہے، (۴) نہ صلہ رحمی رہے گی اور نہ ہی قرابتداری قائم و برقرار رہے گی۔ پھر زندیق نے سوال کیا کہ خدا نے لواطت کو کیوں حرام قرار دیا؟ فرمایا: اس کے بھی کئی وجوہ ہیں (۱) اس طرح مرد عورتوں سے بے نیاز ہو جاتے (تو وہ کیا کرتیں؟)، (۲) ایسا کرنے سے نسل انسانی قطع ہو جاتی، (۳) عورتیں معطل ہو جاتیں، (۴) اس کے جواز سے بہت بڑا فساد لازم آتا۔ (الاحتجاج)

۱۳۔ جناب حسن بن علی بن شعبہ اپنی کتاب تحف العقول میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار یحیٰی بن اکثم [1] نے آپ سے اس آیت مبارکہ ﴿اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا﴾ کے بارے میں سوال کیا (کہ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا مؤمن کی مردوں اور عورتوں سے شادی کرے گا؟) امام علیہ السلام نے فرمایا: جس عمل بد کی وجہ سے خدا نے ایک قوم پر عذاب نازل کیا کیا خود خدا وہ کام کرے گا؟ قاضی نے کہا تو پھر اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ ﴿يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا﴾ فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا ان کو (اولاد کا) جوڑا جوڑا عطا فرماتا ہے ایک لڑکا دوسری لڑکی۔ یہ دونوں مل کر ہوئے ''زوجان'' (جوڑا) اور ان میں سے ہر ایک ہوا زوج۔ پناہ بخدا کہ اس کی مراد وہ ہو جو تم نے سمجھ رکھی ہے۔ اور گناہ کرنے کے لئے بہانے تلاش کر رہے ہو۔ یاد رکھو کہ جو شخص یہ کام کرے گا اسے قیامت کے دن دوگنا عذاب کیا جائے گا۔ اور اگر توبہ نہ کی تو ذلیل ہو کر ہمیشہ ہمیشہ اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔ (تحف العقول)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۶ از جہاد نفس اور باب ۴ و ۱۸ و ۱۹ از امر بالمعروف میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد ابواب حد لواطت میں بیان کی جائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۸

مفعول پر لواطت حرام ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبکر حضرمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

---

[1] بنی عباس کے عہد کا مشہور قاضی القضاۃ جو عمل قوم لوط کے ارتکاب میں بہت بدنام تھا۔ یہاں تک کہ اس دور کے بعض منچلے شاعروں نے اس کی ہجو میں کہا تھا کنا نرجی ان نری الامن فاشیاً = فغالبنا بعد الرجاء قنوط متی تصلح الدنیا و تصلح اھلھا = اذ قاضی قضاۃ المسلمین یلوط۔ (آغانی ابوالفرج اصفہانی)۔ واللہ العالم بحقیقۃ الحال۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی دبر میں بدفعلی کی جائے تو (قیامت کے دن) خداوند عالم اسے جہنم کی پل پر روکے رکھے گا یہاں تک کہ وہ تمام خلائق کے حساب وکتاب سے فارغ ہوگا۔ پھر اسے جہنم میں جھونکنے کا حکم دیا جائے گا۔ چنانچہ اسے جہنم کے مختلف طبقوں میں عذاب کرتے کرتے بالآخر سب سے نچلے طبقے میں ڈالا جائے گا۔ جس سے کبھی نہیں نکل سکے گا۔(الفروع)

۲۔ طلحہ بن زید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص بخوشی اس بات پر راضی ہو کہ (لواطت وغیرہ کے ذریعہ سے) دوسروں کا کھلونا بنے تو خدا اس پر نسوانی شہوت مسلط کردیتا ہے۔(الفروع، عقاب الاعمال)

۳۔ ابو المعزا کا بھائی علیہ بیان کرتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک بار لوطی مردوں کا تذکرہ کیا گیا۔ تو آپؑ نے فرمایا: خدا اس مرض میں لوگوں کو مبتلا کرتا ہے جن کی اس کو کوئی ضرورت نہیں ہوتی (یعنی ان میں کوئی خیر وخوبی نہیں ہوتی) ان لوگوں کی دبروں میں ٹیڑھے رحم ہوتے ہیں اور ان کی (خلقت میں) شیطان کے زوال نامی ایک بیٹے کی شرکت ہوتی ہے۔ پس جس مرد کی خلقت میں وہ شریک ہو وہ لوطی ہوتا ہے اور جس عورت کی خلقت میں وہ شریک ہو وہ موارد میں سے ہوتی ہے (کہ اس کا گھر اوباشوں کی آمد ورفت کی آماجگاہ ہوتا ہے) اور اس فعل بد کے مرتکب کی عمر جب چالیس برس کی ہو جائے گی تو پھر وہ اسے کبھی ترک نہیں کرتا۔ اور یہ لوگ سدوم (جناب لوط کی قوم کی ایک بستی) والوں میں سے ہوتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کی اولاد میں سے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ ان کی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں قوم لوط کی چار بستیاں تھیں سدوم، حریم، صدم، اور غمیرا۔ جبرئیل نے اپنے پروں پر اٹھا کر اس قدر بلند کیا تھا کہ ان کے کتوں کے بھونکنے کی آواز اہل آسمان نے سنی تھی اور پھر انہیں الٹ دیا تھا۔(الفروع، علل الشرائع)

۴۔ عبدالرحمٰن عزرمی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ خدا کے کچھ ایسے (بدکار) بندے بھی ہیں کہ جن کی پشتوں میں عورتوں کی طرح رحم ہیں۔ عرض کیا گیا: پھر ان کو حمل کیوں نہیں ہوتا؟ فرمایا: اس لئے کہ وہ رحم ٹیڑھے ہیں اور ان کی دبروں میں اونٹ کی طرح غدود ہوتے ہیں جب وہ (غدود) جوش مارتے ہیں تو یہ بھی جوش میں آجاتے ہیں اور جب ان میں سکون ہوتا ہے تو ان میں بھی ٹھہراؤ آجاتا ہے۔(الفروع، المحاسن، عقاب الاعمال)

۵۔ ابن القداح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص میرے والد ماجد علیہ السلام

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک علت میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ آپؑ خدا کی بارگاہ میں اس کے ازالہ کی دعا فرمائیں۔ عرض کیا گیا کہ یہ مفعول ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: جس میں کوئی بھی خوبی ہو خدا کبھی بھی اس کو اس میں مبتلا نہیں کرتا۔ پھر میرے والد ماجد علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم جو مفعول ہوگا وہ جنت کی حریر و پرنیاں اور اس کے تکیوں پر ہرگز نہیں بیٹھے گا۔ (ایضاً)

۶۔ عمرو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خدا نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ جو مفعول ہوگا وہ کبھی جنت کے تکیوں پر نہیں بیٹھے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ فلاں شخص چنگا بھلا عقل مند ہے مگر وہ لوگوں کو اپنے ساتھ بدفعلی کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ امام علیہ السلام نے پوچھا: آیا وہ یہ کام مسجد جامع میں کرتا ہے؟ عرض کیا گیا: نہیں! فرمایا: اپنے گھر کے دروازہ پر کرتا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ پوچھا: پھر کہاں کرتا ہے؟ عرض کیا گیا کہ خلوت میں کرتا ہے! فرمایا: یہ لذت کے حصول کے لئے ایسا کرتا ہے لہٰذا وہ کبھی بھی جنت کے تکیوں پر نہیں بیٹھ سکے گا۔ (الفروع)

۷۔ علی بن اسباط بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص ہمارے شیعوں میں سے ہوگا اس میں تین چیزیں نہیں ہوں گی: (۱) وہ ہاتھ پھیلا کر سوال نہیں کرے گا، (۲) وہ ازرق العین نہیں ہوگا، (۳) وہ مفعول نہیں ہوگا۔ (الفروع، عقاب الاعمال)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زید بن علیؑ سے اور وہ اپنے آباء و اجداد کے سلسلۂ سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مسجد نبویؐ میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جو مخنث تھا۔ آپؑ نے اس سے فرمایا: اے وہ شخص جس پر رسول خدا ﷺ نے لعنت کی ہے۔ مسجد سے نکل جا۔ پھر فرمایا: میں نے حضرت رسول خدا ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ خدا ان مردوں پر لعنت کرتا ہے جو اپنے آپ کو عورتوں کے مشابہ بناتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کرتا ہے جو اپنے آپ کو مردوں کے مشابہ بناتی ہیں۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (یہاں باب ۱۷ میں اور اس سے پہلے باب ۸۷ از مما یکتسب بہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (حد لواطت میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۹

بالغ آدمی کا نابالغ سے لواطہ کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب کوئی مرد کسی لڑکے کے ساتھ اس طرح زیر لحاف پکڑا جائے کہ دونوں ننگے ہوں تو مرد پر حد جاری کی جائے گی اور لڑکے کو تنبیہ کی جائے گی۔ اور اگر بدفعلی کرے اور ہو بھی محصن تو پھر اسے سنگسار کیا جائے گا۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷ و ۱۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (حد لواطت میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۰

لواطہ میں دخول وغیرہ سب فعل حرام ہیں۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن ہلال سے روایت کرتے ہیں (کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ) ایک مرد مرد سے بدفعلی کرتا ہے تو؟ فرمایا: اگر دبر میں دخول نہ کرے تب تک تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر سوراخ (دبر) میں کیا تو پھر اسے کھڑا کر کے اس پر تلوار کا بھرپور وار کیا جائے گا خواہ جہاں تک پہنچ جائے؟ راوی نے عرض کیا: کیا اس سے مراد اسے قتل کرنا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع)

۲۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لواطہ وہ ہے جو دبر کے علاوہ کسی مقام پر (جیسے رانوں کے درمیان) کیا جائے اور جہاں تک دبر میں کرنے کا تعلق ہے تو یہ تو کفر ہے۔ (الفروع، عقاب الاعمال، المحاسن)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حذیفہ بن منصور سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لواطہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: یہ وہ ہے جو دونوں رانوں کے درمیان کی جائے! عرض کیا: اور جو دبر میں دخول کرے؟ فرمایا: یہ تو ان چیزوں کا انکار ہے جو خدا نے اپنے نبی (خاتم) پر نازل کی ہیں (یعنی کفر ہے)۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷، ۱۸ اور ۱۹ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۱

لواطت کے مقدمات از قسم بوس و کنار اور نظر شہوت وغیرہ سب حرام ہیں۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود طلحہ بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے

ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی لڑکے کو شہوت کے ساتھ چومے گا تو خداوند عالم قیامت والے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دے گا۔ (الفروع)

۲۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سرمایہ داروں اور بادشاہوں کے بے ریش اور نوخیز بچوں سے بچو۔ کیونکہ ان کا فتنہ ان کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ ہے۔ جو اپنے پردوں کے اندر موجود ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک مُحرِم (احرام والے شخص) نے شہوت کے ساتھ ایک لڑکے کو بوسہ دیا تو؟ فرمایا: اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن فضل سے اور وہ اپنے باپ (فضل) سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور وہ جناب جابر بن عبداللہ (انصاری) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکاعبہ اور مکامعہ کی ممانعت فرمائی ہے۔ مکاعبہ سے مراد مرد کا مرد کو بوسہ دینا اور مکامعہ سے مراد بلاضرورت دو مردوں کا اکٹھا ننگے سونا ہے۔ (معانی الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۱ از حد لواطہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۲

مرد کا مرد کے ساتھ ایک لحاف میں ننگے سونا حرام ہے اور خنثاؤں کو گھروں اور مسجدوں سے نکال دیا جائے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا دستور یہ تھا کہ وہ جب دو مردوں کو ایک لحاف میں ننگا (سوتے ہوئے) پاتے تھے تو ہر ایک کو زانی والی حد یعنی سو سو کوڑے مارتے تھے۔ (الفروع)

(دوسری روایت کے مطابق یہی حکم ان دو عورتوں کا ہے جو ایک ہی لحاف میں پائی جائیں)۔

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان بن ہلال سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بعض اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی لحاف میں سوتا ہے

تو؟ فرمایا: آیا وہ اس کا محرم ہے؟ عرض کیا: نہ! فرمایا: آیا اسے کوئی مجبوری تھی؟ عرض کیا: نہ۔ فرمایا: دونوں کو تیس تیس کوڑے مارے جائیں (یعنی ان پر تعزیر جاری کی جائے)۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے حدیث مناہی میں فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک ہی لحاف میں نہ سوئے اور جو ایسا کرے اس کی تادیب واجب ہے یعنی اس پر تعزیر جاری کرنا ضروری ہے۔ (الخصال)

۴۔ جناب حسن طبرسیؒ، مکارم الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ہمراہ (نہ سوئے) مگر یہ کہ ان کے درمیان کوئی کپڑا حائل ہو۔ اسی طرح کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ (نہ سوئے) مگر یہ کہ ان کے درمیان کوئی کپڑا حائل ہو۔ (مکارم الاخلاق)

۵۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے خنثاؤں پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰ از حدزنا اور باب ۱۱ از حد لواطہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۳

علتِ اُبنہ (لواطت) کا علاج کیا ہے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن یزید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؑ کے پاس ایک شخص موجود تھا جس نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نوخیز لڑکوں کو دوست رکھتا ہوں؟ فرمایا: پھر تو کیا کرتا ہے؟ ان کو اپنی پشت پر سوار کرتا ہوں (لواطت کراتا ہوں)۔ یہ سن کر امام علیہ السلام نے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور اس سے منہ پھیر لیا۔ (یہ منظر دیکھ کر) وہ شخص رو پڑا۔ امام علیہ السلام نے اس کی طرف ایسی نظر سے دیکھا جس میں رحم اور ترس تھا۔ اور فرمایا: جب اپنے شہر جائے تو موٹا تازہ اونٹ کا بچہ خرید اور سختی سے اس کے گھٹنے باندھ دے اور پھر تلوار لے کر اس زور سے اس کی کوہان پر مار جس سے اس کا چمڑا پھٹ جائے (اور تازہ اور گرم خون نکلنے لگے) تو اس کی گرمی سمیت اس کے اوپر بیٹھ۔ چنانچہ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ جب وہ لوٹ کر اپنے شہر آیا اور حکم امامؑ کے مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ میں

بچہ/شتر کی پشت پر ہی موجود تھا کہ مجھ سے (دبر سے) چھپکلی کی قسم کا جو اس سے قدرے چھوٹا تھا ایک پرندہ نکلا اور اس کے بعد میری وہ علت دور ہوگئی۔ (الفروع)

باب ۲۴

فاعلہ اور مفعولہ عورت کے لئے سحق (چپٹی) حرام ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے قوم لوط والی ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جب شیطان نے قوم لوط کے مردوں کو لواطہ کا طریقہ تعلیم دیا تو وہ عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں کی طرف متوجہ ہوگئے۔ پس جب شیطان نے دیکھا کہ مردوں میں اس کی تدبیر کارگر ہوگئی ہے تو وہ ایک عورت کے روپ میں عورتوں کے پاس گیا۔ اور ان سے کہا کہ تمہارے مرد مردوں سے لواطت کر رہے ہیں؟ عورتوں نے کہا: ہاں ہم نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا ہے ہر چند کہ جناب لوط علیہ السلام ان کو وعظ و نصیحت کرتے ہیں (مگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا کیونکہ) شیطان ان کو گمراہ کرتا ہے (پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان نے عورتوں کو چپٹی کرنے کا طریقہ سکھایا) یہاں تک کہ عورتیں عورتوں سے یہ کام کرنے لگیں اور مردوں سے بے نیاز ہوگئیں۔ پھر قوم لوط کی ہلاکت کا قصہ بیان کیا۔ (جو باب ۱۷ میں بیان کیا جا چکا ہے)۔ (الفروع، المحاسن، عقاب الاعمال)

۲۔ ہشام صیدنانی نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے اس آیت مبارکہ ﴿كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الرَّسِّ﴾ کہ "ان سے پہلے لوط کی قوم اور اصحاب رس نے ان کو جھٹلایا" کے بارے میں سوال کیا؟ امام علیہ السلام نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے ملتے ہوئے فرمایا: اس طرح کہ اس سے مراد عورتوں کا عورتوں سے بدفعلی کرنا مراد ہے۔ (الفروع)

۳۔ اسحاق بن جریر بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو عورتیں عورتوں سے بدفعلی کرتی ہیں ان کی حد کیا ہے؟ فرمایا: زنا والی حد! (پھر فرمایا) جب قیامت کا دن ہوگا تو ایسی عورتوں کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ ان کے بدن پر دوزخ کی آگ کے کپڑے ہوں گے، دوزخ کی آگ کے دوپٹے ہوں گے، آتش دوزخ کی شلواریں ہوں گی۔ اور ان کے پیٹوں میں ان کے سروں تک آتش دوزخ کے ستون ٹھونسے جائیں گے اور پھر ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ عورت جس نے پہلے پہل یہ کار بد کیا وہ قوم لوط تھی کہ جس کے مردوں نے جب مردوں پر اکتفا کی تو عورتیں مردوں کے بغیر رہ گئیں تو انہوں نے عورتوں

کے ساتھ اکتفا کی۔ (الفروع، عقاب الاعمال، السرائر)

۴۔ یعقوب بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو عورت سے مساحقہ (چپٹی) کرتی ہے؟ امام علیہ السلام پہلے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے یہ بات سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: سوار ہونے والی اور جس پر سوار ہو جائے دونوں ملعونہ ہیں اور وہ برابر ملعونہ ہیں یہاں تک کہ اپنے کپڑوں سے باہر آجائیں۔ ان پر خدا، اس کے فرشتے اور اس کے اولیاء لعنت کرتے ہیں اور میں اور وہ جو ہنوز باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے رحموں میں ہیں (وہ بھی لعنت کرتے ہیں)...... خدا کی قسم یہ بڑا زنا ہے۔ بخدا ان کی توبہ بھی قبول نہیں ہے۔ خدا تباہ کرے اقیس بنت ابلیس کو کہ وہ یہ کیا بلا لائی ہے؟ اس شخص نے کہا کہ یہ فعل یہاں اہل عراق لائے ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: بخدا یہ فعل بد تو یہاں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں بھی کیا جاتا تھا قبل اس کے کہ عراق (کی حکومت) ہوتی......... اور ایسی ہی عورتوں کے بارے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خدا لعنت کرے ان عورتوں پر جو اپنے آپ کو مردوں کے مشابہ بناتی ہیں اور خدا لعنت کرے ان مردوں پر جو اپنے آپ کو عورتوں کے مشابہ بناتے ہیں۔ (الفروع)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: خداوند عالم نے قوم لوط کو اس لئے ہلاک کیا تھا کہ اس کے مرد مردوں سے اور اس کی عورتیں عورتوں سے بدفعلی کرتی تھیں۔ (عقاب الاعمال)

۶۔ ابو خدیجہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو اپنے آپ کو عورتوں سے مشابہ بنائیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو اپنے تئیں مردوں کے مشابہ بنائیں۔ (فرمایا) یہ مخنث ہیں اور وہ عورتیں ہیں جو ایک دوسری سے بدفعلی (مساحقہ) کرتی ہیں۔ (المحاسن، عقاب الاعمال)

۷۔ محمد بن ابوحمزہ، ہشام اور حفص بیان کرتے ہیں کہ چند عورتیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان میں سے ایک عورت نے آنجناب علیہ السلام سے سحق (چپٹی) کرنے کے بارے میں سوال کیا، فرمایا: اس پر زنا کی حد جاری ہوگی! عورت نے عرض کیا: خدا نے قرآن میں تو اس کا تذکرہ نہیں کیا۔ فرمایا: کیا ہے۔ یہی تو اصحاب الرس ہیں۔ (ایضا)

۸۔ جناب شیخ حسن بن فضل طبرسیؒ مکارم الاخلاق میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: دو عورتیں ایک کپڑے (لحاف وغیرہ) میں نہ سوئیں۔ مگر یہ کہ مجبور ہوں۔ (مکارم الاخلاق)

۹۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔ فرمایا: دو مرد ایک لحاف میں نہ سوئیں مگر یہ کہ مجبور ہوں۔ اور اگر مجبور ہوں تو ہر شخص اپنی تہبند میں سوئے (یعنی ننگے نہ ہوں)۔ ہاں لحاف ایک ہو۔ اور دو عورتوں کا بھی یہی حکم ہے۔ اور کسی شخص کی لڑکی اپنے باپ یا ماں کے ساتھ نہ سوئے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۹ از جہاد نفس اور باب ۴۱ از امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں اور یہاں باب ۱۷ اور ۱۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۵ میں اور باب ۱۲ از حرام بالمعاصرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۵

ایک عورت کا ننگے ہو کر دوسری عورت کے ہمراہ ایک لحاف میں سونا حرام ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوخدیجہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دو عورتوں کو ایک لحاف کے اندر اکٹھا نہیں سونا چاہیے مگر یہ کہ ان کے درمیان کوئی حائل ہو۔ اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کو اس سے منع کیا جائے گا۔ اور اگر اس ممانعت کے بعد بھی ایسا کریں گی تو ان پر حد جاری کی جائے گی۔ اور اگر دوبارہ ایسا کریں گی تو پھر بھی ان پر حد جاری کی جائے گی۔ اور اگر تیسری بار بھی ایسا کریں گی تو ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (الفروع، علل الشرائع، المحاسن)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۴ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰ از حد زنا میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۶

جانور سے وطی کرنا حرام ہے۔ اگرچہ وہ جانور اس شخص کی ملکیت ہو۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمار بن موسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کسی جانور سے بدفعلی کرتا ہے یا اس سے آلہ کو رگڑتا ہے تو؟ فرمایا: جو شخص اس طرح کر کے اپنی منی خارج کرتا ہے وہ زنا ہے۔ (الفروع)

۲۔ حسین بن مختار بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی جانور سے بدفعلی کرے وہ ملعون ہے۔

(ایضاً ومعانی الاخبار)

۳۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص جانور کے خاص مقام میں دخول کرتا ہے۔ فرمایا: اس پر (شرعی) حد جاری ہوگی۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن مختار سے اور وہ مرفوعاً حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو میرے اہل بیتؑ کی ولایت سے اندھا ہے، ملعون ہے ملعون ہے جو درہم و دینار کا پجاری ہے۔ ملعون ہے ملعون ہے جو کسی جانور سے بدفعلی کرتا ہے۔ (الخصال)

۵۔ جناب احمد بن علی بن ابی طالب طبرسیؒ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں ایک زندیق کے اس سوال کہ "خدا نے جانوروں سے بدفعلی کرنے کو کیوں حرام قرار دیا ہے" کے جواب میں فرمایا: خدا کو یہ بات پسند نہیں کہ آدمی اپنا پانی (منی) ضائع کرے، اور اپنے ہم شکل (جنس) کے علاوہ کسی اور کے پاس جائے۔ اگر ایسا (کرنا جائز ہوتا) تو پھر ہر شخص اپنے دروازے پر ایک ایک گدھی باندھ لیتا۔ جس کی پشت پر سوار بھی ہوتا اور اس سے مقاربت بھی کرتا۔ ان طرح بہت بڑا فساد برپا ہوتا۔ اس لئے خدائے حکیم نے اس کی پشت کو تو مباح قرار دیا مگر اندام نہانی کو حرام۔ اور مردوں کے لئے عورتوں کو پیدا کیا تاکہ ان سے مانوس ہوں اور سکون حاصل کریں۔ اور وہ (عورتیں) ان کی شہوت رانی کا مرکز بھی بنیں۔ اور ان کی اولاد کی مائیں بھی.......... (احتجاج طبرسی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۹ از جہاد نفس، باب ۴۱ از امر بالمعروف اور باب ۲۲ از مقدمات نکاح میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب الازولی بہائم میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۷

قیادت (دلالی) کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن زیاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ پر لعنت کی ہے۔ یعنی زنا کرنے والی عورت پر اور ملاپ کرانے والی دلالہ پر۔ (معانی الاخبار)

۲۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: جو عورت کسی مرد اور عورت کے درمیان (حرام طریقے پر) ملاپ کرائے۔ خدا نے اس پر جنت حرام قرار دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بُری جائے بازگشت ہے اور وہ اپنی موت تک خدا کے قہر وغضب میں گرفتار رہتی ہے۔ (عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں مقدمات (نکاح باب ۱۱۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد باب الحدود (نمبر ۵ از حد تحق میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۸

مُشت زنی کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خلقت حوا کے بارے میں سوال کیا؟ اور عرض کیا کہ ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ خداوند عالم نے حوا کو آدم کی بائیں پسلی سے پیدا کیا؟ امام علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا: سبحان اللہ! خدا اس سے بہت بلند و بالا ہے۔ کیا خدا اس بات پر قادر نہ تھا کہ آدم کے لئے الگ سے ایک زوجہ کو پیدا کرتا؟ اور کسی معترض کے لئے یہ بات کرنے کی گنجائش باقی نہ رکھتا کہ آدم کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے مباشرت کرتا تھا (العیاذ باللہ)۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے خدا ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ کرے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود طلحہ بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے مشت زنی کی تھی۔ آپ نے اس کے ہاتھ پر (شرعی تعزیر کے طور پر کوڑے) مارے کہ اس کا ہاتھ سرخ ہو گیا۔ پھر بیت المال سے اس کی شادی کر دی۔ (الفروع)

۳۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: زنا کاری بدتر ہے یا شراب خوری؟ اور پھر شراب خوری میں اسی (۸۰) اور زنا کاری میں سو (۱۰۰) تازیانے کیوں مقرر کئے گئے؟ فرمایا: حد تو دونوں کی یکساں ہے مگر زنا کاری میں (بیس (۲۰) کوڑے) اس لئے زیادہ ہیں کہ اس نے اپنے نطفہ کو بے محل ضائع کیا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ علا بن زرین ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مشت زنی کے بارے میں سوال کیا، فرمایا: یہ فواحش میں سے ہے (جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے) اور کنیز سے جماع کرنا

اس سے بہتر ہے۔ (ایضاً)

۵۔ زرارہ بن اعین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنے آلہ کو رگڑتا ہے تو؟ فرمایا: اس نے اپنے آپ سے مقاربت کی ہے اس پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ روایت بظاہر مسلمات کے خلاف ہے اس لئے اس کی تاویلات کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں (۱) کہ یہ تقیہ پر محمول ہے۔ کیونکہ بعض اہل خلاف کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ (۲) اس پر کچھ نہیں ہے کا مطلب ہے کہ کوئی معین حد نہیں ہے۔ کیونکہ اس جرم پر تعزیر جاری ہوتی ہے جو حاکم شرع کی صوابدید پر منحصر ہے اور وہ کم و زیاد ہو سکتی ہے، (۳) یا یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب ایسا کرنے والے کو اس کی حرمت کا علم نہ ہو، (۴) یا اس صورت پر محمول ہے کہ جب یہ (رگڑنا) مشت زنی کیلئے نہ ہو بلکہ استبراء وغیرہ کیلئے ہو[1]۔ واللہ العالم۔

باب ۲۹

جب لڑکے دس سال کے ہو جائیں تو خوابگاہ میں ان کی عورتوں سے علیحدگی واجب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابن قداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں اور لڑکوں کے درمیان خواب گاہ میں اس وقت جدائی کی جائے جب لڑکے دس سال کے ہو جائیں۔ (الخصال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بعض حدیثیں اس سے پہلے مقدمات نکاح (باب ۱۲۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۷۴ از احکام اولاد میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۰

اجنبی عورت سے مقاربت کرنا اور (آلہ) کو اس قدر حرکت دینا کہ انزال ہو جائے حرام ہے اگرچہ کپڑے کے اوپر سے ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ریان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی

---

[1] شرعی حرمت کے علاوہ اس کا دنیوی نقصان یہ ہے کہ اس سے آدمی نامرد ہو جاتا ہے اور گھر بسانے اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا لہٰذا مقدس نما نوجوانوں کو اس لعنت سے بہرحال اجتناب کرنا واجب ہے تاکہ دین کے ساتھ ساتھ ان کی دنیا بھی برباد نہ ہو جائے۔

(احقر مترجم عفی عنہ)

خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ کوئی شخص کسی عورت کے پاس موجود ہے اور وہ اس کے اور اپنے کپڑوں کے اوپر سے اس سے اس طرح مباشرت کرتا ہے (آلہ کو) اس قدر حرکت دیتا ہے کہ اسے انزال ہو جاتا ہے۔ اس پر کیا ہے؟ اور آیا یہ (حرمت میں) مشت زنی کی حد تک پہنچ جاتا ہے؟ امام علیہ السلام نے اپنے دستخطوں سے جواب میں لکھا ہے کہ یہ معاملہ اپنی تہہ تک پہنچ گیا ہے۔ (لہٰذا حرام ہے)۔ (الفروع)

(دوسری روایت کا مطلب یہ ہے کہ جس ناجائز طریقہ سے آدمی اپنا پانی (منی) بہائے وہ زنا ہے۔ (راجع باب ۲۶ حدیث عمار عن الصادق علیہ السلام)۔

باب ۳۱

محرمات سے عفت و پاکدامنی اختیار کرنا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل سترہ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن ابوالبلاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جناب داؤد علیہ السلام کے عہد میں ایک عورت تھی جس کے پاس ایک شخص آیا کرتا تھا اور اسے بدکاری پر مجبور کیا کرتا تھا۔ ایک دن خدا نے اس عورت کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس نے اس شخص سے کہہ دیا کہ تو جب بھی (بدکاری کرنے کے لئے) میرے پاس آتا ہے تب ہی تیری زوجہ کے پاس کوئی اور شخص آتا ہے (اور اس سے بدکاری کرتا ہے)...... چنانچہ (وہ شخص یہ بات سن کر) جب اپنے گھر گیا تو اس نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ (مشغول گناہ) پایا۔ پس وہ اسے پکڑ کر جناب داؤد علیہ السلام کی خدمت میں لے گیا۔ اور عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے اس شخص کو اپنی اہلیہ کے پاس پایا ہے؟ اس وقت خداوند عالم نے آنجناب کو وحی فرمائی کہ اس سے کہو کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ (الفقیہ)

۲۔ عمرو بن ابوالمقدام اپنے باپ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: منجملہ اس وحی کے خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کو فرمائی۔ ایک یہ بھی تھی کہ جو شخص (کسی سے) زنا کرے اس (کی ناموس) سے بھی زنا کیا جائے گا۔ خواہ اس کی اولاد در اولاد میں ہی ہو...... اے موسیٰ! تم عفت و پاکدامنی اختیار کرو اس سے تمہارے گھر والے عفیف بن جائیں گے۔ اے موسیٰ بن عمران! تم اگر چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں خیر و برکت زیادہ ہو تو زنا سے بچو۔ اے موسیٰ بن عمران! جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ (ایضاً)

۳۔ جناب حسین بن سعیدؒ باسناد خود حمزہ بن حمران سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک اعرابی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کچھ وصیت و

نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تمہاری دو ٹانگوں کے درمیان ہے (آلۂ تناسل) اس کی حفاظت کرو۔

(کتاب الزہد)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود میمون بن قداح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ پیٹ اور شرم گاہ کی عفت اور پاکدامنی سے افضل کوئی عبادت نہیں ہے۔ (الفروع)

۵۔ عبید بن زرارہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ماں باپ سے نیکی کرو۔ تمہاری اولاد تم سے نیکی کریں گی۔ تم لوگوں کی ناموس سے پاکدامنی اختیار کرو تمہاری عورتیں پاکدامن ہوں گی۔ (الفروع، الفقیہ، الخصال)

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پر پاکدامنی اختیار کرنا اور زناکاری سے دامن بچانا لازم ہے۔ (الفروع)

۷۔ ورست بن عبدالحمید حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں خاندان میں شادی کرو۔ کیونکہ ان کے مردوں نے عفت و پاکدامنی اختیار کی۔ تو ان کی عورتیں بھی عفیف بن گئیں۔ اور فلاں خاندان میں شادی نہ کرو کیونکہ ان کے مردوں نے بدکاری کی تو ان کی عورتیں بھی بدکار ہو گئیں۔ اور فرمایا: توراۃ میں لکھا ہے کہ خدائے جبار قاتلوں کو قتل کرنے والا اور زناکاروں کو غریب و نادار بنانے والا ہے۔ تم زنا نہ کرو ورنہ تمہاری عورتیں بھی زنا کریں گی کیونکہ تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ (الفروع)

۸۔ فضل بن ابو قرہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب عالم (علم لدنی) (جناب خضر علیہ السلام) نے (گرتی ہوئی) دیوار کھڑی کی تو خداوند عالم نے جناب موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: میں اولاد کو ان کے آباء و اجداد کی سعی و کوشش کی جزا یا سزا دیتا ہوں یعنی اچھائی کی اچھی اور برائی کی بری۔ خبردار تم زنا نہ کرو ورنہ تمہاری عورتیں زنا کریں گی اور جو کسی مسلمان کے بستر کو (اس پر زنا کر کے) روندتا ہے اس کا بستر بھی اسی طرح روندا جاتا ہے کیونکہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ (ایضاً)

۹۔ مفضل جعفی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (تم میں سے) کسی آدمی کے لئے یہ بات کس قدر بری ہے کہ وہ کسی ننگ و عار والی جگہ پر پایا جائے۔ اور (پھر اس کی وجہ سے) ہمارے اور ہمارے نیکوکار اصحاب پر عار آئے۔ فرمایا: پاکدامنی اختیار کرو تمہاری عورتیں پاکدامن بن جائیں گی۔ (ایضاً)

۱۰۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن میمون سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کو علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ پسند ہے۔ اور تمہارا بہترین دین محرماتِ الٰہیہ سے اجتناب کرنا ہے۔ (الخصال)

۱۱۔ ابان بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: وہ کون سی چیز ہے جو کسی بندہ کے اندر ایمان کو ثابت اور پختہ کرتی ہے؟ فرمایا: وہ وہی چیز ہے جو اس میں ورع کو ثابت کرتی ہے اور اس سے طمع ولالچ کو خارج کرتی ہے (یعنی وہ چیز خوف وخشیۂ الٰہی ہے)۔ (ایضاً)

۱۲۔ نجم بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے نجم! تم سب ہمارے ساتھ جنت میں ہوگے۔ مگر یہ بات کس قدر بری ہے کہ کوئی شخص جنت میں داخل تو ہو مگر ہتک حرمت کے بعد، رسوائی کے بعد (اور بڑی لمبے عرصہ تک سزا بھگتنے کے بعد)۔ راوی نے عرض کیا کہ کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا: ہاں اگر شرم گاہ اور پیٹ کی (حرام کاری وحرام خوری سے) حفاظت نہیں کرے گا۔ (ایضاً)

۱۳۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا: افضل ترین عبادت فقہ ومعرفت ہے اور افضل ترین دین ورع وتقویٰ ہے۔ (ایضاً)

۱۴۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے فرمایا: وہ چیز جس کی وجہ سے میری امت کے اکثر لوگ جہنم میں داخل ہوں گے وہ دو کھلی چیزیں ہیں۔ عرض کیا گیا: وہ کون سی چیزیں ہیں؟ فرمایا: شرم گاہ اور منہ۔ اور وہ چیز جس کی وجہ سے میری امت کے اکثر لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ بھی دو چیزیں ہیں: (۱) تقوائے خداوندی اور حسن خلق۔ (ایضاً)

۱۵۔ حسن بن زیاد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جو خدا کی حفظ وامان میں ہوں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے حساب وکتاب سے فارغ ہوگا: (۱) ایک وہ جس نے زنا کرنے کا کبھی ارادہ بھی نہ کیا ہو، (۲) دوسرا وہ جس نے اپنے مال میں کبھی سود کی ملاوٹ نہ کی ہو، (۳) اور تیسرا وہ جس نے کبھی یہ دو کام کرنے کی سعی وکوشش نہ کی ہو۔ (ایضاً)

۱۶۔ حسین بن یزید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں نہ پائی جائیں وہ نہ میرا ہے نہ خدا کا ہے! عرض کیا گیا: یا رسول اللہؐ! وہ تین خصلتیں کون سی ہیں؟ فرمایا: (۱) وہ حلم و

بردباری جس سے کسی جاہل کی جہالت کا دفاع کرے، (۲) وہ خوش خلقی جس سے زندگی بسر کرے، (۳) اور وہ ورع وتقویٰ جو اسے خدا کی نافرمانی سے روکے رکھے۔ (ایضاً)

۱۷۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا: جو شخص کسی آزاد یا غلام عورت سے حرام کاری کرنے کی قدرت وطاقت رکھتا ہو مگر محض خوفِ خدا کی وجہ سے ایسا نہ کرے تو خدا اس پر جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے اور اسے (قیامت کی) فزع اکبر (سب سے بڑی گھبراہٹ) سے مامون کر دیتا ہے۔ اور اگر یہ حرام کاری کر گزرے تو پھر اس پر جنت کو حرام قرار دے دیتا ہے۔ اور اسے جہنم میں داخل کرتا ہے۔ (عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے جہاد النفس (باب ۲۲) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جو عورتیں نسب کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں ان کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل چھ باب ہیں)

باب ۱

ماں حرام ہے خواہ وہ جس قدر بھی اوپر چلی جائے (ماں اور ماں کی ماں وھلمّٰذا)۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس آیت مبارکہ ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ﴾ (اے رسولؐ!) اس کے بعد آپ کے لئے عورتیں حلال نہیں ہیں) کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: خدا نے اس سے وہ عورتیں مراد لی ہیں جو اس آیت میں حرام قرار دی ہیں ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَ أَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ......﴾ تا آخر آیت۔ (الفروع)

۲۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ازواج النبیؐ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عامریہ اور کندیہ کو دخول سے پہلے طلاق دے کر فارغ کر دیا تھا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال پُر ملال ہو گیا تو ابوبکر و عمر نے ان دونوں عورتوں کو کسی اور جگہ نکاح کرنے کی اجازت دے دی پس انہوں نے نکاح کر کے شادیاں کر لیں.......... فرمایا: یہ لوگ اگر مومن ہیں تو پھر اپنی ماؤں سے نکاح کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں؟ کیونکہ بنص قرآن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجائیں حرام ہونے میں ماؤں کی طرح ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ جابر بن یزید (جعفی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی بچہ (بڑا ہو کر) اپنی دایہ سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ ہی اس کی بیٹی سے کرے۔ کیونکہ وہ بمنزلہ اس کی ماں کے ہے۔ (ایضاً و الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (عقد نکاح باب ۲ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب جیسے باب ما یحرم بالرضاع و باب ما یحرم بالمصاحرہ میں) بیان کی جائیں گی۔

باب ۲

بیٹی حرام ہے خواہ جس قدر نیچے چلی جائے (بیٹی، بیٹی کی بیٹی وھلمذا)۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ بن مہران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عورت سے مصافحہ کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: مرد کے لئے عورت سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے۔ ماسوا ان عورتوں کے جن سے اس کے لئے نکاح کرنا حرام ہے۔ جیسے بہن، بیٹی، پھوپھی، خالہ، بھانجی وغیرہا۔ (الفروع)

۲۔ علی بن مہزیار حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے رضاعت کے متعلق حدیث میں روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر تمہاری دس متفرق رضاعی لڑکیاں ہوں تو ان میں سے کوئی بھی تمہارے لئے حلال نہ ہوگی۔ اور سب کی سب تمہاری بیٹیوں کی مانند سمجھی جائیں گی۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ایک طویل حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہارون عباسی سے فرمایا: اگر اس وقت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہو جائیں۔ اور تم سے تمہاری بیٹی کا رشتہ طلب کریں تو کیا تو انہیں بیٹی کا رشتہ دے گا؟ ہارون نے جواب میں کہا: اور بھلا کیوں نہیں دوں گا...... اس پر امام علیہ السلام نے فرمایا: مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے میری بیٹی کا رشتہ نہ طلب کر سکتے ہیں اور نہ میں دے سکتا ہوں؟ ہارون نے پوچھا: کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ وہ میرے باپ (نانا) ہیں۔ مگر تمہارے باپ نہیں ہیں۔ (عیون الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ الجنابہ۔ عقد نکاح باب ۱ ما محرم بالرضاع باب ۱ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

بہن مطلقاً (سگی ہو یا سوتیلی) بھائی پر حرام ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جناب آدم علیہ السلام کے ہاں جناب شیث علیہ السلام کی ولادت ہوئی .... (یہاں تک کہ فرمایا) پھر ان کے ہاں یافث متولد ہوئے پھر جب خدا نے اس نسل کو پیدا کرنا چاہا جسے تم دیکھ رہے ہو۔ اور چاہا کہ اس چیز کو

حرام قرار دے جس کی حرمت پر قلم قدرت چل چکا تھا جیسے بہنیں بھائیوں پر۔ تو خمیس کے دن عصر کے بعد جنت سے ایک حوریہ بھیجی جس کا نام "نزلہ" تھا اور جناب آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس کی شادی شیث سے کر دے اور (جمعہ کے دن) عصر کے بعد جنت سے ایک اور حوریہ بھیجی جس کا نام منزلہ تھا۔ اور جناب آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس کی شادی یافث سے کر دے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس (اس عقد و ازدواج کے نتیجہ میں) جناب شیث علیہ السلام کے ہاں لڑکا اور جناب یافث کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ پس جب وہ لڑکی لڑکا بالغ ہوئے تو خدا نے جناب آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ یافث کی لڑکی کی شیثؑ کے لڑکے سے شادی کر دیں پس انہوں نے ایسا کیا۔ اور اس عقد و ازدواج کے نتیجہ میں ان دونوں کی نسل سے برگزیدہ انبیاء و مرسلین پیدا ہوئے۔ پناہ بخدا کہ وہ بات ہو جو لوگ کہتے ہیں کہ بھائیوں اور بہنوں کا باہمی عقد ہوا تھا۔ (الفقیہ، علل الشرائع)

۲۔ دوسری حدیث میں جو بروایت برید عجلی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا: خداوند عالم نے آدم علیہ السلام کے پاس جنت سے ایک حور نازل کی جس کی انہوں نے اپنے دو بیٹوں میں سے ایک سے شادی کی۔ اور دوسرے کی شادی ایک جنیہ لڑکی سے کی۔ (اور بعد ازاں چچازاد بہن بھائیوں کی آپس میں شادیاں ہوئیں اور اس طرح نسل آدم بڑھی)۔ (الفقیہ)

۳۔ اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں کہ اشعث (کندی) نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجوسیوں سے کس طرح جزیہ لیا جاتا ہے جبکہ ان پر نہ کوئی کتاب نازل ہوئی ہے اور نہ ہی ان کی طرف کوئی نبی مبعوث ہوا؟ (جبکہ جزیہ اہل کتاب سے لیا جاتا ہے)۔ آنجناب علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا: اے اشعث! خدا نے ان پر کتاب بھی نازل کی تھی اور ان کی طرف ایک نبی بھی بھیجا تھا۔ مگر ان کا ایک بادشاہ تھا جس نے ایک رات نشہ میں مدہوش ہو کر اپنی بیٹی کو اپنے بستر پر بلایا اور اس سے منہ کالا کیا۔ جب صبح ہوئی اور اس کی قوم کو اس بات کی اطلاع ملی۔ تو وہ سب اس کے دروازہ پر جمع ہوئے۔ اور اس سے کہا کہ باہر نکل تا کہ ہم تم پر حد جاری کر کے تمہیں پاک کریں۔ اس (مکار) بادشاہ نے اپنی قوم سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ خدا نے ہمارے ماں باپ آدم و حوا سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ مخلوق خلق نہیں کی؟ قوم نے کہا: ہاں۔ تم سچ کہتے ہو۔ پھر کیا آدم نے اپنے بیٹوں کی شادی اپنی بیٹیوں سے اور اپنی بیٹیوں کی شادی اپنے بیٹوں سے نہیں کی؟ قوم نے کہا: ہاں تم سچ کہتے ہو۔ کی۔ یہی تو دین ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسی بات (محارم سے شادی کرنے) پر باہمی عہد و پیمان باندھا۔ جس کی وجہ سے خدا نے ان کے سینوں سے علم مٹا دیا اور کتاب اٹھا لی۔ پس یہ وہ کافر ہیں جو بلا حساب جہنم میں داخل ہوں گے۔ اور جو منافق ہیں وہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ (الامالی، التوحید)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود خالد بن اسماعیل سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مجوسیوں کا تذکرہ ہوا۔ اور عرض کیا گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اولاد آدمؑ کی طرح باہمی نکاح کرتے ہیں اور وہ اس طرح ہمارے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: کم از کم وہ لوگ تمہارے خلاف تو یہ حجت بازی نہیں کر سکتے کیونکہ (ہم تم تو اولاد آدم کے بھائی بہنوں کی شادی کے قائل نہیں ہیں)۔ فرمایا: جب ھبۃ اللہ (شیث) بالغ ہوئے تو جناب آدمؑ نے بارگاہِ خدا میں عرض کیا: یا اللہ! ھبۃ اللہ کی شادی کا بندوبست کرا تو خدا نے جنت سے ایک حوریہ نازل کی جن کے بطن سے ھبۃ اللہ کے ہاں چار بیٹے پیدا ہوئے پھر خدا نے اسے اٹھالیا۔ اور جب ھبۃ اللہ کی اولاد بالغ ہوئی تو پھر جناب آدم علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا: بار الہا! اولاد ھبۃ اللہ کی شادی کا انتظام فرما۔ تو خدا نے ان کو وحی فرمائی کہ فلاں مسلمان جن سے رشتہ طلب کرو۔ جس کی چار بیٹیاں تھیں۔ چنانچہ ھبۃ اللہ کے بیٹوں کی شادیاں اس جن کی بیٹیوں سے ہوئیں (اور اس کے نتیجہ میں نسل آدم آگے بڑھی)۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱۵ از مقدمات نکاح، اور یہاں باب اول میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶ میں اور باب ۱ وما یحرم بالرضاع اور باب ۲ از مما یحرم بالمصاحرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

پھوپھی اور خالہ سے نکاح کی حرمت کا بیان۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمار ساباطی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بچہ نے ایک عورت کا دودھ پیا۔ آیا اس بچہ کے لئے اس مرضعہ کی باپ کی جانب سے رضاعی بہن سے شادی کرنا جائز ہے؟ فرمایا: نہ۔ کیونکہ ان دونوں (مرضعہ اور اس کی بہن) نے ایک ہی شخص اور ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہے (لہٰذا وہ عورت اس بچے کی رضاعی خالہ بنتی ہے جو کہ حرام ہے)۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (مقدمات نکاح باب ۱۱۵ اور یہاں باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

بھتیجی اور بھانجی کی حرمت (کہ وہ چچا اور ماموں پر حرام ہیں)۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل ذمہ سے اس شرط پر جزیہ لیا تھا کہ وہ سور اور خنزیر کا گوشت نہیں کھائیں گے۔ اور بہنوں، بھتیجیوں اور بھانجیوں سے شادی نہیں کریں گے۔ اور جو شخص ایسا کرے گا اس سے خدا اور رسول کا ذمہ بری ہو جائے گا۔ فرمایا: اور آج ان کا کوئی ذمہ (عہد و پیمان) نہیں ہے۔

(الفقیہ، التہذیب، الاستبصار)

باب ۶

بھائی کی بہن جب تک ماں باپ کی طرف سے سگی نہ ہو حرام نہیں ہے۔ اور اسی طرح بھائی کے بھائی کی بیٹی حرام نہیں جب تک کہ وہ (بھائی کا بھائی) خود اس کا بھائی نہ ہو۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو جریر قمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا میں اپنے سوتیلے بھائی جو صرف ماں کی طرف سے بھائی ہے کی شادی اپنی اس بہن سے کر سکتا ہوں جو صرف باپ کی طرف سے بہن ہے؟ فرمایا: ہاں ان کی شادی کر دو۔ (السرائر)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنے رضاعی بھائی کی بہن سے شادی کی ہے تو؟ فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنے رضاعی بھائی کی بہن سے شادی کروں۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت نے مجھے دودھ پلایا۔ اور میرے ہمراہ ایک اور لڑکے کو بھی پلایا۔ اور اس لڑکے کا ایک سگا بھائی ہے۔ آیا میں اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

جو رشتے رضاعت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں ان کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل ۱۹ ابواب ہیں)

باب ۱

رضاعت سے وہ سب رشتے دار حرام ہو جاتے ہیں جو نسب وقرابت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود برید عجلی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رضاعت سے وہ سب رشتے دار حرام ہو جاتے ہیں جو نسب وقرابت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔
(الفقیہ، کذا فی الفروع، والمقنع والمقنعہ والتہذیب عن الصادق علیہ السلام)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ رضاعت سے وہ کچھ حرام ہوتا ہے جو قرابت کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔(الفروع، التہذیب وغیرہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: اس سے وہ کچھ حرام ہوتا ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔(التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۳ و ۶ و ۸ وغیرہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ۔ لیکن اس سے (صرف) مادری (رضاعی) بہن مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ رضاعت کی وجہ سے حرام نہیں ہوتی۔ اور اسی طرح دیگر رضاعی صورتیں جو اس سے ملتی جلتی ہیں۔

باب ۲

رضاعت ایک شب و روز تک یا مسلسل پندرہ بار اپنے مقررہ شرائط کے ساتھ دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے اس سے کم سے نہیں ہوتی۔

(اس باب میں کل پچیس حدیثیں ہیں جن میں سے دس مکررات کو قلمزد کر کے باقی پندرہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زیاد بن سوقہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا رضاعت کی کوئی مقررہ حد ہے جسے اخذ کیا جائے؟ فرمایا: رضاعت سے کوئی چیز حرام نہیں ہوتی جب تک ایک شب و روز تک یا پندرہ بار مسلسل نہ پلایا جائے اور وہ بھی ایک ہی عورت کا اور ایک ہی مرد کا اور مسلسل بھی کہ اس دوران کسی اور عورت کا دودھ نہ پیا جائے۔ لہٰذا اگر کوئی عورت کسی بچی اور بچے کو ایک فحل کا دس بار دودھ پلائے، اور پھر دوسری عورت کسی اور فحل کا دس بار انہیں دودھ پلائے تو اس سے وہ (لڑکی لڑکا) ایک دوسرے پر حرام نہیں ہوں گے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ علی بن ریاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کس قدر رضاعت حرمت کا باعث بنتی ہے؟ فرمایا: جو گوشت اگائے اور ہڈی کو مضبوط کرے! راوی نے عرض کیا: کیا دس بار دودھ پلانا حرمت کا باعث ہے؟ فرمایا: نہ۔ کیونکہ دس بار دودھ کا پینا نہ گوشت اگاتا ہے اور نہ ہڈی کو مضبوط بناتا ہے۔ (التہذیب وقرب الاسناد)

۳۔ عمر بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک بچہ ایک بار یا دو بار کسی عورت کا دودھ پیتا ہے تو؟ فرمایا: یہ حرمت کا باعث نہیں ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر تین چار بار پیئے تو .... یہاں تک کہ دس بار پیئے۔ آپ نے فرمایا: اگر متفرق طور پر (دس بار) بھی پیئے تو اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۴۔ عمر بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ پندرہ بار دودھ پینا کسی چیز کو حرام نہیں کرتا۔ (التہذیب والاستبصار) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے متفرق طور پر پینے اور وہ بھی متفرق عورتوں کا دودھ پینے پر محمول کیا ہے۔ لیکن اگر مسلسل پندرہ بار پیا جائے اور دودھ بھی ایک عورت کا ہو تو وہ یقیناً حرمت کا باعث ہوتا ہے۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۵۔ عبدالرحمن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کوئی دودھ پلانا حرمت کا باعث نہیں بنتا مگر وہ جو مجبور ہو۔ راوی نے عرض کیا کہ مجبور کیا ہے؟ فرمایا: تربیت کرنے والی ماں پلائے یا کوئی دایہ اجرت پر

پلائے، یا کوئی خادمہ خریدی جائے یا اس قسم کا کوئی اور انتظام کیا جائے جو اس کے لئے مقرر ہو۔

(التہذیب، الفقیہ، معانی الاخبار)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام کا اس تفصیل سے مقصد یہ ہے کہ ایک دو بار دودھ پینے سے حرمت نشر نہیں ہوتی۔ لیکن اگر وہ مقدار پوری ہو جائے (پندرہ بار) تو اگرچہ ان عورتوں کا دودھ نہ ہو تب بھی حرمت نشر ہو جائے گی۔

۶۔ مسعدہ بن زیادہ عبدی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: رضاعت اس وقت تک نشر حرمت کا باعث نہیں بنتی جب تک اس سے گوشت نہ اگے، ہڈی مضبوط نہ ہو۔ اور یہاں تک کہ ایک، دو یا تین بار (یہاں تک کہ دس بار تک پہنچ گئے) کے متفرق طور پر دودھ پینے کا تعلق ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(التہذیب، الاستبصار)

۷۔ علی بن مہزیار نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ جس میں یہ سوال پوچھا تھا کہ کس قدر دودھ پلانا نشر حرمت کا باعث بنتا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: قلیل ہو یا کثیر حرام ہے۔ (یعنی حرمت کا باعث ہے)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جب مقررہ حد تک پہنچ جائے تو اس کے بعد زیادتی کم ہو یا زیادہ وہ حرمت کا باعث ہے۔ نیز ظاہری معنی کے اعتبار سے اس کا تقیہ پر محمول ہونا بھی ممکن ہے کیونکہ اہل خلاف کے مذہب کے موافق ہے۔

۸۔ عمرو بن خالد زید بن علیؑ سے اور وہ اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے اور وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار کا دودھ پینا سو بار پینے کے برابر ہے اس سے (ثابت شدہ حرمت) کبھی حلال نہیں ہوتی۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ روایت حسب ظاہر شیعہ مذہب کے خلاف ہے اس لئے) مؤلف علام اس کی تاویل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کی ایک تاویل تو وہی کی ہے جو سابقہ حدیث کی کی گئی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو مقررہ تعداد سے زیادہ ہو خواہ ایک بار ہی ہو وہ نشر حرمت کا باعث ہے۔ اور اس کے تقیہ پر محمول ہونے کا بھی امکان ہے۔

۹۔ علا بن رزین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: صرف وہ رضاعت حرمت کا باعث ہے جو ایک پستان سے پی جائے اور وہ ایک سال تک۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہ حدیث شاذ و نادر ہے اور تمام حدیثوں کے خلاف ہے۔ اور یہ محمول بر تقیہ بھی ہو سکتی ہے۔

۱۰۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مقنع میں پہلے مشہور قول ''ایک شب و روز یا پندرہ بار ذکر کئے ہیں بعد ازاں مختلف روایات کے حوالہ سے مختلف اقوال نقل کئے ہیں مثلاً: پندرہ شب و روز، دو سال، اور ایک سال وغیرہ۔

مؤلف علام فرماتے ہیں: شاید اس اختلاف کی وجہ تقیہ ہے کیونکہ اہل خلاف کے یہاں مختلف نظریئے ہیں (جو کہ کتاب الفقه علی المذاهب الاربعه مطبوعہ مصر دیکھنے سے واضح ہوتے ہیں)۔

۱۱۔ عبید بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارا خاندان کثیر التعداد ہے اور کوئی خوشی یا غمی کی تقریب ہو تو اس میں سب سے زیادہ مرد اکٹھے ہوتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس موقع پر ایسے لوگ بھی جمع ہوتے ہیں جنہوں نے اکٹھا دودھ پیا ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے مردوں کے سامنے عورتیں اپنے سر کے بال کھول دیتی ہیں اور مرد بھی بے تحاشا انہیں دیکھتے ہیں۔ لہٰذا آپ وضاحت فرمائیں کہ کس قدر رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟ فرمایا: جس سے گوشت اگ آئے اور ہڈی پیدا ہو۔ اس نے عرض کیا کہ یہ چیز کتنی بار دودھ پینے سے پیدا ہوتی ہے؟ فرمایا: کہا جاتا تھا دس بار پینے سے! عرض کیا: تو بس دس بار کا پینا نشر حرمت کرتا ہے؟ فرمایا: اسے چھوڑ۔ اور فرمایا: رضاعت سے وہ کچھ حرام ہوتا ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔ (الفروع)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دس بار پینے سے حرمت نشر نہیں ہوتی۔ کیونکہ امام علیہ السلام نے اسے دوسروں سے نقل کیا ہے اور اپنی طرف سے جواب نہیں دیا۔ اور یہ دونوں باتیں تقیہ کی علامت ہیں۔

۱۲۔ عبداللہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی۔ اور بعد میں پتہ چلا کہ مجھے اور اس عورت کی بہن کو ایک ہی عورت نے دودھ پلایا تھا۔ (اس طرح وہ میری رضاعی بہن کی بہن ہوئی)۔ امام علیہ السلام نے دریافت فرمایا: کتنی بار پلایا تھا؟ عرض کیا: بالکل معمولی۔ فرمایا: خدا تمہیں (اس شادی میں) برکت دے (یعنی اس سے حرمت نشر نہیں ہوتی)۔ (ایضاً)

۱۴۔ عبداللہ بن سنان نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا: آیا ایک یا دو یا تین بار دودھ پلانا حرمت کا باعث بنتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ صرف وہ رضاعت حرمت کا باعث بنتی ہے جس سے ہڈی مضبوط ہو۔ اور گوشت اُگے۔ (ایضاً)

۱۵۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنی

عورتوں کو منع کرو کہ دائیں بائیں (پستانوں) سے دودھ نہ پلائیں۔ اس طرح (بے تحاشا دودھ پلانے سے) وہ (تعداد) بھول جاتی ہیں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۱۵ وغیرہ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں اور کچھ ایسی بھی آئیں گی جو بظاہر ان کے منافی ہیں اور ہم ان کی وجہ بیان کریں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

باب ۳

کوئی رضاعت حرمت نشر نہیں کرتی سوائے اس کے جو گوشت پیدا کرے اور ہڈی کو مضبوط کرے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حماد بن عثمان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کوئی دودھ پلانا حرمت کا باعث نہیں بنتا سوائے اس کے جو گوشت اور خون پیدا کرے۔ (الفروع)

۲۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ کوئی رضاعت حرمت کی باعث نہیں ہوتی۔ ماسوا اس کے جو گوشت پیدا کرے اور ہڈی کو مضبوط کرے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی بچہ عورتوں کی ایک جماعت کا دودھ پئے (اور ہر عورت کا شرعی مقدار کے برابر ہو)۔ یا اس کی وجہ سے اس کا گوشت اور خون پیدا ہو جائے تو اس پر ان تمام (دودھ پلانے والی) عورتوں کی لڑکیاں (بوجہ رضاعی بہنیں ہونے کے) حرام ہو جائینگی۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہ تخمینہ قدرے مجمل ہے اور اس کی وضاحت کرنے والی حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ میں) گزر چکی ہیں (اور ہم نے ترجمہ میں بین السطور وضاحت کر دی ہے) اور کچھ اس کے بعد (باب ۴ و ۱۵ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

ہر بار دودھ پینے میں شرط ہے کہ بچہ سیر ہو کر دودھ پئے اور خود بخود دودھ چھوڑے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن ابی یعفور سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کون سی رضاعت نشر حرمت کا باعث بنتی ہے؟ فرمایا: جب (مقررہ

مقدار میں ہو اور) ہر بار اتنا پئے کہ اس کا پیٹ بھر جائے کیونکہ یہی وہ رضاعت ہے جو گوشت وخون پیدا کرتی ہے۔اور حرمت کا باعث بنتی ہے۔(التہذیب، الاستبصار)

۲۔ محمد بن ابی عمیر بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ رضاعت جو گوشت اور خون پیدا کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جو بچہ اس قدر پئے کہ اس کی کوکھ نکل آئے۔اور (پیٹ) بھر جائے۔ اور بچہ خود بخود پینے سے رک جائے۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵

رضاعت کے نشر حرمت کی شرط یہ ہے کہ بچہ کی عمر دو سال کے اندر ہو اس کے بعد رضاعت حرمت کا موجب نہیں بنتی۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دودھ چھڑانے کے بعد (دو سال کے بعد) رضاعت نہیں ہے۔اور روزہ میں وصل نہیں ہے، اور بلوغت کے بعد یتیمی نہیں ہے۔اور شام تک چپ (کا روزہ) نہیں ہے، ہجرت کرنے کے بعد پھر بدو بننے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہیں ہے، نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے، ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہے، بیٹے کی باپ کے ساتھ، مملوک کی آقا کے ساتھ اور زوجہ کی شوہر کے ساتھ کوئی قسم نہیں ہے، اور گناہ کے کام میں کوئی منت نہیں ہے اور قطع رحمی میں کوئی قسم نہیں ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کہ ﴿لا رضاع بعد فطام﴾ کہ دودھ چھڑانے کے بعد (دو سال کے بعد) اگر کوئی بچہ کسی عورت کا دودھ پئے تو یہ رضاعت حرمت نکاح کا باعث نہیں ہے۔

(الفروع، الفقیہ، الامالی وغیرہ)

۲۔ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک عورت نے اپنا دودھ دوھ کر اپنے شوہر کو اس لئے پلایا کہ یہ اس پر حرام ہو جائے تو؟ فرمایا: اسے روک کر رکھ اور اس کی پشت کو اذیت پہنچا۔(اسے مار) کہ اس نے (ایسی حرکت کیوں کی۔ مگر اس سے حرمت نشر نہ ہوگی)۔(الفروع)

۳۔ فضل بن عبدالملک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (شرعی) رضاعت دو سال کے اندر اور دودھ چھڑانے سے پہلے ہوتی ہے۔(ایضاً والتہذیب)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود داؤد بن حصین سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دودھ چھڑانے سے پہلے اور دو سال کے بعد اگر دودھ پلایا جائے تو یہ نشرِ حرمت کرتا ہے۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ حدیث بظاہر ہمارے اصول کے خلاف ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے تقیہ پر محمول کیا ہے کیونکہ یہ مخالفین کا مذہب ہے۔

۵۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا: وہ رضاعت حرمت (نکاح) کا باعث بنتی ہے جو ایک ہی (عورت کے) پستان سے پی جائے اور پورے دو سال (کے اندر)۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام کے کلام مکمل "دو سال" کا مطلب یہ ہے کہ یہ رضاعت بچہ کی دو سال کی عمر کے اندر ہو (نہ یہ کہ مسلسل دو سال پئے"۔

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کہ ﴿لا رضاع بعد فطام﴾ (کہ دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں ہے) کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بچہ دو سال کی عمر تک کسی عورت کا دودھ پئے۔ بعد ازاں کسی عورت کا دودھ پئے خواہ جس قدر پئے)۔ تو یہ رضاعت حرمت کا باعث نہیں بنتی کیونکہ فطام دودھ چھڑانے کی مدت یعنی دو سال کے بعد رضاعت نہیں ہوتی۔ (الفقیہ)

باب ۶

رضاعت کی وجہ سے نشرِ حرمت کی یہ شرط ہے کہ فحل (جس کا دودھ ہے) ایک ہو۔ اگرچہ دودھ پلانے والی عورتیں مختلف ہی ہوں (جیسے ایک شوہر کی دو بیویاں)۔ لہٰذا رضاعت میں پدری بہن تو حرام ہوگی مگر صرف مادری رضاعی بہن حرام نہ ہوگی) بوجہ اختلافِ فحل)۔ اور یہی حکم تمام رضاعی محرمات کا ہے۔ اور بوجہ رضاعت چند محرمات کا تذکرہ؟

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود برید عجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کہ ﴿یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب﴾ کی توضیح چاہی؟ فرمایا: ہر وہ عورت جو (اپنے بچہ یا بچی کے ساتھ) کسی اور عورت کے بچہ یا بچی کو اپنے شوہر کا دودھ پلائے (وہ بچہ یا بچی اسکی رضاعی اولاد بن جائیں گے)۔ یہ ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کا مفہوم۔ مگر وہ عورت جو یکے بعد دیگرے اپنے دو شوہروں کا دودھ کسی بچہ و بچی کو پلائے۔ تو یہ وہ رضاعت نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے اس فرمان ﴿یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب﴾ سے مقصود ہے۔ (کیونکہ یہاں اگرچہ دودھ پلانے والی تو ایک ہے مگر فحل دو ہیں) لہٰذا اس رضاعت سے کچھ بھی حرام نہیں ہوتا۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ عمار ساباطی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بچہ نے ایک عورت کا دودھ پیا تو کیا یہ اس (مرضعہ) کی پدری رضاعی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ کیونکہ ان دونوں عورتوں نے ایک ہی شخص (فحل) کا دودھ پیا ہے اور (وہ بھی) ایک عورت سے (لہٰذا وہ اس بچہ کی رضاعی پدری خالہ بن جائے گی)۔ راوی نے عرض کیا: آیا وہ لڑکا اس (مرضعہ) کی صرف رضاعی مادری بہن سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے! کیونکہ مرضعہ کی ایسی بہن ہے (جس نے اسے دودھ نہیں پلایا) اس کا فحل (رضاعی باپ) اور ہے۔ اور جس نے اسے دودھ پلایا ہے اس کا فحل (رضاعی باپ) اور ہے۔ پس جب فحل مختلف ہیں تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے فحل کے دودھ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: وہ دودھ جو حرمت کا باعث بنتا ہے وہ یہ ہے کہ تمہاری زوجہ تمہارا اور تمہارے بچہ کا دودھ کسی اور عورت کے بچہ کو پلائے۔ (ایضاً)

۴۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کے ہاں اس سے ایک بچی پیدا ہوئی۔ پھر وہ عورت مر گئی۔ بعد ازاں اس نے ایک اور عورت سے شادی کی۔ جس سے اس کا ایک بچہ پیدا ہوا.......... اور اس عورت نے ایک اور بچہ کو دودھ پلایا۔ کیا یہ بچہ اس شخص کی پہلی بیوی کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ لڑکا اس شخص کی بیٹی سے شادی کرے جس کا اس نے دودھ پیا ہے (کیونکہ وہ اس کی پدری رضاعی بہن ہے...... لہٰذا حرام ہے)۔ (الفروع، المقنعہ، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ محمد بن ابی نصر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا۔ اور اس عورت کے شوہر کا ایک اور عورت سے بیٹا موجود ہے۔ آیا وہ اس (دودھ پینے والی لڑکی سے) شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: دودھ شوہر کا ہے (جب وہ ایک ہے تو وہ لڑکا اور لڑکی رضاعی پدری بہن بھائی متصور ہوں گے)۔ (الفروع، قرب الاسناد)

۶۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کی ام ولد (کنیز) ایک بچے کو دودھ پلاتی ہے اور اس شخص کی ایک دوسری بیوی سے لڑکی موجود ہے آیا یہ لڑکی اس لڑکے کے

لئے حلال ہے؟ فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں اس شخص کی لڑکی سے شادی کروں جس کی اولاد کے ساتھ میں نے دودھ پیا ہے (یعنی وہ لڑکی اس لڑکے کی پدری رضاعی بہن ہے کیونکہ فحل ایک ہے لہٰذا اس پر حرام ہے)۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۷۔ عیسیٰ بن جعفر بن عیسیٰ نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت (مثلاً نانی) نے میرے بیٹے (اپنے دوہتے) کو دودھ پلایا۔ آیا میرے لئے جائز ہے کہ میں اس عورت کے شوہر کی بیٹی سے نکاح کروں؟ فرمایا: تم نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ یہیں سے تو یہ کہا جاتا ہے کہ اس شخص پر (جس کے بیٹے کو نانی نے دودھ پلایا ہے) اس دودھ پلانے والی کی بیٹی اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے (کیونکہ جب بچہ کے نانی کا دودھ پینے کی وجہ سے اس کی ماں اس کی رضاعی بہن بن گئی۔ تو اس طرح بچہ کی رضاعی بہن اس کے باپ کی رضاعی بیٹی بن جائے گی)۔ کیونکہ دودھ فحل کا ہے (اور وہ ایک ہے)۔ راوی نے عرض کیا کہ وہ لڑکی (جس سے میں شادی کرنا چاہتا ہوں) وہ اس شخص کی اس عورت کے بطن سے نہیں ہے جس نے میرے بچہ کو دودھ پلایا ہے۔ فرمایا: اگر اس شخص کی دس عورتیں ہوں (آزاد اور کنیزیں) تب بھی اس کی تمام لڑکیاں (جوان عورتوں کے بطن سے ہیں) وہ تمہارے لئے بمنزلہ بیٹی کے ہوں گی۔ (کیونکہ وہ تمہارے بیٹے کی رضاعی بہنیں ہیں)۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابن عطیہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اس سے اسکی اولاد پیدا ہوتی ہے اور اس کی اہلیہ کسی لڑکی کو دودھ پلاتی ہے تو کیا اس شخص کا وہ لڑکا جو اس عورت کے بطن سے نہیں ہے وہ اس لڑکی سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ کیونکہ وہ لڑکی اس کی رضاعی (پدری) بہن ہے۔ اس لئے کہ فحل ایک ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶ از ما یحرم بالنسب اور یہاں باب ۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۵ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۷

اگر کوئی اپنا دودھ دوھ کر کسی بچہ یا بڑے کو پلائے تو اس سے حرمت نشر نہیں ہوگی۔ اور اس عورت کو تادیب و تنبیہ کی جائے گی۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! میری زوجہ نے اپنا

دودھ ایک برتن میں دوھا اور پھر اسے میری کنیز کو پلایا۔ (تاکہ وہ مجھ پر حرام ہو جائے) تو؟ فرمایا: اپنی اہلیہ کو درد پہنچا۔ (اسے مار) اور اپنی کنیز کو لازم پکڑ...... (کہ وہ اس وجہ سے حرام نہیں ہوتی)۔ (الفروع)

۲۔ قبل ازیں باب ۵ میں محمد بن قیس کا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سوال کرنا کہ ایک عورت نے اپنا دودھ دوھ کر اپنے شوہر کو پلا دیا تاکہ وہ اس پر حرام ہو جائے تو؟ اور امام علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اپنی زوجہ کو زوجہ بنائے رکھ اور اس کی پشت کو درد پہنچا۔ (اسے پیٹ)۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بچہ کا برتن سے دودھ پینا بمنزلۂ رضاعت کے ہے۔ (الفقیہ) (چونکہ یہ روایت ہمارے مسلمات کے خلاف ہے اور اہل خلاف کے مذہب کے مطابق ہے اس لئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ روایت محمول بر تقیہ ہے.......... اور قبل ازیں متعدد روایتیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رضاعت میں پستان سے پینا شرط ہے۔ اور آئندہ بھی بیان کی جائیں گی انشاء اللہ......... بلکہ اس کے بغیر رضاعت صادق ہی نہیں آتی واللہ العالم۔

باب ۸

جب مقررہ شرائط کے تحت رضاعت ثابت ہو جائے تو اس سے رضاعی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی اور بھانجی حرام ہو جاتی ہیں خواہ آزاد ہوں یا کنیزیں۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے رضاعی بہن کی بیٹی (سے نکاح) کے بارے میں فرمایا: میں اس کا نہ کسی کو حکم دیتا ہوں اور نہ کسی کو منع کرتا ہوں۔ ہاں البتہ میں اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس سے باز رکھتا ہوں۔ اور فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جناب حمزہؑ کی بیٹی (نکاح کے لئے) پیش کی گئی تو فرمایا: یہ تو میرے رضاعی بھائی (حمزہؑ) کی بیٹی ہے۔[1] (الفروع، المقنع)

۲۔ صفوان بن یحییٰ نے ایک حدیث کے ضمن میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری

---

[1] جناب حمزہؑ اگرچہ رشتہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ہوتے ہیں مگر عمر میں ہم سن تھے اور دونوں نے بچپن میں ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا۔ اس لئے نسباً چچا بھتیجا تھے۔ مگر رضاعاً بھائی تھے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب) اور جہاں تک اس حدیث کے پہلے حصہ کا تعلق ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام بعض عورتوں سے نکاح کرنے کی نہ اجازت دیتے تھے اور نہ ہی ممانعت کرتے تھے البتہ خود کو اور اپنی اولاد کو اس سے باز رکھتے تھے۔ اس کی توجیہ اس باب کی آخری حدیث کے اندر مذکور ہے۔ فراجع۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ماں نے ایک لڑکی کو میرا دودھ (میرے ساتھ) پلایا تو؟ فرمایا: وہ تیری رضاعی بہن ہے۔ عرض کیا: میرا ایک مادری (اور پدری بھی) بھائی ہے اس کے ساتھ اس لڑکی کو میری ماں نے دودھ نہیں پلایا۔ آیا اس کے لئے وہ لڑکی حلال ہے؟ فرمایا: کیا فحل ایک ہے؟ عرض کیا کہ ہاں۔ وہ لڑکا میرا پدری و مادری بھائی ہے! فرمایا: دودھ فحل کا ہوتا ہے۔ تیرا باپ اس لڑکی کا باپ ہے اور تیری ماں اس کی ماں ہے (لہٰذا وہ لڑکی تمہاری اور تمہارے بھائی کی رضاعی بہن ہونے کی وجہ سے تم پر حرام ہے)۔ (الفروع، التہذیب، المقنع)

۳۔ مسمع بن عبدالملک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آٹھ قسم کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں ہے: (۱) تمہاری وہ کنیز جس کی ماں بھی تمہاری کنیز ہے، (۲) تمہاری وہ کنیز جس کی بہن تمہاری کنیز ہے، (۳) تمہاری وہ کنیز جو تمہاری رضاعی پھوپھی ہے، (۴) تمہاری وہ کنیز جو تمہاری رضاعی خالہ ہے، (۵) تمہاری وہ کنیز جو تمہاری رضاعی ماں ہے، (۶) تمہاری وہ کنیز جس سے مباشرت کی گئی ہے جب تک ایک حیض کے ساتھ اس کا استبراء نہ کرلو، (۷) تمہاری وہ کنیز جو کسی اور شخص سے حاملہ ہے، (۸) تمہاری وہ کنیز جسے تم اپنی کنیز کے عوض حاصل کر رہے ہو۔ مگر اس کا شوہر موجود ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی عورت سے اس کے رضاعی چچا یا ماموں کو شادی نہیں کرنا چاہئے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عثمان بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے بھائی نے ایک عورت سے شادی کی اور اس سے اس کی اولاد پیدا ہوئی۔ اور اس (میری بھاوج) نے عوام الناس کی ایک بچی کو دودھ پلا دیا۔ تو کیا میں اس لڑکی سے شادی کر سکتا ہوں جسے میری بھاوج نے دودھ پلایا ہے؟ فرمایا: رضاعت سے وہ کچھ حرام ہوتا ہے جو نسب سے ہوتا ہے (لہٰذا وہ لڑکی تمہاری رضاعی بھتیجی ہونے کی وجہ سے تم پر حرام ہے)۔ (التہذیب)

۶۔ معمر بن یحییٰ بن سام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ فروج کے بارے میں کچھ لوگ حضرت امیر علیہ السلام کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نہ ان کا حکم دیتے تھے اور نہ ان سے روکتے تھے۔ ہاں البتہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ان سے باز رکھتے تھے اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس طرح کیونکر ہو سکتا ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ ایک آیت نے ان کو حلال قرار دیا ہے اور دوسری نے حرام! عرض کیا: کیا وہ ناسخ و منسوخ ہیں یا دونوں محکم ہیں (کہ اگر پہلی صورت ہے تو پھر ناسخ پر عمل کیا جائے گا اور اگر دوسری صورت ہے تو پھر) دونوں پر عمل کیا جائے گا؟ فرمایا: جب جناب امیر علیہ السلام نے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس سے باز رکھا تو اس طرح گویا لوگوں پر واضح کر

دیا (کہ وہ عورتیں حرام ہیں۔ اور ناسخ و منسوخ والا معاملہ ہے)۔ راوی نے عرض کیا کہ آپ تو عوام کے سامنے یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں تو جناب امیرؑ کو کیا امر مانع تھا؟ فرمایا: انہیں اندیشہ تھا کہ ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی (کیونکہ عوام اور انکے مقتداء اس کو جائز جانتے تھے)۔ فرمایا: اگر حضرت امیرؑ کو ثابت قدمی حاصل ہو جاتی تو وہ پورے (تعلیمات) قرآن کو قائم کرتے اور پورے حق کو قائم فرماتے۔ (مگر ثبات قدم حاصل نہ ہونے کی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا۔ افسوس بے شمار نکتہائے گفتنی = خوف فسادِ خلق سے ناگفتہ رہ گئے)۔ (التہذیب والاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (مقدماتِ نکاح باب ۱۵۷ و عقد نکاح باب ۱۸ اور یہاں باب ا و ۳ و ۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۵ میں اور باب ا ما یحرم من المصاھرہ اور اس کے باب ۳۹ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

جب بچہ کی ولادت کے بغیر خود بخود کسی عورت کا دودھ اتر آئے اور وہ کسی کو پلائے تو اس سے حرمت نشر نہیں ہوتی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بچہ کی ولادت کے بغیر ایک عورت کا دودھ اتر آیا اور اس نے ایک لڑکی اور ایک لڑکے کو وہ دودھ پلایا آیا اس دودھ سے بھی وہ کچھ پر حرام ہوگا۔ جو رضاعت سے حرام ہوتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰

جب کوئی شخص کسی دودھ پیتی بچی سے عقد نکاح کرے اور اسے اس کی (بڑی) بیوی یا ام ولد کنیز دودھ پلا دے تو اس سے وہ بچی شوہر پر حرام ہو جائے گی اور دونوں کا نکاح باطل ہو جائے گا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی اور عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص کسی دودھ پینے والی بچی سے نکاح کرے اور اسے اس کی بیوی یا اس کی ام ولد (کنیز) دودھ پلا

دے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی اور (دونوں کا) نکاح باطل ہو جائے گا۔[1] (الفقیہ، التہذیب، الفروع)

باب ۱۱

جس شخص کو یہ علم تو ہو کہ رضاعت حاصل ہوئی ہے مگر اسے اس کے اس حد تک پہنچنے کا علم نہ ہو جس سے حرمت نشر ہوتی ہے تو وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو یحییٰ حناط سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے بیٹے کی اپنی لے پالک بچی سے شادی کرنا چاہتا ہوں مگر میری بعض بیویوں نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے ان دونوں کو دودھ پلایا تھا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: کس قدر؟ راوی نے عرض کیا: یہ میں نہیں جانتا۔ امام علیہ السلام نے چاہا کہ میں کوئی وقت مقرر کروں (کہ کتنا وقت پیا) مگر راوی نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے۔ فرمایا: پس ان کی شادی کر دو۔ (الفروع)

باب ۱۲

اگر کوئی دودھ پلانے والی کسی کو دودھ پلانے کا (بلا ثبوت) دعویٰ کرے تو وہ قبول نہیں ہوگا۔ اور اس کا انکار تو قبول ہوگا۔ مگر دعویٰ بغیر بینہ (شرعی گواہوں) کے قبول نہ ہوگا۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت کا خیال ہے کہ اس نے ایک لڑکی لڑکے کو دودھ پلایا مگر بعد میں انکار کر دیا تو؟ فرمایا: اس کے انکار کی تو تصدیق کی جائے گی۔ عرض کیا: اگر پھر دعویٰ کر دے کہ اس نے پلایا ہے تو؟ فرمایا: اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ صالح بن عبداللہ خثعمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ میری ایک ام ولد بچی کنیز ہے۔ وہ بیان کرتی ہے کہ اس نے میری ایک کنیز کو دودھ پلایا ہے! آیا میں اس کی تصدیق کروں؟ فرمایا: نہ۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن بکیر سے اور وہ بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت بیان کرتی ہے کہ اس نے ایک لڑکی لڑکے کو دودھ

---

[1] چھوٹی اس لئے حرام ہوگی کہ وہ اپنے شوہر کی رضاعی بیٹی بن جائے گی۔ اور اسی وجہ سے اس کا نکاح بھی باطل ہو جائے گا۔ اور بڑی بیوی کا نکاح اس لئے باطل ہو جائے گا کہ وہ اس کی (چھوٹی) بیوی کی رضاعی ماں (ساس) بن جائے گی۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

پلایا ہے تو؟ فرمایا: اس کے علاوہ بھی کوئی شخص یہ جانتا ہے؟ عرض کیا کہ نہ۔ فرمایا: اگر کوئی غیر (گواہ) نہیں ہے تو پھر اس کی تصدیق نہیں کی جا سکتی۔ (التہذیب)

باب ۱۳

پھوپھی یا خالہ یا بہن کی موجودگی میں ان کی رضاعی بھتیجی، بھانجی اور بہن سے (وہ نسبی ہو یا رضاعی) تزویج نہیں ہو سکتی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ کسی عورت سے اس کی رضاعی پھوپھی یا خالہ یا بہن کی موجودگی میں نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (پہلے باب میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۰ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۴

جب کوئی شخص کسی دودھ پیتی بچی سے عقد کرے اور اس کی کوئی بیوی اسے دودھ پلا دے بعد ازاں اس کی دوسری بیوی بھی اسے دودھ پلا دے تو وہ بچی اور جس بیوی نے اسے پہلے دودھ پلایا ہے اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی بشرطیکہ شوہر نے اس سے دخول کیا ہو مگر دوسری پلانے والی حرام نہ ہوگی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن مہزیار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک شخص نے دودھ پیتی بچی سے عقد کیا جسے پہلے اس کی ایک بیوی نے دودھ پلایا۔ پھر دوسری نے پلایا۔ جس کے بارے میں ابن شبرمہ نے فتویٰ دیا کہ وہ تینوں بیویاں اس شخص پر حرام ہو جائیںگی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ابن شبرمہ نے اشتباہ کیا ہے۔ اس طرح کرنے سے صرف وہ بچی اور اسے پہلے دودھ پلانے والی بیوی حرام ہوگی۔ (جس کی وجہ باب ۱۱ میں بیان ہو چکی ہے)۔ دوسری حرام نہ ہوگی۔ وہ ایسی ہے جیسے اس نے اپنی بیٹی کو دودھ پلایا ہے۔

(کیونکہ جب اس نے اس بچی کو دودھ پلایا تو وہ بچی اپنے شوہر پر بوجہ رضاعی بیٹی ہونے کے حرام ہو چکی تھی)۔ اور اس کی زوجیت سے خارج ہو چکی تھی)۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱و۱۰ میں) گزر چکی ہیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔ اور بعد ازیں ایسی حدیثیں آئیں گی جو رضاعت میں حرمت ابدی کیلئے مرضعہ سے مباشرت کرنے کی شرط پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۱۵

دودھ پینے والے (بچی بچہ) کیلئے دودھ پلانے والی کی نسبی اور وہ رضاعی اولاد حلال نہیں ہے کہ جن کا فحل ایک ہو۔ اور نہ ہی فحل (وہ شوہر جس کا دودھ ہے) کی اولاد اس کے لئے حلال ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی بیوی نے ایک بچی کو دودھ پلایا۔ آیا اس بچی کی شادی اس شخص کی اس لڑکے سے ہو سکتی ہے جو اس بیوی کے بطن سے نہیں ہے؟ فرمایا: نہ۔ راوی نے عرض کیا: گویا وہ بچی اس لڑکے کی رضاعی بہن ہے؟ فرمایا: ہاں پدری ہے۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی بچہ بہت سی عورتوں کا دودھ پیے اور رضاعت اپنے مقررہ شرائط کے ساتھ ثابت بھی ہو جائے یا اس سے اسکا گوشت و پوست اُگ آئے تو اس بچہ پر ان تمام عورتوں کی بیٹیاں حرام ہو جائیں گی (کیونکہ یہ ان کا رضاعی بھائی بن جائے گا)۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی بچہ کسی عورت کا دودھ پیے۔ تو اس پر دودھ پلانے والی عورت کی تمام اولاد حرام ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ اس شوہر کے علاوہ کسی اور سے بھی ہو جس کا اس نے اسے دودھ پلایا ہے۔ اور جب کوئی بچہ کسی شخص کا (اس کی بیوی کا) دودھ پیے تو اس شخص کی تمام اولاد اس بچہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ اس عورت کے بطن سے نہ ہو جس کا اس نے دودھ پیا ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے اتحاد فحل والی شرط کے ضمن میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۶ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۶

دودھ پینے والے بچہ کے والد کیلئے اس شخص کی اولاد اور اس عورت کی اولاد سے عقد نکاح جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ایوب بن نوح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ علی بن شعیب نے

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں مکتوب ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک عورت نے میری کچھ اولاد کو دودھ پلایا ہے۔ آیا میں اس عورت کی اولاد (بیٹیوں) سے شادی کر سکتا ہوں؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: تمہارے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اب اس عورت کی اولاد بمنزلہ تمہاری اپنی اولاد کے ہے۔ (کیونکہ وہ تمہارے اولاد کے بہن بھائی جو ہیں)۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک عورت نے کسی شخص کی اولاد کو دودھ پلایا ہے۔ آیا وہ شخص اس دودھ پلانے والی عورت کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے یا نہ؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ اس کے لئے یہ حلال نہیں ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

باب ۱۷

جب کوئی مالکہ اپنے (بچہ) غلام کو دودھ پلائے تو وہ اس کا (رضاعی) بیٹا بن جائے گا اور آزاد ہو جائے گا۔ (کیونکہ بیٹا شرعاً ماں باپ کا غلام نہیں ہو سکتا)۔ اور اب اس کے لئے اس کا فروخت کرنا حرام ہو جائے گا اور جو رشتہ دار نسب کی وجہ سے مالک کیلئے آزاد ہو جاتا ہے (جیسے ماں باپ اور اولاد) وہ رضاعت کی وجہ سے بھی آزاد ہو جائے گا۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میری موجودگی میں پوچھا گیا کہ ایک عورت نے اپنے مملوکہ بچے کو دودھ چھڑانے کی مدت (دو سال) تک دودھ پلایا۔ آیا اب وہ اسے فروخت کر سکتی ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: نہ۔ کیونکہ اب وہ اس کا رضاعی بیٹا ہے جس کی فروخت اور اس کی قیمت اس پر حرام ہے۔ پھر فرمایا: کیا یہ رسول پاک ﷺ کا ارشاد نہیں ہے کہ رضاعت سے وہ سب کچھ حرام ہو جاتا ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنی کنیز کے بیٹے کو دودھ پلائے تو اس بچے کو آزاد کرے (یعنی آزاد تصور کرے)۔ (المقنع)

۳۔ حضرت شیخ " بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ اگر کوئی مالکہ اپنی مملوکہ کو اپنا دودھ پلائے تو اس کے لئے اس (مملوکہ) کا فروخت کرنا حلال نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے بیع حیوان (باب ۴) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد باب العتق (باب ۸) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۸

عورت کیلئے ناقہ اور بھیڑ کے بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے اور اگر ایسا کرے تو اس سے اس کا دودھ اور گوشت حرام نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی نسل حرام ہوتی ہے اور نہ ذبح کرنا حرام ہوتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امام ۔۔؟۔۔ علیہ السلام) کی خدمت میں مکتوب ارسال کیا جس میں لکھا تھا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! ایک عورت نے ناقہ کے بچہ کو اپنا دودھ پلایا یہاں تک کہ اس کا دودھ چھوٹ گیا۔ اور بڑی ہو گئی۔ پھر حاملہ ہوئی اور دودھ دینے لگی۔ آیا اس کا دودھ پینا اور اسے فروخت کرنا اور اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا حلال ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ یہ صرف مکروہ فعل ہے۔ ویسے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بھیڑ کے بچے نے کسی عورت کا اس قدر دودھ پیا کہ اس کی ہڈیاں مضبوط ہو گئیں اور گوشت اُگ آیا تو؟ فرمایا: اس کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب)

باب ۱۹

جب کوئی کنیز اپنے آقا کے کسی بچہ کو دودھ پلائے تو وہ ایسی ام ولد بن جائے گی جس کی فروخت مکروہ تو ہے مگر حرام نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر صرف ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میری ایک کنیز نے میرے بچہ کو دودھ پلایا ہے اب میں اسے فروخت کرنا چاہتا ہوں تو؟ (آنجناب علیہ السلام نے (بطور زجر و توبیخ) فرمایا کہ اس عورت کے ہاتھ سے پکڑ اور اعلان کر کہ کوئی ہے جو میرے بچہ کی ماں کو مجھ سے خریدے؟ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد احکام اولاد میں ایسی حدیثیں بیان کی جائیں گی جو رضاعت کے آداب اور احکام پر دلالت کرتی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جو عورتیں مصاحرت وغیرہ (سببی رشتہ داری) کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں ان کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل باون (۵۲) باب ہیں)

باب ۱

نکاح کے سلسلہ میں محرمات کے اقسام وانواع کا بیان۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرے والد ماجد (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا گیا کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن میں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنت میں کس قدر شرمگاہوں کو حرام قرار دیا ہے؟ فرمایا: خداوند عالم نے چونتیس قسم کی شرمگاہوں کو حرام قرار دیا ہے جن میں سے سترہ قسموں کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور سترہ قسموں کا تذکرہ سنت میں موجود ہے پس جن سترہ قسموں کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے وہ یہ ہیں: (۱) زنا۔ چنانچہ فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى﴾ (زناکاری کے قریب بھی مت جاؤ)۔ (۲) باپ کی بیوی سے نکاح کرنا...... چنانچہ فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ...... الآية﴾ (اپنے باپ (دادا) کی منکوحہ عورتوں سے نکاح نہ کرو۔ (۳) مائیں۔ (۴) بیٹیاں۔ (۵) بہنیں۔ (۶) پھوپھیاں۔ (۷) خالائیں۔ (۸) بھتیجیاں۔ (۹) بھانجیاں۔ (۱۰) رضاعی مائیں۔ (۱۱) رضاعی بہنیں۔ (۱۲) بیویوں کی مائیں (ساسیں)۔ (۱۳) مدخولہ بیویوں کی ربیبہ لڑکیاں۔ (۱۴) بیٹوں کی بیویاں (بہویں)۔ (۱۵) دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کرنا۔ (۱۶) حائض سے مباشرت کرنا۔ (۱۷) اعتکاف کی حالت میں مقاربت کرنا۔ اور جو سترہ قسمیں سنت میں حرام قرار دی گئی ہیں وہ یہ ہیں: (۱) ماہِ رمضان میں دن کے وقت مباشرت کرنا۔ (۲) شرعی لعان کے بعد اس عورت سے نکاح کرنا۔ (۳) عدت کے اندر شادی کرنا۔ (۴) احرام کی حالت میں مقاربت کرنا۔ (۵) مُحرِم کا نکاح کرنا یا پڑھنا۔ (۶) ظہار کرنے والے کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے مباشرت کرنا۔

(۷) مشرکہ سے نکاح کرنا۔ (۸) نو عدی طلاقوں کے بعد اس عورت سے نکاح کرنا۔ (۹) آزاد عورت کی موجودگی میں کنیز سے شادی کرنا۔ (۱۰) مسلمان عورت کی موجودگی میں ذمیہ سے شادی کرنا۔ (۱۱) پھوپھی کی موجودگی میں (اسکی اجازت کے بغیر) اس کی بھتیجی سے شادی کرنا۔ (۱۲) کسی کی کنیز سے اسکے مالک کی اجازت کے بغیر شادی کرنا۔ (۱۳) جو شخص آزاد عورت سے شادی کرسکتا ہو اس کا کنیز سے شادی کرنا۔ (۱۴) تقسیم سے پہلے کنیز سے مباشرت کرنا۔ (۱۵) مشترکہ کنیز سے مقاربت کرنا۔ (۱۶) خرید کردہ لونڈی سے استبراء سے پہلے مباشرت کرنا۔ (۱۷) اس مکاتبہ (مطلقہ) سے مباشرت کرنا جس نے اپنی قیمت کا کچھ حصہ ادا کر دیا ہو۔ (الخصال)

۲۔ جناب سعد بن عبداللہ نے بصائر الدرجات میں باسناد خود مفضل بن عمر سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ (سابقہ حدیث مذکورہ بالا میں) (نسبی و رضائی رشتہ دار عورتوں) کے علاوہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں سے نکاح کرنے کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور آخر میں مذکور ہے کہ جو شخص خدا کی ان حرام کردہ عورتوں کو حلال سمجھے وہ مشرک ہے۔ (مختصر البصائر)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (عدنان بن ادد کے زمانہ تک) ہمیشہ سے بنو اسرائیل خانہ کعبہ کے متولی رہے۔ (یہاں تک کہ فرمایا) ان کے پاس ملت حنیفیہ (ابراہیمیہ) کی بہت سی چیزیں موجود تھیں جیسے ماؤں اور بیٹیوں سے اور دیگر محرماتِ الٰہیہ سے نکاح کو حرام جاننا۔ ہاں البتہ وہ باپ کی بیوی، بھانجی سے نکاح کرتا اور جمع بین الاختین کو جائز سمجھتے تھے۔ (بااین ہمہ) ان کے پاس حج کرنا، تلبیہ کہنا اور غسل جنابت کرنا پھر بھی موجود تھا۔ (الفروع)

مؤلف علّام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ابواب رضاعت میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ۔

باب ۲

جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے وہ عورت اس کے باپ دادا پر اور اس کے بیٹوں پوتوں پر حرام ہو جاتی ہے اگرچہ اس نے اس سے مقاربت نہ کی ہو۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے

روایت کرتے ہیں فرمایا گیا بالفرض ارشاد خداوندی ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا﴾ (نہ رسول اللہ کو اذیت پہنچاؤ اور نہ ہی ان کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو) کی وجہ سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں عام لوگوں پر حرام نہ بھی ہوتیں تب بھی حضرت امام حسن و حسین علیہما السلام پر ضرور حرام ہوتیں۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے تم ان سے نکاح نہ کرو) اس طرح کسی شخص کا اپنے نانا (یا دادا) کی بیوی سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ (الفروع، ما تحذیب، الاستبصار)

۲۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جب کوئی شخص کسی عورت سے شرعی طریقہ پر نکاح کرے تو پھر وہ عورت اس کے باپ اور بیٹے کے لیے حلال نہیں رہتی۔ (ایضا)

۳۔ ابوالجارود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ آیت مبارکہ ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ (اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی ہے) کے بارے میں فرما رہے تھے کہ والدین میں سے ایک والد تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ عبداللہ بن عجلان نے عرض کیا کہ دوسرا والد کون ہے؟ فرمایا: علی علیہ السلام ہیں۔ اور ان (آنحضرت) کی بیبیاں ہم پر حرام ہیں اور یہ آیت بالخصوص ہمارے بارے میں ہے۔[1] (الفروع)

۴۔ حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عامر اور بنی کندہ کی دو عورتوں سے عقد نکاح کیا۔ قبل از دخول اپنے پہلے (طلاق دے کر) ان کو ان کے خاندان میں بھیج دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد انہوں نے ابوبکر سے اجازت طلب کی کہ وہ عقد ثانی کر سکتی ہیں۔ چنانچہ اجازت ملنے پر ان دونوں نے شادیاں کیں۔ پس ایک کے شوہر کو جذام (کوڑھ) ہو گیا اور دوسرا پاگل ہو گیا۔ عمر بن اذینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ واقعہ زرارہ اور فضیل سے بیان کیا تو انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ روایت بیان کی۔ کہ آپ نے فرمایا: خداوند عالم نے جس چیز کی بھی ممانعت فرمائی اسی میں اس کی نافرمانی کی گئی حتی کہ لوگوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ان کی عورتوں سے شادی بھی کی۔۔۔ پھر انہی دو عورتوں کا تذکرہ فرمایا۔ اور پھر فرمایا کہ اگر تم ان لوگوں (اہل خلاف) سے سوال کرو کہ اگر کوئی شخص کسی عورت

---

[1] اس سے امام علیہ السلام کا مقصد ان لوگوں کی رد کرنا مقصود ہے جو ان کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بنا پر اولاد تسلیم نہیں کرتے کہ اولاد صرف صلبی ہوتی ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

سے نکاح کرے اور دخول سے پہلے طلاق دے دے تو کیا وہ عورت اس کے بیٹے کے لئے حلال ہے؟ تو وہ جواب دیں گے: نہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام تو ان کے باپوں سے زیادہ ہے۔ (الفروع، السرائر)

۵۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور پھر اس سے مباشرت کی۔ تو؟ فرمایا: اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہے۔ اور اس کا (پورا) حق مہر واجب الاداء ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۶۔ علی بن یقطین ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں سوال کیا گیا ﴿قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ﴾ (کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تمام فواحش کو خواہ ظاہری ہو یا باطنی حرام قرار دیا ہے۔ اور گناہ اور بلا جواز زیادتی کو بھی حرام قرار دیا ہے)۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ظاہری فاحشہ سے زنا کاری مراد ہے۔ اور ان جھنڈوں کا نصب کرنا۔ جو جاہلیت کے دور میں بدکار عورتیں بدکار مردوں کیلئے بلند کیا کرتی تھیں اور باطنی فاحشہ سے مراد باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح کرنا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے عام لوگوں کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی شخص بیوہ چھوڑ کر مر جاتا تھا تو اس کا بیٹا اس سے شادی کر لیتا تھا۔ جبکہ وہ اس کی ماں نہیں ہوتی تھی...... پس خداوند عالم نے اس عقد و ازدواج کو حرام قرار دے دیا۔ (الفروع)

۷۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن حسن بن علی بن فضال سے اور وہ اپنے باپ (حسن) سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جناب عبدالمطلب نے (اسلام کی آمد سے پہلے) پانچ طریقے رائج کئے تھے جنہیں اسلام نے بھی برقرار رکھا: (۱) آپ نے باپ دادا کی بیویوں کو بیٹوں پر حرام قرار دیا۔ (۲) اور قتل (عمد) کی دیت سو اونٹ مقرر کی۔ (۳) خانہ کعبہ کے طواف کے سات چکر مقرر کئے۔ (۴) ان کو ایک خزانہ ملا جس کا خمس ادا کیا۔ (۵) اور زمزم کا نام سقایۃ الحاج رکھا۔ (عیون الاخبار، الخصال)

۸۔ جناب احمد بن علی بن ابی طالب طبرسیؒ نے ابوالجارود سے اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے حضرت امام حسن و حسین علیہما السلام کو فرزندانِ رسولؐ ثابت کرتے ہوئے اس آیت مبارکہ سے استدلال کیا: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ ...... تا قوله ...... وَ حَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ﴾ (تمہاری مائیں، بیٹیاں اور بہنیں تم پر حرام قرار دی گئی ہیں اور صلبی بیٹوں کی بیویاں)۔ پس تم ان (منکرین) سے پوچھو: کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ان دونوں اماموں کی منکوحہ بیویوں سے نکاح

کرنا جائز ہے؟ پس اگر وہ یہ جواب دیں کہ ہاں۔ (جائز ہے) تو وہ جھوٹے ہیں۔ اور اگر کہتے ہیں کہ نہیں۔ تو پھر بخدا ماننا پڑے گا کہ یہ دونوں (شہزادے) صلبی فرزندان رسول ﷺ ہیں۔ (احتجاج طبرسی)

باب ۳

جو شخص کسی لونڈی کا مالک ہو اور اس سے ہمبستری کرے یا شہوت کے ساتھ اسے مس کرے یا چھوئے یا اس کی شرم گاہ پر نگاہ کرے تو وہ اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جاتی ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی کنیز ہے جسے وہ بوسہ دیتا ہے آیا وہ اس کے باپ کے لئے حلال ہے؟ فرمایا: کیا شہوت کے ساتھ بوسہ دیا ہے؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اس نے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ جب شہوت کے ساتھ اسے بوسہ دیا...... پھر از خود فرمایا: اگر وہ اسے ننگا کرکے شہوت کی نگاہ سے دیکھے تو وہ اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جائے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر صرف اس کے جسم پر نگاہ کرے تو؟ فرمایا: جب اس کی شرم گاہ اور جسم پر بنظر شہوت نگاہ کرے تو حرام ہو جائے گی۔ (الفروع، عیون الاخبار، التہذیب)

۲۔ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی کنیز ہے جس پر اس شخص کا باپ شہوت سے ہاتھ رکھتا ہے۔ یا اس کے اس حصہ پر نگاہِ شہوت ڈالتا ہے جس پر نگاہ کرنا حرام ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کے بیٹے کے لئے اس سے مباشرت کرنا مکروہ ہے۔ (الفروع)

۳۔ جمیل بن دراج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص خریداری کے ارادہ سے ایک کنیز پر نگاہ کرتا ہے آیا وہ (کنیز) اس کے بیٹے کے لئے حلال ہے؟ فرمایا: ہاں۔ مگر یہ کہ اس کی شرمگاہ پر نگاہ کی ہو۔ (ایضاً)

۴۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص بطریق حلال کسی کنیز سے ہمبستری کرے وہ کنیز اس کے بیٹے اور باپ کے لئے حلال نہیں ہے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ جب کسی شخص کے پاس لونڈی موجود ہو۔ اور وہ اسے ننگا کرکے اس کے جسم پر نگاہِ شہوت ڈالے تو آیا وہ لونڈی اس کے باپ کے لئے حلال ہے؟ اور اگر کسی کا باپ اپنی لونڈی سے یہی سلوک

سکتا ہے تو آیا وہ اس کے بیٹے کے لئے حلال ہے؟ فرمایا: جب باپ اس پر نگاہ شہوت ڈالے اور اس کے اس حصہ پر نگاہ کرے جو غیر کے لئے حرام ہے تو اس کے بیٹے کے لئے حلال نہیں رہتی۔ اور جب کوئی بیٹا اپنی کنیز سے ایسا کرے تو وہ اس کے باپ کے لئے حلال نہیں رہتی ہے۔ (الفقیہ، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۵ میں) آئیں گی انشاء اللہ اور جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ نے اپنی کتاب نوادر میں اس قسم کی متعدی حدیثیں بیان کی ہیں۔

باب ۴

جو شخص اپنے باپ دادا کی کنیز سے زنا کرے اس سے پہلے کہ اس کے باپ دادا نے اس سے مباشرت کی ہو تو (اگرچہ بلوغت سے پہلے کرے) تو وہ کنیز اس کے باپ دادا پر حرام ہو جائے گی اور اگر باپ پہلے مقاربت کر چکا ہو تو پھر حرام نہیں ہوگی۔ اور یہی حکم زنا کے علاوہ دوسری (حرام) حرکتوں کا ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنے باپ کی بیوی یا کنیز سے زنا کرے تو اس سے بیوی اپنے شوہر پر اور کنیز اپنے مالک پر حرام نہیں ہوگی (کیونکہ بعد والا حرام پہلے والے حلال کو حرام نہیں بناتا) ہاں البتہ جب بطریق حلال کوئی شخص اپنی کنیز سے مباشرت کرے تو پھر وہ اس کے بیٹے اور باپ کے لئے حلال نہیں ہوتی۔ (کتب اربعہ)

۲۔ عبداللہ بن یحییٰ کاہلی بیان کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے کنیز خریدی اور ابھی تک اس سے مباشرت نہیں کی تھی کہ اس کی بیوی نے اس کے دس سالہ بیٹے کو حکم دیا کہ وہ اس (کنیز) سے زنا کرے تو آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: لڑکے نے گناہ کیا۔ اور اس کی ماں نے بھی گناہ کیا۔ اور اب جبکہ اس شخص کے بیٹے نے اس سے زنا کیا ہے تو اس کے باپ (مالک) کو اس سے مباشرت نہیں کرنی چاہیے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص کے پاس کنیز ہوتی ہے جس سے ابھی تک اس نے مباشرت نہیں کی تھی کہ اس کا پوتا اس سے زنا کرتا ہے۔ یا کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرتا ہے تو آیا اس شخص کا باپ اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا: ایسا کرنا (نکاح کرنا) تب جائز ہوتا جب وہ کسی عورت سے عقد کرتا اور پھر اس سے مباشرت بھی کرتا۔ تب اگر اس کا بیٹا (یا پوتا) اس سے زنا کرتا تو اس کا کوئی اثر نہ پڑتا۔ کیونکہ (بعد والا حرام) (پہلے والے) حلال پر اثر انداز

نہیں چھوتا اور یہی حکم کنیز کا ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن منصور کوفی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک لڑکا جو ہنوز نابالغ ہے ایک ایسی کنیز سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے تو آیا اس لڑکے کا باپ اس کنیز کو خرید کر اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: حرام حلال کو حرام نہیں بناتا (یعنی جائز ہے)۔ (التہذیب، الاستبصار) (چونکہ یہ حدیث بظاہر سابقہ ضابطہ کے خلاف ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس چھیڑ چھاڑ کو مقاربت کے علاوہ دوسری حرکات پر محمول کیا ہے۔ (کیونکہ ان کی وجہ سے باپ پر وہ کنیز حرام نہ ہوگی۔ ورنہ پہلے زنا کرنے سے تو باپ پر حرام ہو جائے گی) کما تقدم۔

باب ۵

جو شخص کسی کنیز کا (جائز طریقہ پر) مالک بن جائے اس سے وہ اس کے باپ اور بیٹے پر حرام نہیں ہوتی

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص خریداری کے ارادہ سے کسی کنیز پر نگاہ ڈالتا ہے۔ آیا وہ کنیز اس شخص کے بیٹے کے لئے حلال ہے؟ فرمایا: ہاں۔ مگر یہ کہ وہ اس کی شرمگاہ پر نگاہ ڈال لے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج، حفص بن البختری اور علی بن یقطین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ اس سوال کہ آیا باپ کی کنیز بیٹے کے لئے حلال ہے؟ کے جواب میں فرما رہے تھے کہ جب تک (باپ) جماع یا جماع کی مانند (بوس و کنار) نہ کرے۔ (التہذیب)

۳۔ مذکورہ بالا حدیث کو حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے عبدالرحمٰن بن الحجاج اور حفص بن البختری سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ تتمہ بھی موجود ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد ماجد علیہ السلام کی دو کنیزیں تھیں جو ان کی (صرف) خدمت کرتی تھیں۔ انہوں نے ان میں سے ایک مجھے ہبہ فرما دی۔ (الفقیہ)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر "قرب الاسناد" میں باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو اپنے بیٹے کی ایسی کنیز کی ضرورت

پیش آجاتی جس سے اس (بیٹے) نے مباشرت نہیں کی تھی..... آیا وہ اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں یہ اس کے لئے حلال ہے۔ ہاں البتہ اگر باپ سرمایہ دار ہو تو اسے چاہئے کہ کنیز کی قیمت مقرر کر کے بیٹے کو ادا کر دے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ و ۹ و ۷ از ما یکتسب بہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد نکاح العبید والاماء (باب ۴۰ و ۷۷) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶

جو شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اس سے مزنیہ کی بیٹی اور ماں زانی پر حرام ہو جائیگی لیکن اگر زنا کے علاوہ دوسرے حرکات کرے تو اس سے وہ حرام نہ ہوں گی۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک بزرگوار علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بدکاری کرے تو آیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (الفروع، التہذیبین)

۲۔ عیص بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے صرف بوس و کنار کیا۔ مگر زنا نہیں کیا۔ پھر اس کی بیٹی سے نکاح کر لیا۔ تو؟ فرمایا: اگر زنا نہیں کیا تو پھر اس کام میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر زنا کیا ہے تو پھر اس کی بیٹی سے نکاح نہ کرے۔ (ایضاً)

۳۔ منصور بن حازم روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ایک عورت سے فحش حرکت کرتا ہے تو آیا بعد ازاں اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے؟ فرمایا: اگر صرف بوس و کنار کیا تو پھر تو اگر چاہے تو اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے (اور خود اس عورت سے بھی) اور اگر زنا کیا ہے تو پھر اس کی بیٹی سے نکاح نہیں کرسکتا۔ البتہ مزنیہ سے کرسکتا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ برید (یزید کناسی) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جس کی ماں کے ساتھ اس کے بیان کے مطابق اس نے صرف بوس و کنار کیا تھا۔ مگر زنا نہیں کیا تھا۔ اس نے برید سے خواہش کی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا جائے۔ چنانچہ امام علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ جھوٹ بولتا ہے (کہ اس نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا نہیں کیا) اسے حکم دو کہ وہ اس عورت کو آزاد کر دے (کیونکہ یہ اس پر حرام ہے)۔ راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے اسے

امام علیہ السلام کا جواب پہنچایا تو اس نے اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہا اور اس عورت کو آزاد کر دیا۔[1] (الفروع)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ بدکاری کی آیا وہ اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (پھر فرمایا) اے سعید! حرام کبھی حلال کو حرام نہیں کرتا۔ (التہذیب، الاستبصار)

(چونکہ یہ روایت سابقہ ضابطہ کے بظاہر منافی ہے اس لئے اس کی توجیہ کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کی تین تاویلیں کی ہیں: (۱) اس بدکاری سے مراد زنا نہیں بلکہ اس کے مقدمات از قسم بوس و کنار وغیرہ مراد[2] ہیں۔ (۲) اس سے مراد یہ ہے کہ بیٹی سے نکاح پہلے ہو چکا تھا۔ بعد ازاں اس کی ماں سے زنا واقع ہوا۔ (۳) یہ تقیہ پر محمول ہے۔

۶۔ ہشام (ہاشم) بن المثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ایک عورت کے پاس بطریق حرام آتا ہے۔ آیا بعد ازاں وہ اس سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اور اس کی ماں اور بیٹی سے بھی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کی توجیہ وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔ (کہ اس سے زنا کے مقدمات از قسم بوس و کنار مراد ہیں نہ خود زنا۔ کما لا یخفی)۔ اور یہی جواب ہے ان چار باقی روایات کا جو اس باب میں وارد ہیں۔ بہر حال یہ مجمل روایات ان مفصل اور مستند روایات کا معارضہ نہیں کر سکتیں جو صاف و صریح طور پر اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں کہ کسی آزاد یا کنیز سے زنا کرنے کی وجہ سے مزنیہ کی ماں اور بیٹی سے عقد و ازدواج کرنا

۱۔ اس روایت میں امام علیہ السلام نے صرف ایک فقہی مسئلہ ہی حل نہیں فرمایا بلکہ اعجاز نمائی بھی فرمائی ہے کما لا یخفی۔ فتدبر۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۲۔ اس تاویل کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ روایت میں لفظ "فجر" وارد ہے جس کے معنی برائی کرنا، بدفعلی کرنا ہیں۔ ظاہر ہے کہ برائی اور بدفعلی صرف زنا ہی نہیں بلکہ نامحرم عورت سے بوس و کنار کرنا بھی برائی اور بدفعلی ہے ہاں یہ ٹھیک ہے کہ بالعموم بوس و کنار سے مراد زنا کرنا نہیں ہوتا ہے مگر یہ لفظ زنا میں نص صریح نہیں ہے۔ بلکہ مقدمات زنا پر بھی اس کا اطلاق ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ اسی باب کی حدیث نمبر ۴ میں یہی لفظ وارد ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے "فجور" کیا۔ تو امام علیہ السلام نے جواب میں تشریح فرمائی کہ اگر صرف بوس و کنار کیا ہے تو پھر اس کی بیٹی سے نکاح جائز ہے اور اگر زنا کیا ہے تو پھر حرام ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ لفظ فجور زنا میں نص صریح نہیں ہے۔ اور ایسا ہی اس باب کی حدیث نمبر ۸ میں صرف بحرف وضاحت موجود ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ مخفی نہ رہے کہ اس باب میں اور بھی اس قسم کی کئی حدیثیں موجود ہیں جن میں اس سوال کے جواب میں یہی وارد ہے کہ "حرام کبھی حلال کو حرام نہیں کرتا" تو ان سب کی یہی تاویل کی جائے گی جو اس حدیث کی کی گئی ہے۔ فتدبر و تشکر۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

(حرام ہے اور باطل ہے فراجع۔

باب ۷

جو شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اس سے اس (مزنیہ) کی رضاعی ماں بیٹی بھی (زانی پر) حرام ہو جاتی ہیں۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی عورت سے بدکاری کرتا ہے آیا وہ اس کی رضاعی ماں بیٹی سے عقد وازدواج کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ مذکورہ بالا حکم کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: (یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب) جو کچھ نسب کی وجہ سے حرام ہوتا ہے وہی کچھ رضاعت کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس موضوع پر دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں اس سے پہلے یہاں (باب اول میں) اور باب الرضاع میں گزر چکی ہے۔

باب ۸

جو شخص کسی عورت سے عقد وازدواج کرے اور بعد ازاں اس کی ماں یا بیٹی یا بہن سے زنا کرے تو اس سے اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ا۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بدفعلی کرے تو آیا بعد ازاں اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ ہاں البتہ اگر اپنی بیوی کی ماں یا اس کی بہن سے بدفعلی کرے تو اس کی وجہ سے اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی۔ کیونکہ (بعد والا) حرام (سابقہ) حلال کو حرام نہیں کرتا۔ (الفروع)

۲۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی ماں یا اس کی بیٹی یا اس کی بہن سے زنا کرے تو اس کی یہ زنا کاری اس کی بیوی کو اس پر حرام نہیں کرتی۔ کیونکہ کبھی بھی کوئی بعد والا حرام کسی پہلے حلال کو حرام نہیں کرتا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی بہن (اپنی سالی) سے حرام کاری کرے تو آیا اس کا یہ فعل اس کی بیوی کو اس پر حرام قرار دے گا؟ فرمایا: حرام کبھی حلال کو خراب نہیں کرتا البتہ حلال سے حرام کی اصلاح ہو سکتی ہے (جیسے کوئی شخص کسی فارغ عورت سے پہلے زنا کرے اور پھر اس سے نکاح کر لے)۔ (الفقیہ، النوادر)

۴۔ زرارہ بن اعین بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی ماں یا بیٹی یا بہن سے زنا کرے تو؟ فرمایا: کوئی حرام کسی حلال کو حرام نہیں ٹھہراتا۔ لہٰذا اس کی بیوی اس کے لئے حلال رہے گی۔ (یہاں تک کہ فرمایا) اگر کسی شخص کے پاس بیوی موجود ہو اور وہ (لاعلمی سے) اس کی ماں یا بیٹی یا بہن سے نکاح کر کے اس سے دخول بھی کرے اور بعد میں اس کا علم ہو۔ تو اس دوسری اہلیہ سے علیٰحدگی اختیار کرے گا۔ اور پہلی بدستور اس کی بیوی رہے گی۔ مگر جب تک دوسری کا (ایک حیض آنے سے) استبراء نہ ہو جائے تب تک وہ اپنی بیوی سے مقاربت نہیں کرے گا۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو الصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اس (مزنیہ) کی بیٹی کبھی زانی پر حلال نہیں ہوتی۔ اور اگر اس (مزنیہ) کی بیٹی سے پہلے نکاح کر چکا تھا مگر ہنوز اس سے دخول نہیں کیا تھا تو وہ نکاح باطل ہو جائے گا۔ اور اگر نکاح کر کے اس سے دخول بھی کر چکا تھا اور بعد از اں اس کی ماں سے زنا کیا تو پھر ماں سے بدکاری اس کی بیٹی کے نکاح کو باطل نہیں کرے گی۔ فرمایا: یہ ہے اس قول کا مفہوم کہ حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔ (التہذیب، الاستبصار، النوادر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ و ۱۰ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۹

جو شخص اپنے باپ کی زوجہ (سوتیلی ماں) یا بیٹے کی بیوی (بہو) سے زنا کرے تو اس سے بیویاں اپنے شوہروں پر حرام نہیں ہوں گی ہاں البتہ اگر پہلے کسی عورت سے زنا کرے تو وہ عورت زانی کے باپ اور بیٹے پر حرام ہوگی۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو آیا وہ عورت اس زانی کے بیٹے کے

لئے حلال ہے؟ یا اگر کوئی بیٹا کسی عورت سے زنا کرے تو آیا وہ عورت اس کے باپ کے لئے حلال ہے؟ فرمایا: نہ۔ اگر باپ یا بیٹا کسی عورت سے زنا کرے تو وہ دوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتی۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ ہاشم بن مثنیٰ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حرام کبھی حلال کو حرام نہیں کریگا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب شادی پہلے ہو چکی ہو اور زنا بعد میں واقع ہوا ہو۔ اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰

جو شخص اپنی خالہ یا پھوپھی سے زنا کرے تو ان کی بیٹیاں اس پر حرام ہو جائینگی۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے جوانی میں اپنی خالہ سے منہ کالا کیا۔ پھر باز آ گیا۔ آیا وہ اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ میں نے عرض کیا کہ اگر (وہ کہے) اس نے زنا نہیں کیا۔ البتہ اس سے کمتر کام کیا (جیسے بوس و کنار وغیرہ کیا) تو؟ فرمایا: وہ جھوٹ کہتا ہے ﴿ولا کرامة لہ﴾ (اس کا کوئی احترام نہیں ہے)۔ (الفروع، کذا فی التہذیب)

۲۔ جناب ابن ادریس حلیؒ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ جو شخص اپنی پھوپھی یا خالہ سے زنا کرے تو ان کی بیٹیاں کبھی اس پر حلال نہیں ہوتیں ان روایتوں کو شیخ طوسیؒ نے نہایہ میں، شیخ مفیدؒ نے مقنعہ میں اور سید مرتضیٰؒ نے انتصار میں درج کیا ہے۔ (السرائر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۶ میں) ایسی روایتیں گزر چکی ہیں کہ جو شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اس سے اس (مزنیہ) کی بیٹی حرام ہو جاتی ہے۔

باب ۱۱

جو شخص کسی (فارغ) عورت سے زنا کرے تو وہ اس پر حرام نہیں ہوتی۔ اور عدت زنا گزارنے کے بعد اس سے تزویج کر سکتا ہے اور جو شخص شوہر دار عورت سے یا عدت کے اندر زنا کرے اس کا حکم کیا ہے؟ آیا اس پر حرام مؤبد ہوتی ہے یا نہ؟

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے بدکاری کی۔ پھر اسے خیال آیا کہ وہ اس سے شادی کر لے تو؟ فرمایا: حلال ہے۔ اس کا اول زنا اور آخر نکاح ہے، اول حرام اور آخر حلال ہے۔ (الفروع، النوادر)

۲۔ عمار بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جو شخص کسی عورت سے زنا کرتا رہا ہو آیا اس کے لئے اس سے نکاح کرنا جائز ہے؟ فرمایا: اب اگر اس عورت میں نیکی محسوس کرے تو ہاں جائز ہے۔ اور اگر یہ بات معلوم نہ ہو سکے تو اسے فعل حرام کی دعوت دے۔ پس اگر وہ لبیک کہے تو پھر حرام ہے اور اگر انکار کرے تو پھر اس سے شادی کر لے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حرمت کراہت پر محمول ہے جیسا کہ اس کی وضاحت (باب ۱۱ میں) آرہی ہے)

۳۔ عبید اللہ بن علی حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی شخص کسی عورت سے بدکاری کرے اور بعد ازاں اس سے عقد و ازدواج کرنا چاہے تو اس کی ابتداء زنا ہے اور آخر نکاح۔ اور اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو پہلے کسی کھجور کا پھل پہلے (چوری کر کے) بطور حرام کھائے اور پھر اسے خرید لے (تو پہلے حرام اور پھر حلال)۔ (ایضا)

۴۔ اسحاق بن حریز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص پہلے ایک عورت سے بدکاری کرتا ہے اور بعد ازاں اس کا اس سے شادی کرنے کا ارادہ بن جاتا ہے تو کیا یہ حلال ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پہلے اس کا (حیض کے ذریعہ سے) استبراء کرے (تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ زنا سے حاملہ ہے یا نہ؟) بعد ازاں اس سے شادی کر سکتا ہے مگر یہ عقد و ازدواج تب جائز ہے کہ جب اسے عورت کے تائب ہونے کا علم ہو جائے۔ (اور اس کا طریقہ وہی ہے جو حدیث نمبر ۲ میں مذکور ہے)۔ (ایضا)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی عورت سے بدکاری کرے اور پھر دونوں توبہ کر لیں تو اب اگر وہ شخص اس عورت سے شادی کر لے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، النوادر)

۶۔ جناب سید مرتضیٰ (علم الہدیٰ) اپنی کتاب الانتصار میں فرماتے ہیں کہ منجملہ ان مسائل کے جن میں امامیہ (اثنا عشریہ) متفرد ہیں ایک مسئلہ یہ ہے کہ جو شخص کسی شوہر دار عورت سے زنا کرے تو وہ عورت اس زانی پر حرام مؤبد ہو جاتی ہے اگرچہ اس کا شوہر اسے فارغ ہی کر دے (یا مر ہی جائے)۔ مگر (اہل خلاف کے) دوسرے فقہاء اس کے خلاف ہیں (وہ کہتے ہیں کہ نکاح ہو سکتا ہے)۔ اور امامیہ کے اس دعویٰ پر دلیل ان کا اتفاق ہے......... اور اس سلسلہ میں بطریق شیعہ اخبار معروفہ وارد ہوئے ہیں۔ اور منجملہ ان مسائل کے جن میں امامیہ متفرد ہیں ایک یہ ہے

کہ جو شخص کسی ایسی عورت سے زنا کرے جو طلاق رجعی کی عدت گزار رہی ہو تو وہ بھی زانی پر حرام موبد ہو جاتی ہے اور اس کی دلیل بھی وہی ہے جو سابقہ مسئلہ کی ہے۔ (اتفاق و اخبار) اور ان دونوں مسئلوں میں گفتگو کا انداز ایک ہی ہے۔ (الانتصار)

باب ۱۲

زنا کار عورت سے نکاح کرنا حرام نہیں ہے اگرچہ وہ زنا پر اصرار بھی کرے نہ ابتداً حرام ہے اور نہ ہی اس پر باقی رہنا حرام ہے۔ ہاں البتہ بقدر امکان اسے زنا کاری سے روکنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عباد بن صہیب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی عورت کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھ لے تو اسے اپنے نکاح میں رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اگر اس پر شرعی حد جاری نہ بھی کرے تو اس (عورت) کا گناہ اس پر نہ ہوگا۔ (التہذیب)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کو ایک عورت پسند آگئی۔ اور جب اس نے اس عورت کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو اسے اس کی کچھ بدکاری کی اطلاع ملی تو؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اس سے شادی کرے اور اسے گناہ سے بچائے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ علی بن یقطین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مدینہ کی عورتوں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: فاسق (بدکار) ہیں! عرض کیا: کیا ان سے شادی کرلوں؟ فرمایا: ہاں۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک حدیث کے ضمن میں حضرت امام زمان علیہ السلام سے دریافت کیا کہ وہ فاحشہ مبینہ کون سی ہے کہ جب کوئی عورت اس کا ارتکاب کرے تو شوہر اسے عدت کے دوران گھر سے باہر نکال سکتا ہے؟ (جس کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے)۔ فرمایا: اس سے مراد چغلی ہے نہ کہ زنا۔ کیونکہ جب کوئی عورت زنا کرے اور اس پر شرعی حد جاری ہو جائے تو اگر کوئی شخص اس سے شادی کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب کوئی عورت چغلی کا ارتکاب کرے تو اسے رجم کرنا واجب ہے اور رجم کرنے میں ذلت و رسوائی ہے اور جس کو رجم کرنے کا خدا حکم دے تو گویا خدا نے اسے ذلیل کر دیا۔ اور جسے خدا نے ذلیل کیا۔ تو گویا اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دیا۔ اور جسے خدا اپنی رحمت سے دور کر دے تم کسی شخص کو اس کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے۔ (اکمال الدین، الاحتجاج)

۵۔ عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسناد خود علی بن رئاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا ایک مسلمان مرد ایک فاسقہ و فاجرہ عورت سے نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اور اسے کیا مانع ہے؟ ہاں البتہ جب اس سے شادی کرے تو اسے اپنے مضبوط مکان میں بند رکھے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۴، ۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد ابواب متعہ و محبوب میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۳

ان زنا کار مرد و عورت سے عقد و ازدواج کرنا مکروہ ہے جو زنا کاری میں مشہور ہوں ہاں البتہ توبہ کے بعد کوئی کراہت نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس عورت سے شادی نہ کی جائے جو علی الاعلان زنا کرتی ہو اور نہ ہی اس مرد سے شادی کی جائے جو علی الاعلان زنا کار ہو۔ مگر جبکہ ان سے توبہ کرنے کا علم ہو جائے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں سوال کیا: ﴿اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ﴾ (کہ زنا کار مرد نکاح نہیں کرتا مگر زنا کار عورت سے یا مشرکہ سے اور زنا کار عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر زنا کار مرد یا مشرک)۔ فرمایا: اس سے وہ مرد و زن مراد ہیں جو زنا کاری میں مشہور ہوں اور ان کی شہرت اور پہچان ہی اسی (زنا کاری) کی وجہ سے ہو۔ آج بھی لوگ اسی منزلہ پر ہیں۔ لہٰذا جس شخص پر زنا کار کی حد جاری ہو چکی ہے یا جس کی زنا کاری کی شہرت ہے تو کسی کو اسے رشتہ نہیں دینا چاہیے۔ جب تک اس کے توبہ تائب ہونے کا علم نہ ہو جائے۔ (الفقیہ، التہذیب، الفروع)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حکم بن حکیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس آیت مبارکہ ﴿وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ﴾ کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد وہ زنا کار ہے جو کھلم کھلا زنا کاری کرے۔ لیکن اگر کوئی انسان (چھپ کر) زنا کرے اور پھر توبہ بھی کر لے تو وہ جہاں چاہے عقد و ازدواج کر سکتا ہے۔ (الفروع)

۴۔ جناب سید مرتضیٰؒ اپنے رسالہ محکم و متشابہ میں تفسیر نعمانی سے اور وہ باسناد خود حضرت علی علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں فرمایا: اور وہ آیات جن کے الفاظ خاص ہیں اور معنی میں عموم ہے وہ خدائے تعالیٰ کا یہ فرمان ہے.........اور یہ قول خداوندی ہے ﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ یہ آیت مکہ کی ان (مخصوص) عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی جو زناکاری میں مشہور و معروف تھیں جن میں سے ایک سارہ دوسری خیثمہ اور تیسری رباب تھیں۔ خدا نے ان سے نکاح کرنا حرام قرار دیا۔ مگر یہ آیت ان تمام عورتوں میں جاری و ساری ہے جو ان کی مانند (زناکاری میں مشہور ومعروف) ہیں۔ (المحکم والمتشابہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۲ میں) ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو عام زانی اور زانیہ سے نکاح کرنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں اور بعد ازیں بھی ابواب متعہ میں ایسی حدیثیں آئینگی...... لہٰذا جو حدیثیں حرمت نکاح پر دلالت کرتی ہیں وہ تقیہ پر محمول ہیں یا کراہت پر۔ (واللہ العالم)۔

باب ۱۴

کسی بھی عورت کو حبالۂ نکاح میں لانا اور (مقررہ شرائط کے ساتھ) مملوکہ بنانا جائز ہے اگرچہ ولد الزنا ہو۔ اگرچہ اس میں کراہت ہے اور جب اولاد کی طلب ہو تو یہ کراہت مؤکدہ ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا ولد الزنا لڑکی سے نکاح کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ مگر اس سے اولاد طلب نہ کرے۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا: آیا ایک خبیث (ولد الزنا) عورت سے آدمی نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اور فرمایا: اگر اس کی کنیز ایسی ہے (ولد الزنا ہے) تو بے شک اس سے جماع کرے مگر اسے اولاد کی ماں نہ بنائے۔[1] (الفروع، التہذیب)

۳۔ محمد بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ایک کنیز خریدتا ہے یا ایسی لڑکی سے نکاح کرتا ہے جو حلال زادی نہیں ہے تو؟ فرمایا: اگر اسے اپنی (ہونے والی) اولاد

---

[1] جیسا کہ اس باب کی حدیث نمبر ۷ میں کلام معصوم کے اندر اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ یہ کراہت صرف ننگ و عار اور لوگوں کی چہ میگوئیوں کی وجہ سے ہے۔ کہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ فلاں کی بیوی یا کنیز حرام زادی ہے اور اگر اس سے اولاد ہوگی تو لوگ ان پر طعن و تشنیع کے تیر برسائیں گے۔ ویسے اولاد پر ماں کے کردار کا بھی کچھ اثر پڑتا ہے اس لئے اسے مکروہ مؤکد قرار دیا گیا۔ واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

کے لئے (یا اپنی ذات کے لئے) عیب کا اندیشہ نہیں ہے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی کنیز حرام زادی ہو تو اس کے ساتھ مباشرت کرنے میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ فرمایا: نہ۔ لیکن اگر اس سے اجتناب کرے تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔ (ایضاً)

۵۔ ابن ابی یعفور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ولد الزنا سے کام لیا جا سکتا ہے۔ پس اگر وہ کار خیر انجام دے گا تو اسے جزائے خیر دی[1] جائے گی اور اگر کار بد کرے گا تو اسے سزا دی جائے گی۔ (روضہ کافی)

۶۔ زرارہ بن اعین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ولد الزنا میں کوئی خیر وخوبی نہیں ہے۔ نہ اس کے چمڑے میں، نہ بال میں نہ گوشت میں اور نہ خون میں اور نہ اس کی کسی چیز میں اسے کشتی (نوح) نے نہیں اٹھایا تھا جبکہ اس میں کلب وخنزیر کو بھی لادا گیا تھا۔

(الفروع، عقاب الاعمال، المحاسن)

۷۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ثعلبہ اور عبداللہ بن ہلال سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیا آدمی ولد الزنا (لڑکی) سے نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں

---

[1] ایسی متعدد روایات موجود ہیں جن میں ولد ازنا کی سخت ترین الفاظ میں مذمت وارد ہوئی ہے کہ وہ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اس کا عمل قبول نہیں ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ مگر جو لوگ خدا کو عادل جانتے ہیں ان کے عقیدۂ عدل پر اس سے زد پڑتی ہے کہ خدائے عادل کی عدالت اسے کس طرح گوارا کر سکتی ہے کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی؟ جب قصور اس کے ماں باپ کا ہے تو اسے کس بات کی سزا دی جا رہی ہے؟ اس حدیث نے اس ایراد کا ازالہ کر دیا۔ اور واضح کر دیا کہ اگر ولد الزنا کار خیر کرے گا تو اسے جزاءِ خیر دی جائے گی۔ اور اگر کار بد کرے گا تو اسے سزا دی جائے گی۔ اور یہی خدا کی عدالت کا تقاضا ہے اس سے جمع بین الاخبار ہو جاتی ہے اب رہی یہ بات کہ خدا اسے یہ جزا کہاں رکھ کر دے گا؟ کیونکہ ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جنت پاک و پاکیزہ جگہ ہے اس میں داخل وہی ہوگا جس کی ولادت پاک ہوگی تو اس کی تنقیح ضروری نہیں ہے۔ مقصد تو صرف اس کے عمل کے مطابق اسے جزا کے ملنے سے ہے وہ قادر مطلق جہاں چاہے اسے رکھے۔ اور جہاں چاہے اسے جزائے خیر دے اس کے مقامات کوئی محدود تھوڑے ہیں؟ باقی رہی مذمت، والی روایات تو ان کو غلبہ پر محمول کیا جائے گا۔ کہ بالعموم ایسا ہوتا ہے کہ ولد الزنا بدکار ہوتے ہیں، اشرار ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ کیونکہ ناجائز نطفہ کی تاثیر بد بھی تو ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ ولد الزنا جس زنا کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے وہ اسی فعل بد کی طرف میلان رکھتا ہے۔ (الفقیہ) آخر زنا کو جو حرام قرار دیا گیا ہے تو اس کی انہی برے اثرات کی وجہ سے مگر ﴿ما من عام الا وقد خص﴾ ہر عام قابل تخصیص ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مستثنیات پائے جاتے ہیں۔ کئی ولد الزنا نیکوکار ہوتے ہیں، شریف ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر محبِ اہل بیتؑ بھی ہوتے ہیں۔ تو خدا ان کو ضرور جزاءِ خیر دے گا۔ اور ان کے ان نیک کاموں کو رائیگاں نہیں فرمائے گا۔ یہی اس کے عدل کا تقاضا ہے اور اس کا فضل وکرم تو اور بھی زیادہ ہے۔ واللہ ذو الفضل العظیم. واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

ہے۔ یہ محض ننگ و عار کی وجہ سے مکروہ ہے۔ ورنہ اولاد تو شوہر کی ہوگی۔ عورت تو صرف ایک ظرف ہے۔ راوی نے عرض کیا: اگر کوئی شخص ولد الزنا کنیز خریدے اور اس سے ہمبستری کرے تو؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابو خدیجہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی حرام زادہ نجات پا سکتا تو بنی اسرائیل کا سیاح بھی نجات پا جاتا۔ عرض کیا گیا کہ بنی اسرائیل کا سیاح کون تھا؟ فرمایا: وہ ایک عابد تھا (مگر ولد الزنا تھا) اس سے کہا گیا کہ ولد الزنا کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی خدا اس کا کوئی عمل قبول کرتا ہے! بس وہ (اپنی عبادت گاہ سے) باہر نکلا اور پہاڑوں میں چکر لگاتا تھا اور کہتا تھا کہ میرا کیا گناہ ہے؟!۔ (عقاب الاعمال)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴، ۶، ۷، ۸، ۹، اور ۱۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰ از نکاح العبید میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۵

جو شخص کسی لڑکے سے بدفعلی کرے اور دخول بھی ہو جائے تو اس سے اس (مفعول) کی ماں، بیٹی اور بہن فاعل پر حرام مؤبد ہو جاتی ہیں ورنہ نہیں۔ اور اگر عقد ہو چکا ہو تو پھر بیوی کے بھائی سے بدفعلی کرنے اور ان دونوں کے اولاد کے باہمی عقد کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی لڑکے سے اس طرح بدفعلی کرے کہ دخول ہو جائے تو اس سے اس لڑکے کی بیٹی اور بہن اس (فاعل) پر حرام ہو جائے گی۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی (ہونے والی) بیوی کے بھائی سے بدفعلی کرے تو؟ فرمایا: اگر دخول ہو جائے تو اس پر وہ عورت حرام ہو جائے گی۔ (الفروع)

۳۔ موسیٰ بن سعدان اپنے بعض آدمیوں سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی نے آپؑ سے سوال کیا کہ آپ ان جوانوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو دونوں اکٹھے رہتے تھے (شادی کے بعد) ایک کے ہاں لڑکا اور دوسرے کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ آیا اس کا لڑکا اس کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ سبحان اللہ بھلا یہ عقد کیوں جائز نہ ہوگا؟ اس

شخص نے عرض کیا: اگرچہ ان دونوں کے درمیان وہ تعلق ہو جو جوانوں میں ہوتا ہے؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ سائل نے عرض کیا: کہ وہ (لڑکے کا والد) اس دوسرے سے بدفعلی کیا کرتا تھا۔ یہ سن کر امامؑ نے منہ پھیر لیا اور دائیں کہنی سے اپنا چہرہ چھپا کر جواب دیا کہ اگر دخول نہیں کیا تو پھر تو اس عقد و ازدواج میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اگر دخول کیا ہے تو پھر اس کے لئے یہ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن عمر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی لڑکے سے بدفعلی کرے تو آیا اس کی ماں اس پر حلال ہوگی؟ فرمایا: اگر دخول ہو جائے تو پھر حلال نہیں ہوگی۔ (التہذیب)

باب ۱۶

جو شخص شوہر دار عورت سے عقد کرے تو اگر اسے (مسئلہ اور موضوع کا) علم تھا تو نکاح کرتے ہی وہ عورت اس شخص پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ اور اگر جہالت کی وجہ سے ایسا ہوا مگر دخول ہو گیا تب بھی حرمت ابدی آ جائے گی۔ لیکن اگر جہالت سے ایسا ہوا اور ہنوز دخول نہ ہوا ہو تو پھر صرف عقد باطل ہوگا مگر حرام مؤبد نہ ہوگی اور اس صورت میں اگر اسے پہلا شوہر طلاق دے دے تو اس پر ایک عدت گزارنا واجب ہوگی۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ادیم بن الحر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص شوہر دار عورت سے (جان بوجھ کر) عقد کرلے تو ان کے درمیان جدائی واقع کی جائے گی اور پھر کبھی بھی عقد نہیں کر سکیں گے۔ (التہذیب)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت کا شوہر گم ہو گیا۔ یا اسے اپنے شوہر کی وفات کی اطلاع ملی اور اس نے (تحقیق اور شرعی کاروائی کے بعد) دوسری جگہ شادی کرلی۔ بعد ازاں اس کا (پہلا) شوہر آ گیا۔ اور اسے طلاق دے دی تو؟ فرمایا: دونوں کی جانب سے صرف ایک عدت یعنی تین ماہ گزارے گی۔ اور دوسرے (شوہر) پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی۔ (التہذیب)

۳۔ عبدالرحمن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے لاعلمی سے ایک ایسی عورت سے نکاح کیا جس کا شوہر موجود تھا۔ بعد ازاں پہلے شوہر نے اسے طلاق دے دی یا فوت ہو گیا۔ بعد ازاں جب دوسرے شوہر کو پتہ چلا تو آیا وہ اس عورت سے تعلق رکھ سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ جب تک

عدت نہ گزر جائے (تب عقد جدید کر سکتا ہے)۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ (عدت کے بعد عقد جدید کا جواز) اس صورت میں ہے کہ دوسرے شوہر نے دخول نہ کیا ہو۔ (ورنہ بہر حال حرام مؤبد ہو جائے گی)۔

۴۔ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اور دخول کے بعد اسے معلوم ہوا کہ اس کا شوہر موجود ہے مگر غائب ہے لہٰذا اس نے اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا بعد ازاں اس کا شوہر آ گیا۔ اور اسے طلاق دے دی یا وہ فوت ہو گیا۔ آیا یہ دوسرا شوہر جس نے اس سے لاعلمی میں نکاح کیا تھا اس سے عقد ثانی کر سکتا ہے؟ فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ وہ اس سے شادی کرے۔ یہاں تک کہ کسی دوسرے سے شادی کرے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یا تو یہاں دخول سے مراد صرف خلوت ہے (تب حلال ہوگی) یا پھر دوسرے سے شادی کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ کسی اور شخص سے شادی کرے تو کرے اس پر بہر حال حرام ہوگی۔

۵۔ محمد بن قیس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس کے متعلق اس کے گھر والوں کا خیال تھا کہ وہ مر گیا ہے یا قتل ہو گیا ہے تو اس کی زوجہ نے یا کنیز نے دوسری جگہ شادی کر لی اور ان کے اولاد بھی پیدا ہو گئی۔ بعد ازاں وہ شخص (عورت کا شوہر یا کنیز کا مالک) آ گیا۔ یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ پہلا شوہر اپنی بیوی کو یا آقا اپنی کنیز کو اور اس کے بیٹے اپنے ہمراہ لے جائے گا۔ اور چاہے گا تو اس کی قیمت (دوسرے شوہر سے) حاصل کرے گا۔ (ایضاً)

۶۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کے گھر اطلاع ملے کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ یا اس نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی ہے اور پھر اس کی زوجہ عدت گزار کر عقد ثانی کر لے اور اس اثناء میں وہ پہلا شوہر آ جائے تو وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا خواہ اس سے اپنی زوجہ سے دخول کیا تھا یا نہ۔ اور یہ دوسرا شخص کبھی اس عورت سے عقد نہیں کر سکے گا اور یہ عورت دوسرے شخص سے مہر (المثل) کی حقدار ہوگی۔ کیونکہ اس نے اس سے مقاربت کی ہے۔ (ایضاً والفقیہ)

۷۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان دو (جھوٹے) گواہوں کے بارے میں جنہوں نے عورت کے پاس گواہی دی تھی کہ اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی ہے اور اس نے دوسری جگہ شادی کر لی تھی۔ اور بعد ازاں اس کا شوہر آ گیا (اور بتایا کہ اس نے کوئی طلاق نہیں دی تھی) فرمایا: ان (جھوٹے گواہوں) پر شرعی حد جاری کی جائے گی۔

اور دوسرے شوہر نے جو حق مہر ادا کیا ہے وہ ان سے وصول کیا جائے گا۔ اور عورت عدت (استبراء کیلئے) گزار کر پہلے شوہر کے پاس لوٹ جائے گی۔ (الفقیہ)

۸۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد سے اور وہ مرفوعاً (امام معصوم علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص جان بوجھ کر کسی شوہر دار عورت سے شادی کرے تو ان کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور وہ عورت کبھی بھی اس کے لئے حلال نہ ہوگی۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (یہاں باب ۱۷ میں۔ اور عدتوں کے باب ۳۷ و ۳۸ میں اور یہاں باب ۲۷ از حد الزنا میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۷

جو شخص جان بوجھ کر کسی عدت والی عورت سے خواہ عدتِ طلاق ہو یا عدتِ وفات، عقد کرے یا اس سے (عقد کرکے) دخول کرلے (اگرچہ جہالت کی وجہ سے عقد کرے) تو وہ عورت اس شخص پر حرام مؤبد ہو جاتی ہے ورنہ حرام مؤبد نہیں ہوتی صرف عقد باطل ہوتا ہے (اور بعد میں عقد ثانی کیا جا سکتا ہے)۔ اور اگر صرف ایک فریق کو علم ہو تو اس پر حرمت عائد ہوگی اور جہالت کی وجہ سے عقد و دخول کرنے کی وجہ سے حق مہر کی ادائیگی واجب ہوگی اور عورت پر پہلی عدت کا پورا کرنا اور دخول کی صورت میں ایک اور عدت گزارنا واجب ہوگا۔

(اس باب میں کل بائیس حدیثیں ہیں جن میں سے آٹھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی بارہ کا ترجمہ حاضر ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین اور داؤد بن سرحان سے اور دوسرے اسناد کے مطابق ادیم بن بیاع حضروی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر کسی عدت والی عورت سے عقد و ازدواج کرے تو وہ عورت کبھی اس کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، النوادر)

۲۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ جب کسی حاملہ عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور (کچھ دنوں کے بعد) اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے اور وہ چار ماہ اور دس دن (عدت وفات) مکمل کئے بغیر دوسری جگہ شادی کرلے تو؟ فرمایا: اگر اس دوسرے شخص نے اس سے دخول بھی کیا ہے۔ تو ان کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور اس کے لئے کبھی بھی یہ عورت حلال نہ ہوگی۔ اور پہلے (متوفی) شوہر کی باقیماندہ عدت وفات پوری کرے گی اور پھر دوسرے کی عدت تین طہر گزارے گی۔ اور اگر دوسرے شخص نے

(لاعلمی میں) عقد کیا۔ اور ہنوز دخول نہیں کیا۔ تو پھر (عقد باطل ہوگا) اور ان کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔ اور عورت باقیماندہ عدت (وفات) پوری کرے گی۔ بعد ازاں یہ شخص (دوسرا شوہر) رشتہ طلب کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ (لہٰذا اگر عورت چاہے گی تو اس سے عقد جدید کرلے گی)۔ (ایضاً)

۳۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص عدت والی عورت سے عقد کرے اور (اس کے نتیجہ میں) دخول بھی کرے تو وہ اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ خواہ جان بوجھ کر کرے یا لاعلمی سے کرے۔ اور اگر دخول نہ کرے تو جاہل کے لئے حلال ہوگی (یعنی عقد جدید کے ساتھ) اور دوسرے (عالم) کے لئے (کبھی) حلال نہ ہوگی۔ (ایضاً)

۴۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے لاعلمی سے ایک ایسی عورت سے تزویج کی جو ہنوز عدت کے اندر تھی۔ آیا یہ عورت انہی عورتوں سے ہے جو حرام مؤبد ہوتی ہیں؟ فرمایا: نہ۔ عدت گزرنے کے بعد وہ شخص اس سے تزویج کر سکتا ہے۔ پھر فرمایا: جہالت کی وجہ سے لوگ اس سے بھی بڑے معاملات میں معذور سمجھے جاتے ہیں! راوی نے عرض کیا کہ یہ شخص کس جہالت کی وجہ سے معذور سمجھا جائے گا؟ اس وجہ سے کہ اسے علم ہی نہیں تھا کہ (عدت والی) عورت سے عقد حرام ہے یا اس وجہ سے کہ اسے یہ علم نہیں تھا کہ یہ مدت عدّت میں ہے؟ فرمایا: ان میں سے ایک جہالت دوسری سے معمولی ہے (اور دوسری بڑی) پھر خود ہی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: بڑی جہالت یہ ہے کہ اسے علم ہی نہ ہو کہ خدا نے اس عقد کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ ایسا شخص تو احتیاط بھی نہیں کر سکتا۔ راوی نے عرض کیا کہ کیا وہ دوسری جہالت (کہ اسے علم نہیں تھا کہ یہ عورت عدت کے اندر ہے) میں بھی معذور ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پس اس صورت میں جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو وہ اس سے شادی کر سکتا ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر ایک فریق کو (اس غلط اقدام کا) علم ہو تو؟ فرمایا: اس کے لئے اعادہ کرنا حرام ہوگا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ عقد جدید کا جواز اس صورت کے ساتھ خاص ہے کہ جب دخول نہ ہوا ہو (ورنہ بہرحال یہ عورت اس مرد پر حرام مؤبد ہو جائے گی)۔

۵۔ ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے عدّت کے اندر کسی عورت سے عقد ازدواج کیا تھا۔ فرمایا: ان کے درمیان جدائی کی جائے گی۔ اور پھر عورت عدت گزارے گی۔ اور اگر اس نے دخول کیا تھا تو پھر مقاربت کی وجہ سے حق مہر کی حقدار ہوگی۔ اور پھر جدائی کرائی جائے گی اور اگر دخول نہیں ہوا تو پھر اسے کچھ نہیں ہوگا۔ (عقد ثانی کر سکیں گے)۔ (الفروع)

۶۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں آپ کے والد ماجد کی جانب سے یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی عدت والی عورت سے عقد کرے تو وہ اس پر حرام مؤبد ہو جاتی ہے؟ فرمایا: یہ اس صورت میں ہے کہ جب اسے اس (حرمت اور عدت) کا علم ہو (کہ اس صورت میں نکاح کرتے ہی عورت حرام مؤبد ہو جاتی ہے)۔ لیکن اگر جہالت کی وجہ سے ایسا کرے (اور دخول بھی واقع نہ ہو) تو پھر اس سے علیحدہ ہو جائے گا۔ اور عورت عدت گزارے گی۔ بعد ازاں وہ اس سے عقد جدید کرے گا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۷۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو عورت اپنی عدت پوری کرنے سے پہلے عقد کرے ان کے درمیان جدائی ڈالی جائے گی۔ اور پھر عورت دونوں شوہروں کی وجہ سے ایک عدت گزارے گی۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب دوسرے شوہر نے دخول نہ کیا ہو۔

۸۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام) سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس کی عدت کے اندر نکاح کرے اور حق مہر بھی ادا کر دے مگر دخول سے پہلے ان کے درمیان جدائی کر دی جائے تو؟ فرمایا: وہ ادا کردہ زر مہر واپس لے سکتا ہے۔ (التہذیب)

۹۔ جمیل بن دراج بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی عورت عدت کے اندر کسی شخص سے شادی کر لے تو ان کے درمیان تفریق کی جائے گی۔ اور وہ ایک عدت گزارے گی۔ پس اگر وہ چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ میں بچے کو جنم دے تو وہ دوسرے شوہر کا سمجھا جائے گا۔ اور اگر چھ ماہ سے پہلے جنم دے تو وہ پہلے خاوند کا متصور ہوگا۔ (التہذیب والفقیہ)

۱۰۔ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی مُحرِم (احرام والا شخص) کسی عدت والی عورت سے عقد کرے تو؟ فرمایا: ان کے درمیان تفریق کی جائے گی اور وہ عورت اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ (التہذیب)

۱۱۔ حمران بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت لاعلمی کی وجہ سے عدت کے اندر شادی کرے تو؟ فرمایا: اس پر کچھ (حد وغیرہ) نہیں ہے البتہ اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان تفریق کی جائے گی اور (دخول کی صورت میں) اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ راوی نے عرض کیا: اور اگر

وہ یہ مسئلہ جانتی ہو کہ ایسا کرنا حرام ہے اور پھر یہ اقدام کرے تو؟ فرمایا: اگر اس نے طلاقِ رجعی میں ایسا کیا ہے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔ اور اگر طلاق بائن میں ایسا کیا ہے تو پھر اس پر زانی کی حد (سو کوڑے) جاری ہوگی۔ اور ان کے درمیان تفریق بھی کی جائے گی۔ اور وہ اس شخص پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ (التہذیب والاستبصار)

۱۲۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسنادِ خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت اپنی عدت مکمل ہونے سے پہلے شادی کر لے تو؟ فرمایا: ان کے درمیان تفریق کی جائے گی۔ اور عدت گزرنے کے بعد یہ شخص رشتہ طلب کرنے والوں میں سے ایک ہوگا (عورت چاہے گی تو اس سے عقد ثانی کرے گا)۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب جہالت کی وجہ سے ایسا ہوا ہو۔ اور پھر دخول بھی نہ ہوا ہو۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے تزویج اور احرام کے باب میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد باب الحدود (نمبر ۲۷ وغیرہ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۱۸

جو شخص کسی عورت سے عقد نکاح یا عقد متعہ کرے اور اس سے دخول بھی کرے تو اس سے اس پر اس عورت کی بیٹی خواہ اس کی زیرِ تولیت ہو یا نہ ہو حرام ہو جائے گی اور اگر ماں سے دخول نہ ہو تو (صرف عقد سے) اس کی بیٹی حرام نہیں ہوتی۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایک عورت سے متعہ کرتا ہے کیا اس کے لئے اس کی بیٹی سے تزویج جائز ہے؟ فرمایا: نہ۔ (الفروع، الفقیہ، قرب الاسناد)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی (مدخولہ) کنیز تھی۔ جو آزاد کر دی گئی۔ پھر اس کی دوسری جگہ شادی ہوگئی (جس سے اس کی ایک بیٹی ہوئی جو جوان ہوگئی) آیا اس کا سابقہ آقا اس کی اس بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ وہ اس پر حرام ہے وہ (بمنزلہ) اس کی اپنی بیٹی کے ہے۔ اور اس سلسلہ میں آزاد اور کنیز کا حکم ایک ہے۔ (التہذیب، الفروع، النوادر)

۳۔ غیاث بن ابراہیم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے عقد کرے اور دخول بھی کرے تو اس سے اس کی بیٹی اس شخص پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور اگر دخول نہ کیا ہو تو پھر اس کی بیٹی سے عقد کر سکتا ہے۔ لیکن اگر کسی عورت کی بیٹی سے نکاح کرے خواہ دخول کرے یا نہ کرے، بہرحال اس کی ماں اس شخص پر حرام ہو جاتی ہے۔

پھر فرمایا: ربیبہ (گیلڑ) لڑکیاں تم پر حرام ہیں خواہ وہ گود میں پلی ہوں یا نہ پلی ہوں۔[1] (التہذیب والاستبصار)

۴۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے تو؟ فرمایا: اس طرح اس کی بیٹی اس شخص کے لئے حلال ہوگی۔ مگر اس کی ماں حرام ہو جائے گی۔ (ایضاً)

۵۔ جناب احمد بن علی بن ابی طالب طبرسیؒ محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صاحب العصر والزمان کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ آیا کوئی شخص اپنی زوجہ کی بیٹی سے تزویج کر سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر وہ اس کی گود میں پلی ہو تو جائز نہیں ہے۔ (مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب اس کی ماں سے دخول ہوا ہو)۔ اور اگر وہ اس کی گود میں نہ پلی ہو اور اس کی ماں اس شخص کے حبالۂ عقد میں نہ ہو (بلکہ دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی گئی ہو تو) پھر مروی ہے کہ جائز ہے۔ نیز آنجناب کی خدمت میں لکھا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کی نواسی سے تزویج کرے تو بعد ازاں اس کی نانی سے عقد کر سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس سے منع کیا گیا ہے۔ (الاحتجاج)

باب ۱۹

جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے مگر اس سے دخول نہ کرے لیکن اسکے وہ (مخصوص) اعضاء دیکھے جو شوہر کے علاوہ کسی اور کیلئے دیکھنے جائز نہیں ہوتے تو اس کیلئے اس عورت کی بیٹی سے تزویج کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے تزویج کی اور اس کے جسم پر نگاہ کی۔ آیا وہ

---

[1] قرآن مجید میں ربیبہ کے ساتھ گود میں ہونے کی قید صرف تغلیبی ہے۔ تخصیصی نہیں ہے یعنی غالباً ایسا ہوتا ہے کہ ربیبہ لڑکیوں کی پرورش انسان کی گود میں ہوتی ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو گیلڑ لڑکی گود میں نہ پلی ہو اس کے ساتھ عقد جائز ہو۔ نہیں اس کے ساتھ بھی عقد بہرحال حرام ہے۔ (قوانین الشریعہ، جلد ۲)

اس کی بیٹی سے تزویج کر سکتا ہے؟ (یعنی ماں کو طلاق دینے کے بعد؟)۔ فرمایا: نہ۔ جب وہ اس کے وہ اعضا دیکھے جن کا دیکھنا غیر شوہر کے لئے روا نہیں ہے۔ تو پھر اس کی بیٹی سے تزویج نہ کرے۔

(الفروع، الاستبصار، التہذیب، النوادر)

۲۔ ابو الربیع بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے عقد و ازدواج کیا اور چند دن اس کے ساتھ گزارے مگر وہ اس سے دخول نہیں کر سکا۔ ہاں البتہ اس نے اس کے وہ (مخصوص) اعضا ضرور دیکھے تو غیر شوہر پر حرام ہیں۔ پھر اسے طلاق دے دی آیا اس کے لئے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا ٹھیک ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: آیا ٹھیک ہے حالانکہ اس نے اس کی ماں کا وہ کچھ دیکھا ہے جو دیکھا ہے؟ (کتب اربعہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عیص بن قاسم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی[1] کو ہاتھ لگایا۔ اس سے بوس و کنار کیا۔ مگر دخول نہیں کیا (پھر اسے طلاق دے کر) اس کی بیٹی سے شادی کر لی تو؟ فرمایا: اگر ماں سے دخول نہیں کیا۔ تو پھر کوئی حرج نہیں ہے اور اگر دخول کیا ہے تو پھر (اس کی بیٹی سے) تزویج نہیں کر سکتا۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں: قبل ازیں ایسی روایتیں (باب ۱۸ میں) گزر چکی ہیں جو اس عقد کے حرام نہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۰ و ۲۱ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۰

جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو اس سے اس کی ماں اور نانی اس شخص پر حرام ہو جائے گی اگرچہ وہ اس سے دخول نہ کرے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نے ایک

---

[1] وسائل میں "امرأته" وارد ہے (اپنی بیوی) مگر اصل کتاب فروع کافی وغیرہ میں "امرأة" وارد ہے جس کا ترجمہ ہے کہ ایک شخص نے کسی عورت کو ہاتھ لگایا۔ بوس و کنار کیا۔ مگر دخول نہیں کیا۔ جیسا کہ قبل ازیں باب ۶ حدیث نمبر ۲ میں انہی لفظوں کے ساتھ یہ حدیث گزر چکی ہے۔ بہر حال دونوں صورتوں کا حکم ایک ہی ہے۔ کہ جس عورت سے کوئی شخص بطریق حلال یا حرام دخول کرے اس شخص پر اس عورت کی بیٹی سے عقد و ازدواج کرنا حرام ہو جاتا ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

عورت سے نکاح کیا مگر دخول سے پہلے وہ عورت وفات پا گئی۔ کیا وہ اس کی ماں سے شادی کر سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے ایک آدمی نے ایسا کیا تھا۔ اور اس نے (یا ہم نے ن د) اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا۔ اس پر میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان! اس سلسلہ میں شیعہ تو حضرت علی علیہ السلام کے فیصلہ پر فخر کرتے ہیں جو انہوں نے ثحیہ کے بارے میں ابن مسعود کے جواز والے فتویٰ کے خلاف دیا تھا۔ جبکہ ابن مسعود (جواز کا فتویٰ دے کر) حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ نے اس سے پوچھا کہ تو نے یہ فتویٰ کہاں سے دیا؟ تو اس نے کہا تھا: اس آیت سے ﴿وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ اس پر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت تو مجمل ہے مگر یہ آیت مفصل ہے کہ ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ (کہ تمہاری زوجاؤں کی مائیں تم پر حرام ہیں)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(اس پر امام علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: کیا تو سن رہا ہے کہ یہ شخص حضرت علی علیہ السلام کے حوالہ سے کیا نقل کر رہا ہے؟)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بعد ازاں میں نے عرض کیا: آپ اس قضیہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے شیخ! تو خود ہی یہ نقل کر رہا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اس طرح فیصلہ فرمایا تھا۔ اور پھر مجھ سے پوچھتا ہے کہ آپؑ کیا فرماتے ہیں؟ (تو کیا میں حضرت علی علیہ السلام کے فیصلہ کے خلاف فیصلہ کروں گا؟)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام کا پہلا اجمالی جواب (ہمارے ایک آدمی نے ایسا کیا تھا)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تقیہ پر محمول ہے۔۔۔۔۔۔ ورنہ ایک غیر معصوم شخص کے فعل کو سند بنانے کا کیا جواز؟ (اور وہ بھی معصوم کے لئے؟۔۔۔۔۔۔ اس کا ایک قرینہ یہ بھی ہے کہ امام علیہ السلام نے آخر میں حضرت علی علیہ السلام کے فیصلہ سے اتفاق کیا ہے۔

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (بیویوں کی) ماؤں کا معاملہ مبہم ہے۔ یعنی ان کی بیٹیوں سے دخول کیا گیا ہو یا نہ وہ بہر حال حرام ہیں پس تم بھی انہیں حرام سمجھو۔ اور جسے خدا نے مبہم رکھا ہے تم بھی اسے مبہم ہی رہنے دو۔ (التہذیب، الاستبصار، تفسیر عیاشی)

۳۔ ایک روایت جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔ جس میں ماں اور بیٹی کا حکم ایک قرار دیا گیا ہے یعنی جس طرح غیر مدخولہ ماں کی بیٹی سے عقد جائز ہے۔ اسی طرح غیر مدخولہ بیٹی کی ماں سے بھی نکاح جائز ہے۔ مگر حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس روایت کے مخالف قرآن ہونے کی وجہ سے اسے امام علیہ السلام کا فرمان ماننے سے انکار کیا ہے۔ (کیونکہ نبی و امام کا کوئی صحیح فرمان خلاف قرآن نہیں ہو سکتا۔ کما لا یخفی) اسی

لئے انہوں نے اپنی حدیثوں کی صداقت معلوم کرنے کا معیار قرآن کو قرار دیا ہے کہ جو قرآن کے موافق ہے وہ صحیح ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ ان کا کلام نہیں ہے۔

مؤلف علام نے اور بھی اس قول کی تاویلیں کی ہیں جن کا نقل کرنا ضروری نہیں ہے۔

۴۔ جناب عیاشیؒ باسناد خود ابوحمزہ (ثمالی) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ مگر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی۔ آیا اس کی بیٹی اس شخص کے لئے حلال ہے؟ فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس کے متعلق جواز کا فیصلہ فرمایا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے: ﴿وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ فرمایا: لیکن اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے نکاح کرے اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے تو اس کا اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہ ہوگا۔ راوی نے عرض کیا: کیا یہ دونوں (ماں بیٹی) برابر نہیں ہیں؟ فرمایا: نہ۔ یہ (بیٹی) اُس (ماں) کی مانند نہیں ہے یہاں خدا (مطلقاً) فرماتا ہے: ﴿وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ﴾ (تمہاری بیویوں کی مائیں تم پر حرام ہیں) یہاں (دخول وغیرہ) کی کوئی شرط نہیں ہے جس طرح وہاں شرط ہے (کہ بیٹی تب حرام ہوگی کہ جب ماں سے دخول کیا جائے)۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱ و ۱۸ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۱

جو شخص اپنی مملوکہ کنیز سے مقاربت کرے تو بعد ازاں اگرچہ وہ آزاد ہو جائے مگر اس کی وجہ سے اس کے لئے اس کی ماں اور بیٹی سے مقاربت حرام ہو جاتی ہے۔ ہاں البتہ ان کی خریداری اور دوسری خدمت گزاری حرام نہیں ہوتی۔ اور اگر کنیز سے مقاربت نہ کرے تو پھر (ان (ماں بیٹی) میں سے کوئی بھی حرام نہیں ہوتی۔ اور جو کسی آزاد عورت سے مقاربت کرے تو اس کی مملوکہ ماں بیٹی اور اگر کنیز سے کرے تو اس کی آزاد ماں بیٹی اس پر حرام ہو جاتی ہیں۔

(اس باب میں کل سترہ حدیثیں ہیں جن میں سے آٹھ مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی کنیز سے مباشرت کی تھی اور بعد ازاں اس کی ماں اور بیٹی کو خریدا تھا۔ فرمایا: وہ (یعنی ان سے مباشرت) اس کے لئے حلال نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ حسین بن بشر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام علی رضا علیہ السلام) سے پوچھا کہ ایک شخص کے پاس کنیز ہے جس سے وہ مباشرت کرتا ہے اور اس کی کنیز کی ایک بیٹی بھی ہے تو آیا یہ شخص اس سے بھی مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: آیا کوئی نیک مرد اپنی بیٹی سے مباشرت کر سکتا ہے؟ (یعنی مدخولہ کنیز کی بیٹی اپنی بیٹی کی طرح حرام ہے)۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود مسعدہ بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دس قسم کی کنیزیں حرام ہیں اور ان میں سے ایک ماں اور بیٹی کا جمع کرنا ہے اور دوسری قسم دو بہنوں کا جمع کرنا ہے۔ (الفقیہ)

۴۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس ایک کنیز تھی جس سے وہ مباشرت بھی کرتا رہتا تھا۔ بعد ازاں اس نے اسے فروخت کر دیا اور وہ (کسی وجہ سے) آزاد ہو گئی اور پھر شادی کر لی جس سے اس کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ آیا وہ (بیٹی) اس کنیز کے پہلے آقا کے لئے حلال ہے؟ فرمایا: وہ اس پر حرام ہے۔ (الفقیہ، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی (مدخولہ) بیوی کو طلاق دے دی اور وہ اس سے علیحدہ ہو گئی۔ مگر اس عورت کی ایک مملوکہ بیٹی موجود تھی جسے اس شخص نے خرید لیا۔ آیا وہ اس سے مقاربت کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (التہذیب، الاستبصار)

۶۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی ماں بیٹی دو مملوکہ کنیزیں ہیں اور وہ ان میں سے ایک کے ساتھ مجامعت کرتا ہے اور پھر وہ مر جاتی ہے اور دوسری زندہ رہ جاتی ہے تو آیا وہ اس سے مجامعت کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (الفروع)

۷۔ فضیل بن یسار اور ربعی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص کے پاس مملوکہ کنیز تھی جس سے وہ مباشرت بھی کرتا تھا۔ وہ وفات پا گئی۔ بعد ازاں اسے اس کی ماں مل گئی تو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں یہ بمنزلہ آزاد عورت کے نہیں ہے۔ (التہذیب)

(چونکہ حسب ظاہر یہ روایت سابقہ ضابطے کے منافی معلوم ہوتی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اسے مملوکہ بنا کر رکھ سکتا

ہے اور اس سے خدمت لے سکتا ہے۔ مگر مقاربت نہیں کرسکتا۔ اس کے بمنزلہ آزاد عورت کے نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے موقع پر (مدخولہ کنیز کی ماں سے) عقد کرنا بھی حرام ہے۔ اور مقاربت بھی۔ مگر اسے کنیز بنانا تو حرام نہیں ہے۔ (التہذیب والاستبصار)

۸۔ رزین بیاع الانماط بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ میرے پاس ایک کنیز ہوتی ہے جس سے میں مباشرت کرتا ہوں۔ پھر وہ مرجاتی ہے یا میری ملکیت سے نکل جاتی ہے۔ اور بعد ازاں مجھے اس کی بیٹی مل جاتی ہے۔ آیا اس سے مباشرت کرنا جائز ہے؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ چیز خدا نے صرف آزاد عورتوں میں حرام قرار دی ہے۔ کنیزوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیبین) (چونکہ یہ روایت بھی بظاہر سابقہ ضابطہ کے منافی دکھائی دیتی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ روایت شاذ و نادر ہے (اور روایات متظافرہ و مشہورہ کے خلاف ہے۔ لہٰذا قانونِ درایت کے تحت اسے متروک قرار دیا جائے گا)۔ اسے رزین بیاع کے سوا کسی اور نے نقل نہیں کیا۔ حالانکہ اسی باب میں اسی بیاع کی روایت اس کے خلاف موجود ہے۔ جس میں بعینہٖ اسی مسئلہ میں اس مباشرت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ (لہٰذا اسے راوی کا اشتباہ تصور کیا جائے گا)۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ایک اور تاویل بھی ممکن ہے کہ راوی کے سوال میں وارد شدہ ضمیر "آیا میں اس سے مباشرت کرسکتا ہوں" اس پر ضمیر بیٹی کی طرف نہیں لوٹتی بلکہ ماں کی طرف لوٹتی ہے۔ سائل کا مقصد یہ ہے کہ بیٹی کے ملکیت میں داخل ہوجانے کے بعد بھی میں اس کی ماں (سابقہ مملوکہ) سے مباشرت کرسکتا ہوں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ (مگر بیٹی سے مقاربت جائز نہ ہوگی۔ ہاں اس سے دوسری خدمت لی جاسکے گی۔ واللہ العالم)۔

۹۔ جناب عیاشی اپنی تفسیر میں ابوالعباس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس ایک کنیز ہوتی ہے جس سے وہ مقاربت بھی کرتا ہے۔ پھر اسے فروخت کردیتا ہے۔ آیا اس کی بیٹی اس شخص کے لئے حلال ہے؟ فرمایا: نہ وہ بمنزلہ ربیبہ (گیلڑ) کے ہے جن کے بارے میں خدا فرماتا ہے: ﴿وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ﴾۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۰ میں) گزر چکی ہیں (اور کچھ اس کے بعد باب ۲۹ میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۲۲

آدمی کے لئے جائز ہے کہ ایک عورت سے تزویج کرے اور اس کے باپ کی (بیوہ یا مطلقہ) زوجہ سے اور اس کی ام ولد کنیز سے تزویج کرے نیز اس (بیوی) کے باپ کی مدخولہ کنیز کو ملکیت میں لائے اور اس سے مباشرت کرے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ اور پھر اس (عورت) کے باپ نے اپنی مدخولہ کنیز بطور ہدیہ اسے (داماد کو) دے دی۔ آیا وہ اس سے مقاربت کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ محمد بن ابونصر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی شخص کسی عورت سے اور اس کے باپ کی ام ولد کنیز سے (بیک وقت) تزویج کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ ہم تک آپؑ کے والد ماجد کی جانب سے یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی ابن الحسین (حضرت امام زین العابدین علیہ السلام) نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی بیٹی (جناب فاطمہ) سے اور ان کی ام ولد کنیز سے شادی کی تھی۔ اور میں نے یہ بات اس لئے پوچھی ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص نے یہ بات میرے ذمہ لگائی ہے کہ آپؑ سے اس کی وضاحت طلب کروں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اصل بات اس طرح نہیں ہے بلکہ یوں ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے (اپنے چچا) حضرت امام حسن علیہ السلام کی دختر سے اور (اور اپنے بھائی) علی بن الحسین (علی اکبر) جو آپ کے ہاں شہید[۱] ہیں کی ام ولد کنیز سے شادی فرمائی تھی۔ (الفروع، التہذیب، قرب الاسناد)

۳۔ محمد بن فضیل بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ صفوان نے آپؑ سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے ایک شخص کی بیٹی سے شادی کی۔ اور اس شخص کی ایک بیوی اور ام ولد کنیز تھی۔ جنہیں چھوڑ کر وہ وفات پا گیا۔ آیا اس کے داماد کے لئے اس کی بیوی[۲] اور ام ولد کنیز حلال ہیں؟ (کہ ان سے

---

[۱] اس مستند روایت اور دیگر اخبار و آثار سے واضح ہوتا ہے کہ شاہزادہ علی اکبر (شہید کربلا) شہادت سے پہلے متزوج تھے۔ اس بات کی پوری تحقیق نیز جناب شاہزادہ کی عمر مبارک کی اور ان کے بڑے ہونے کی تحقیق ہماری کتاب "سعادۃ الدارین فی مقتل الحسین" میں دیکھی جائے۔

[۲] مخفی نہ رہے کہ اس بیوی سے مراد اس آدمی کی ساس نہیں بلکہ اس کے سسر کی کوئی اور بیوی مراد ہے۔ کما لا یخفی۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

نکاح کرے)؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، قرب الاسناد)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک سائل نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے ایک شخص کی بیٹی سے شادی کی اور اس (بیٹی) کے باپ کی کئی بیویاں اور ام ولد کنیزیں ہیں۔ آیا اس آدمی (داماد) کے لئے اس شخص (سسر) کی (مطلقہ یا بیوہ) بیویاں اور ام ولد کنیزیں حلال ہیں (یعنی ان سے شادی کر سکتا ہے؟)۔ فرمایا: ہاں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس عقد و ازدواج کے جواز پر ان حدیثوں کے علاوہ وہ آیات و روایات بھی دلالت کرتی ہیں جو نکاح میں (صرف نو قسم کی) مخصوص عورتوں کے حرام ہونے پر اور دوسری تمام عورتوں کے حلال ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۲۳

اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے شادی کرے جس کی پچھلگ لڑکی ہو تو اس شخص کا لڑکا جو دوسری بیوی سے ہے اس لڑکی سے شادی کر سکتا ہے اور برعکس باپ پچھلگ لڑکی سے اور اس کا بیٹا اس (لڑکی) کی ماں سے شادی کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ دوسری جگہ شادی کرے اور اس کے ہاں لڑکی پیدا ہو تو اس شخص کے لڑکے کیلئے اس لڑکی سے شادی کرنا مکروہ تو ہے مگر حرام نہیں ہے اور یہی کنیز کی اولاد کا حکم ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عیص بن قاسم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور کوئی دوسرا شخص اس سے شادی کرے اور اس کے ہاں اولاد ہو جائے۔ (اور اسی طرح پہلا شخص بھی کسی اور عورت سے شادی کرے اور اس کی بھی اولاد ہو جائے)۔ تو ان دونوں کی اولاد کی باہم شادی ہو سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں...... پھر سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر دے۔ اور وہ کسی سے شادی کرے جس سے اس کی اولاد ہو جائے تو اس کی اس اولاد کی شادی اس آزاد کرنے والے شخص کی اولاد سے ہو سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ شعیب عقرقوفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس کنیز تھی۔ اس نے کوشش تو کی مگر اس سے اس کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اور پھر اس نے وہ کنیز اپنے بھائی کو ھبہ کر دی۔ یا (اس کے ہاتھ) فروخت کر دی۔ اور اس کے ہاں اس سے اولاد پیدا ہوئی۔ (ادھر اس شخص کی بھی دوسری بیوی یا کنیز سے اولاد ہوئی) تو آیا یہ شخص اپنی اولاد کی اپنے بھائی کی اس کنیز کے بطن سے ہونے والی اولاد سے شادی کر

سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اپنے سوال کا اعادہ کر۔ چنانچہ میں نے یہ سوال دہرایا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ہمام اسماعیل بن ہمام سے اور وہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے اور وہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص کسی (مطلقہ یا بیوہ) عورت سے شادی کرے اور اس کا لڑکا اس عورت کی (پچھلگ) لڑکی سے شادی کرے اور پھر یہ شخص اس عورت کو طلاق دے دے اور وہ کسی (تیسرے) شخص سے شادی کرے اور اس سے اس کی لڑکی پیدا ہو۔ تو اس (طلاق دینے والے) شخص کی اولاد کا اس عورت کی اولاد سے عقد و ازدواج مکروہ ہے۔ کیونکہ طلاق سے پہلے وہ عورت اس کی بیوی تھی۔ لہٰذا یہ شخص (اس کی اولاد کے لئے) بمنزلہ باپ کے ہے (اور ان کی اولاد بمنزلہ بہن بھائی کے ہیں)۔

(التہذیب، الاستبصار)

۴۔ محمد بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ۲۰۳ھ میں عیسیٰ بن علی بن یقطین کی ام ولد نشف نے ان (حضرت امام علی رضا علیہ السلام) کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تھا کہ میں اپنی بیٹی کی شادی حسین بن عبید بن یقطین سے کرنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ میں نے اس کی نسبت اس سے کر دی ہے۔ مگر نسبت کرنے کے بعد مجھے بتایا گیا ہے کہ اس بچی کی دادی یعنی عیسیٰ بن علی کی ماں پہلے عبید بن یقطین کی کنیز تھی۔ (اس سے ایک بچہ کو جنم دیا جس کا نام حسین ہے) اور بعد ازاں (کسی طرح) علی بن یقطین کی طرف منتقل ہوئی۔ اور اس سے عیسیٰ پیدا ہوا۔ (لہٰذا حسین بن عبید اور عیسیٰ بن علی مادری بھائی ہوئے) اس طرح حسین بن عبید، عیسیٰ بن علی کی بیٹی کے چچا بنتے ہیں۔ آپ مجھے اس مسئلہ کا حل بتائیں کہ میں اس کی وجہ سے بڑی پریشان ہوں؟ امام علیہ السلام نے اس مقام پر دو سطروں کے درمیان مختصر سا جواب لکھا کہ جب حسین بچی کا چچا بن گیا تو بچی اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی کیونکہ چچا تو بمنزلہ والد کے ہوتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۴

نسبی یا رضاعی دو بہنوں کا عقد دائمی یا عقد متعہ میں جمع کرنا حرام ہے۔ حتیٰ کہ اگر ایک کی عدت رجعی کے اندر دوسری سے نکاح ہو جائے تو ان میں جدائی واجب ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام اس شخص کے بارے میں جس نے دو بہنوں سے اس طرح شادی کی تھی کہ پہلے ایک سے کی اور پھر جبکہ وہ حاملہ تھی اسے طلاق دے دی اور قبل اس کے کہ اس کا وضع حمل ہوتا (جو اس کی عدت ہے) اس کی دوسری بہن سے شادی کر لی تھی۔ اس طرح فیصلہ فرمایا کہ وہ دوسری بیوی سے علیٰحدگی اختیار کرے۔ یہاں تک کہ پہلی (مطلقہ بہن) کا وضع حمل ہو جائے۔ پھر اس سے عقد جدید کرے اور دو بار حق مہر ادا کرے۔

(کتب اربعہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو عبید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب کسی شخص کے ہاں کسی عورت کی رضاعی پھوپھی، یا خالہ یا بہن موجود ہو تو پھر اس عورت سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ (التہذیب، الفقیہ)

۳۔ عبداللہ بن جعفر (حمیریؒ) باسناد خود احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص کے گھر بیوی موجود ہو تو آیا اس کی بہن سے متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (قرب الاسناد، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ میں یہاں اور) باب العدد (نمبر ۴۸) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۵

اگر کوئی شخص ایک ہی صیغۂ عقد کے ساتھ دو بہنوں سے نکاح پڑھائے تو وہ ان میں سے جسے چاہے ایک کو رکھ سکتا ہے اور دوسری سے علیحدہ ہوگا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر صرف ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باسناد خود جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص ایک ہی صیغۂ عقد میں دو بہنوں سے شادی کرے تو؟ فرمایا: ان میں سے ایک کو جسے چاہے رکھ سکے گا۔ اور دوسری کو آزاد کر دے گا۔ فرمایا: اسی طرح اگر کوئی شخص ایک ہی صیغۂ عقد سے پانچ عورتوں سے شادی کرے تو ان میں سے کسی ایک کو آزاد کر دے گا۔

(الفقیہ، کذا فی الفروع عن احدھما علیھما السلام)

باب ۲۶

اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور پھر اس کی بہن سے شادی کر لے تو دوسرا عقد باطل ہوگا اور دوسری منکوحہ سے جدائی واجب ہوگی اور اگر اس دوسری سے دخول کیا ہے تو وہ عدت پوری کرے گی اور اس کی عدت کے گزرنے تک پہلی بیوی کی قربت سے اجتناب کرے گا۔ اور یہی حکم اس شخص کا ہے جو کسی عورت سے شادی کرے اور پھر اس کی ماں سے بھی شادی کر لے۔ اور اگر اس (غلط) عقد و ازدواج کی صورت میں کوئی بچہ پیدا ہو گیا تو وہ اسی کا متصور ہوگا۔ بشرطیکہ لاعلمی سے ایسا ہوا ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے عراق میں ایک عورت سے شادی کی۔ پھر شام چلا گیا۔ اور وہاں جا کر ایک اور عورت سے شادی کر لی اور بعد میں پتہ چلا کہ وہ اس کی عراقی بیوی کی بہن ہے تو؟ فرمایا: اس کی شامی بیوی سے جدائی کرائی جائے (اور دخول کی صورت میں وہ عدت گزارے) اور عدت گزارنے تک وہ عراقی بیوی کے بھی نزدیک نہ جائے۔ عرض کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور پھر لاعلمی کی وجہ سے اس کی ماں سے بھی شادی کر لے تو؟ فرمایا: خدا جہالت کی وجہ سے اسے معاف فرمائے گا۔ ہاں البتہ جب اسے معلوم ہو جائے کہ یہ دوسری اس کی (پہلی) بیوی کی ماں ہے تو وہ اس سے علیحدہ ہو جائے اور وہ (ماں) دخول کی صورت میں عدت گزارے اور اس کی عدت گزرنے تک اس کی بیٹی (اپنی پہلی بیوی) کے نزدیک نہ جائے۔ ہاں البتہ جب اس کی عدت گزر جائے گی تب اس سے مقاربت صحیح ہوگی۔ اور اس صورت میں اگر ماں کے شکم سے کوئی بچہ پیدا ہوا تو (وہ وطی بالشبہ کی وجہ سے) اسی کا بیٹا متصور ہوگا اور وہ اس کا بیٹا بھی ہوگا اور اس کی (پہلی) بیوی کا بھائی بھی۔ (کتب اربعہ)

۲۔ ابوبکر حضرمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک جگہ ایک عورت سے نکاح کیا۔ اور پھر وہ کسی اور علاقہ میں چلا گیا اور وہاں جا کر لاعلمی کی وجہ سے اس کی بہن سے نکاح کر لیا۔ تو؟ فرمایا: ان میں سے جسے چاہے اپنے پاس رکھ لے اور دوسری کو آزاد کر دے۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار، النوادر)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلی بیوی کو رکھنا چاہے تو اسے اس کے پختہ نکاح کی وجہ سے رکھ سکتا ہے لیکن اگر دوسری کو رکھنا چاہے تو پھر پہلی کو طلاق دے کر فارغ کرے اور دوسری سے

عقد جدید کرے اور پھر اسے اپنے پاس رکھے۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۹ وغیرہ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۷

جو شخص کسی عورت سے متعہ کرے تو جب تک اس کی عدت ختم نہ ہو جائے تب تک اس کی بہن اس پر حلال نہ ہوگی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یونس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کا حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے بذریعہ خط سوال و جواب پڑھا ہے۔ سائل نے پوچھا تھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے مقررہ مدت تک متعہ کرے تو اس کی عدت گزرنے سے پہلے اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا تھا کہ جب تک پہلی بہن کی عدت ختم نہ ہو جائے تب تک اس کی بہن سے عقد و ازدواج نہیں کر سکتا۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور صیقل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی دو بہنوں سے متعہ کرنا چاہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

(چونکہ حسب ظاہر یہ روایت مسلمات مذہب کے منافی نظر آتی ہے اس لئے) حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنے ظاہری معنوں پر محمول نہیں ہے کہ کوئی شخص ایک وقت میں دو بہنوں سے متعہ کر سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے (پہلی کی عدت گزرنے کے بعد) دوسری سے کر سکتا ہے۔

باب ۲۸

اگر ایک عورت کو طلاق رجعی دی جائے تو عدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح کرنا حرام ہے۔ البتہ طلاق بائن اور وفات کی عدت میں ایسا کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق خلع دے دی آیا وہ اس کی عدت کے

دوران اس کی بہن سے ناطہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: جب (خلع کی وجہ سے) اس عورت کا اس شخص سے رشتہ منقطع ہو گیا اور وہ رجوع نہیں کر سکتا۔ تو پھر اس کی بہن سے ناطہ کر سکتا ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے تو آیا وہ اس کے وضع حمل سے پہلے اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: جب تک پہلی کی عدت نہ گزر جائے تب تک نہیں کر سکتا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے طلاق رجعی پر محمول کیا ہے۔ اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۴ و ۲۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۹

مباشرت کرنے کے لئے دو کنیز بہنوں کو اکٹھا رکھنا حرام ہے۔ ہاں صرف ملکیت میں رکھنا حرام نہیں ہے اور اگر اس صورت میں ایک سے مباشرت کرلے تو پھر دوسری سے کرنے کا حکم ہے؟

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر ایک شخص کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں اور وہ ان میں سے ایک سے مباشرت کرے اور پھر دوسری سے بھی کرنا چاہے تو جب تک پہلی کو ھبہ کر کے یا فروخت کر کے اپنی ملکیت سے خارج نہ کر دے تب تک دوسری کے ساتھ مباشرت نہیں کر سکتا۔ اور اگر اسے اپنے بیٹے کو (خدمت گزاری کے لئے نہ کہ مقاربت کیلئے) ھبہ کر دے تو کافی ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، النوادر)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کسی شخص کے پاس دو بہنیں مملوکہ ہوں تو اس سلسلہ میں حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کو ایک آیت نے حلال قرار دیا ہے اور دوسری نے حرام۔ اور میں اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ایسا کرنے سے منع کرتا ہوں۔ (ایضاً)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کی اس طرح تشریح کی ہے: ملک والی آیت اس جمع کو حلال قرار دیتی ہے اور دونوں سے مباشرت کرنے کو دوسری آیت حرام قرار دیتی ہے۔ باقی رہا آپؑ کا یہ ارشاد کہ میں اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو اس سے منع کرتا ہوں۔ ممکن ہے کہ اس سے مراد مباشرت ہو جو کہ حرام ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس سے مراد ملکیت میں دو بہنوں کو رکھنا ہو جو کہ مکروہ ہے۔ (وھو الاقرب، واللہ العالم)

۳۔ علی بن یقطین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ دو بہنوں کو کنیزی میں رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: جائز تو ہے مگر میں اسے پسند نہیں کرتا۔ (یعنی مکروہ ہے)۔ پھر پوچھا کہ ماں اور بیٹی کو کنیزی میں (خدمت گزاری کیلئے) اکٹھا رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا: یہ دو بہنوں کے جمع کرنے سے بھی زیادہ سخت (مکروہ) ہے۔ اور میں اسے تمہارے لئے پسند نہیں کرتا۔ (ایضاً)

۴۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص دو کنیز بہنوں کو خریدے اور ان میں سے ایک کے ساتھ مباشرت کرے اور پھر لاعلمی سے دوسری کے ساتھ بھی کر بیٹھے تو؟ فرمایا: اگر جہالت کی وجہ سے دوسری سے مباشرت کرے (جو کہ اس کے لئے حرام تھی) تو اس سے تو پہلی حرام نہیں ہوگی۔ لیکن اگر یہ جانتے ہوئے کرے کہ اس کے لئے ایسا کرنا حرام ہے تو پھر دونوں اس پر حرام ہو جائیںگی۔

(التہذیب، الفروع، الفقیہ)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک یہ دونوں اس کی ملکیت میں رہیں گی حرام رہیںگی لیکن جب ان میں سے ایک اس کی ملکیت سے خارج ہو جائے گی تو پھر دوسری حلال ہو جائے گی۔ (اس کی وضاحت ذیل میں آرہی ہے)۔

۵۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر کسی شخص کے ہاں دو بہنیں بطور مملوکہ کنیزوں کے ہوں اور پہلے ایک سے مقاربت کرے پھر دوسری سے (جو کہ حرام تھی) اور پھر پہلی سے کرنا چاہے تو؟ فرمایا: جب دوسری سے کرے تو اس سے اس پر پہلی حرام ہو جائے گی۔ اور جب تک دوسری مر نہ جائے یا اسے فروخت نہ کر دے تب تک وہ (پہلی) حلال نہ ہوگی اور یہ فروخت بھی کسی شرعی ضرورت کے تحت ہونی چاہئے نہ اس لئے کہ تا کہ پہلی سے مباشرت کر سکے۔ (کتب اربعہ) (یا دوسری روایت کے مطابق کسی کو ھبہ کر دے)۔

۶۔ جناب عیاشی نے اپنی تفسیر میں بروایت عیسیٰ بن عبداللہ روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی شخص کے پاس دو بہنیں بطور کنیز موجود ہوں اور ان میں سے ایک کے ساتھ مباشرت کرے تو آیا دوسری کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: مباشرت کے علاوہ دوسرے تمتعات حاصل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ حائض والی عورت سے شوہر کیلئے مباشرت کرنا حرام ہے مگر دوسرے تمتعات حاصل کر سکتا ہے۔ (تفسیر عیاشی)

باب ۳۰

پھوپھی یا خالہ کی موجودگی میں ان کی نسبی یا رضاعی بھتیجی یا بھانجی سے ان کی اجازت کے بغیر تزویج کرنا جائز نہیں ہے اور اگر ایسا کرے تو نکاح باطل ہوگا۔ مگر بھتیجی یا بھانجی کی موجودگی میں ان کی نسبی یا رضاعی پھوپھی یا خالہ سے ان کی اجازت کے بغیر تزویج جائز ہے۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: پھوپھی یا خالہ کی موجودگی میں ان کی اجازت کے بغیر ان کی بھتیجی یا بھانجی سے تزویج نہ کی جائے۔ ہاں البتہ بھتیجی اور بھانجی کی موجودگی میں ان کی اجازت کے بغیر بھی ان کی پھوپھی اور خالہ سے تزویج کی جا سکتی ہے۔ (الفروع، الفقیہ، علل الشرائع، النوادر)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے ایک ایسی ہی روایت بروایت علی بن جعفر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل کی ہے جس کے آخر میں اس قدر اضافہ ہے کہ جو شخص پھوپھی یا خالہ سے اجازت حاصل کئے بغیر ان کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، قرب الاسناد)

۳۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں ایک ایسا شخص حاضر کیا گیا جس نے خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے شادی کی تھی۔ تو آنجنابؑ نے اسے چند کوڑے مارے اور زن وشوہر میں تفریق (جدائی) کر دی۔ (التہذیبین)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے دوسری خصوصی روایات کے پیش نظر اس کی یہ تاویل کی ہے کہ اس نے خالہ کی اجازت کے بغیر یہ اقدام کیا تھا۔

۴۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خالہ کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی بھانجی سے تزویج نہیں کی جاسکتی۔ جبکہ بھانجی کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی خالہ سے تزویج کی جاسکتی ہے۔ (ایضاً)

۵۔ ابوالصباح کنانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہے کہ کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو جمع کرے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ گزر چکی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہوئے مطلب یہ ہے کہ اجازت کے بغیر ایسا کرنا روا نہیں ہے......... یہ خالہ اور پھوپھی کی رضامندی کیوں ضروری ہے؟ اس کا جواب مندرجہ

ذیل روایت میں مذکور ہے۔

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھوپھی اور خالہ کی موجودگی میں ان کی بھتیجی اور بھانجی سے جو تزویج ممنوع قرار دی ہے۔ یہ ان کی بزرگی اور تعظیم کی خاطر ہے۔ لہٰذا اگر وہ خود اجازت دے دیں تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (علل الشرائع)

۷۔ جناب علامہ حلیؒ نے اپنی کتاب المختلف میں بحوالہ ابن ابی عقیل بروایت علی بن جعفرؑ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس جواز کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ خداوند عالم نے نو (۹) قسم کی عورتوں کے حرام ہونے کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا ہے: ﴿وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ﴾ (کہ ان عورتوں کے علاوہ باقی سب عورتیں اپنی مقررہ شرائط کے ساتھ حلال ہیں)۔ (ظاہر ہے کہ ان نو قسموں میں خالہ اور بھانجی اور پھوپھی اور بھتیجی کا جمع کرنا شامل نہیں ہے جبکہ دو بہنوں کا جمع کرنا شامل ہے۔ وھذا اوضح من ان یخفی۔

باب ۳۱

احرام کی حالت میں نکاح کرنا حرام ہے اور باطل بھی۔ اور اگر جان بوجھ کر ایسا کرے تو وہ عورت اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ادیم بیاع الهروی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے ملاعنہ کرے تو وہ اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔.......... (یہاں تک کہ فرمایا) جب کوئی مُحرم (احرام کی حالت میں) یہ جانتے ہوئے تزویج کرے کہ ایسا کرنا اس کیلئے حرام ہے تو وہ عورت اس کے لئے حرام مؤبد ہو جائے گی۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا مُحرم تزویج کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ اور نہ ہی کوئی مُحرم (احرام والا) کسی مُحِل (جو حالت احرام میں نہ ہو) کا نکاح پڑھ سکتا ہے۔ (الفقیہ)

۳۔ ایک اور روایت میں وارد ہے کہ اگر (مُحرم) کسی کا نکاح پڑھے گا یا اپنا پڑھائے گا۔ تو وہ نکاح باطل ہوگا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الاحرام میں (اور یہاں باب ۱ میں) گزر چکی ہے جو اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۲

ملاعنہ حرمت ابدی کا باعث ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق [redacted] سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کاری کی تہمت لگائے تو؟ فرمایا: وہ (مخصوص طریقہ پر) ملاعنہ کرے گا تو پھر ان کے درمیان جدائی کرائی جائے گی بعد ازاں وہ عورت اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے گی۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود مروان بن دینار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم [redacted] سے سوال کیا کہ جس عورت سے لعان کیا جائے وہ ملاعنہ کرنے والے (شوہر) پر کیوں حرام مؤبد ہو جاتی ہے؟ فرمایا: خدا کے نام پر کھائی جانے والی ان کی قسموں کی تصدیق وتائید کرنے کی خاطر۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ و ۳۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۳ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۳

اگر کوئی شخص اپنی بہری یا گونگی بیوی پر زنا کاری کی تہمت لگائے تو وہ (ملاعنہ کے بغیر) اس شخص پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی اپنی گونگی بیوی پر زنا کاری کی تہمت لگائے تو؟ فرمایا: ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن مروان بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ گونگی عورت سے اس کا شوہر کس طرح ملاعنہ کرے؟ (کیونکہ وہ تو نہ سن سکتی ہے اور نہ بول سکتی ہے؟) فرمایا: (بس تہمت زنا لگاتے ہی)۔ وہ اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ اور ان کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے گی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اسکے بعد باب اللعان (نمبر ۸ میں) آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۳۴

اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ سے اس کی عمر نو سال مکمل ہونے سے پہلے مباشرت کرے (جو کہ ناجائز تھی) اور اس سے اس کا افضاء کر دے (بول و حیض کا مقام ایک ہو جائے) تو وہ اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ اور اس کو اپنے پاس رکھنے کا حکم؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حمران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے نابالغ بچی سے عقد و ازدواج کیا۔ اور جب اس سے دخول کیا اور پردۂ بکارت کو زائل کیا تو اس کا افضاء کر دیا..... تو؟ فرمایا: جب اس نے اس سے دخول کیا۔ اگر اس کی عمر پورے نو سال ہو چکی تھی تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور اگر ہنوز پورے نو سال کی نہیں ہوئی تھی اور اس سے اس نے ایسا کیا تو چونکہ اس نے اس لڑکی کو خراب کر دیا اور شوہروں کے لئے ناکارہ بنا دیا۔ تو امام کو چاہئے کہ اس سے اس کی دیت دلوائے اور اگر طلاق نہ دے اور تا زیست اس کے نان و نفقہ کی کفالت کرے تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یعقوب بن یزید سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی لڑکی کا رشتہ طلب کرے اور (نکاح کر کے) نو سال کی عمر سے پہلے اس سے دخول کرے (اور اس سے اس کا افضاء ہو جائے) تو ان کو علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اور وہ لڑکی اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے ایک نوخیز لڑکی سے شادی کی۔ اور اس سے دخول کر کے اس کا افضاء کر دیا تو؟ فرمایا: زندگی بھر اس کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہوگا۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب یہ افضاء نو سال کی عمر کے بعد دخول کرنے سے ہوا ہو...... کہ اس صورت میں دیت واجب نہیں ہوتی بلکہ اس کا نان و نفقہ واجب ہوتا ہے۔ خواہ اپنے پاس رکھے (خدمت گزاری کیلئے) یا طلاق دے دے۔

باب ۳۵

جس عورت کو غیر شرعی طریقہ پر طلاق دی جائے اس سے عقد و ازدواج کرنا حرام ہے۔ اور اہل خلاف کی طلاق کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن حنظلہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خبردار ان عورتوں سے بچو جن کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دی گئی ہوں۔ کیونکہ وہ شوہر دار[۱] ہیں۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کی تفصیل باب الطلاق میں بیان کی جائے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۳۶

وہ طریقہ کار جس سے غیر سنت طریقہ سے طلاق شدہ عورت حلال ہوتی ہے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ (اہل خلاف میں سے) ایک شخص نے اپنی بیوی کو (ایک ہی مجلس میں) تین طلاقیں دیں۔ اب (ہمارا) کوئی شخص اس سے عقد و ازدواج کرنا چاہتا ہے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا: اس عورت کو اس کے حال پر چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے حیض آئے اور پھر جب پاک ہو جائے تو دو عادل گواہ ہمراہ لے کر اس کے شوہر کے پاس جائے۔ اور اس سے پوچھے کہ کیا تو نے فلانہ کو طلاق دے دی ہے؟ پس جب وہ کہے کہ ہاں (تو اسے طلاق تصور کیا جائے گا۔ اور یہاں سے عدت شروع ہوگی)۔ پھر اسے تین ماہ تک اپنی حالت پر چھوڑ دے۔ بعد ازاں اپنے لئے رشتہ طلب کرے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۱۔ فقہ جعفریہ (جو کہ در حقیقت فقہ محمدیہ ہے) کا یہ فیصلہ ہے کہ ایک مجلس میں صرف تین نہیں بلکہ اگر تین سو بار بھی طلاق دی جائے تو وہ ایک ہی متصور ہوتی ہے اور تین طہر گزرنے سے پہلے شوہر کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد قدرت ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ﴾ (القرآن) پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین حیات میں ایسا ہی ہوتا تھا اور مسلمانوں کی پہلی خلافت میں ایسا ہی ہوتا رہا...... حتیٰ کہ تیسری خلافت کے دو سال تک یہی طریقہ کار جاری رہا۔ اس کے بعد کسی خاص مصلحت کے تحت ان تین طلاقوں کو بائن قرار دے دیا گیا۔ (مسلم شریف)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۳۷

جو عورت ہنوز عدت کے اندر ہو اس کا صراحۃً رشتہ طلب کرنا حرام ہے ہاں کنایۃً ایسا کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں سوال کیا: ﴿وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ﴾ (ترجمہ: اللہ کو معلوم ہے کہ تم جلد ان کو یاد کرو گے (تو بے شک کرو) مگر ان سے کوئی خفیہ قول و قرار نہ کرو۔ سوا اس کے کہ مناسب طریقہ سے کوئی بات کرو۔ (اشارہ و کنایہ سے) اور جب تک مقررہ مدت پوری نہ ہو جائے۔ اس وقت تک عقد نکاح کا ارادہ بھی نہ کرو۔ اور خوب جان لو کہ خدا تمہارے دلوں کے اندر کی بات کو بھی خوب جانتا ہے) فرمایا: وعدۂ سرّی کا مطلب یہ ہے کہ مرد اس (عدت والی) عورت سے کہے کہ تیرا میرا وعدہ فلاں خاندان کا گھر ہے (وہاں اکٹھے ہوں گے)۔ اور اس سے مطالبہ یہ کرے کہ وہ اس سے سبقت نہ کرے......... عرض کیا کہ وہ قول معروف کیا ہے؟ (جس کی اجازت ہے؟) فرمایا: وہ یہ ہے کہ وہ (کنایۃً) سے حلال (نکاح) کی طلب ہے۔ مگر جب تک عدت گزر نہ جائے جب تک اس سے عقد نکاح کرنے کا عزم بالجزم ظاہر نہ کرے۔ (الفروع)

۲۔ علی بن حزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے قول خداوندی ﴿وَلَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر پوچھی۔ فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی عدت والی عورت سے کہے: تیرا میرا وعدہ فلاں خاندان کا گھر ہے۔ اس سے مراد وہاں بدکاری کرنا ہو۔ اور قول معروف سے مراد یہ ہے کہ حلال طریقہ پر نکاح کرنے کا اشارہ کرے..... مگر عدت ختم ہونے سے پہلے نکاح کی بات پکی نہ کرے۔ (ایضاً)

۳۔ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے قول معروف کی اس طرح تفسیر فرمائی کہ مرد عدت والی عورت سے یوں اشارۃً بات کرے کہ میں تم میں رغبت رکھتا ہوں۔ میں عورتوں کا احترام کرتا ہوں۔ مجھ سے سبقت نہ لے جانا۔ (ایضاً)

۴۔ تفسیر عیاشی میں قول معروف کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح تفسیر منقول ہے کہ اچھی اچھی باتیں کرکے عورت کو اپنی طرف (اشارۃً) رغبت دلائی جائے۔ مگر بے حیائی کی کوئی بات نہ کی جائے۔ (جیسے اپنی قوت مردانگی کا اظہار کرتے ہوئے) یہ کہے کہ میں اس طرح مجامعت کرتا ہوں وغیرہ۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد اس قسم کی کچھ حدیثیں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۸

اگر کوئی (باپ) اپنے بیٹے کو کنیز ھبہ کرے اور وہ بیٹا اس سے مباشرت کرے اور بعد ازاں وہ کنیز دعویٰ کرے کہ اس کے باپ نے اس سے مباشرت کی تھی تو اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عثمان بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک آدمی کی ام ولد کنیز کی طرف سے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ ایک شخص کے باپ نے اسے کنیز ھبہ کی اور اس کے ہاں اس سے کئی اولادیں بھی ہوئیں..... بعد ازاں اس نے دعویٰ کیا کہ تمہارے باپ نے مجھے ھبہ کرنے سے پہلے مجھ سے مقاربت کی تھی (لہٰذا میں تم پر حرام ہوں)۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا جن کے خط کو میں پہچانتا ہوں کہ اس دعویٰ میں اس کی تصدیق نہ کی جائے۔ وہ ان کی بدخلقی کی وجہ سے راہِ فرار اختیار کر رہی ہے۔ (الفروع)

۲۔ قرب الاسناد میں بھی یہ روایت اسی اسناد سے اسی طرح مروی ہے۔ ہاں البتہ اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ جب امام علیہ السلام کا یہ جواب اس کنیز تک پہنچایا گیا۔ تو اس نے اقرار کیا کہ امام علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے: بخدا میں صرف اس شخص کی بدخلقی کی وجہ سے اس سے فرار کرنا چاہتی تھی۔ (قرب الاسناد)

باب ۳۹

تربیت کرنے والی دایہ سے اور اس کی بیٹی سے شادی کرنا مکروہ ہے۔ مگر حرام نہیں ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جابر بن یزید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک بچہ (بڑا ہو کر) اپنی دایہ سے نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ ہی اس کی بیٹی سے۔ کیونکہ وہ تو بمنزلہ اس کی ماں کے ہے۔ (کتب اربعہ)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ ممانعت کراہت پر محمول ہے جبکہ دایہ نے اس کے جنم میں مدد دینے کے علاوہ اس کی تربیت بھی کی ہے اور مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہاں یہ احتمال بھی ہے کہ اسے اس صورت پر محمول کیا جائے کہ جب دایہ نے دودھ پلایا ہو۔ جیسا کہ درج ذیل روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ معاویہ بن عمار کی روایت میں یوں وارد ہے کہ اگر دایہ صرف بچہ کو جنم دلوا کر چلتی بنے تو اس قسم کی دایہ تو بہت ہیں (ان سے تو نکاح ہو سکتا ہے) لیکن اگر وہ بچہ جنوانے میں مدد دینے کے

علاوہ اس کی تربیت بھی کرے (جس میں دودھ پلانا بھی شامل ہے) تو پھر وہ اس (بچہ) پر حرام ہو جائے گی۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا کوئی شخص اپنی دایہ سے تزویج کر سکتا ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ! خدا نے تو اسے اس پر حرام قرار نہیں دیا (پھر کون حرام قرار دیتا ہے؟)۔ (التہذیب، الاستبصار)

۴۔ ابراہیم بن عبدالحمید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو دایہ بچہ کو جنم دلوائے آیا وہ (بڑا ہو کر) اس سے تزویج کر سکتا ہے؟ فرمایا: اگر اس نے صرف اس کی پیدائش میں ایک بار یا دو تین بار مدد کی ہے اس سے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن اگر اس نے دایہ کے فرائض بھی انجام دیئے ہوں اور پھر اس کی تربیت اور کفالت بھی کی ہو تو پھر میں اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو (دوسری روایت کے مطابق فرمایا) اپنے دوستوں کو اس کی ممانعت کرتا ہوں۔ (ایضاً)

باب ۴۰

اولاد فاطمہ (زہراء) علیہا السلام میں سے دو سیدانیوں کے (ایک شخص کے عقد میں) جمع کرنے کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن ابی عمیر سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہے کہ اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہا میں سے دو سیدانیوں کو (اپنے حبالۂ عقد میں) جمع کرے۔ کیونکہ یہ بات ان (مخدومہ) تک پہنچتی ہے۔ اور ان پر بہت شاق گزرتی ہے۔ راوی نے عرض کیا: کیا یہ بات ان تک پہنچتی ہے؟ فرمایا: ہاں خدا کی قسم۔ (التہذیب، علل الشرائع)

باب ۴۱

جس عورت کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جائے اس سے نکاح کرنا تو جائز ہے مگر مدت نفاس ختم ہونے سے پہلے اس سے مباشرت کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب کسی (مطلقہ) عورت کا وضع حمل ہو جائے تو وہ نفاس سے پاک

ہونے سے پہلے تزویج کر سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ مگر اس کے شوہر کے لئے اس کے پاک ہونے سے پہلے اس سے مقاربت کرنا جائز نہیں ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص نے ایام نفاس میں ایک عورت سے شادی کی تھی تو حضرت امیر علیہ السلام نے اس پر حد جاری کی تھی۔ (التہذیب، الاستبصار)

(چونکہ بظاہر یہ روایت سابقہ ضابطہ کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ احتمال ہے کہ جناب نے اس شخص پر ایام نفاس میں مباشرت کرنے پر حد جاری کی ہو۔ نہ کہ ایام نفاس میں شادی کرنے پر...... اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد وہ عورت ہو جس کا خاوند مر چکا ہے۔ کیونکہ اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ لہٰذا اگر اس سے پہلے اس کا وضع حمل ہو جائے تو تب بھی وہ عدت میں بھی جائے گی۔ اور اس سے نکاح کرنا باطل ہوگا۔ (اور مباشرت پر حد جاری کی جائے گی۔ واللہ العالم)۔

باب ۴۲

کسی شخص کا اس عورت کے ساتھ شادی کرنا مکروہ ہے جو اس کے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کے ہاں اس کی ماں کی سوکن رہ چکی ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ میں کسی مسلمان شخص کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس عورت سے شادی کرے جو اس کے باپ کے سوا کسی اور شخص کے ہاں اس کی ماں کی سوکن رہ چکی ہو۔ (التہذیب، الفقیہ)

باب ۴۳

بیمار کے لئے اپنی زوجہ کو طلاق دینا مکروہ ہے۔ ہاں عقد و ازدواج کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لہٰذا اگر تزویج کرکے دخول بھی کرے تو نافذ ورنہ اس کا نکاح باطل متصور ہوگا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بیمار کو طلاق نہیں دینی چاہیے (تاکہ اس کی موت کی صورت میں اس کی بیوی کی حق تلفی نہ ہو)...... ہاں البتہ وہ تزویج کر سکتا ہے۔ پس اگر وہ تزویج کرے اور دخول بھی تو پھر تو اس کا نکاح نافذ العمل ہوگا۔ اور اگر مرتے دم تک مباشرت نہ کر سکے تو پھر اس کا نکاح باطل متصور ہوگا اور عورت کے لئے نہ حق مہر ہوگا اور نہ

میراث۔(التہذیب، الاستبصار)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مرض الموت میں اپنے پڑوسی کی بیٹی سے تزویج کرتا ہے آیا اس کا نکاح جائز (نافذ) ہے؟ فرمایا: ہاں۔(ایضاً)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب نکاح کے بعد دخول بھی کرے تب تو یہ نکاح نافذ العمل ہے..... مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی موت تک جائز ہے اور وہ اس عورت سے مباشرت کر سکتا ہے۔ ہاں البتہ اگر دخول کے بغیر مر گیا تو (سابقہ روایت کے مطابق) اس کا نکاح باطل متصور ہوگا۔

باب ۴۴

گم شدہ شخص کی زوجہ کا حکم؟ اور یہ کہ اس کے لئے کب شادی کرنا جائز ہے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں جس کا شوہر گم ہو جائے۔ فرمایا ہے کہ وہ اس وقت تک دوسری جگہ عقد ازدواج نہیں کر سکتی جب تک اسے اپنے شوہر کے مر جانے یا طلاق دینے یا اہل شرک سے ملحق ہو جانے (یعنی کافر و مشرک ہو جانے) کی (باضابطہ) اطلاع نہ مل جائے۔(التہذیب)

۲۔ سماعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس کا شوہر گم ہو جائے؟ فرمایا: اگر اسے علم ہو کہ اس کا شوہر فلاں علاقہ میں ہے تو پھر تو وہ اس کا اس وقت تک برابر انتظار کرے گی جب تک اسے اس کی موت کی یا طلاق دینے کی (معتبر) اطلاع نہ مل جائے۔ اور اگر اسے کوئی علم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے (اور نہ یہ علم ہو کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے) کیونکہ نہ اس کے پاس کوئی خط آئے اور نہ کوئی اطلاع۔ تو اس صورت میں وہ امام (یا زمانہ غیبت کبریٰ میں کسی نائب امام) کے پاس جائے گی (اور صورت حال سے انہیں آگاہ کرے گی) اور وہ اسے چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیں گے اور خود اس کو تلاش بھی کریں گے۔ پس اگر اس دوران اس کی کوئی اطلاع نہ ملی یہاں تک کہ چار سال گزر گئے تو وہ اس عورت کو حکم دیں گے اور وہ عدت وفات یعنی چار ماہ اور دس دن گزارے گی اور بعد ازاں وہ شوہروں کے لئے حلال ہو جائے گی۔ پس اگر عدت گزرنے کے بعد اس کا شوہر آ گیا تو پھر رجوع نہیں کر سکے گا (مگر یہ کہ عقد جدید کرے) اور اگر اس اثنا میں

آ گیا تو رجوع کر سکتا ہے (اور وہ اس کی زوجہ ہی متصور ہوگی)۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب المواریث اور باب الطلاق میں آئیں گی[1] (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۴۵

آزاد آدمی کے لئے کنیز سے دائمی نکاح کرنا مکروہ ہے مگر اس صورت میں کہ جب آزاد عورت سے شادی کرنے کی سکت نہ ہو۔ اور گناہ میں واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک (آزاد) شخص کنیز سے نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ مگر یہ کہ اضطرار ہو۔ (الفروع)

۲۔ یونس بن عبدالرحمٰن ائمہ علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک مالدار مسلمان کو کسی کنیز سے شادی نہیں کرنا چاہیے مگر یہ کہ اسے آزاد عورت دستیاب نہ ہو۔ (ایضاً)

۳۔ ابن بکیر بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آج کل اگر کوئی آزاد آدمی کسی کنیز سے عقد ازدواج کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ﴿وَ مَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا﴾ (جو شخص حق مہر ادا کرنے کی سکت نہ رکھتا ہو تو وہ کنیز سے شادی کرے) اس وقت کے لئے تھا جبکہ آزاد عورت کا حق مہر زیادہ ہوتا تھا مگر آج کل تو دونوں کا زر مہر برابر ہے یا آزاد کا کم ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد آئندہ ابواب میں (بالخصوص باب ۸۵ از نکاح عبید، باب ۴۶ از ابواب متعہ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

---

[1] مزید احتیاط کا تقاضا یہ ہے: حاکم شرع چار سال کی تلاش کے بعد شوہر کی طرف سے صیغہ طلاق بھی جاری کردے اور پھر عدت وفات گزارنے کا حکم دے تاکہ ہر طرح عورت فارغ ہو جائے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۴۶

آزاد عورت کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کنیز سے شادی کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں البتہ کنیز کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر آزاد عورت سے تزویج جائز ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کنیز کی موجودگی میں آزاد عورت سے تزویج کی جا سکتی ہے۔ مگر آزاد عورت کی موجودگی میں کنیز سے نہیں کی جا سکتی اور جو شخص آزاد عورت کی موجودگی میں کنیز سے تزویج کرے تو اس کا نکاح باطل ہے۔

(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں کہ جب آزاد عورت پتہ چلنے کے بعد اجازت دینے سے انکار کر دے۔

۲۔ ابوبصیر کی روایت جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے وہ بھی بالکل اسی طرح ہے ہاں اس میں یہ اضافہ موجود ہے کہ فرمایا: جب تمہارے ہاں آزاد اور کنیز جمع ہو جائیں تو آزاد کے لئے دو دن اور کنیز کے لئے ایک دن ہوگا۔ اور مالک کی اجازت کے بغیر کسی کی کنیز سے نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کنیز کی موجودگی میں آزاد عورت سے نکاح کیا جا سکتا ہے مگر آزاد عورت کی موجودگی میں کنیز سے، نصرانیہ اور یہودیہ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اور جو ایسا کرے گا اس کا نکاح باطل ہوگا (جبکہ آزاد اجازت نہ دے)۔

(التہذیب، الاستبصار)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کنیز کی موجودگی میں کنواری سے نکاح ہو سکتا ہے مگر آزاد عورت کی موجودگی میں کنیز سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ ہاں البتہ کنیز کی موجودگی میں آزاد سے نکاح ہو سکتا ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (یہاں باب ۴۷ میں اور) باب المتعہ (نمبر ۱۵ و ۱۶) اور نکاح الاماء وغیرہ میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۷

اس شخص کا حکم جو کنیز کی موجودگی میں آزاد عورت سے تزویج کرے اور اس کا حکم جو آزاد عورت کی موجودگی میں کنیز سے نکاح کرے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود یحییٰ بن ازرق سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی زوجیت میں کنیز موجود تھی اور اس نے بتائے بغیر ایک آزاد عورت سے شادی کر لی تو؟ فرمایا: یہ اس آزاد عورت کی مرضی پر منحصر ہے چاہے تو اس کے پاس رہے اور چاہے تو نہ رہے (اور میکے چلی جائے)۔ راوی نے عرض کیا: جو حق مہر لے چکی ہے وہ بھی ساتھ لے جائے؟ فرمایا: ہاں یہ اس سے تمتع کا معاوضہ ہے۔ (التہذیب، النوادر)

۲۔ حذیفہ بن منصور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر ایک شخص اپنی آزاد بیوی سے اجازت حاصل کئے بغیر ایک کنیز سے شادی کر لے تو؟ فرمایا: ان کے درمیان علیٰحدگی کرائی جائے گی۔ عرض کیا: آیا اس پر کچھ تعزیر بھی لگائی جائے گی؟ فرمایا: ہاں اسے ذلیل کر کے ساڑھے بارہ[1] کوڑے لگائے جائیں گے جو کہ زانی کی حد کا آٹھواں حصہ ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ سماعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے آزاد عورت کی موجودگی میں (اس کی اجازت کے بغیر) کنیز سے نکاح کیا تو؟ فرمایا: آزاد عورت اگر چاہے تو کنیز کے ساتھ ٹھہری رہے اور اگر چاہے تو اپنے میکے چلی جائے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر وہ قیام پر راضی نہ ہو اور اپنے میکے چلی جائے تو کیا اس کے شوہر کو اس پر (جبر کرنے کا) کوئی حق ہے؟ فرمایا: جب علم ہونے کے بعد وہ اس پر راضی نہ ہو تو پھر اسے کوئی حق نہیں ہے۔ عرض کیا: کیا اس کا (ناراض ہو کر) اپنے میکے چلا جانا اس کی طلاق متصور ہوگی (کہ اس نے اپنا نکاح فسخ کر دیا)؟ فرمایا: ہاں۔ جب وہ اس (شوہر) کے گھر سے چلی جائے تو تین ماہ یا تین طہر عدت گزارے گی۔ اور بعد ازاں اگر چاہے تو (دوسری جگہ) عقد کر سکتی ہے۔ (التہذیب، الفروع، النوادر)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۶ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد مسلمان عورت کی موجودگی میں یہودیہ سے عقد کرنے والے باب وغیرہ میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] آدھا کوڑا لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ کوڑے کو وسط سے پکڑ کر مارا جائے گا۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۴۸

اس شخص کا حکم جو ایک ہی صیغۂ عقد سے آزاد اور کنیز سے نکاح کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے ایک آزاد عورت اور دو کنیزوں سے ایک ہی صیغۂ عقد کے ساتھ نکاح پڑھایا تو؟ فرمایا: جہاں تک آزاد عورت کا تعلق ہے تو اس کا نکاح تو واقع ہو گیا اور اگر اس کا کچھ حق مہر مقرر کیا تھا تو وہ اس کی مستحق ہے اور جہاں تک کنیزوں کا تعلق ہے تو ان کا نکاح آزاد عورت کے عقد کے ضمن میں باطل ہے لہٰذا اس (شوہر) اور ان کے درمیان علیحدگی کی جائے گی۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس مقصد کے بعض حصہ پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ و ۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۱ میں اور ۴۵ و ۴۶ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۹

اس صورت کا حکم کہ جب دو شخص دو الگ الگ عورتوں سے شادی کریں مگر (غلطی سے) ان کی بیویاں تبدیل ہو جائیں اور وہ دخول بھی کر لیں؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ دو شخصوں نے دو عورتوں سے شادی کی مگر (غلطی سے) اس کی عورت اس کے پاس اور اس کی بیوی اس کے پاس پہنچ گئی۔ (اور دخول بھی کیا) تو؟ فرمایا: (یہ وطی بالشبہ ہے جو جائز ہے البتہ) یہ عورت اس سے اور وہ اس سے عدت (ایک حیض) گزارے گی اور پھر ہر عورت اپنے شوہر کے پاس لوٹ جائے گی۔ (الفقیہ)

۲۔ جمیل بن صالح بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ دو (کنیز) بہنیں دو بھائیوں کو ہدیہ کی گئیں۔ مگر (غلطی سے) وہ دونوں عورتیں تبدیل ہو گئیں۔ تو؟ فرمایا: ہر شخص (بھائی) اس عورت کا حق مہر ادا کرے گا جس سے اس نے مباشرت کی ہے۔ اور اگر ان عورتوں کے ولی نے عمداً ایسا کیا ہے تو پھر وہ خود زرِ مہر ادا کرے گا۔ اور عدت گزرنے تک کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا۔ البتہ عدت کے بعد ہر عورت اسی سابقہ نکاح کی بنا پر اپنے شوہر کے پاس لوٹائی جائے گی۔ عرض کیا گیا کہ اگر عدت گزرنے سے پہلے ہی دونوں

عورتیں انتقال کر جائیں تو؟ فرمایا: ان کے شوہر ان کے (میکے والے) وارثوں سے نصف حق مہر واپس لیں گے (کیونکہ ہنوز انہوں نے اپنی بیویوں سے دخول نہیں کیا تھا لہٰذا وہ نصف مہر کی مستحق تھیں)۔ اور پھر یہ شوہر ان کے وارث ہوں گے۔ عرض کیا گیا کہ اگر عدت کے دوران ان کے شوہر مر جائیں تو؟ فرمایا: یہ دونوں اپنے شوہروں کی وارث بنیں گی اور نصف حق مہر کی بھی مستحق ہوں گی۔ اور پہلی عدت (استبراء) ختم کرنے کے بعد عدت وفات گزاریں گی۔ (الفقیہ، المقنع، الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد عیب اور تدلیس والے باب (نمبر ۹) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۰

انسان کی اپنی کنیز سے مقاربت حرام ہے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو یا وہ عدت کے اندر ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود مسعدہ بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دس قسم کی کنیزیں حرام ہیں۔ ماں اور بیٹی میں جمع حرام ہے۔ (تا آنکہ فرمایا) تمہاری کنیز جس کا شوہر موجود ہو۔ اور تمہاری وہ کنیز جو (دوسرے کی) عدت میں ہو۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۱ و ۲۹ میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد نکاح الاماء (باب ۴۴) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵۱

(مال کی طرح) نکاح میں وراثت نہیں چلتی اور نکاح شغار جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب علی بن ابراہیم قمی اپنی تفسیر میں باسناد خود ابوالجارود سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے آیت مبارکہ ﴿لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا﴾ (تمہارے لئے روا نہیں ہے کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بنو)۔ کی تفسیر میں فرمایا کہ زمانہ جاہلیت اور ابتداء اسلام میں عربوں کا دستور تھا کہ جب کسی کا قریبی رشتہ دار اپنی بیوی چھوڑ کر مر جاتا تھا تو اس کا قریبی رشتہ دار اس عورت پر اپنا کپڑا ڈال دیتا تھا جس سے وہ اس کا وارث بن جاتا تھا جس طرح اس کے مال کا وارث بنتا تھا۔ یہاں تک کہ ابوقیس بن اسلت کا انتقال ہوگیا اور اس کے بیٹے محسن نے اس کی بیوہ پر اپنا کپڑا ڈال دیا پس وہ اس کے نکاح کا وارث بن گیا (مگر

اسے لٹکا دیا۔ نہ اسے خرچہ دیتا نہ فریضۂ زوجیت ادا کرتا۔ چنانچہ اس عورت نے بارگاہِ رسالتؐ میں اپنی حقیقت حال بیان کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو اپنے میکے چلی جا۔ جب اس بارے میں کوئی حکم نازل ہوا تو تجھے آگاہ کروں گا)۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ...... الآیۃ﴾ (باپ دادا کی منکوحہ بیویوں سے نکاح نہ کرو...... کہ یہ بہت بڑی بے حیائی کی بات ہے)۔ چنانچہ وہ عورت مستقل طور پر اپنے میکے چلی گئی۔ فرمایا: مدینہ میں ایسی کئی عورتیں تھیں جن کے شوہروں کے مرنے کے بعد ان کے شوہروں کے رشتہ داران کے نکاحوں کے وارث بن گئے تھے۔ گو کہ وہ ان کے بیٹے نہ تھے۔ اس سلسلہ میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا﴾ (اے ایمان والو تمہارے لئے حلال نہیں ہے کہ تم جبراً عورتوں کے (ان کے نکاح کے) وارث بنو)۔ (تفسیر قمی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ (عنوان میں مذکور دوسرے مسئلہ کے حکم پر) دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۷ از عقد نکاح میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۲

اس کنیز کا حکم جس کا افضا[1] ہو جائے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن احمد بن یحییٰ کی نوادر الحکمۃ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس کی بیوی نے انگلی سے کنیز کا افضا کر دیا تھا...... فرمایا کہ کنیز کی صحیح اور معیب ہونے کی صورت میں قیمت لگائی جائے گی۔ اور وہ اس پر تاوان ادا کرے گی۔ اور مالک کو مجبور کیا جائے گا کہ اسے اپنے پاس رکھے کیونکہ وہ اب دوسرے مردوں کے قابل تو رہی نہیں ہے۔ (الفقیہ)

[1] جس میں عورت کے پیشاب اور حیض یا حیض اور پاخانہ کا راستہ ایک ہو جاتا ہے۔ (قوانین الشریعہ)

جو عورتیں عدد کے پورا ہونے کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں انکے ابواب

(اس سلسلہ میں کل ۱۲ اباب ہیں)

باب ۱

ایک آزاد آدمی کے لئے چار آزاد عورتوں سے عقد دائمی کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عثمان بن عیسیٰ سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: غیرت صرف مرد کیلئے حلال ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت کیلئے اپنے شوہر کے سوا ہر شخص حرام ہے۔ مگر مرد کے لئے چار عورتیں حلال ہیں۔ خدا اس سے اجل و اکرم ہے کہ عورتوں کو غیرت میں مبتلا بھی کرے اور پھر تین عورتوں کو حلال بھی کرے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن سنان سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنجناب نے ان کے مکتوب کے جواب میں مرد کیلئے چار عورتوں سے نکاح کرنے اور عورت کیلئے صرف ایک مرد سے نکاح کرنے کی علت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب کوئی شخص چار عورتوں سے نکاح کرے تو اولاد تو پھر بھی اسی کی طرف منسوب ہوگی۔ لیکن اگر کسی عورت کے دو یا دو سے زائد شوہر ہوں تو اولاد کس کی طرف منسوب ہوگی؟ اور اس طرح نسب، وراثت اور جان پہچان ختم ہو جائے گی اور خراب و برباد۔ اور اس کی علت کہ غلام صرف دو عورتوں سے شادی کر سکتا ہے ایک تو یہ ہے کہ غلام آزاد کا نصف ہے لہٰذا وہ نکاح و طلاق میں بھی نصف ہوگا اور دوسری علت یہ ہے کہ غلام نہ اپنا مالک ہے اور نہ اپنے مال و منال کا بلکہ اس کے نان و نفقہ کا کفیل اس کا آقا ہوتا ہے لہٰذا اس طرح اسکا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ اور تیسری علت یہ ہے کہ آزاد اور غلام میں فرق برقرار رہے اور چوتھی علت یہ ہے کہ اس کی مصروفیت کو کم کیا جائے تا کہ اپنے آقا کی خدمت کر سکے۔ (علل الشرائع، عیون الاخبار)

۳۔ جناب شیخ فضل بن الحسن الطبرسی اپنی تفسیر مجمع البیان میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کسی مرد کیلئے (بیک وقت) چار عورتوں سے زیادہ میں اپنا پانی (منی) ڈالنا حلال نہیں ہے۔ (تفسیر مجمع البیان)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (مقدمات نکاح میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئندہ ابواب میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

کسی آزاد آدمی کے لئے چار آزاد عورتوں سے زیادہ کا عقد دائمی میں اور دو کنیزوں سے زیادہ منجملہ چار کے جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین اور محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کے پاس چار عورتیں موجود ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دے تو اس وقت تک پانچویں عورت سے شادی نہ کرے جب تک مطلقہ کی عدت پوری نہ ہو جائے۔ اور فرمایا: اپنا پانی پانچ عورتوں میں نہ ڈالے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے نکاح میں نصرانی عورت موجود ہے آیا وہ اس کی موجودگی میں یہودیہ سے نکاح کر سکتا ہے؟ فرمایا: اہل کتاب امام کی ملکیت ہیں۔ اور وہ ہم نے تمہارے لئے حلال قرار دے دی ہیں۔ لہٰذا اس ازدواج میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عرض کیا: آیا وہ ان دو کی موجودگی میں ایک کنیز سے بھی شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: تین کنیزوں سے شادی کرنا مناسب نہیں ہے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود فضل بن شاذان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے مامون (عباسی) کے نام خط میں لکھا کہ چار آزاد عورتوں سے زیادہ کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

(عیون الاخبار، الخصال، تحف العقول)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳ و ۴ و ۵ و ۶ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

جس شخص کے پاس چار بیویاں موجود ہوں اور ان میں سے ایک کو طلاق رجعی دے دے تو جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے تب تک اس کے لئے پانچویں عورت سے شادی کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر کرے تو نکاح باطل ہوگا۔ لیکن اگر (چار میں سے) کوئی مر جائے یا طلاق بائن دے دے تو پھر پانچویں سے نکاح کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد

باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جس شخص کے پاس چار بیویاں موجود ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دے اور اس کی عدت مکمل ہونے سے پہلے اور (پانچویں) عورت سے نکاح کرے۔ تو وہ اسے اس کے اہل (میکے) چھوڑ آئے۔ یہاں تک کہ پہلی مطلقہ اپنی عدت پوری کر لے۔ اور اگر اس دوسری سے دخول کیا تھا تو وہ عدت بھی گزارے گی۔ اور حق مہر بھی (پورا) وصول کرے گی۔ اور اگر اس سے دخول نہیں کیا تھا تو پھر عدت واجب نہیں ہے (بہر حال اس کا نکاح باطل ہے) اس کے گھر والے چاہیں تو اس کی دوسری جگہ شادی کر دیں اور نہ چاہیں تو نہ کریں۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ محمد بن احمد بن مطہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ میں نے چار عورتوں سے تزویج کی۔ جن کے نام میں نے نہیں پوچھے۔ پھر چاہا کہ ان میں سے ایک کو طلاق دے کر اس کی جگہ ایک اور عورت سے شادی کروں تو کس طرح کروں؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا ان میں سے (جسے طلاق دینا چاہتے ہو) اس کی کوئی علامت دیکھو اور پھر گواہوں کے روبرو یوں کہو کہ میری جس بیوی میں فلاں علامت پائی ہے ہو وہی طالق ہے پھر جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو اس کی جگہ اور عورت سے تزویج کر سکتے ہو۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے کہ جس کے پاس چار عورتیں ہوں اور ایک کو طلاق دے دے تو جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے وہ پانچویں سے شادی نہیں کر سکتا۔ راوی نے کہا: اگرچہ اس سے متعہ کیا ہوا ہو تب بھی عدت کے بعد کرے؟ فرمایا: ہاں اگرچہ متعہ کیا ہوا ہو۔ (التہذیب)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ متعہ میں اس کی عدت گزارنے کا انتظار کرنا (صرف استحباب پر مبنی ہے) اور اس سے پہلے کسی اور عورت سے عقد کرنا کراہت پر محمول ہے۔

۴۔ ایک اور روایت میں جو بروایت عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: اس میں اسی مسئلہ میں کہ جب چار بیویوں والا شخص ایک بیوی کو طلاق دے تو جب تک اس مطلقہ کی عدت نہ گزر جائے پانچویں سے شادی نہیں کر سکتا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اگر چار میں سے ایک مر جائے تو جب تک اس کی عدت کے دن یعنی چار ماہ اور دس دن نہ گزر جائے تب تک وہ پانچویں سے عقد نکاح نہیں کر سکتا۔ (ایضاً)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے استحباب پر محمول کیا ہے۔ ورنہ اس سلسلہ میں شوہر کو چار ماہ دس دن کی مدت کا انتظار کرنا بالاتفاق ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اسی وقت کر سکتا ہے جیسا کہ اس کے بعد والی روایت میں جو قرب الاسناد

کے حوالہ سے مروی ہے۔ اس میں یہ صراحت موجود ہے۔ اسی طرح اگر مطلقہ غیر مدخولہ ہو تب بھی اس کی عدت کے ایام گزرنے کا انتظار ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی عدت ہی نہیں ہے۔ جیسا کہ سنان بن طریف کی روایت از حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میں اس کی صراحت موجود ہے جسے حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ و حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے۔

۵۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیریؒ) باسنادِ خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی چار بیویاں ہیں اور ان میں سے ایک مر جاتی ہے۔ آیا اس کی عدت وفات کے ایام (جو شوہر کی موت پر اسے گزارنے پڑتے ہیں یعنی چار ماہ دس دن) کے اندر کسی اور عورت سے عقد کر سکتا ہے؟ فرمایا: جب مر جائے تو جب چاہے عقد کر سکتا ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ از عقد نکاح، یہاں باب ۲ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ از موار یث میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

جو شخص ایک ہی صیغۂ عقد میں پانچ عورتوں سے نکاح کرے اس پر واجب ہے کہ ایک کو فارغ کر دے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی شخص ایک ہی صیغۂ عقد میں پانچ عورتوں سے نکاح کرے تو؟ فرمایا: ان میں سے جس ایک کو چاہے فارغ کر کے باقی چار کو اپنے پاس رکھ لے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۵ ما یحرم بالمصاہرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)

باب ۵

اس شخص کا حکم جس کے پاس تین بیویاں موجود ہوں اور بعد ازاں ایک ہی صیغہ میں دو عورتوں سے عقد نکاح کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث موجود ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عنبسہ بن مصعب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی تین بیویاں موجود تھیں پھر ایک ہی صیغۂ عقد کے ساتھ دو

اور عورتوں سے نکاح کر لیا۔ اور ان میں سے ایک کے ساتھ مباشرت بھی کی۔ اور پھر مر گیا تو؟ فرمایا: اگر اس نے ان دو میں سے اس عورت کے ساتھ مباشرت کی تھی جس کا نام نکاح کرتے وقت پہلے لیا تھا تو اس کا نکاح نافذ ہے اور وہ میراث حاصل کرے گی اور عدت وفات بھی گزارے گی۔ (اور دوسری کا باطل) اور اگر یہ مباشرت اس عورت سے کی ہے کہ جس کا نام نکاح کے وقت دوسرے نمبر پر لیا گیا تھا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ اور اسے کوئی میراث نہیں ملے گی (مگر دخول کی وجہ سے) اس پر عدت گزارنا لازم ہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

(اور جو حق مہر لے چکی ہے۔ وہ اسی کا مال متصور ہوگا۔ کیونکہ اس سے دخول واقع ہوا ہے)۔ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۶

جب کوئی کافر اسلام لے آئے اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں ہوں تو اس پر واجب ہے کہ جو چار سے زائد ہیں ان سے علیٰحدگی اختیار کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عقبہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک مجوسی مسلمان ہوا ہے اور اس کے پاس سات بیویاں موجود ہیں۔ اور وہ بھی اس کے ساتھ اسلام لائی ہیں۔ اب وہ کیا کرے؟ فرمایا: چار کو رکھ کر باقی تین کو آزاد کر دے۔

(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۷

کسی عورت کے لئے دو شوہروں سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی ایک کی عدت میں دوسرے سے عقد کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سعد الجلاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: خدا نے غیرت صرف مردوں کے لئے جائز قرار دی ہے۔ کیونکہ ان کے لئے چار (آزاد) عورتیں اور مملوکہ کنیزیں حلال قرار دی ہیں۔ مگر عورت کے لئے صرف ایک شوہر حلال قرار دیا ہے۔ پس اگر وہ اس کے علاوہ کسی اور کا ارادہ کرے گی تو عنداللہ زنا کار شمار ہوگی۔ (الفروع، علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مقدمات نکاح (باب ۷۸) اور مصاحرہ (باب ۱۶ و ۱۷) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۸ از ابواب حتعہ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸

غلام کے لئے بیک وقت دو آزاد عورتوں یا چار کنیزوں سے زیادہ سے عقد نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی غلام چار آزاد عورتوں سے تزویج کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ ہاں البتہ دو آزاد عورتوں سے یا اگر چاہے تو چار کنیزوں سے کر سکتا ہے۔(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مملوک غلام دو آزاد عورتوں سے زیادہ کو بیک وقت نہیں رکھ سکتا۔(التہذیب)

۳۔ عبداللہ بن جعفرؒ باسناد خود حسین بن علوان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ غلام دو عورتوں سے زیادہ سے تزویج نہ کرے۔(قرب الاسناد)

باب ۹

جب آقا اجازت دے دے تو غلام جس قدر چاہے کنیزیں رکھ سکتا ہے اور اس کی مقرر کردہ حد سے تجاوز نہیں کر سکتا۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ مالک کے لئے کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر وہ اپنے غلام کو اجازت دے دے کہ وہ اپنے مال سے ایک یا کئی کنیزیں خرید کر ان سے مقاربت کرے۔ اور اس کی کنیزیں بھی (اس کی اجازت سے) اس کے لئے حلال ہیں۔(الفروع)

۲۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر مالک اپنے غلام کو اجازت دے دے کہ وہ (غلام) اپنے مال سے (اپنے لئے) ایک، دو، تین (یا جس قدر چاہے) کنیزیں خریدے تو؟ فرمایا: جس قدر وہ حد مقرر کرے اس سے تجاوز نہ کرے۔(اور اگر اجازت مطلقہ ہے تو پھر جس قدر وہ

چاہے خرید سکتا ہے جیسا کہ اس کے بعد والی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے)۔(الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۴۲ از نکاح عبید) میں اس قسم کی کچھ حدیثیں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

اگر چہ آدمی کے پاس چار آزاد عورتیں موجود ہوں تاہم وہ جس قدر چاہے متعہ والی اور کنیزیں رکھ سکتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے پوچھا کہ کس قدر عورتوں سے متعہ جائز ہے؟ فرمایا: جس قدر چاہو۔(الفروع)

۲۔ عمر بن اذینہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ (بیک وقت) کس قدر عورتوں سے متعہ جائز ہے؟ فرمایا: وہ بمنزلہ کنیزوں کے ہیں۔[1] (کوئی تعداد مقرر نہیں ہے یہ صرف ضرورت پر منحصر ہے)۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۴ از متعہ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئیں گی اور کچھ ایسی بھی آئیں گی جو بظاہر اس کے منافی ہیں اور ہم وہاں ان کی وجہ بیان کریں گے۔

باب ۱۱

جب کسی آزاد عورت کو تین طلاقیں دی جائیں تو اس کے بعد وہ اس وقت تک اس طلاق دینے والے پر حلال نہیں ہوتی جب تک کسی اور شوہر سے نکاح نہ کرے اور جس عورت کو نو بار طلاق عدی دی جائے تو اس کے بعد وہ اس شخص پر حرام مؤبد ہو جاتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جب وہ (مطلقہ) عورت تیسرے حیض سے پاک ہو تو دو (۲) گواہوں کے روبرو اسے تیسری بار طلاق دے۔ تو اس کی طلاق بائن ہو جائے گی اور وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک کسی اور شوہر سے شادی نہیں کرے گی۔(الفروع، التہذیب)

---

[1] جب یہ بات طے ہے کہ متعہ زناکاری کی روک تھام کے لئے مشروع ہوا ہے تو پھر اس بات کا انحصار کہ کتنی عورتوں سے کیا جائے اپنی ضرورت کے پورا ہونے پر ہے۔ ایک سے ضرورت پوری ہو یا چار سے؟ اگر سرے سے ضرورت ہی نہ ہو تو پھر متعہ کرنے کی ممانعت بھی وارد ہوئی ہے جیسا کہ اس کی تفصیل باب المتعہ میں آئے گی انشاء اللہ۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے (تین بار) اور اب وہ کسی اور شوہر (محلّل) سے نکاح کرے بعد ازاں پہلے شوہر سے شادی کرے اور وہ پھر اسے (تین بار بدستور سابق) طلاق دے اور وہ پھر (دوسری بار) ایک اور شخص (محلل) سے شادی کرے اور اس کی طلاق کے بعد پھر پہلے شخص سے عقد کرے اور پھر وہ (اسے حسب سابق تین بار) طلاق دے تو اب تیسری بار (جو دراصل نویں بار ہے) کے بعد اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ (التہذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نو بار طلاق پر محمول ہے (جس طرح ہم نے بین السطور ترجمہ کیا ہے) اور اس مسئلہ کی پوری وضاحت باب الطلاق میں کی جائے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

باب ۱۲

جب کسی (شادی شدہ) کنیز کو دو بار طلاق دی جائے تو وہ شوہر پر اس وقت تک حرام ہو جاتی ہے جب تک کسی دوسرے شخص (محلل) سے نکاح نہ کرے اگرچہ آزاد آدمی کے حبالۂ عقد میں ہو۔ اور آزاد عورت اس طرح حرام نہیں ہوتی جب تک اسے تین طلاقیں نہ دی جائیں اگرچہ کسی غلام کے عقد میں ہو۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آزاد مرد کی زوجیت میں کنیز ہے یا ایک غلام کی زوجیت میں آزاد عورت ان کی طلاق اور عدت کس قدر ہے؟ فرمایا: طلاق کے بارے میں سنت یہ ہے کہ آزاد عورت کی طلاق تین بار ہے اور عدت تین طہر۔ اور اگر آزاد شخص کی زوجیت میں کنیز ہو تو اس کی طلاق دو بار ہے۔ اور عدت دو طہر۔ (الفروع)

۲۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسناد خود حماد بن عیسیٰ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آزاد عورت کو طلاقیں تین دی جائیں گی۔ اور وہ عدت بھی تین ماہ رکھے گی۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب الطلاق (نمبر ۲۴ و ۲۵) میں آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

کفر وغیرہ کی وجہ سے جو عورتیں حرام ہوتی ہیں ان کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل ۱۵ ابواب ہیں)

باب ۱

کافروں سے حتیٰ کہ اہل کتاب سے باہمی نکاح کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خداوندی ﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان کی پاکدامن عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں) کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: یہ آیت اس آیت سے منسوخ ہوگئی ہے: ﴿ولا تمسكوا بعصم الكوافر﴾ (کہ کافروں کی عورتوں کو مس نہ کرو)۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا عرب کے نصرانیوں کے ہاتھوں کا ذبیحہ کھایا جا سکتا ہے؟ فرمایا: حضرت علی علیہ السلام ان کا ذبیحہ کھانے، ان کے شکار کئے ہوئے (جانور یا پرندہ کے استعمال کرنے) اور ان سے نکاح کرنے سے منع فرماتے تھے۔ (ایضاً)

۳۔ حسن بن جہم بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابومحمد! تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو مسلمان عورت کی موجودگی میں نصرانی عورت سے تزویج کرے؟ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ آپ کے سامنے میرے قول کی کیا حیثیت ہے؟ فرمایا: کچھ تو کہو اسی سے میرے قول کا بھی پتہ چل جائے گا! تب میں نے عرض کیا کہ پہلے مسلمان عورت موجود ہو یا نہ ہو کسی نصرانی عورت سے تزویج جائز نہیں ہے! فرمایا: کیوں؟ عرض کیا: اس لئے کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ﴾ (مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو۔ جب تک ایمان نہ لے آئیں)۔ فرمایا: پھر تم اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾؟ عرض کیا: ارشاد خداوندی ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ﴾ نے اس آیت کو منسوخ کر دیا ہے! یہ جواب سن کر امام علیہ السلام (اس جواب کی

درنگی و بدجنگی پر) مسکرائے اور خاموش ہو گئے۔ (ایضاً)

۴۔ زرارہ بن اعین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اہل کتاب سے نکاح نہیں کرنا چاہیے؟ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان! اس کی حرمت کہاں ہے؟ فرمایا: یہ ارشاد خداوندی ﴿وَ لَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ (کہ کافروں کی عورتوں کو نہ چھوڑ)۔ (ایضاً)

۵۔ عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: میں کسی مسلمان آدمی کے لئے یہ بات پسند نہیں کرتا کہ وہ کسی یہودی یا نصرانی عورت سے تزویج کرے۔ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اس کی اولاد یہودی یا نصرانی نہ بن جائے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد بھی اس قسم کی اور بظاہر اس کے منافی بھی کچھ حدیثیں (باب ۲ و ۳ و ۴ و ۷ و ۸ اور ۱۰ میں) اور میراث کے باب میں آئیں گی جو کہ یا تقیہ پر محمول ہیں یا ضرورت و اضطرار پر یا مستضعفین پر یا متعہ پر یا کنیزوں کے نکاح پر جیسا کہ حضرت شیخ اور دیگر فقہاء نے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

اضطرار کے وقت اہل کتاب کی عورت سے نکاح جائز ہے اور اس صورت میں اسے شراب پینے اور خنزیر کھانے سے منع کرے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن وہب وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک مومن شخص یہودی یا نصرانی عورت سے تزویج کر سکتا ہے؟ فرمایا: جب اسے مسلمان عورت مل سکتی ہے تو پھر یہودیہ اور نصرانیہ کو کیا کرتا ہے؟ عرض کیا کہ وہ اسے (بہت) چاہتا ہے؟ فرمایا: اگر ایسا کرے تو اسے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے سے منع کرے اور جان لو کہ ایسا کرنے سے اس کے دین و دیانت میں نقص ہے۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہاں چاہت سے مراد وہ چاہت ہے جو (اس کے حواس اور قویٰ پر) غالب آجائے۔

۲۔ یونس بعض ائمہ علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مالدار مسلمان کو مملوکہ کنیز سے تزویج نہیں کرنی چاہیے مگر اس وقت جب اسے کوئی آزاد عورت نہ مل سکے اسی طرح اسے کسی اہل کتاب کی عورت سے بھی تزویج نہیں کرنی چاہیے مگر ضرورت اور اضطرار کے تحت جبکہ اسے کوئی مسلمان عورت نہ مل سکے نہ آزاد اور نہ کنیز۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن غیاث سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ مجھے بعض برادران

ایمانی نے خط لکھا کہ جس میں بعض مسائل تھے اور خواہش کی تھی کہ میں یہ مسئلے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھوں (اور پھر انہیں بتاؤں) ان میں سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ جو شخص دار الحرب میں قیدی ہو آیا وہ وہاں شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: میں اسے ناپسند کرتا[1] ہوں۔ پھر فرمایا: اگر بلادِ روم میں کرے تو یہ حرام نہیں ہے یہ نکاح ہے (کیونکہ وہاں کچھ مسلمان مل جاتے ہیں) لیکن اگر ترک و دیلم اور خزر میں کرنا چاہے تو یہ جائز نہیں ہے (کیونکہ اس وقت وہاں کوئی مسلمان نہ تھا)۔ (التہذیب، الاستبصار)

باب ۳

اہل کتاب کی جو عورت مستضعف (سادہ لوح) ہو اس سے نکاح جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود زرارہ بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہودیہ اور نصرانیہ عورت سے نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: ایک مسلمان مرد کو یہودیہ یا نصرانیہ سے نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ ان میں سے جو سادہ لوح ہیں ان سے ہو سکتا ہے۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حمران بن اعین بیان کرتے ہیں کہ ہمارے خاندان کا ایک شخص شادی کرنا چاہتا تھا مگر اسے کوئی ہم خیال (مسلمان) عورت نہ مل سکی۔ تو میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے کیا۔ فرمایا: ان عورتوں سے کہاں ہو۔ جن کو (حق و باطل میں سے) کسی چیز کی کوئی معرفت نہیں ہے۔ (یعنی ان سے نکاح کرو)۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۱ وغیرہ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴

اہل ذمہ کی عورت سے عقد متعہ کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حسین بن علی بن فضال سے اور وہ اپنے اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص کسی یہودیہ یا نصرانیہ سے متعہ کرنا چاہے اگرچہ اس

---

[1] مبادا اس کے نتیجہ میں اس کے ہاں اولاد پیدا ہو۔ اور وہ کافروں اور مشرکوں میں رہ کر کافر بن جائے۔ کما ورد عن الامام زین العابدین علیہ السلام۔ (علل الشرائع)

کے پاس آزاد عورت موجود بھی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسن تغلیبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی شخص یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: آزاد اور مومنہ عورت سے کرے کہ اس کا احترام اس کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۳ از ابواب متعہ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

اگر کوئی ذمی شخص اسلام لے آئے تو اگرچہ اس کی عورت اسلام نہ لے آئے تب بھی ان کا عقد قائم رہے گا اور باطل نہ ہوگا۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص (اسلام لانے کے بعد) اپنی عورت کو مشرکین کے ہاں چھوڑ کر خود ہجرت کر کے (دارالاسلام پہنچ گیا) کچھ عرصہ کے بعد اس کی عورت بھی پہنچ گئی۔ آیا وہ اسے سابقہ نکاح کے ساتھ اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ یا ان کا نکاح باطل ہو جائے گا؟ فرمایا: اسے رکھ سکتا ہے۔ وہ اس کی بیوی ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اہل کتاب اور تمام اہل ذمہ کا حکم یہ ہے کہ جب شوہر اسلام لے آئے تو وہ اپنے سابقہ نکاح پر قائم رہ سکتے ہیں۔ (عقد جدید کی ضرورت نہیں ہے)۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہودیہ اور نصرانیہ کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں طلحہ بن عبید اللہ کے گھر یہودیہ عورت تھی۔ (التہذیب، الاستبصار)

۴۔ احمد بن محمد بن ابی نصر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک (کافر) شخص کی بیوی نصرانیہ ہے۔ اور وہ اسلام لے آتی ہے۔ تو آیا کافر شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہے؟ فرمایا: جب اسلام

لے آتی ہے تو وہ اس (کافر) کے لئے حلال نہیں ہے۔ عرض کیا: اگر بعد ازاں شوہر بھی اسلام لے آئے تو آیا وہ بسابقہ نکاح پر قائم رہیں گے؟ فرمایا: نہ۔ عقد جدید[1] کریں گے۔ (التہذیب، الاستبصار، قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں: یہ استحباب پر محمول ہے (کہ عقد جدید کرنا مستحب ہے) یا اس صورت پر محمول ہے کہ جب عورت کی عدت کی مدت ختم ہوگئی ہو تب شوہر اسلام لائے۔

باب ۶

ذمی مملوکہ کنیز سے مباشرت جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا: کیا ایک مسلمان آدمی کسی مجوسی عورت سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ ہاں البتہ اگر اس کی کنیز مجوسی ہو تو اس سے مباشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ عزل[2] کرے اور اس سے اولاد طلب نہ کرے۔ (الفقیہ، التہذیب، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن الحسن دینوری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام (یا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام یا حضرت امام علی نقی علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! آپؑ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ میں نصرانی کنیز خرید کر اسے نصرانیوں کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہوں؟ فرمایا: بے شک خرید اور فروخت کر۔ راوی نے عرض کیا: اور کیا اس سے مباشرت بھی کروں؟ اس پر امام علیہ السلام کچھ دیر کے لئے خاموش رہے اور پھر میری طرف دیکھا اور رازدارانہ انداز میں فرمایا: وہ تمہارے لئے حلال ہے۔ (التہذیب)

۱۔ قرب الاسناد کی روایت میں وارد ہے: ﴿یکونان علی النکاح الاول﴾ وہ سابقہ نکاح پر قائم رہیں گے تجدید عقد نہیں کریں گے۔ مگر تہذیب الاحکام اور استبصار کی روایت میں بھی اس معنی کا احتمال ہے کیونکہ اگر "لا" کو الگ نہ پڑھا جائے بلکہ قضیہ سالبہ کا جزء بنا کر پڑھا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ تزویج جدید نہیں کریں گے (مطلب یہ ہے کہ اپنے سابقہ نکاح پر قائم رہیں گے) اس طرح التہذیب اور قرب الاسناد کی روایتوں کا مفہوم ایک ہو جائے گا۔ واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۲۔ مادہ منویہ کو رحم سے باہر گرا دے یا ضبط تولید کا کوئی جدید طریقہ استعمال کرے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۷

مسلمان عورت کی موجودگی میں یہودی اور نصرانی عورت سے تزویج جائز نہیں ہے۔ ہاں اس کا الٹ جائز ہے یعنی یہودیہ اور نصرانیہ کی موجودگی میں مسلمان عورت سے نکاح ہو سکتا ہے

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مسلمان عورت کی موجودگی میں یہودی اور نصرانی عورت سے تزویج نہ کی جائے۔ (الفروع، النوادر)

۲۔ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی شخص مسلمان عورت کی موجودگی میں نصرانی (یا یہودی) عورت سے اور آزاد عورت کی موجودگی میں کنیز سے تزویج کر سکتا ہے؟ فرمایا: مسلمان اور آزاد کی موجودگی میں ان دونوں میں سے کسی سے تزویج نہیں ہو سکتی۔ البتہ کنیز اور نصرانی عورت کی موجودگی میں مسلمان (اور آزاد) عورت سے تزویج ہو سکتی ہے! اور (شب باشی کے سلسلہ میں) مسلمان (آزاد) عورت کو دو ثلث (دو راتیں) اور کنیز اور نصرانیہ کے لئے ایک ثلث (ایک رات) ہوگی۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آزاد عورت کی موجودگی میں یہودیہ یا نصرانیہ سے عقد ازدواج نہ کرو نہ بطور متعہ اور نہ بطور دائمی۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی بعض حدیثیں اس سے پہلے (یہاں باب ۱ و ۳ میں اور اس سے پہلے مصاہرت کی وجہ سے حرمت باب ۱ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۸

اس شخص کا حکم جو یہودی یا نصرانی عورت کی موجودگی میں کسی مسلمان (آزاد) عورت سے شادی کرے مگر اسے اس صورت حال کا پہلے علم نہ ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی کے نکاح میں نصرانی عورت موجود ہو تو کیا اس پر یہودی عورت سے تزویج کر سکتا ہے؟ فرمایا: تمام اہل کتاب امام کی مملوکہ ہیں جنھیں ہم نے خاص طور پر تمہارے لئے حلال قرار دے دیا ہے۔ لہٰذا اس تزویج میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر عرض کیا کہ اگر کسی کنیز سے تزویج کرے تو؟ فرمایا:

بیک وقت تین کنیزوں سے شادی کرنا روا نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر ان دو کی موجودگی میں کسی مسلمان (اور آزاد) عورت سے ازدواج کرے مگر اسے علم نہ ہو کہ پہلے اس کے گھر نصرانی اور یہودی عورتیں ہیں اور اس سے دخول بھی کر لے تو جو حق مہر وہ وصول کر چکی ہے وہ تو اس کا حلال ہوگا۔ بعد ازاں اگر چاہے تو (برداشت کر کے) قیام کرے اور چاہے تو (برداشت نہ کر کے) اپنے میکے چلی جائے۔ اور جب تین حیض یا تین ماہ گزر جائیں گے تو وہ (عدت کے گزر جانے کی وجہ سے) عام شوہروں کے لئے حلال ہو جائے گی۔ ...... عرض کیا گیا کہ اگر اس کی عدت گزرنے سے پہلے اس کی خاطر یہودیہ اور نصرانیہ کو طلاق دے دے تو آیا وہ اسے واپس اپنے گھر لا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، والتہذیب)

باب ۹

اگر دو مشرک (اور کافر) میاں بیوی میں سے ایک اسلام لے آئے تو اس کا حکم؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے تین کی تکرار کو قلمزد کر کے باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے اور وہ بعض اصحاب سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہودی، نصرانی یا مجوسی جوڑے کے بارے میں جبکہ ان کی بیویاں اسلام لے آئیں اور وہ اسلام نہ لائے ہیں تو (عدت گزرنے سے پہلے) ان کے درمیان علیحدگی نہیں کرائی جائے گی اور وہ اپنے سابقہ نکاح پر قائم رہیں گے مگر ان سے مباشرت نہیں کر سکیں گے اور اگر عدت کی مدت گزرنے تک شوہر اسلام نہیں لائیں گے تو پھر ان کا نکاح ختم ہو جائے گا۔ ہاں البتہ ان کے شوہر کو یہ اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اسے دار الاسلام سے دار الکفر کی طرف لے جائے۔ (التہذیب، الاستبصار)

(مؤلف) ہم نے جو بین السطور ترجمہ کیا ہے اس کی وضاحت درج ذیل حدیثوں میں موجود ہے۔

۲۔ منصور بن حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک مجوسی شخص کے گھر مجوسیہ (یا غیر مجوسیہ یا کسی مشرک کے گھر کوئی مشرکہ) عورت موجود تھی اور ان میں سے ایک اسلام لے آیا تو؟ فرمایا: (نکاح کے ختم ہونے کے لئے) عدت کے گزرنے کا انتظار کیا جائے گا۔ پس اگر دوسرا فریق اسلام لے آیا تو وہ اپنے سابقہ نکاح پر قائم رہیں گے اور اگر عدت کے گزرنے تک دوسرا فریق اسلام نہ لایا تو جدائی واقع ہو جائے گی۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک نصرانی شخص نے نصرانیہ عورت سے ازدواج کیا۔ مگر دخول

(شوہر) سے پہلے وہ اسلام لے آئی تو؟ فرمایا: ان کا تعلق زوجیت ختم ہو گیا۔ اور اس کے ذمے نہ حق مہر ہے اور نہ عدت ہے۔ (الفروع)

۴۔ یونس بیان کرتے ہیں کہ جس (مشرک مرد) کی زوجیت میں کوئی ذمیہ عورت ہو اور وہ عورت (شوہر سے) پہلے اسلام لائے تو (عدت گزرنے تک) وہ اس کی بیوی سمجھی جائے گی مگر وہ دن کے وقت اس کے پاس جائے گا اور اس کے پاس شب باشی نہیں کر سکے گا اور اگر مرد اسلام لائے اور عورت نہ لائے تو مرد شب و روز میں اس کے پاس آ جا سکتا ہے۔ (ایضاً)

۵۔ رومی بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک نصرانی مرد نصرانی عورت سے شادی کرتا ہے مگر ابھی اس سے دخول نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ دونوں اسلام لے آئے۔ فرمایا: وہ دونوں اپنے سابقہ نکاح پر قائم رہیں گے۔ (ایضاً)

۶۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر (مشرک میاں بیوی میں سے) عورت شوہر سے پہلے اسلام لے آئے اور بعد ازاں شوہر اسلام لے آئے تو؟ فرمایا: جب تک (عدت گزار کر) وہ دوسری جگہ شادی نہ کرے تب تک اس کا شوہر اس کا زیادہ حقدار ہے مگر عورت کو یہ ضرور بتایا جائے گا کہ اسے اپنے نکاح کو قائم رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ پھر وہ جو راستہ اختیار کرے گا وہی ہوگا۔ (قرب الاسناد)

۷۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں (آپ نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں) فرمایا کہ مشرکین عرب وغیرہ میں سے جب ان (میاں بیوی) میں سے ایک اسلام لے آئے تو عدت کے گزرنے تک وہ اپنے سابقہ نکاح پر قائم رہیں گے پس اگر عورت پہلے اسلام لے آئے۔۔۔۔۔۔ اور اس کی عدت گزرنے سے پہلے اس کا شوہر بھی اسلام لے آئے تو وہ اس کی بیوی متصور ہوگی۔ اور اگر عدت گزرنے کے بعد اسلام لائے تو وہ اس سے علیحدہ ہو جائے گی۔ اور اب اسے اس پر کوئی اختیار نہ ہوگا۔ (ایضاً)

۸۔ قرب الاسناد میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ جب عورت شوہر سے پہلے اسلام لے آئے اور (عدت گزار کر) دوسری جگہ شادی بھی کر لے (اور بعد ازاں اس کا شوہر اسلام لے آئے) تو وہ اس دوسرے شخص کی بیوی متصور ہوگی۔ اور پہلے کا اس پر کوئی حق نہ ہوگا۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب نمبر ۵ میں اور اس سے پہلے باب استیفاء وعدد باب ۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰

مومنہ عورت کی ناصبی مرد کے ساتھ اور ناصبیہ عورت کی مومن مرد کے ساتھ شادی کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل سترہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ کررات کو قلمزد کرکے باقی گیارہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مومن آدمی مشہور ناصبیہ عورت سے شادی نہ کرے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ فضیل بن یسار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا میں ناصبی آدمی کو رشتہ دے دوں؟ فرمایا: نہ۔ اور نہ اس کی کوئی عزت ہے۔ راوی نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں! میں آپ سے یہ پوچھ تو رہا ہوں لیکن (میرا ضمیر یہ کہتا ہے کہ) اگر درہموں سے بھرا ہوا گھر بھی مجھے مل جائے تو میں تب بھی ایسا نہیں کروں گا۔ (ایضاً)

۳۔ فضیل بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بیوی کی ایک بہن ہے جو ہماری ہم خیال اور مومنہ ہے مگر بصرہ میں ہمارے ہم خیال لوگ بالکل کم ہیں تو کیا میں اس کی تزویج مخالف سے کر دوں؟ فرمایا: نہیں۔ (ورنہ نعمت) خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾ (ان کو کافروں کے پاس نہ لوٹاؤ نہ یہ ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں)۔ (الفروع)

۴۔ یہی فضیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ناصبی کو رشتہ دینے کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا کہ یہ حلال نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد پھر میں نے آپ سے یہی سوال کیا۔ فرمایا: کیا عورت مومنہ ہے؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: مومنہ عورت نہ بیاہی جائے مگر مومن مرد سے۔ (ایضاً)

۵۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کی بنی شیبان والی بیوی خارجیہ ہے۔ جو حضرت امیر علیہ السلام پر سب وشتم کرتی ہے۔ اور اگر آپ اس بات کی تصدیق کرنا چاہیں تو میں آپ کو سنوا سکتا ہوں! امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں (میں چاہتا ہوں)۔ اس نے عرض کیا: جب آپ اپنی عادت کے مطابق گھر سے نکلنے لگیں تو چپکے سے لوٹ کر گھر کے کسی کونے میں چھپ جائیں۔ .... چنانچہ آپ نے دوسرے دن ایسا ہی کیا۔ اس وقت وہ شخص آیا اور شیبانیہ سے (حضرت امیر علیہ السلام کے بارے میں) بات کی۔ پس اس سے اس بات کی تصدیق ہو گئی۔ پس امام علیہ السلام نے اسے فارغ کر دیا۔ حالانکہ آپ اسے پسند کرتے تھے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۶۔ ابوالجارود بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک بیوی جسے 'اُم علی' کہا جاتا تھا۔ وہ خوارج کی ہم خیال تھی۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک پوری رات صبح تک میں نے کوشش کی کہ وہ اپنی رائے بدل لے اور حضرت امیر علیہ السلام سے تولا کرے مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ پس صبح ہوتے ہی میں نے اسے طلاق دے دی۔ (الفروع)

۷۔ ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ناصبی اور ناصبیہ سے شادی کرنے کے بارے میں سوال کیا، فرمایا اگر کسی یہودن عورت سے شادی کر لو تو یہ کسی ناصبی اور ناصبیہ عورت سے شادی کرنے سے بہتر ہے۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سلیمان الحمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا تم میں سے کسی مسلمان آدمی کو نہیں چاہیے کہ کسی ناصبیہ سے شادی کرے یا اپنی بیٹی کسی ناصبی کو دے اور اسے اس کے سپرد کرے۔ (الفقیہ)

۹۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے (دو گروہ) دو گروہ ایسے ہیں کہ جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ایک ناصبی، اور دوسرا غالی......... حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ناصبی وہ ہے جو علانیہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام (اور دوسرے ائمہ طاہرین علیہم السلام) پر سب و شتم کرنا حلال جانتا ہے اور ان کے ماننے والوں کا قتل مباح جانتا ہے۔ کچھ جاہل یہ خیال کرتے ہیں کہ ہر مخالف مذہب ناصبی ہے مگر ایسا نہیں ہے۔[1] (ایضاً)

۱۰۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت امام

---

[1] جو لوگ بے شک شیعہ نہیں ہیں مگر وہ سرکار محمد وآل محمد علیہم السلام کی محبت و مودت کو جزو اسلام جانتے ہیں۔ اور ان کی ولا کو ذریعہ نجات جانتے ہیں اور جن کے شعراء کہتے ہیں یا رسول اللہ۔

ایمان جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے

وہ تیری محبت تیری عترت کی ولا ہے

(مولانا حالی)

وہ ہرگز ناصبی نہیں ہیں بلکہ وہ سچے اور سچے مسلمان ہیں اور ہمارے اسلامی بھائی ہیں مگر ناصبی نہ سنی ہے نہ شیعہ۔ کیونکہ اگر سنی ہوتا تو سنت نبویہ پر عمل کرتے ہوئے اہل بیت نبوت سے محبت کرتا اور اگر شیعہ ہوتا تو آل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتا۔ جس طرح کہ غالی نہ سنی ہے اور نہ شیعہ کیونکہ سنی حضرت علی کو چوتھا جانشین رسول کو شیعہ پہلا قائم مقام نبی مانتے ہیں۔ حالانکہ غالی حضرت علی علیہ السلام کو خدا یا خدائی صفات کا حامل جانتا ہے۔

اینہا ہمہ راز است کہ معلوم عوام است۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ناصبیوں کا تذکرہ کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: نہ ان سے باہمی نکاح کرو، نہ ان کے ہاتھوں کا ذبیحہ کھاؤ۔ اور نہ ہی ان کے ہمراہ رہو۔ (التہذیب، الاستبصار)

(لان الناصب کافر۔ کیونکہ ناصبی کافر ہے۔ ارشاد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام۔ (التہذیب))

۱۱۔ عبداللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کس چیز سے آدمی ایسا مسلمان بنتا ہے کہ جس سے باہمی نکاح کرنا اور باہمی وراثت حاصل کرنا صحیح ہو۔ اور اس کا خون بہانا حرام ہو؟ فرمایا: جب کوئی شخص اسلام کا اظہار کرے تو اس کا خون بہانا حرام ہو جاتا ہے۔ اور اس سے مناکحت اور موارثت حلال ہو جاتی ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ روایت سابقہ روایتوں کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کے بارے میں ہے۔ جبکہ وہ ناصبیوں کے بارے میں ہیں۔ کیونکہ جو شخص کھلم کھلا دشمن اہل بیتؑ ہو اسے کس طرح اسلام کا ظاہر کرنے والا قرار دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو کفر کا اظہار کر رہا ہے۔ نیز اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۱ و ۱۲ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۱

جو لوگ مستضعف[1] ہیں یا شک و شبہ میں گرفتار مگر اسلام کا اظہار کرتے ہیں ان سے باہمی نکاح کرنا جائز ہے۔ اگرچہ مؤمنہ لڑکی کی ان سے تزویج مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کرکے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ بن اعین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا میں کسی مرجیہ یا حروریہ (خارجی المذہب) کی عورت سے تزویج کر سکتا ہوں؟ فرمایا: نہ۔ سادہ لوح عورتوں سے کرو۔ راوی نے عرض کیا: (باقی لوگ یا تو مومن ہیں یا کافر۔ (تیسری تو کوئی قسم نہیں ہے)۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ لوگ کہاں گئے۔ جن کی خدا نے اس طرح مدح و ثنا کی ہے: ﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ

---

[1] مستضعف ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو سادہ لوح اور ضعیف العقل ہونے کی بنا پر حق و باطل میں تمیز نہیں کرتے اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔ مگر دشمن حق بھی نہیں ہوتے اور شک میں گرفتار وہ لوگ ہیں جو شک میں ہیں کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ تاہم ان کو دشمن حق یا اہل حق نہیں قرار دیا جا سکتا جس طرح کہ عام دیہاتی لوگ ہوتے ہیں خواہ مرد ہوں یا عورتیں جو اپنے اسلاف کی اندھی تقلید پر قائم ہیں یا جن کی عقلیں ہی اس قدر کمزور ہیں کہ وہ باوجود کوشش کے حق کو نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ اور اس کے باوجود وہ اظہار اسلام کرتے ہیں اور مسلمان کہلاتے ہیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

مِّنْهَا﴾ (علاوہ ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے جن کے اختیار میں کوئی تدبیر نہ تھی اور وہ کوئی راستہ نہ نکال سکتے تھے) اور خدا کا فرمان تیرے قول سے زیادہ سچا ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ زرارہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو لوگ شک وشبہ میں گرفتار ہیں ان میں شادی کرو۔ (ان سے رشتہ لو) مگر ان کو رشتہ نہ دو۔ کیونکہ عورت اپنے شوہر کے طور طریقہ سے متاثر ہوتی ہے اور (بعض اوقات) وہ اسے اپنا مذہب اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ (کتب اربعہ وعلل الشرائع)

۳۔ قاسم صیرفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمار ہے تھے کہ اسلام وہ ہے جس سے خون محفوظ ہوتا ہے، امانت ادا کی جاتی ہے اور شرم گاہیں (نکاح کے ذریعہ سے) حلال ہوتی ہیں۔ مگر وہ (اخروی اجر وثواب) ایمان پر ملے گا۔ (اصول کافی، المحاسن)

۴۔ عمر بن ابان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مستضعفین کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: وہ ولایت والے ہیں۔ راوی نے عرض کیا: کون سی ولایت؟ فرمایا: اس سے دینی وایمانی ولایت مراد نہیں ہے بلکہ نکاح، وراثت اور اکٹھا رہنے کی ولایت مراد ہے۔ پھر فرمایا: یہ لوگ نہ مومن ہیں اور نہ کافر۔ وہ خدا کے حکم کے منتظر ہے۔ (چاہے تو ثواب دے اور چاہے تو سزا دے)۔ (الفروع)

۵۔ عبداللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: مؤمنہ لڑکی کی مستضعف آدمی سے شادی نہ کی جائے۔ (ایضاً)

۶۔ زرارہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک طویل حدیث میں (جس میں ان عورتوں کی تفصیل مذکور ہے جن سے عقد وازدواج کرنا چاہیے) فرمایا: سادہ لوح عورتوں کو لازم پکڑو۔ راوی نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا: جو پردہ دار ہیں اور پاکدامن ہیں۔ راوی نے عرض کیا: جو فلاں اور فلاں فقیہ کے مسلک پر ہیں؟ فرمایا: نہ۔ بلکہ وہ آزاد عورتیں جو نہ ناصبیہ ہیں اور نہ اس حق کی پوری معرفت رکھتی ہیں۔ (الاصول، والفروع)

۷۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں ایک مؤمنہ عورت کی شادی ایک ناصبی مرد سے کر سکتا ہوں؟ فرمایا: نہ۔ کیونکہ ناصبی کافر ہے۔ پھر عرض کیا: کیا اس کی شادی ایسے شخص سے کر سکتا ہوں جو نہ ناصبی ہے اور نہ ہی عارف (اور مؤمن)؟ فرمایا: اس کا غیر (یعنی مؤمن) مجھے زیادہ پسند ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۸۔ جناب احمد بن ابوعبداللہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر

جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی مجوسی عورت کو پسند کرتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ اسلام لے آ۔ اور وہ عورت اس سے کہتی ہے کہ میں اسلام کو پسند تو کرتی ہوں مگر اپنے باپ سے ڈرتی ہوں۔ مگر اقرار کرتی ہوں کہ ﴿اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله﴾...... فرمایا: وہ شخص اس سے شادی کر سکتا ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر اس کے بعد وہ دیکھے کہ وہ نماز نہیں پڑھتی، زنا کرتی ہے، اور مجوسیوں سے مشابہت بھی رکھتی ہے تو؟ فرمایا: اگر چاہو تو اسے اپنے پاس رکھو اور چاہو تو طلاق دے دو۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں۔

عقد متعہ کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل چھتالیس (۴۶) باب ہیں)

باب ۱

متعہ کرنا مباح ہے

(اس باب میں کل تینتیس حدیثیں ہیں جن میں سے پندرہ مکررات کو قلمزد کر کے باقی اٹھارہ کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: اس کے بارے میں قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ہے: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ﴾ (بدکاری سے بچنے اور پاکدامنی کو قائم رکھنے کے لیے ان عورتوں میں سے جن سے تم متعہ کرو۔ تو ان کی مقررہ اجرتیں ادا کر دو۔ اور اگر زر مہر مقرر کرنے کے بعد تم آپس میں (کم وبیش پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے)۔(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ عبداللہ بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر پسر خطاب (متعہ کو ممنوع قرار دینے میں) مجھ پر سبقت نہ کرتا تو سوائے کسی شقی و بدبخت[1] (یا سوائے شاذ و نادر) شخص کے کوئی آدمی زنا نہ کرتا۔(ایضاً)

۳۔ ابن ابی عمیر بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: متعہ والی آیت یوں نازل ہوئی تھی: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ الی اجل[2] مسمّی فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

---

[1] ترجمہ کا یہ اختلاف روایت میں واردشدہ لفظ "شقی" میں اختلاف کی وجہ سے ہے۔ بعض نسخوں میں شقی (شین اور قاف کے ساتھ ہے جس کے معنی بدبخت کے ہیں) اور بعض نسخوں میں "شفی" (شین اور فاء کے ساتھ ہے جس کے معنی قلیل کے ہیں)۔ فتدبر۔(احقر مترجم عفی عنہ)

[2] اس سے تحریف قرآن کا ارادہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسے اختلاف قرأت پر محمول کیا جائے گا۔ یا نزول مفہوم پر یعنی جبرئیل امین علیہ السلام اس کا مفہوم یہ لے کر نازل ہوئے تھے۔ مخفی نہ رہے کہ فاضل سیوطی نے بھی اپنی تفسیر در منثور میں ابن عباس کی یہی قرأت نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: تفسیر در منثور، ج۔؟۔ ص۔؟۔ طبع مصر)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

فَرِيضَةً﴾۔(الفروع، التہذیب)

۴۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمیر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ آپ متعہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: خدا نے اپنی کتاب میں اور رسولؐ نے اپنی سنت میں اسے حلال قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہ قیامت تک حلال ہے! عبداللہ نے کہا: آپؑ یہ کہہ رہے ہیں حالانکہ عمر نے اسے حرام قرار دے دیا ہے! امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں میں یہ کہتا ہوں۔ اگرچہ عمر نے اسے ممنوع قرار دیا ہے! عبداللہ نے کہا: میں آپؑ کو اس سے خدا کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپؑ اس چیز کو حلال کہیں جسے عمر نے حرام قرار دے دیا ہے! امام علیہ السلام نے فرمایا: تو اپنے ساتھی (عمر) کے قول پر قائم رہ۔ اور میں (خدا اور) رسولؐ کے قول پر قائم ہوں۔ (اگر شک ہے) تو پھر میں اس بات پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں کہ حق وہ ہے جو رسولؐ نے فرمایا اور باطل وہ ہے جو تیرے ساتھی نے کہا ہے! (جس سے عبداللہ بوکھلا کر واہی تباہی بکنے لگا)۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ عبدالرحمٰن بن ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوحنیفہ کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: تم کس متعہ کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟ ابوحنیفہ نے کہا کہ سوال تو میں نے متعہ الحج کے بارے میں کیا تھا مگر آپ متعہ النساء کے بارے میں بتائیں کہ آیا وہ برحق ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ! کیا تم نے کتاب اللہ میں یہ آیت نہیں پڑھی: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً﴾ اس پر ابوحنیفہ نے کہا: خدا کی قسم مجھے یوں محسوس ہوا کہ یہ ایک ایسی آیت ہے کہ میں نے قرآن مجید میں گویا یہ آیت پڑھی ہی نہیں تھی۔ (الفروع)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے ہمارے شیعوں پر ہر قسم کی نشہ آور پینے والی چیز کو حرام قرار دیا ہے اور اس کے عوض ان کے لئے متعہ کو حلال قرار دیا ہے۔ (الفقیہ)

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہماری رجعت اور متعہ پر ایمان نہیں رکھتا وہ ہم سے نہیں ہے۔ (ایضاً)

۸۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: متعہ صرف اس شخص کے لئے حلال ہے جو اس (کے قواعد و ضوابط) کو جانتا ہے اور جو اس (کے قواعد و ضوابط) کو نہیں جانتا اس کے لئے حرام ہے۔ (ایضاً)

۹۔ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بحکم خدا) متعہ کو جائز قرار دیا۔ اور اپنی وفات تک اسے حرام قرار نہیں دیا۔ (ایضاً)

۱۰۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ زنا میں چار اور قتل میں دو گواہ کیوں مقرر کئے گئے ہیں؟ فرمایا: خدا نے چونکہ تمہارے لئے متعہ کو حلال قرار دیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اس کا انکار کیا جائے گا۔ اس لئے احتیاطاً (زنا کے لئے) چار گواہ مقرر کئے کیونکہ چار (عادل) گواہ شاذ و نادر ہی کسی معاملہ کی شہادت پر جمع ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تمہیں (زنا کے الزام میں) دھر لیا جاتا۔

(الفقیہ، علل الشرائع، المحاسن)

۱۱۔ جناب شیخ علی بن ابراہیم باسنادِ خود مالک بن عبداللہ بن اسلم سے اور وہ اپنے والد (عبداللہ) سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے آیۂ مبارکہ ﴿مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا﴾ (خدا اپنے بندوں کے لئے جب رحمت کا دروازہ کھولنا چاہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا)۔ کی تفسیر میں فرمایا کہ متعہ بھی اسی رحمت میں سے ہے۔ (تفسیر قمی)

۱۲۔ جناب عیاشی اپنی تفسیر میں باسنادِ خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: جابر بن عبداللہ (انصاریؓ) روایت کرتے ہیں کہ لوگوں (صحابہ کرام) نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا (اور لوگوں نے اپنی عورتوں سے دوری کی شکایت کی تو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بحکم خدا) متعہ کو ان کے لئے حلال قرار دیا اور کبھی اسے حرام قرار نہیں دیا۔ اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر خطاب کا بیٹا مجھ سے سبقت نہ کرتا تو کسی شقی و بدبخت کے سوا کوئی شخص زنا نہ کرتا۔ اور ابن عباس اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً﴾ مگر یہ (اہل خلاف) اس کا انکار کرتے ہیں حالانکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حلال قرار دیا ہے۔ اور کبھی اسے حرام نہیں ٹھہرایا۔ (تفسیر عیاشی)

۱۳۔ حضرت شیخ مفیدؒ نے اپنے رسالہ "متعہ" میں اس کے جواز پر ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے اتفاق کا دعویٰ کیا ہے۔ (رسالہ المتعہ)

۱۴۔ حضرت شیخ نے بروایت عبداللہ بن عطا کی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے آیت مبارکہ ﴿وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ ...... الاية﴾ کی تفسیر میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا متعہ کرنا بیان کیا ہے۔ (ایضاً)

۱۵۔ نیز بروایت ابن بابویہ حضرت علی علیہ السلام کا کوفہ بنی نہشل کی ایک عورت سے متعہ کرنا بیان کیا ہے۔ (ایضاً)

۱۶۔ شعبہ بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں اسماء بنت ابوبکر[1] کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے متعہ کے جواز کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں متعہ کیا ہے۔ (ایضاً)

۱۷۔ جناب جابر (بن عبداللہ انصاری) بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر کے عہد میں برابر متعہ کرتے رہے۔ یہاں تک عمر نے (کسی خاص وجہ سے) اس کی ممانعت کر دی۔[2] (ایضاً)

۱۸۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن علوان اور وہ عمرو بن خالد سے اور وہ زید بن علی سے اور وہ اپنے آباء کے سلسلہ سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر والے دن گھریلو گدھوں کا گوشت اور متعہ کو حرام قرار دیا۔[3] (التہذیب) (چونکہ یہ روایت ضروریات مذہب اور مسلمات روایت و درایت کے خلاف ہے اس لئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور دیگر علماء نے اسے تقیہ پر محمول کیا ہے......... نیز اس قسم کی کچھ روایتیں بعد ازیں آئندہ ابواب میں بھی بیان کی جائیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۲

متعہ کرنا مستحب ہے اور اس کے کرتے وقت کیا نیت کرنی چاہیے؟

(اس باب میں کل پندرہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کر کے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود بکر بن محمد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: میں ایک مسلمان آدمی کے لئے یہ بات ناپسند

---

[1] جناب اسماء بنت ابوبکر کا جناب زبیر سے متعہ کرنا اور اس کے نتیجہ میں عبداللہ بن زبیر کا متولد ہونا خود اہل سنت کی معتبر کتابوں میں مذکور ہے۔ (ملاحظہ ہو: ربیع الابرار علامہ زمخشری)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

[2] کذا فی البخاری، ج۔؟۔ ص۔؟۔ طبع مصر۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

[3] مخفی نہ رہے کہ تعادل و ترجیح کے جو اصول ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے بیان فرمائے ہیں وہ کافی حد تک متبادل عمر بن حنظلہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کر دیئے ہیں اور اس میں یہ بھی وارد ہے کہ جب کوئی روایت مشہور و مسلم روایات کے خلاف اور اہل خلاف کے موافق ہو تو وہ متروک تصور کی جائے گی۔ (اصول کافی) بنا بریں اباحت متعہ کی روایات نہ صرف مشہور ہیں بلکہ حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں لہٰذا اس کے بالمقابل ایک روایت جس کے بعض راوی بھی غیر امامی ہیں۔ قطعاً مردود اور ناقابل قبول قرار پائے گی۔ اس موضوع کی جملہ تفصیلات اور جواز کے مفصل و مکمل دلائل و براہین معلوم کرنے کے خواہش مند حضرات اس موضوع کی دیگر مفصل کتابوں کے علاوہ ہماری کتاب تجلیات صداقت کا مطالعہ فرمائیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

کرتا ہوں کہ وہ دنیا سے جائے اور اس کے ذمہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کوئی خصلت اور سنت باقی ہو جسے اس نے ادا نہ کیا ہو........ راوی نے عرض کیا: کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ کیا تھا؟ فرمایا: ہاں۔ اور پھر آیت مبارکہ ﴿وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِه...... الآیة﴾ کی تلاوت فرمائی۔ (الفقیہ، قرب الاسناد)

۲۔ صالح بن عقبہ اپنے باپ (عقبہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا متعہ کرنے والے کے لئے کچھ اجر و ثواب بھی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ بشرطیکہ خدا کی خوشنودی اور اس کے منکرین پر رد کرنے (اور ایک مردہ سنت کو زندہ کرنے) کی نیت سے کرے۔ بنابریں وہ اس عورت سے جو کلام کرے گا تو ہر کلمہ کے عوض خدا اس کے لئے نیکی لکھے گا، اس کی طرف ہاتھ بڑھانے کو نیکی درج کرے گا۔ اس کے قریب جانے کے بدلے اس کا ایک گناہ معاف کرے گا۔ اور جب غسل کرے گا تو اس کے بدن کے بالوں کی تعداد کے مطابق خدا اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب (شب معراج) مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا۔ تو جبرئیل نے مجھ سے کہا: یا محمدؐ! خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری امت کی متعہ کرنے والی عورتوں کو بخش دیا ہے۔ (ایضاً)

۴۔ زرارہ بن اعین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مومن کا لہو اور اس کی دل لگی تین چیزوں میں ہے: (۱) عورتوں سے متعہ کرنے میں، (۲) (ایمانی) بھائیوں سے خوش گپیوں میں۔ (۳) اور نماز تہجد پڑھنے میں۔ (الخصال)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں مومن کے لئے پسند کرتا ہوں کہ وہ اس وقت تک دنیا سے نہ جائے جب تک متعہ نہ کرے اگرچہ ایک بار ہی کرے۔ اور جب تک نماز جمعہ باجماعت نہ پڑھ لے۔ (مصباح المتہجد)

۶۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بشر بن حمزہ سے اور وہ قوم قریش کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار میری ایک چچازاد نے جو بڑی مالدار تھی (اور بہت سے لوگ اس سے عقد و ازدواج کے خواہشمند تھے مگر وہ کسی کو خاطر میں نہیں لاتی تھی) میرے پاس پیغام بھیجا کہ تمہیں معلوم ہے کہ کس قدر لوگ میرے طلبگار ہیں مگر میں ان سے تزویج نہیں کرتی۔ مگر میں تم سے متعہ کرنا چاہتی ہوں۔ مگر نہ اس لئے کہ مجھے مردوں کی خواہش ہے بلکہ محض خدا و رسول کی خوشنودی کے لئے۔ کیونکہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ خدا نے قرآن

میں، رسولؐ نے اپنی سنت میں اسے حلال قرار دیا ہے مگر فلاں نے اسے حرام قرار دے دیا۔ لہٰذا میں خدا و رسول کی اطاعت کرنے اور فلاں کی نافرمانی کرنے کے جذبہ کے تحت متعہ کرنا چاہتی ہوں۔ اس شخص نے کہلا بھیجا: پہلے مجھے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مشورہ کر لینے دیں چنانچہ اس کے بعد میں امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سارا ماجرا بیان کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں متعہ کرو۔ خدا تمہاری جوڑی پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا۔ (الفروع)

۷۔ جناب شیخ مفیدؒ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے متعہ کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اس وقت تک دنیا سے نہ جا۔ جب تک اس (مردہ) سنت کو زندہ نہ کرے۔ (رسالۃ المتعہ)

۸۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ ایک بار (سفر حج میں) جب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا...... تو امام علیہ السلام نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے ابو محمد! جب سے گھر سے نکلے ہو تم نے متعہ کیا ہے؟ عرض کیا: نہیں! پوچھا: کیوں؟ عرض کیا: زادِ سفر کم ہے! اس پر امام علیہ السلام نے مجھے ایک دینار مرحمت فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ گھر واپس جانے سے پہلے ضرور متعہ کرنا۔ (ایضاً)

۹۔ محمد بن علی ھمدانی ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص متعہ کرے اور پھر غسل کرے تو خداوند عالم ہر ہر قطرۂ پانی سے ستر فرشتے پیدا کرتا ہے۔ جو قیامت تک اس شخص کے لئے طلب مغفرت کرتے ہیں۔[1] اور اس کے نہ کرنے والے (منکر) پر لعنت کرتے ہیں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب اول میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں بالخصوص باب ۳ و ۴ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] اہل خلاف اس قسم کی فضیلت متعہ میں وارد شدہ حدیثوں پر زبانِ اعتراض دراز کیا کرتے ہیں حالانکہ اگر تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار کر حقائق کا جائزہ لیا جائے تو اس ایراد کا کوئی جواز نہیں ہے کیونکہ خود ان کے ہاں اعمال صالحہ کی بجا آوری پر اس سے بھی زیادہ ثواب ہائے بے پایاں وارد ہوئے ہیں۔ نماز پڑھنے پر، زکوٰۃ دینے پر، حج کرنے پر، روزہ رکھنے پر اور نکاح کرنے پر وغیرہ وغیرہ۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ یہ ثواب تب ملتا ہے جب عامل کی نیت صحیح ہو۔ تو اگر کوئی متعہ کرے خدا و رسول کی اطاعت کرنے کے لئے اور زنا سے بچنے کے لئے، مردہ سنت کو زندہ کرنے کے لئے اور عورت کو گناہ سے بچانے یا گناہ کی دلدل سے نکالنے کے لئے تو خدا اسے کیوں اجر و ثواب بے حساب عطا نہیں فرمائے گا؟ اور اگر وہ عطا فرمائے تو کسی کو اعتراض کرنے کا کیا جواز ہے؟ ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾؟ ارشادِ قدرت ہے: ﴿وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾۔ اگر کوئی شخص اس سے زیادہ تفصیل کا طلبگار ہے تو وہ تجلیات صداقت کا مطالعہ کرے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۳

متعہ کرنا مستحب ہے اگرچہ اس کے نہ کرنے کا خدا سے عہد بھی کیا ہو یا نہ کرنے کی منت مانی ہو۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی السائی (الشیبانی ن د) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں متعہ کیا کرتا تھا مگر میں نے اسے ناپسند کیا۔ اور اس سے شگون بد لیا۔ لہٰذا رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر میں نے خدا سے عہد کیا۔ اور روزہ رکھنے وغیرہ کی منت مانی کہ آئندہ نہیں کروں گا۔ مگر بعد ازاں یہ بات مجھ پر شاق گزری اور اپنے کئے پر پشیمان ہوا۔ اور میرے پاس اس قدر قوت و طاقت نہ تھی (کہ جس عورت سے متعہ کرنا چاہتا ہوں) اس سے کھلا کھلم نکاح کر سکوں تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو نے خدا سے اس بات کا عہد کیا تھا کہ آئندہ اس کی اطاعت نہیں کرو گے؟ (پھر فرمایا) بخدا اگر (متعہ کر کے) اس کی اطاعت نہیں کرو گے، تو تم اس کے نافرمان سمجھے جاؤ گے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ جناب احمد بن علی بن ابی طالب طبرسیؒ باسناد خود محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صاحب العصر والزمان علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک شخص نے انیس (۱۹) سال ہوئے اپنی بیوی سے عہد و پیمان باندھا تھا کہ وہ اس کی موجودگی میں نہ دوسری شادی کرے گا، نہ متعہ کرے گا اور نہ کوئی کنیز رکھے گا...... حالانکہ وہ شخص اور اس کی بیوی مذہب حق پر کاربند ہیں، وہ متعہ کو اور رجعت (وغیرہ تمام خصوصیات مذہب) کو صحیح جانتا ہے اور وہ کئی کئی ماہ تک گھر سے غیر حاضر رہتا ہے۔ مگر محض اس خیال کے پیش نظر کہ اس کے ہمراہیوں از قسم اولاد، وکلاء، حشم اور خدم کی نگاہ میں اس کی منزلت کم نہ ہو جائے (اور اس کی اطلاع پر اس کی اہلیہ ناراض نہ ہو جائے)۔ وہ متعہ کو جائز جانتے ہوئے بھی کرنا نہیں چاہتا۔ کیا وہ ایسا کرنے سے گنہگار تو نہیں ہوگا؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: اس کے لئے مستحب ہے کہ متعہ کر کے خدا کی اطاعت کرے اگرچہ ایک بار ہی کرے تاکہ گناہ کرنے کی قسم کھانے کا اثر زائل ہو جائے۔ (الاحتجاج، کتاب الغیبہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر بھی دلالت کرتی ہیں اس کے بعد (باب ۱۷ از نذر میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۴

اگرچہ کسی شخص کے پاس چار آزاد بیویاں موجود ہوں تاہم وہ چار سے بھی زائد عورتوں سے متعہ کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بکر بن محمد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ

کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا (نکاح دائمی کی طرح) متعہ بھی صرف چار عورتوں سے ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (بلکہ ستر کی بھی کوئی پابندی نہیں ہے)۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار، قرب الاسناد)

۲۔ زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کس قدر عورتوں سے متعہ جائز ہے؟ فرمایا: جس قدر سے چاہو۔ (ایضاً)

۳۔ بروایت محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ متعہ میں نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ وراثت بلکہ وہ مستاجرہ ہے۔ (ایضاً)

۴۔ عمر بن اذینہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کس قدر عورتوں سے (بیک وقت) متعہ جائز ہے؟ فرمایا: وہ بمنزلہ کنیزوں کے ہیں (لہٰذا اس کی کوئی تعداد معیّن نہیں ہے)۔ (الفروع، التہذیب)

۵۔ اسماعیل بن فضل ہاشمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: عبدالملک بن جریج سے ملو کیونکہ اس بارے میں ان کے پاس بہت سی معلومات ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں موصوف سے ملا۔ چنانچہ انہوں نے اس کے حلال ہونے کے بارے میں مجھے بہت سی چیزیں لکھوائیں۔ اور منجملہ ان باتوں کے جو انہوں نے مجھے لکھوائیں اور بتائیں ایک یہ تھی کہ متعہ میں کوئی خاص وقت اور عدد مقرر نہیں ہے۔ وہ بمنزلہ کنیزوں کے ہیں جس قدر عورتوں سے چاہو متعہ کرو۔ اور چار بیویوں والا بھی جس قدر چاہے ولی اور گواہوں کے بغیر متعہ کر سکتا ہے۔ پس جب اس کی مدت ختم ہو جائے گی تو طلاق کے بغیر الگ ہو جائے گی۔ اور وہ اسے کچھ دے دے گا۔ اور اس کی عدت دو حیض ہے اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو پھر پینتالیس (۴۵) دن ہے چنانچہ میں وہ تمام تحریر لے کر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا (اور پڑھ کر سنائی) تو امام علیہ السلام نے اس کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے۔ الخ۔ (الفروع، النوادر)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصیر سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ان (متعہ والی عورتوں کی تعداد) چار قرار دو۔ صفوان بن یحییٰ نے عرض کیا: احتیاطاً فرمایا ہے؟ فرمایا: ہاں احتیاطاً۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ احتیاط اہل خلاف کے انکار متعہ اور چار سے زائد کو جائز نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ احتیاط تو وہ کرتا ہے جسے مسئلہ کا علم نہ ہو۔ اور یہی توجیہہ اس روایت کی ہے جو بروایت عمار ساباطی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ متعہ والی عورت بھی چار میں سے ایک ہے۔ (ایضاً)

۷۔ جناب عیاشیؒ باسناد خود عبدالسلام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے متعلق سوال کیا؟ فرمایا: میں وہی کہتا ہوں جو خدا فرماتا ہے: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ.........﴾ عرض کیا: میں آپؑ پر قربان۔ آیا متعہ صرف چار عورتوں سے ہوسکتا ہے؟ فرمایا: وہ چار سے مخصوص نہیں ہے وہ تو مستاجرہ ہے۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ از استیفاء عدد میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۵

جب متعہ کی ضرورت نہ ہو یا اس کا کرنا باعث ننگ و عار ہو یا اس سے عورتوں کے بگاڑ کا اندیشہ ہو تو پھر متعہ کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن یقطین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: تمہیں متعہ سے کیا غرض؟ تمہیں تو خدا نے (بیویوں اور کنیزوں کی وجہ سے) اس سے بے نیاز کر دیا ہے؟ عرض کیا: صرف اضافۂ معلومات کی خاطر عرض کیا ہے؟ فرمایا: وہ حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے (کہ جائز ہے)۔ عرض کیا: کیا (متعہ کی مدت ختم ہونے پر) ہم حق مہر بڑھا دیں اور وہ کچھ حق مدت بڑھا دے (مزید کچھ مدت کے لئے متعہ کریں) تو جائز ہے؟ فرمایا: اس عقد کو (یا اس شخص کو) یہی چیز تو خوشگوار بناتی ہے (کہ وہ دائمی کی طرح نہیں ہے بلکہ اس میں کمی بیشی جائز ہے)۔ (الفروع)

۲۔ مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ متعہ کے بارے میں فرما رہے تھے: کیا تم لوگ اس سے شرم نہیں کرتے کہ تم میں سے کوئی شخص عیب والی جگہ پر پایا جائے۔ اور وہ اپنے نیکوکار دینی بھائیوں کے لئے حملہ اور ایراد کا باعث بن جائے۔ (ایضاً)

۳۔ محمد بن حسن بن شمون بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے بعض موالی کو لکھا کہ متعہ کرنے پر الحاح و اصرار نہ کرو۔ تم پر صرف سنت کا قائم کرنا ہے وبس! ایسا نہ کرو کہ متعہ کرتے کرتے اپنی بیویوں کو نظر انداز کر دو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کفر کر لیں۔ اور اس کا حکم دینے والے سے تبرا نہ کریں اور ہم پر لعنت نہ کریں۔ (ایضاً)

۴۔ عمار بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے اور سلیمان بن خالد سے فرمایا کہ جب تک تم مدینہ میں مقیم ہو میں اپنی طرف سے تمہارے لئے متعہ کرنے کو حرام قرار دیتا ہوں۔ کیونکہ تم بکثرت میرے پاس

آتے جاتے ہو۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ تم کہیں پکڑے نہ جاؤ اور پھر کہا جائے کہ یہ ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب؟ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس حالت میں متعہ کرنا حرام نہیں ہے اور آئندہ ابواب میں بھی بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۶

متعہ کرنے کے لئے پاکدامن اور امین عورت کا انتخاب کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو مریم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا: آج کل متعہ اس طرح نہیں ہے جس طرح پہلے تھا۔ (کیونکہ) پہلے عورتیں (بالعموم) امین ہوا کرتی تھیں۔ مگر آج کل (بالعموم) امین نہیں ہیں لہٰذا ان سے پوچھ لیا کرو (کہ کہیں منکوحہ یا موعدہ تو نہیں ہیں)۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ ابو سارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: حلال ہے۔ مگر تم عقد متعہ نہ کرو۔ مگر عفیفہ (پاکدامن عورت) سے۔ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ﴾ (کہ مؤمن اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں) لہٰذا تم اپنی شرمگاہ کو وہاں نہ رکھو جہاں اپنے درہم (و دینار) پر اطمینان نہ ہو۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

باب ۷

متعہ کے لئے مؤمنہ عارفہ کا انتخاب کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ دوسری عورتوں سے بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن عیص سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: ہاں۔ جبکہ مؤمنہ ہو۔ عرض کیا کہ اگر مؤمنہ نہ ہو تو؟ فرمایا: اس پر حق پیش کر۔ پس اگر اسے قبول کر لے تو پھر اس عورت سے کر اور اگر انکار کرے تو پھر اسے چھوڑ دے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن تغلیبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا یہودی اور نصرانی عورت سے متعہ کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: مجھے آزاد اور مؤمنہ عورت

زیادہ پسند ہے۔ اور اس کا احترام زیادہ ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۴۔ حسن بن علی بعض اصحاب سے اور وہ مرفوعاً حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: مؤمنہ عورت سے متعہ کر کے اسے ذلیل و رسوا نہ کرو۔ (التہذیب، الاستبصار)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت شاذ و نادر ہونے (اور مشہور و مسلّم روایات کے منافی ہونے) کی وجہ سے (ناقابل عمل ہے)۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ وہ مؤمنہ عورت کسی خاص شرف و مجد والے خاندان سے تعلق رکھتی ہو اور متعہ کی وجہ سے اسے ننگ و عار کا اندیشہ ہو۔ تو اس صورت میں اس سے متعہ کرنا مکروہ ہوگا۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس جواز پر دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۸

جو عورت زنا کاری میں مشہور ہو اس سے متعہ کرنا مکروہ ہے۔ اور شوہر دار عورت، عدت والی عورت اور وہ عورت جسے غیر شرعی طریقہ پر طلاق دی گئی سے متعہ کرنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا جبکہ میں سن رہا تھا کہ ایک شخص ایک عورت سے عقد متعہ کرتا ہے۔ مگر اس سے شرط مقرر کرتا ہے کہ وہ اس سے اولاد طلب نہیں کرے گا۔......... (امام علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں چاہیئے کہ کسی مؤمنہ یا مسلمہ عورت سے متعہ کرو۔ کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ﴾۔ (کتب اربعہ)

۲۔ عبداللہ بن ابی یعفور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا کوئی شخص کسی ایسی عورت سے متعہ کر سکتا ہے کہ جس کا حال معلوم نہ ہو (کہ پاکدامن ہے یا نہ؟) فرمایا: پہلے اسے بدکاری کی دعوت دے۔ اگر قبول کرے تو پھر اس سے متعہ نہ کرے۔ (الفروع)

۳۔ محمد بن فیض بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: ہاں (جائز ہے) جبکہ عورت مؤمنہ ہو۔......... (یہاں تک کہ فرمایا) مگر خبردار! کواشف، دواعی، بغایا اور ذوات الازواج سے متعہ نہ کرنا۔ عرض کیا: کواشف کون ہیں؟ فرمایا: جو پردہ نہیں کرتیں اور (بدکاری کیلئے) ان

کے گھر معلوم ہیں جہاں لوگ آتے جاتے ہیں۔ عرض کیا: دواعی کون ہیں؟ فرمایا: جو خود لوگوں کو دعوت گناہ دیں اور بگاڑ میں مشہور ہوں۔ عرض کیا: بغایا کون ہیں؟ فرمایا: جو زنا کاری میں مشہور ہوں۔ عرض کیا: ذوات الازواج (شوہردار) کون ہیں؟ فرمایا: جن کو غیر شرعی طریقہ پر طلاق دی گئی ہو۔

(الفروع، الفقیہ، معانی الاخبار، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب المصاہرہ (باب ۱۲ و ۱۳) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۹

زنا کار عورت سے متعہ کرنا حرام نہیں ہے۔ اگرچہ زنا پر اصرار بھی کرے (بلکہ صرف مکروہ ہے)۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص بدکار عورت سے متعہ کرتا ہے تو؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر دوسری تزویج (عقد دائمی ہو) تو اسے مکان میں بند رکھے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ اسحاق بن جریر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے کوفہ میں ایک عورت رہتی ہے جو بدکاری کرنے میں مشہور ہے۔ آیا اس سے متعہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا: کیا اس نے (اس غرض کیلئے) جھنڈا بلند کیا ہوا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کرے تو حاکم (کوفہ) اسے پکڑے گا۔ فرمایا: پھر اس سے متعہ کر سکتے ہو۔ پھر امام علیہ السلام نے اپنے غلام کی طرف جھک کر آہستگی سے اسے کچھ کہا...... میں بعد ازاں اس غلام سے ملا اور اس سے پوچھا کہ امام علیہ السلام نے جھک کر کیا فرمایا...... اس نے بتایا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر جھنڈے والی بھی ہو تو اس سے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح تم اسے حرام سے نکال کر حلال کی طرف لاؤ گے۔ (التہذیب)

۳۔ جناب علی بن عیسیٰ (اربلی) کشف الغمہ میں عبداللہ بن جعفر حمیری کی کتاب الدلائل سے نقل کرتے ہیں کہ حسن بن ظریف نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ میں نے تین تیس سال سے متعہ کرنا چھوڑ دیا تھا مگر پھر طبیعت ادھر مائل ہوئی تو مجھے بتایا گیا کہ قبیلہ میں ایک خوبصورت موجود ہے مگر جب میں نے اس سے متعہ کرنا چاہا تو پتہ چلا کہ وہ بدکار ہے کہ (برائی کیلئے) اپنی طرف بڑھے ہوئے کسی ہاتھ کو روکتی نہیں ہے۔ تو میں نے اس سے متعہ کرنا چاہا مگر مناسب سمجھا کہ آپ سے مشورہ کر لوں..... امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا کہ متعہ کرنا خوب ہے تم اس طرح ایک سنت کو زندہ کرو گے اور بدعت کو مارو گے۔ مگر اس عورت سے متعہ نہ کرو۔ ورنہ

بدنام ہو جاؤ گے۔ چنانچہ میں نے تو ارادہ ترک کر دیا۔ مگر ہمارے ایک برادر ایمانی شاذان بن سعد نے اس سے متعہ کیا جو بدنام بھی ہوا۔ اور بہت مالی نقصان بھی اٹھانا پڑا۔ (کشف الغمہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے باب المصاحرہ (باب ۱۲) میں اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد باب الحدود میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۰

اگر کوئی عورت دعویٰ کرے کہ وہ شوہردار نہیں ہے اور نہ ہی عدت میں ہے وغیرہ وغیرہ تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ اور اس کی مزید تفتیش کرنا اور سوال و جواب کرنا واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود میثر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں کسی صحراء میں کسی عورت سے ملاقات کرتا ہوں اور اس سے پوچھتا ہوں کہ کیا تو شوہردار ہے اور وہ کہتی ہے کہ نہیں۔ تو میں اس سے تزویج کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں اس کی بات کی تصدیق کی جائے گی۔ (الفروع وغیرہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود یونس بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک حدیث کے ضمن میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت کسی شخص سے متعہ کرتی ہے اور جب اس کی مدت ختم ہو جاتی ہے تو عدت ختم ہونے سے پہلے کسی اور شخص سے متعہ کر لیتی ہے تو؟ فرمایا: اس کا نقصان متعہ کرنے والے کو نہیں۔ بلکہ اس کا گناہ اس عورت پر ہے (جس نے حقیقت کو چھپایا اور عدت کے اندر متعہ کیا ہے)۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود فضل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے متعہ کیا (یہ سمجھ کر کہ وہ فارغ ہے)۔ مگر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس کا شوہر موجود ہے۔ پس جب میں نے تفتیش اور جستجو کی تو پتہ چلا کہ واقعاً وہ تو شوہردار ہے؟ فرمایا: تم نے تفتیش کیوں کی؟ (اور اس کی بات پر کیوں اعتبار نہ کیا؟)۔ (التہذیب)

۴۔ محمد بن عبداللہ اشعری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی عورت سے (زنا سے بچنے کیلئے) شادی کرتا ہے مگر اس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا شوہر موجود ہے تو؟ فرمایا: اسے اس سے کیا غرض ہے؟ جب عورت کہتی ہے کہ اس کا کوئی شوہر نہیں ہے تو اگر یہ اس سے دو گواہ طلب

کرے۔تو کیا اسے یہ گواہ مل جائیں گے؟ جو گواہی دیں کہ اس کا کوئی شوہر نہیں ہے۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اور یہ کہ سوال کرنا مستحب ہے۔اس سے پہلے (باب ۲۳ و ۲۵ از عقد نکاح میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۱

باکرہ لڑکی سے اس کے باپ کی اجازت کے بغیر متعہ کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی دس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زیاد بن حلال سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر کوئی شخص باکرہ لڑکی سے متعہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔بشرطیکہ دخول نہ کرے۔تا کہ اس کے خاندان والوں کیلئے ننگ و عار کا باعث نہ بنے۔(الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ایک آزاد لڑکی سے اس شرط پر متعہ کیا کہ وہ اس سے دخول نہیں کرے گا۔مگر بعد ازاں وہ اس پر راضی ہو جائے تو؟ فرمایا: جب راضی ہو جائے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(الفقیہ)

۳۔ محمد بن عذافر ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے باکرہ لڑکیوں سے متعہ کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: یہ تو مقرر ہی ان کے لئے کیا گیا ہے۔پوشیدہ رکھیں اور پاکدامنی اختیار کریں۔(ایضاً)

۴۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: باکرہ لڑکی سے اس کے باپ کی اجازت کے بغیر متعہ نہ کیا جائے۔(قرب الاسناد)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوسعید قماط سے اور وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک (باکرہ) لڑکی والدین کے گھر رہتی ہے۔اور وہ ان سے پوشیدہ مجھے (نکاح یا متعہ کی) دعوت دیتی ہے۔تو کیا اس سے کرلوں؟ فرمایا: ہاں۔(دوسرے تمتعات پر اکتفا کرنا اور) شرم گاہ سے بچنا۔عرض کیا: اگر وہ راضی ہو تب بھی؟ فرمایا: ہاں اگرچہ وہ راضی ہو۔کیونکہ ایسا کرنا باکرہ لڑکی کے لئے باعث ننگ و عار ہے۔(التہذیب)

۶۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ آیا جو لڑکی ماں باپ کے گھر موجود ہو (مگر راضی ہو) اس کے والدین کی اجازت کے بغیر اس سے متعہ کرسکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں کوئی

حرج نہیں ہے۔ مگر دخول نہ کرے۔ تا کہ اس کی عفت باقی رہ جائے۔ (ایضاً)

۷۔ حفص بن البختری بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص باکرہ لڑکی سے متعہ کرتا ہے تو؟ فرمایا: مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ اس کے خاندان کے لئے عیب و نقص کا باعث ہے۔ (کتب اربعہ)

۸۔ مہلب دلال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ ایک عورت مکان میں میرے ہمراہ رہتی تھی۔ اس نے خدا اور اس کے فرشتوں کو گواہ بنا کر مجھ سے تزویج کی۔ مگر اس کے باپ نے کسی اور جگہ اس کی شادی کر دی۔ آپؑ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ امام علیہ السلام نے لکھا کہ دائمی تزویج صرف ولی اور دو گواہوں کے روبرو ہو سکتی ہے۔ اور باکرہ لڑکی سے متعہ نہیں ہو سکتا۔ اسے پوشیدہ رکھ خدا تم پر رحم کرے۔ (التہذیب، الاستبصار)

(چونکہ بظاہر یہ روایت مسلمات کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کے بارے میں) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ نے اسے تقیہ پر محمول کیا ہے۔

۹۔ ابو مریم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جس کنواری لڑکی کا باپ موجود ہو۔ تو اس کے باپ کی اجازت کے بغیر اس سے متعہ نہ کیا جائے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۱۰۔ جناب احمد بن محمد بن عیسیٰؒ اپنے نوادر میں باسناد خود عبد الملک بن عمرو سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: اس کا معاملہ بہت سخت ہے۔ لہذا کنواری لڑکیوں سے متعہ کرنے سے اجتناب کرو۔[1] (نوادر احمد بن محمد بن عیسیٰ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ نے اپنی نوادر میں اس موضوع کی بہت سی حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ فوا جع۔

---

[1] اس باب کی تمام حدیثوں کو پیش نظر رکھنے اور مطلق کو مقید اور مجمل کو مفصل پر محمول کرنے کے بعد نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ اگر کنواری لڑکی کا ولی شرعی (باپ یا دادا) موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر لڑکی سے متعہ نہ کیا جائے۔ (کیونکہ ایسا کرنا سخت مکروہ ہے)۔ اور اگر بالفرض کیا جائے تو پھر لڑکی سے مجامعت نہ کی جائے بلکہ صرف دوسرے جائز تمتعات حاصل کرنے پر اکتفا کیا جائے۔ کیونکہ اس میں نہ صرف لڑکی کیلئے بلکہ اس کے پورے خاندان کیلئے ننگ و عار اور عیب و شنار ہے۔ خلاصہ یہ کہ عقد دائمی کی طرح یہاں بھی تحقیقی قول یہ ہے کہ لڑکی اور اس کے ولی شرعی کی ولایت مشترکہ ہے۔ جس کا ثمرہ یہ ہے کہ دونوں کی رضامندی کے بغیر ایسا کوئی اقدام نہ کیا جائے۔ واللہ العالم و العاصم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۱۲

بلوغت سے پہلے کسی لڑکی سے اس کے ولی شرعی کی اجازت کے بغیر متعہ کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے باکرہ چھوکری سے متعہ کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ جب تک چھوٹی (نابالغہ) نہ ہو۔ (الفروع)

۲۔ ابن ابی عمیر ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: کتنے سن و سال کی لڑکی بچی نہیں ہوتی؟ آیا چھ سال کی یا سات سال کی؟ فرمایا: بلکہ نو سال کی لڑکی بچی نہیں ہوتی۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ نو سال کی لڑکی چھوٹی بچی (نابالغہ) نہیں ہوتی۔ مگر یہ کہ اس کی عقل میں فتور ہو ورنہ جب لڑکی نو سال کی ہو جائے تو وہ بالغہ ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے متعہ کرنا چاہے تو؟ فرمایا: ہاں۔ (جائز ہے) مگر یہ کہ وہ ایسی چھوٹی بچی ہو کہ جسے دھوکہ دیا جا سکے۔ راوی نے عرض کیا: اصلحک اللہ! وہ کون سی حد ہے کہ جب اس تک پہنچ جائے تو پھر اسے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا؟ فرمایا: جب دس سال کی ہو جائے۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے اولیاء عقد (باب ۶) میں گزر چکی ہیں اور دس سال کی ہونے سے شاید یہ مراد ہو کہ وہ دسویں سال میں داخل ہو جائے۔

باب ۱۳

اہل کتاب عورت سے متعہ کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن سعد اشعری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام ۔۔؟۔۔ علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص یہودی یا نصرانی عورت سے متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: میں اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا۔ عرض کیا: اور مجوسیہ سے بھی؟ فرمایا: نہ۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے مجوسیہ عورت سے متعہ کرنے کا حکم کو بلاضرورت متعہ

کرنے کو کراہت پر محمول کیا ہے۔

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر کسی شخص کے پاس (آزاد) عورت موجود بھی ہو تو یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ محمد بن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے یہودیہ اور نصرانیہ سے نکاح کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ عرض کیا: اور مجوسیہ؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں یعنی اس سے متعہ کرنے میں۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آزاد عورت کی موجودگی میں یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے نہ دائمی نکاح کرو اور نہ متعہ۔[1] (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس میں کراہت کا احتمال ہے (کہ آزاد عورت کی موجودگی میں کتابیہ سے عقد کرنا مکروہ ہے)۔

باب ۱۴
عورت کی کنیز سے اس کی اجازت کے بغیر متعہ کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود سیف بن عمیرہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کسی عورت کی کنیز سے اس کی اجازت کے بغیر متعہ کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر کسی مرد کی کنیز سے اس کی اجازت کے بغیر متعہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود داؤد بن فرقد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی کنیز سے اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر متعہ کرتا ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ کسی عورت کی کنیز ہے تو پھر صحیح ہے اور اگر کسی مرد کی ہے تو پھر نہ۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور اس کے بعد کچھ ایسی حدیثیں آئیں گی جو بظاہر اس کے منافی ہیں مگر وہ مرد کی کنیز پر محمول ہیں۔

---

[1] اہل کتاب اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکار کی وجہ سے آج کل کفار کے حکم میں ہیں جن سے اضطرار کے بغیر کسی قسم کا عقد و ازدواج جائز نہیں ہے۔ اس موضوع کی پوری تحقیق و تنقیح ہماری کتاب قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ جلد دوم میں دیکھی جائے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۱۵

کسی مرد کی کنیز سے اس کی اجازت کے بغیر متعہ جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابونصر سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کنیز سے اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر متعہ نہ کیا جائے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی کنیز سے اس کے مالکوں کی اجازت سے متعہ کرتا ہے تو؟ فرمایا: ہاں (جائز ہے) خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾ (یعنی ان (کنیزوں) سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو)۔ (التہذیب، الاستبصار، العیاشی)

باب ۱۶

آزاد عورت کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کنیز سے متعہ کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ کوئی شخص آزاد عورت کی موجودگی میں کسی کنیز سے اس کے مالکوں کی اجازت سے متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں بشرطیکہ وہ آزاد عورت راضی ہو۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن یقطین سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص آزاد عورت کی موجودگی میں کسی کنیز سے متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب آزاد عورت اجازت نہ دے۔

باب ۱۷

متعہ میں مدت اور حق مہر کا معیّن کرنا شرط ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دو چیزوں کے بغیر متعہ نہیں ہوتا ایک مدت اور دوسری اجرت۔ (زر مہر)۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: متعہ مہر معلوم سے ہوتا ہے مدت معلومہ تک۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (آئندہ ابواب میں اور نکاح العبید میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۱۸

متعہ کا صیغہ کیا ہے؟ اور اس میں کون کون سے شرائط معتبر ہیں؟

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں جب کسی عورت کے ساتھ خلوت میں (متعہ کے بارے میں) بات چیت کروں تو کیا کہوں؟ فرمایا: اس سے کہو کہ میں تم سے اللہ کے قرآن اور رسولؐ کی سنت کے مطابق متعہ کرتا ہوں۔ نہ تو (میری) وارث ہوگی۔ اور نہ (میں) تیرا وارث ہوں گا۔ اتنے دنوں یا اتنے سالوں تک اتنے اتنے درہموں پر۔ یہاں اس زرمہر (یا مدت) کی وضاحت کرو جس پر تم دونوں متفق ہو۔ خواہ قلیل ہو یا کثیرہ۔ پس جب وہ اس کا اقرار کرے تو وہ تمہاری زوجہ ہے۔ اور تم سب لوگوں سے زیادہ اس کے حقدار ہو۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا: متعہ میں ضروری ہے کہ ان شرائط کا تذکرہ کیا جائے یعنی میں تم سے اتنے دنوں کیلئے اتنے درہم کے عوض متعہ کر رہا ہوں یہ نکاح ہے۔ زنا نہیں ہے۔ خدا کے قرآن اور نبی کی سنت کے مطابق۔ اس شرط پر کہ نہ تو میری وارث ہوگی۔ اور نہ میں تیرا وارث ہوں گا۔ اور اس شرط پر کہ (جب تو فارغ ہوگی تو) تو پینتالیس دن تک عدت گزارے گی (اور بعض نے کہا کہ ایک حیض تک)۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود احول سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کم از کم کس قدر اجرت (زرمہر) پر متعہ کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: ایک (یا دو) مٹھی بھر گندم کے عوض مرد عورت سے کہے کہ تو اللہ کی کتاب اور اس کے نبیؐ کی سنت کے مطابق مجھ سے متعہ کر۔ یہ نکاح ہے زنا نہیں ہے۔ اس شرط پر کہ نہ میں تیرا وارث ہوں گا اور نہ تو میری وارث ہوگی۔ اور نہ ہی میں تجھ سے اولاد کا طلبگار ہوں گا۔ اور یہ متعہ فلاں مدت تک ہوگا اور اگر بعد میں میرا یا تیرا مدت بڑھانے کا ارادہ ہوا

تو پھر بڑھا لیں گے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۴۔ ہشام بن سالم جوالیقی ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں اس عورت سے (جس سے متعہ کرنے کا ارادہ ہے) کیا کہوں؟ فرمایا: کہو میں تجھ سے خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق تزویج (متعہ) کر رہا ہوں۔ خدا تیرا میرا ولی اور سرپرست ہے۔ اتنے مہینہ تک اتنے درہم کے عوض خدا ضامن ہے کہ تو وفا کرے گی۔ اور میں (آزاد عورتوں کی طرح) تم سے (راتوں کی) تقسیم نہیں کروں گا۔ اور تجھے میرے لئے عدت کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اس کے بغیر میں تجھ سے ازسرنو نکاح متعہ کر سکوں گا)۔ پس جب تیری مدت ختم ہو جائے گی۔ تو تو دوسری جگہ تزویج نہیں کر سکے گی جب تک پینتالیس دن (عدت کے) نہیں گزر جائیں گے۔ اور اگر تیرے اولاد ہو جائے تو مجھے اس کی اطلاع دے گی۔ (تاکہ میں اس کی کفالت کا انتظام کر سکوں)۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے عقد نکاح (باب ا وغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔ ان اخبار میں یہ احتمال ہے کہ یہ تمام گفتگو صیغہ متعہ جاری کرنے سے پہلے کی ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ صیغہ متعہ کو صیغۂ ماضی کے ساتھ ادا کیا جائے۔

باب ۱۹

جو شرطیں عقد سے پہلے مقرر کی جائیں وہ لازم الوفاء نہیں ہوتیں۔ مگر یہ کہ ایجاب میں ان کا اعادہ کیا جائے اور انہیں قبول بھی کیا جائے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن بکیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تم عورت سے متعہ کی شرطیں (پہلے) طے کر لو تو عقد کے بعد (یعنی انکحتک یا متعتک کہنے کے بعد اور قبول سے پہلے) ان کا اعادہ کرو۔ پس اگر وہ راضی ہو تو وہ نافذ العمل ہوں گی۔ ورنہ عقد سے پہلے والی شرطیں نافذ نہ ہوں گی۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں سوال کیا: ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ﴾ (فریضہ کے بعد جن شرطوں پر تم راضی ہو جاؤ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے)۔ فرمایا: جو شرطیں نکاح (ایجاب) کے بعد مقرر کی جائیں وہ جائز (نافذ العمل) ہوں گی اور جو نکاح سے پہلے ہوں گی وہ نافذ نہ ہوں گی۔ مگر عورت کی رضامندی سے۔ خواہ اسے

کچھ دے کر ہی راضی کیا جائے۔ (الفروع، التہذیب)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ خیار الشرط کے باب (نمبر ۶) میں ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو عموماً شرائط کے لزوم پر دلالت کرتی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد میراث متعہ کے باب (نمبر ۳۲، ۳۳ اور ۳۶) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۰

جو شخص عقد متعہ میں مدت کا ذکر نہ کرے تو اسے وہ نکاح دائمی بن جائے گا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن بکیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: اگر مدت کا تذکرہ کیا گیا تو وہ متعہ ہوگا۔ اور اگر اس کا تذکرہ نہ کیا گیا پھر وہ نکاح دائمی بن جائے گا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک عورت سے مجمل طریقہ پر متعہ کرتا ہوں (مدت اور مہر کی تعیین نہیں کرتا) تو؟ فرمایا: ایسا کرنا تمہارے لئے سخت ہو جائے گا (یعنی یہ نکاح دائمی بن جائے گا) تو اس کا وارث بنے گا اور وہ تیری وارث بنے گی۔ اور پھر اسے شرعی طلاق دینا پڑے گی۔ حالت طہر میں دو عادل گواہوں کے روبرو۔ عرض کیا: اصلحک اللہ! پھر کس طرح اس سے تزویج کروں؟ فرمایا: جس قدر مدت اور مہر پر تم متفق ہو اس کا تذکرہ کر۔ پس جب وہ دن ختم ہو جائے گا۔ تو یہ اس کی طلاق بن جائے گی۔ (وہ تم سے علیحدہ ہو جائے گی)۔ اسی طرح اس کا نان ونفقہ بھی تم پر واجب نہ ہوگا۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۷ میں) ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جب تک مدت کا تذکرہ نہ کیا جائے تب تک عقد متعہ منعقد ہی نہیں ہوتا۔ اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۵ میں) آئینگی (انشاء اللہ)۔

باب ۲۱

عقد متعہ میں حق مہر اور مدت کی قلت وکثرت میں کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر

علیہ السلام سے متعہ کے متعلق سوال کیا؟ فرمایا: حلال ہے۔ اور اس میں ایک درہم یا اس سے زیادہ کافی ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: متعہ میں حق مہر کس قدر ہے؟ فرمایا: جس قدر مہر اور جس قدر مدت پر دونوں راضی ہو جائیں۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ متعہ میں کم از کم حق مہر کس قدر ہے؟ فرمایا: آٹے، ستو یا کھجور کی ایک مٹھی۔ (الفروع)

۴۔ عبدالرحمٰن بن کثیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار ایک عورت عمر کے دربار میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے لہٰذا مجھے پاک کریں۔ عمر نے اسکے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا۔ جب حضرت امیر علیہ السلام کو اس کی اطلاع ہوئی (کہ بلاتحقیق و تفتیش ایک عورت سنگسار کی جا رہی ہے) تو (آپ تشریف لائے اور) اس عورت سے سوال کیا کہ تو نے کس طرح زنا کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک لق و دق صحراء سے گزر رہی تھی (جہاں پانی کا کوئی نام و نشان نہ تھا) اور مجھے سخت پیاس لگی۔ چنانچہ میں نے ایک بدو سے پانی طلب کیا۔ مگر اس نے کہا کہ جب تک مجھ سے بدکاری نہ کرے۔ تب تک پانی نہیں مل سکتا۔ (چنانچہ پہلے تو میں نے انکار کیا مگر) شدتِ پیاس سے جب جان کے تلف ہونے کا اندیشہ ہوا تو پھر مان گئی۔ یہ ماجرا سن کر حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: بخدا یہ تو تزویج ہے (یعنی اس اضطراری صورت میں اس کا تزویج والا حکم ہے کہ حلال ہے)۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اور ضروری ہے کہ مرد عورت کو کچھ حق مہر ادا کرے خواہ قلیل ہو اور خواہ کثیر۔ اور متعہ وغیرہ میں حق مہر وہی ہے جس پر دونوں فریق راضی ہوں۔ (الفقیہ وغیرہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ و ۸، ۱۷، و ۱۸ اور ۲۰ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۳، ۲۵، اور ۴۰ میں اور باب ۴۱ از نکاح عبید میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۲

متعہ والی عورت پر کس قدر عدت گزارنا واجب ہے؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اگر اس عورت کو حیض آتا ہے تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔ اور اگر حیض نہ آتا ہو تو پھر پینتالیس دن

ہے۔(الفروع، التہذیب)

۲۔ احمد بن محمد بن ابی نصر حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ متعہ کی مدت پینتالیس دن ہے اور احتیاط پینتالیس رات ہے۔(الفروع)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے متعہ کرے اور پھر فوت ہو جائے۔ تو عورت پر عدت وفات ہے؟ فرمایا: ہاں وہ چار ماہ اور دس دن عدت وفات گزارے گی۔ اور اگر (شوہر کی زندگی میں) اس کی مدت (متعہ) ختم ہو جائے۔ تو پھر کنیز کی طرح ایک حیض (یا تین ماہ کا) نصف (پینتالیس دن) عدت گزارے گی۔(الفقیہ)

۴۔ جناب احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی باسناد خود محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صاحب الزمان (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ الشریف) کی خدمت میں خط لکھا کہ ایک شخص نے مہر معلوم پر ایک عورت سے وقت معلوم تک متعہ کیا۔ اور ابھی کچھ دن باقی تھے کہ اسے بقیہ مدت بخش دی اور اس سے تین دن پہلے عورت کو حیض شروع ہو گیا تھا...... تو اب حیض سے پاک ہوتے ہی کوئی دوسرا شخص اس سے متعہ کر سکتا ہے یا ایک اور مستقل حیض گزارنا پڑے گا؟ امام علیہ السلام نے جواب دیا: اس (ناقص) حیض کے علاوہ ایک اور حیض گزارنا پڑے گا۔ کیونکہ کم از کم عدت ایک حیض اور ایک طہر ہے۔(الاحتجاج)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ و ۱۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۳ اور ۳۱ و ۳۲ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ اور یہ جو بعض حدیثوں میں دو حیض اور بعض میں ایک حیض وارد ہے۔ ممکن ہے کہ یہ متعہ والی عورتوں کے اختلاف کی وجہ سے ہو یعنی اگر آزاد عورت سے کیا جائے تو دو حیض اور اگر کنیز سے کیا جائے تو ایک حیض ہو۔ ورنہ یہاں کی طرح اور بھی کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ متعہ والی عورت بمنزلہ کنیز کے ہے۔ اور کنیز کی عدت ایک حیض ہے۔

باب ۲۳

وہ متعہ والی عورت جس سے دخول ہوا ہو وہ شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے عدت کے بعد ہی تزویج کر سکتی ہے۔ ہاں البتہ شوہر سے عدت کے اندر کر سکتی ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: اگر پہلا شخص ہی دوبارہ متعہ (یا نکاح دائمی) کرنا چاہے تو وہ جب چاہے کر سکتا ہے۔ اس سے عورت کو عدت گزارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی دوسرا شخص کرنا چاہے تو پہلے عورت پینتالیس رات کی عدت گزارے گی۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں (اور وہ امام معصوم علیہ السلام سے) فرمایا: جب متعہ کی عدت ختم ہو جائے تو تم (عدت گزارے بغیر) عورت کی رضامندی سے (نئے حق مہر پر) اس سے کہہ سکتے ہو کہ میں تمہیں اور مدت کے لئے اپنے لئے حلال قرار دیتا ہوں۔ لیکن اگر وہ کسی اور شخص سے کرنا چاہے تو عدت گزرنے سے پہلے وہ کسی کے لئے حلال نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ جناب سعد بن عبداللہ باسناد خود مفضل بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کے نام اپنے (جوابی) مکتوب میں لکھا کہ "یہ جو تم نے بیان کیا ہے کہ کچھ لوگ ایک عورت سے یکے بعد دیگرے (عدت گزرے بغیر) متعہ کرتے ہیں میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ یہ خدا و رسول کا دین ہو۔ اللہ کا دین تو یہ ہے کہ اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھا جائے۔ اور خدا کے حلال کردہ میں سے ایک متعہ النساء اور دوسرا متعہ الحج بھی ہے۔ خدا نے ان دونوں کو حلال قرار دیا۔ اور پھر حرام قرار نہیں دیا۔ لہٰذا جب کوئی شخص کسی عورت سے خدا کی کتاب اور اس کے نبیؐ کی سنت کے مطابق جس قدر مدت اور اجرت پر دونوں راضی ہوں متعہ بطور نکاح نہ کہ بطور سفاح کرے تو جائز ہے۔ جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً...... ﴾ اور جب سابقہ مدت ختم ہونے لگے تو دونوں (میاں بیوی) نئے زر مہر پر نئی مدت کے لئے عدت گزارے بغیر کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس کی مدت ختم ہو جائے (یا اسے معاف کر دیا جائے) اور وہ کسی اور شخص سے متعہ (یا دائمی نکاح) کرنا چاہے تو پینتالیس دن کی مدت گزارے بغیر نہیں کر سکتی۔ اور ان کے درمیان باہمی وراثت بھی نہیں ہوگی۔ اور اب جبکہ دوسرے سے متعہ کرے تو یہ پھر مدت العمر کے لئے بھی کر سکتی ہے۔ اور اگر چاہے تو پہلے شخص کی مدت ختم ہونے اور پینتالیس دن کی عدت گزارنے کے بعد (اس طرح) بیس آدمیوں سے بھی کر سکتی ہے۔ حدود خداوندی کے تحت ایسا کرنا جائز ہے۔ ﴿وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ﴾ (جو شخص بھی خدا کی کسی حد سے تجاوز کرے گا تو وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا)۔ (مختصر البصائر)

۴۔ جناب عیاشیؒ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے: ﴿فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ﴾ فرمایا: جب تم دونوں کی

مدت متعہ ختم ہو جائے۔ تو اگر تم اور وہ (عورت) باہمی رضامندی سے چاہو (تو نئے زر مہر سے) مدت بڑھا سکتے ہو۔ لیکن اگر کوئی اور شخص کرنا چاہے تو وہ اس وقت تک نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کی (پہلے شخص سے) عدت نہ گزر جائے۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱و۱۰و۱۸و۲۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۱ میں) اور احادیث عدد میں آئیںگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

باب ۲۴

جس عورت سے متعہ کیا ہے اس کی مدت ختم ہونے سے پہلے (یہ شخص بھی اس سے) دوبارہ متعہ نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر اس کی باقیماندہ مدت اسے بخش دے تو پھر دوبارہ کر سکتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے ایک مہینہ کے لئے متعہ کیا۔ اور اب اسے خیال پیدا ہوا کہ اس مدت کو بڑھائے۔ تو کیا وہ مزید حق مہر پر سابقہ مدت (ایک ماہ) پوری ہونے سے پہلے اور مدت بڑھا سکتا ہے؟ فرمایا: ایک شرط (مدت میں) دو شرطیں (دو مدتیں) جائز نہیں ہیں۔ عرض کیا: تو پھر کس طرح کرے؟ فرمایا: پہلے اسے باقیماندہ مدت بخش دے اور پھر از سر نو متعہ کر لے..... (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸و۲۳ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۱ میں) آئیںگی (انشاءاللہ تعالیٰ)۔

باب ۲۵

متعہ میں مدت کا معلوم و معیّن ہونا واجب ہے اور ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ کے لئے متعہ کرنے کا حکم؟ اور جب مدت معیّن ہو تو پھر ایک بار یا چند بار (مباشرت کرنے کی) شرط بھی جائز ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کسی عورت سے ایک سال یا اس سے کم یا زیادہ کے لئے متعہ کرتا ہے تو؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ آیا ایک

گھنٹہ یا دو گھنٹہ کے لئے متعہ کرنا جائز ہے؟ فرمایا: گھنٹہ دو گھنٹہ کی حد بندی مشکل ہے لہٰذا حد بندی ایک بار یا دو بار (مباشرت کرنے کی) یا ایک دن یا دو دن کی یا اس قسم کی (کوئی آسان مدت) ہونی چاہئے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت اس لئے ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ کی حد بندی بالعموم میاں بیوی کے لئے مجہول ہوتی ہے (یہ اس دور کی بات ہے۔ ورنہ آج کل تو یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے)۔

۳۔ قاسم بن محمد ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے صرف ایک بار مباشرت کرنے کی شرط پر تزویج (متعہ) کرے تو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں[1] ہے۔ مگر یہ خیال رکھے کہ جب اس سے فارغ ہو تو پھر منہ پھیر لے اور مڑ کر نہ دیکھے (کیونکہ متعہ ختم ہو گیا اور اب وہ عورت اس کے لئے اجنبی ہو گئی ہے)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (ابواب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۶

ایک شخص جتنی بار چاہے ایک عورت سے متعہ کر سکتا ہے اور وہ (مطلقہ کی طرح) تیسری یا نویں بار حرام نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ بمنزلہ کنیز کے ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کسی عورت سے متعہ کرتا ہے اور اس کی مدت ختم ہو جاتی ہے اور پھر (عدت گزرنے کے بعد) ایک شخص اس سے متعہ کرتا ہے اور جب اس سے فارغ ہو جاتی ہے تو (عدت کے بعد) پھر پہلا شخص اس سے متعہ کرتا ہے۔ حتیٰ کہ تین بار اسی عمل کا تکرار کیا جاتا ہے۔ اور وہ تین آدمیوں سے متعہ کرتی ہے۔ کیا پھر بھی وہ پہلے شخص سے متعہ کر سکتی ہے؟ فرمایا: جس قدر چاہے وہ آزاد عورت کی مانند نہیں ہے (کہ تین

---

[1] چونکہ متعہ زنا کاری کی روک تھام کے لئے مقرر ہوا ہے۔ لہٰذا یہ مقصد جس قدر مدت مقرر کرنے یا جتنی بار مباشرت کرنے سے حاصل ہو جائے اتنی مدت تک جائز ہوگا۔ باقی رہی یہ بات کہ اگر اس عورت کو حمل ہو گیا۔ تو بچہ کا کیا بنے گا؟ اس کا الزامی جواب تو یہ ہے کہ اگر نکاح کر کے اور ایک بار مباشرت کر کے اسے طلاق دے دی جائے۔ تو اس صورت میں اگر حمل ٹھہر گیا۔ تو اس بچہ کا کیا بنے گا؟ اور پہلا حلی جواب یہ ہے کہ اس صورت میں کوئی مانع حمل تدبیر کرنی چاہئے جس سے حمل ٹھہر ہی نہ سکے۔ اور دوسرا حلی جواب یہ ہے کہ عورت کو چاہئے کہ اس سلسلہ میں مرد سے پہلے شرائط طے کر لے تاکہ بعد میں کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ واللہ العالم۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

بار طلاق کے بعد تحلیل کے بغیر پہلے شوہر پر حلال نہیں ہوتی)۔ یہ تو مستاجرہ ہے اور بمنزلہ کنیزوں کے ہے۔
(الفروع، التہذیب)

۲۔ عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسنادخود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایک ہی عورت سے کتنی بار متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: جس قدر چاہے۔
(قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۳ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲۷

متعہ میں عورت ایام حیض کے علاوہ جس قدر (مباشرت سے) اباو انکار کرے اتنی مقدار حق مہر کی روکی جاسکتی ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود عمر بن حنظلہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک عورت سے ایک مہینہ کے لئے متعہ کرتا ہوں۔ اور وہ مجھ سے پورے حق مہر کی پہلے ادائیگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ وہ معاہدہ کی خلاف ورزی نہ کرے تو؟ فرمایا: جس قدر ممکن ہو پہلے ادائیگی روک لو۔ پس اگر وہ خلاف ورزی کرے تو اس سے اتنی رقم کاٹ لینا۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادخود عمر بن حنظلہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میں مہر معلوم پر ایک عورت سے ایک ماہ تک متعہ کرتا ہوں۔ چنانچہ اس (عورت) نے مہینہ کے بعض حصہ میں تو شرط کی پاسداری کی اور بعض میں نہیں کی تو؟ فرمایا: ایام حیض کو چھوڑ کر باقی جس قدر وہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرے اتنی مقدار اس کے حق مہر سے تم روک سکتے ہو۔ (الفقیہ)

باب ۲۸

جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا تھا اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس کا شوہر موجود ہے تو عقد باطل متصور ہوگا اور باقیماندہ حق مہر کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود حفص بن البختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں فرمایا: جب متعہ کرنے والے شخص کو معلوم ہو جائے کہ اس نے جس عورت سے متعہ کیا ہے وہ شوہر دار ہے (اور اس نے خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے متعہ کیا ہے) تو جس قدر حق مہر باقی رہتا ہے اس کی ادائیگی اس سے ساقط ہو جائے گی (عقد کے باطل ہونے کی وجہ سے) اور جو لے چکی ہے وہ اس کا ہوگا۔

(الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے مصاحرہ کے باب (۱۶، ۱۷) میں ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس عقد کے بطلان پر دلالت کرتی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۷ از مہر میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۲۹

جو شخص کسی عورت سے متعہ کرے اور دخول سے پہلے یا اس کے بعد اسے مدت بخش دے بعد ازاں اس کے لئے رجوع جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن رئاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام ۔۔؟۔۔ علیہ السلام) کی خدمت مکتوب ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اور پھر دخول سے پہلے یا اس کے بعد اس کی مدت اسے بخش دی۔ آیا اب بخشی ہوئی مدت کو واپس لے سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: نہیں۔ (الفقیہ)

باب ۳۰

اس متعہ والی عورت کا حکم جو اپنا حق مہر بخش دے اور پھر اس کا شوہر دخول سے پہلے اسے مدت بخش دے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی لڑکی سے شادی کرے یا متعہ کرے اور وہ اسے زر مہر بخش دے۔ تو آیا وہ کچھ ادا کئے بغیر اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ کیونکہ اس کا بخشنا بمنزلہ اس کے وصول کرنے کے ہے۔ اور اگر وہ پورا حق مہر وصول کر چکی ہو اور دخول سے پہلے شوہر اسے فارغ کر دے۔ (دائمی میں طلاق دے دے اور متعہ میں مدت بخش دے) تو عورت آدھا زر مہر شوہر کو واپس کرے گی۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب المہور (نمبر ۵۱) میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۱

عقد متعہ میں (عقد دائمی کی طرح) گواہ مقرر کرنا اور اس کا اعلان کرنا واجب نہیں ہے بلکہ صرف مستحب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود عمر بن اذینہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حدیث متعہ کے ضمن میں فرمایا کہ جس شخص کی چار بیویاں ہوں وہ بغیر ولی اور گواہوں کے جس قدر عورتوں سے چاہے متعہ کر سکتا ہے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادخود حارث بن مغیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ عقد متعہ میں کس قدر گواہ کافی ہیں؟ فرمایا: ایک مرد اور دو عورتیں! عرض کیا کہ اگر آدمی اس شہرت کو ناپسند کرتا ہو تو؟ فرمایا: تو پھر ایک مرد کافی ہے اور وہ بھی اس لئے کہ (لوگ یا خود) عورت پہ خیال نہ کرے کہ وہ کوئی بدکاری کر رہی ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسنادخود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی بینہ (دو گواہوں) کے بغیر کسی عورت سے متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: اگر دونوں مسلمان ہوں اور امین تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے آداب نکاح (باب ۴۳) اور متعہ کی عمومی حدیثوں (باب ۱۸) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۳۲

عقد متعہ میں میاں اور بیوی کے لئے میراث ثابت نہیں ہے اور اس صورت کا حکم کہ اگر وراثت کی شرط مقرر کی جائے؟

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادخود احمد بن محمد بن ابی نصر سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عقد متعہ میراث کے ساتھ تزویج بھی ہے اور میراث کے بغیر نکاح بھی۔ یعنی اگر عورت وراثت کی شرط مقرر کرے تو وراثت ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔ (الفروع، قرب الاسناد، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی مروی ہے کہ شرط مقرر کریں یا نہ کریں بہرحال ان کے درمیان

باہمی وراثت نہیں ہے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ متعہ میں حق مہر کس قدر ہے؟ فرمایا: جس پر دونوں فریق راضی ہوں۔ (قلیل ہو یا کثیر)۔............ (یہاں تک کہ فرمایا) کہ اگر وہ وراثت کی شرط مقرر کریں تو وہ اس کے مطابق عمل کریں گے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۴۔ عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: خدا اور رسولؐ کی جانب سے تمہارے لئے حلال ہے! عرض کیا: اس کی حد کیا ہے؟ فرمایا: اس کی حد یہ ہے کہ نہ تو اس سے عورت کا وارث ہوگا اور نہ وہ تمہاری وارث ہوگی۔ (ایضاً)

۵۔ اسحاق بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوارؑ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت [illegible] فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی سے کوئی (جائز) شرط مقرر کرے وہ اسے پورا کرے۔ کیونکہ اہل ایمان اپنی شرطوں کے پابند ہوتے ہیں ماسوا اس شرط کے جو کسی حلال کو حرام یا کسی حرام کو حلال کرے۔ (التہذیب)

۶۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عقد متعہ میں اگر میاں بیوی میں سے کوئی مدت کے اندر مر جائے تو اس میں کوئی باہمی وراثت نہیں ہے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ (متعہ میں) میراث کی نفی پر دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں اس سے پہلے یہاں (باب ۱۸ و ۲۰ و ۲۳ میں) اور مقدمات نکاح (باب ۳۵) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۰ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور خیار الشرط وغیرہ میں قبل ازیں ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو (جائز) شرط کے لازم ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۳۳

عقد متعہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ اس شخص سے ملحق ہوگا اور اگر وہ اس کے عدم الحاق کی شرط مقرر کرے تو بھی اس کی نفی کرنا جائز نہ ہوگی اگرچہ اس نے عزل کیا ہو۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر متعہ والی عورت حاملہ ہو جائے تو؟ فرمایا: وہ بچہ اس شخص کا ہوگا۔ (التہذیب، الاستبصار، کذا فی الفروع)

۲۔ اسماعیل بن بزیع بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اور اس سے شرط مقرر کی کہ وہ اس سے اولاد طلب نہیں کرے گا۔ مگر بعد ازاں اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو گیا۔ مگر اس شخص نے اسے اپنا بیٹا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور بڑی شدت سے کیا۔ (یا امامؑ نے اس شدت سے اس پر نکیر کرتے ہوئے) فرمایا: وہ انکار کرتا ہے۔ اور بھلا کس طرح انکار کرتا ہے؟ (جبکہ بچہ اس کا ہے) اس شخص نے کہا: اور اگر وہ اس عورت کو متہم سمجھے تو؟ فرمایا: متعہ کرنا بھی اس عورت سے جائز ہے جو امین ہو۔ (کتب اربعہ)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر وغیرہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: پانی (منی) مرد کا ہے۔ جہاں چاہے رکھے لیکن اگر عورت کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا تو وہ اسی کا متصور ہوگا۔ اور امامؑ نے بچہ کے انکار پر سخت نکیر کی۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۴۔ فتح بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ متعہ کے شروط کیا ہیں؟ فرمایا: اس کی ایک شرط تو (مدت کا تعین کرنا ہے کہ) فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک! پس جب عورت اس پر راضی ہو جائے تو یہ جائز ہے۔ مگر تم اس طرح نہیں کہو گے جس طرح اہل عراق کے بارے میں مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ (متعہ کرتے وقت عورت سے) کہتے ہیں۔ پانی میرا ہے اور زمین تیری ہے اور میں تیری زمین کو سیراب نہیں کروں گا (یعنی عزل کروں گا)۔ اور اگر وہاں کچھ اگ آیا (بچہ پیدا ہوا) تو وہ زمین والی کا ہوگا۔ یہ دو فاسد شرطیں ایک فاسد شرط کے ضمن میں ہیں۔ (ایسا نہیں ہے) اگر اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوگا، تو شوہر کو اسے قبول کرنا پڑے گا اور یہ بات بالکل واضح ہے۔ ہاں البتہ جو شخص اپنے آپ کو فریب دینا چاہتا ہے تو وہ دے۔
(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۸ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۴

متعہ میں عزل جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے (متعہ میں) عزل کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: یہ مرد کی مرضی پر منحصر ہے (کیونکہ پانی اس کا ہے)۔ جہاں چاہے اسے صرف کرے۔ (الفروع وغیرہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۸ و ۳۳ میں) ایسی کئی حدیثیں گزر چکی ہیں۔ جن میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ مرد عورت سے یہ شرط مقرر کر سکتا ہے کہ وہ اس سے اولاد طلب نہیں کرے گا۔ تو اس سے عزل کا جواز واضح ہوتا ہے...... اور اس قسم کی بعض حدیثیں مقدمات نکاح میں بھی گزر چکی ہیں۔

باب ۳۵

اس شخص کا حکم جو کسی عورت سے ایک ماہ کیلئے تزویج (متعہ) کرے مگر اس ماہ کا تعین نہ کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بکار بن کردم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص ایک عورت سے ملاقات کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تو مجھ سے ایک مہینہ تک تزویج (متعہ) کر۔ مگر اس مہینہ کی تعیین نہیں کرتا اور یہ کہہ کر کہیں چلا جاتا ہے اور کئی سالوں کے بعد اس سے ملتا ہے تو؟ فرمایا: اگر اس نے مہینہ کی تعیین کی ہے تو فبہا اور اگر نہیں کی تو پھر اسے اس عورت پر کوئی حق نہیں ہے (یعنی عقد باطل ہے)۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

باب ۳۶

متعہ میں اندام نہانی کے سوا صرف دوسرے تمتعات حاصل کرنے کی شرط مقرر کرنا جائز ہے اور وہ لازم ہوگی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمار بن مروان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص ایک عورت کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ وہ اس سے تزویج (متعہ) کرے۔ عورت نے کہا کہ میں اس شرط پر کرتی ہوں کہ تو مجھ سے ہر قسم کے وہ تمتعات حاصل کر جو ایک شوہر بیوی سے حاصل کرتا ہے ماسوا اندام نہانی کے کیونکہ مجھے (حمل ٹھہر جانے یا پردۂ بکارت کے زائل ہو جانے کی وجہ سے) اپنی رسوائی کا اندیشہ ہے۔ تو؟ فرمایا: اس کے لئے صرف وہی تمتعات روا ہیں جن کا شرط میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں باب الخیار وغیرہ میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ ﴿المسلمون عند شروطھم﴾ کہ مسلمان اپنی (جائز) شرطوں کے پابند ہیں۔

باب ۳۷

ہاشمیہ اور قرشیہ سے متعہ کرنا جائز ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور صیقل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ہاشمیہ عورت سے متعہ کرو۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں جو اپنے عموم اور اطلاق سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اس سے پہلے (باب ۱و۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۳۸

اس متعہ والی عورت سے مباشرت کرنے کا حکم جو اس سے ایک گھنٹہ یا ایک دن پہلے زنا کرنے کا اقرار کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور وہ اپنے بعض آدمیوں سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نے مقررہ دنوں کے لئے ایک عورت سے متعہ کیا۔ اسی اثنا میں وہ ایک بار اس عورت کے پاس آیا اور اقرار کیا کہ اس نے یہاں آنے سے ایک گھنٹہ یا ایک دن پہلے زنا کیا ہے۔ آیا اس صورت میں وہ شخص اس سے ہمبستری کر سکتا ہے جبکہ اس نے اپنی بدکاری کا اقرار کیا ہے؟ فرمایا: اسے اس سے مباشرت نہیں کرنا چاہئے (جب تک ایک حیض کے آنے سے حمل کا استبراء نہ ہو جائے)۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے یہاں (باب ۸ میں) اور مصاحرت (باب ۱۲) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۳۹

جو شخص کسی عورت سے متعہ کرنا چاہے مگر صیغہ جاری کرنا بھول جائے اور مباشرت کر بیٹھے اس پر کوئی حد نہیں ہے بلکہ وہ اس سے متعہ کر لے البتہ استغفار کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایسی لڑکی سے دخول کیا جس سے وہ متعہ کرنا چاہتا تھا۔ مگر صیغۂ عقد جاری کرنا بھول گیا۔ آیا اس پر زانی والی حد جاری ہوگی؟ فرمایا: نہ۔ وہ بعد ازاں اس سے متعہ کر سکتا ہے اور اپنے کئے پر خدا سے مغفرت طلب کرے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۹ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایسا کرنے سے عورت حرام نہیں ہوتی۔

باب ۴۰

ایسی عورت سے متعہ کرنے کا حکم جو اس شخص کے حکم (مرضی) پر متعہ کرے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ اپنے بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص ایسی عورت سے متعہ کرے جو اس کے حکم (مرضی) پر (کہ جس قدر چاہے مدت اور مہر مقرر کرے) متعہ کرنے پر آمادہ ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے...... البتہ اس پر لازم ہے کہ (بطور حق مہر) اسے کچھ دے کیونکہ اگر یہ مر گیا تو اسے اس کی وراثت تو نہیں ملے گی۔ (الفروع)

باب ۴۱

اس شخص کا حکم جس نے (مخفی طور پر) ایک عورت سے متعہ کیا مگر اس (عورت) کے اہل خاندان نے کسی اور شخص سے اس کی شادی کر دی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے (مخفی طور پر) ایک عورت سے متعہ کیا۔ مگر اس کے اہل خاندان نے (اسی اثنا میں) اس کی اجازت کے بغیر ایک اور شخص سے علی الاعلان بیاہ کر دیا تو اب (وہ عورت) کیا تدبیر اختیار کرے؟ فرمایا: جب تک اس کے متعہ کی مدت اور اس کی عدت ختم نہ ہو جائے تب تک (دوسرے) شوہر کو تمکین نہ دے (مباشرت نہ کرنے دے)۔ عرض کیا کہ اگر اس کی مدت ایک سال ہو اور اتنی مدت تک نہ شوہر صبر کرے اور نہ اہل خاندان تو پھر؟ فرمایا: تو پھر اس کے پہلے شوہر (متعہ والے) کو خدا سے ڈرنا چاہئے۔ اور اسے مدت بخش دینی چاہئے۔ کیونکہ عورت ایک مصیبت میں گرفتار ہوگئی ہے۔ حالت امن کی ہے۔ اور اہل ایمان تقیہ کی زندگی گزار رہے ہیں۔ عرض کیا: اگر وہ اس کی مدت بخش دے اور اس کی عدت بھی ختم ہو

جائے تب وہ عورت کیا کرے (جبکہ اس کا نکاح پر نکاح ہوا ہے؟) فرمایا: جب مرد اس سے خلوت کرے تو وہ اس سے یوں کہے: اے فلاں میرے اہل خاندان نے مجھ سے پوچھے بغیر اور میری اجازت کے بغیر تجھ سے تزویج کر دی (جو کہ درست نہیں) البتہ اب میں راضی ہوں۔ لہٰذا تو اب مجھ سے صحیح شرعی طریقہ پر (ایجاب وقبول کر کے اور مہر مقرر کر کے) ازدواج کر۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسناد خود احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے (مخفی طور پر) متعہ کیا۔ اور اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے اس سے ظاہری طور پر تزویج کر لی۔ اب ان میں سے کون شخص اس عورت کا زیادہ حقدار ہے؟ فرمایا: پہلا شوہر۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں (باب ۱۱ و ۲۳ و ۲۸ میں) گزر چکی ہیں اور باکرہ لڑکی سے متعہ کرنے کے باب میں کچھ ایسی حدیثیں بھی گزر چکی ہیں جو بظاہر اسکے منافی ہیں جنہیں حضرت شیخ نے تقیہ پر محمول کیا ہے۔

باب ۴۲

متعہ والی عورت کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معمر بن خلاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایک عورت سے متعہ کرتا ہے (جس نے یہ شرط مقرر کی تھی کہ وہ اسے دوسری جگہ نہیں لے جائے گا لیکن) اب وہ اسے ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف لے جانا چاہتا ہے تو؟ فرمایا: (کسی اور سے) دوسرا نکاح تو جائز ہے مگر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب الخیار نمبر ۶ میں) ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو (جائز) شرط کے لازم ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۴۳

متعہ والی عورت مدت کے ختم ہونے یا اس کے بخش دینے سے بغیر طلاق علیحدہ ہو جاتی ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن اذینہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے متعہ والی ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جب مدت ختم ہو جائے تو طلاق کے بغیر عورت مرد سے

علیحدہ ہو جاتی ہے۔ (الفروع)

باب ۴۴

متعہ میں دو بہنوں کو جمع کرنا حرام ہے۔ حتیٰ کہ ایک کی عدت میں دوسری سے جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود احمد بن ابی نصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس (دائمی یا منقطع عقد میں) ایک عورت ہوتی ہے آیا وہ اس کی بہن سے متعہ کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں! (التہذیب، الاستبصار، قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں باب المصاحرہ (باب نمبر ۴۴) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۸ از عدد) اور اس سے پہلے کچھ ایسی حدیثیں بھی گزر چکی ہیں جو بظاہر اس کے منافی ہیں مگر اس جمع کے جواز میں صریح نہیں ہیں لہٰذا انہیں اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ ایک بہن کی فراغت اور اس کی عدت کے گزر جانے کے بعد اس کی دوسری بہن سے کیا جا سکتا ہے۔

باب ۴۵

متعہ والی عورت کا نان ونفقہ، (راتوں کی) تقسیم اور خود اس شخص کے لئے کوئی عدت نہیں ہے۔ مگر یہ کہ اس کی بہن سے متعہ کرنا چاہے تو اس کی عدت کے گزرنے تک انتظار کرنا پڑے گا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ہشام بن سالم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حدیث متعہ کے ضمن میں فرمایا: (مرد شروط متعہ کے سلسلہ میں کہے گا کہ) تیرے لئے کوئی نان ونفقہ اور (میرے لئے) کوئی عدت نہیں ہوگی۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ نیز اسی سلسلۂ سند کے ساتھ انہی حضرت سے مروی ہے کہ متعہ کے بارے میں فرمایا (کہ مرد عورت سے کہے) میں تیرے لئے (راتوں کی) تقسیم نہیں کروں گا، تجھ سے اولاد طلب نہیں کروں گا۔ اور تیرے لئے مجھ پر کوئی عدت نہیں ہوگی۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب المصاحرت میں (اور یہاں باب ۱۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (ابواب قسم اور نفقہ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۴۶

جو شخص آزاد عورت سے متعہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے اس کے لئے کنیز سے متعہ کرنے نیز اس کنیز سے متعہ کرنے کا حکم جس کا بعض حصہ آزاد ہو چکا ہو؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب عیاشیؒ اپنی تفسیر میں باسناد خود محمد بن صدقہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے متعہ والی عورتوں کے بارے میں سوال کیا کہ آیا وہ بمنزلہ کنیزوں کے نہیں ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ کیا تم یہ ارشاد خداوندی نہیں پڑھتے؟ ﴿وَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ﴾ (کہ جو شخص کسی آزاد عورت سے ازدواج نہ کر سکتا ہو وہ کسی کنیز سے کر سکتا ہے)۔ پس جس طرح جو شخص آزاد عورت سے تزویج کی استطاعت رکھتا ہو وہ کنیز سے نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جو شخص آزاد عورت سے متعہ کر سکتا ہو وہ کنیز سے نہیں کر سکتا۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مصاحرت کے باب (نمبر ۴۵) میں گزر چکی ہیں اور عنوان میں مذکور دوسرے مسئلہ کا حکم نکاح العبید والاماء (نمبر ۴۱) میں آئے گا۔ (انشاء اللہ)۔

غلاموں اور کنیزوں کے نکاح کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل اٹھاسی (۸۸) باب ہیں)

باب ۱

کنیزوں کا خریدنا، ان کا مالک بننا اور ملکیت کی بنا پر ان سے مباشرت کر کے اولاد طلب کرنا مستحب ہے

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن قداح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: (اولاد طلب کرنے کے سلسلہ میں) امہات الاولاد (کنیزوں) کو اختیار کرو۔ کیونکہ ان کے رحموں میں خیر و برکت ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مقدمات نکاح (باب ۱۴۰) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۲

خریدار پر کنیز کا استبراء واجب ہے۔ اور اس مدت میں اس سے فرج میں مباشرت کرنا حرام ہے۔ مگر دوسرے تمتعات جائز ہیں۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حمران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک کنیز خریدی ہے۔ آیا وہ استبراء سے پہلے مقاربت کے علاوہ اس سے دوسرے تمتعات حاصل کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ کیونکہ اب وہ اس کا مال ہے۔ اور اگر مر بھی جائے تو اسی کا مال متصور ہوگی۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے بیع حیوان (باب ۱۰) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳ و ۵ و ۶ و ۸ و ۱۰ وغیرہ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۳

اگر کوئی شخص نابالغ کنیز خریدے تو اس کا استبراء ساقط ہے اور اس سے مباشرت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح یائسہ یا حائض کا (ماسوا ایام حیض کے) اور باکرہ لڑکی کا استبراء ساقط ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کرکے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک ایسی کنیز خریدی تھی جسے ہنوز حیض نہیں آتا تھا۔ فرمایا: اگر وہ بالکل چھوٹی ہے جس کے حاملہ ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے تو اس کی کوئی عدت (استبراء) نہیں ہے اور مالک چاہے تو اس سے مباشرت کرسکتا ہے۔ اور اگر وہ بالغہ ہے مگر اسے ابھی حیض نہیں آیا۔ تو پھر عدت ہوگی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص کوئی ایسی کنیز خریدے جو حالت حیض میں ہو تو؟ فرمایا: جب حیض سے پاک ہو جائے تو پھر اگر چاہے تو اسے مس (اس سے مباشرت) کرسکتا ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۲۔ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایک ایسی کنیز خریدتا ہے جو ابھی حیض کے سن و سال کو نہیں پہنچی۔ یا وہ یائسہ ہو چکی ہے (اس سن و سال کو پہنچ چکی ہے کہ جس کے بعد خونِ حیض نہیں آتا۔ اس کی) عدت (استبراء) کس قدر ہے؟ اور حیض آنے سے پہلے اور مدت استبراء گزرنے سے پہلے مالک کے لئے کون سے تصرفات جائز ہیں؟ فرمایا: جو کنیز یائسہ ہے یا صغر سنی کی وجہ سے ہنوز اسے حیض نہیں آتا۔ اس کے لئے کوئی عدت نہیں ہے۔ اور جسے حیض آتا ہے اس کے پاس اس وقت تک نہ جائے جب تک اسے حیض نہ آئے اور پھر اس سے پاک نہ ہو جائے۔ (کہ یہی اس کی مدت استبراء ہے)۔

(التہذیب، الاستبصار)

۳۔ منصور بن حازم بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسی کنیز خریدے جو حیض کے سن کو نہیں پہنچی۔ مگر اس کے پہنچنے کا اندیشہ ہے تو اس کی عدت (استبراء) کس قدر ہے؟ فرمایا: پینتالیس دن۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس لڑکی پر محمول کیا ہے جو اس سن و سال کو پہنچ چکی ہے جسے حیض آتا ہے۔

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص ایک ایسی چھوٹی کنیز کو خریدتا ہے جسے ہنوز حیض تو نہیں آتا۔ مگر وہ باکرہ بھی نہیں ہے۔ آیا اس کا استبراء کرے؟ فرمایا: اس کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ لہٰذا اگر اس قسم کی لڑکی

حاملہ ہو سکتی ہے تو پھر اس کا استبراء کرے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی شخص ایسی کنیز خریدے جو ہنوز حیض کے سن و سال کو نہ پہنچی ہو یا یائسہ ہو چکی ہو۔ اگر اس کا استبراء نہ کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۶۔ محمد بن اسماعیل بن بزیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ چھوٹی بچی کی وہ کون سی حد ہے کہ جب تک اس تک نہ پہنچے۔ تو مالک پر اس کا استبراء کرنا لازم نہیں ہوتا؟ فرمایا: اگر بالغہ نہیں ہے (مگر بڑی ہے) تو اس کی مدت استبراء ایک ماہ ہے۔ عرض کیا: اگر سات سال کی ہو یا اس کے لگ بھگ اور حاملہ نہیں ہو سکتی تو؟ فرمایا: یہ وہ چھوٹی بچی ہے جو حاملہ نہیں ہوتی۔ لہٰذا اگر اس کا استبراء نہ کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ عرض کیا: اور اگر نو سال کی ہو تو؟ فرمایا: ہاں نو سال کی ہو تو اس کا استبراء کیا جائے گا۔

(عیون الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے بیع حیوان میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی اور یہ جو نابالغہ بچی کا ایک ماہ تک استبراء وارد ہے تو یہ استحباب پر محمول ہے (ورنہ لازم نہیں ہے)۔

باب ۲

جو شخص کوئی کنیز خریدے تو استبراء کے بعد اس کے لئے اس سے مباشرت کرنا جائز ہے۔ اگرچہ کئی ماہ تک اسے حیض نہ آئے اور نہ ہی حاملہ ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں ایک کنیز خریدتا ہوں اور وہ میرے پاس چند ماہ رہتی ہے مگر اسے حیض نہیں آتا حالانکہ وہ بڑی (یعنی یائسہ) بھی نہیں ہے۔ میں اسے (ماہر) عورتوں کو دکھاتا ہوں وہ کہتی ہیں کہ اسے حمل بھی نہیں ہے۔ تو کیا میں اس سے مجامعت کر سکتا ہوں؟ فرمایا: بعض اوقات ریح حمل (وغیرہ) کی وجہ سے حیض کو روک دیتی ہے۔ لہٰذا تم اس سے مجامعت کر سکتے ہو۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ استبراء والی تمام حدیثیں اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں (باب ۲ میں گزر چکی ہیں)۔

باب ۵

جو شخص کسی حاملہ کنیز کو خریدے تو اس کے لئے شرم گاہ کے علاوہ دوسرے تمتعات کراہت کے ساتھ جائز ہیں۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عبداللہ بن محمد سے روایت کرتے ہیں وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں نے ایک کنیز خریدی ہے۔ پھر امام علیہ السلام کی ہیبت کی وجہ سے خاموش ہو گیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تو یہ پوچھنا چاہتا ہے کہ تو اس سے کس طرح تمتعات حاصل کرے؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں! فرمایا: میرا خیال ہے تو اس سے ران بازی کرنے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے۔ مگر سوال سے حیا مانع ہے؟ عرض کیا: ہاں آپؑ کی ہیبت مانع ہے۔ فرمایا: استبراء (وضع حمل) سے پہلے ران بازی وغیرہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر (اس سے بھی) صبر کرو تو بہتر ہے۔ اس موقع پر ایک شخص نے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! میں نے کئی آدمیوں سے سنا ہے کہ اس سے ران بازی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے (مگر امامؑ نے اسے کوئی جواب نہ دیا) میں نے عرض کیا: کیا بہتری اس کے ترک کرنے میں ہے؟ فرمایا: ہاں۔ لیکن اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو ہم اس کی اجازت کس طرح دیتے۔ پھر امام علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ایک شخص اپنی کنیز سے مباشرت کرتا ہے اور وہ اس سے حاملہ ہو جاتی ہے پھر وہ خون دیکھتی ہے اور وہ شخص خیال کرتا ہے کہ یہ خون حیض ہے (اس لئے یہ حاملہ نہیں ہے) لہٰذا وہ اُسے فروخت کر دیتا ہے (مگر خریدار کو کسی طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کنیز تو حاملہ ہے تو) میں ایک مسلمان آدمی کے لئے یہ بات پسند نہیں کرتا کہ وہ ایسی کنیز سے مباشرت کرے جو کسی اور سے حاملہ ہے۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ وہ اس (بائع) کے پاس جائے اور اسے بتائے کہ اس کی فروخت کردہ کنیز حاملہ ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص حاملہ کنیز خریدتا ہے۔ پس اس کے بدلے (وضع حمل سے پہلے) اس کے لئے کیا حلال ہے؟ فرمایا: شرم گاہ کے علاوہ سب حلال ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص حاملہ کنیز خریدتا ہے آیا وہ اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا:

۵۔ عرض کیا: شرم گاہ کے علاوہ دوسرے مقامات؟ فرمایا: اس کے قریب نہ جائے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے (اس ممانعت کو) کراہت پر محمول کیا ہے (جیسا کہ اس باب کی پہلی روایت میں بھی ہے کہ اگر ایسا نہ کرے تو بہتر ہے)۔ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے بیع حیوان (باب ۱۲) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۶

جب کسی قابل وثوق آدمی سے کنیز خریدی جائے اور وہ بتائے کہ اس نے اس کا استبراء کیا ہے۔ تو یہاں استبراء کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے مگر مستحب پھر بھی ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کسی آدمی سے کنیز خریدتا ہے اور وہ اسے بتاتا ہے کہ اس نے اس سے مباشرت نہیں کی۔ تو؟ (یہ اس کی بات پر اعتماد کرکے استبراء کے بغیر مباشرت کر سکتا ہے؟) فرمایا: اگر اسے اس کی بات پر وثوق ہے تو پھر اس سے مقاربت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۲۔ ابن سنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کنیز خریدتا ہے جسے حیض نہیں آیا تو؟ فرمایا: اگر اس سے (اس طہر میں) مباشرت کی گئی ہے تو ایک ماہ تک اس سے علیحدہ رہے۔ عرض کیا: اگر اسے اس حال میں خریدے کہ وہ پاک ہو۔ اور اس کا (سابقہ) مالک بتائے کہ اس نے اس طہر میں اس سے مباشرت نہیں کی تو؟ فرمایا: اگر وہ شخص امین ہے تو پھر تم مباشرت کر سکتے ہو۔ اور پھر فرمایا: یہ معاملہ بڑا سخت ہے۔ اگر تم مقاربت کرنا بھی چاہو تو احتیاط کرو اور (رحم میں) انزال نہ کرو (شاید سابقہ مالک نے مقاربت کی ہو۔ اور وہ اس سے حاملہ ہو گئی ہو۔ تاکہ ہونے والے بچہ کا نسب غلط ملط نہ ہو جائے)۔ (ایضاً)

۳۔ محمد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک کنیز ہے جو ایک مسلمان آدمی سے خریدی جاتی ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ اس نے اس کا استبراء کیا ہے۔ تو کیا وہی استبراء کافی ہے۔ یا مزید استبراء کی ضرورت ہے؟ فرمایا: دو حیض تک اس کا استبراء کرے۔ عرض کیا: خریدار کے لئے اس کا چھونا جائز ہے؟ فرمایا: ہاں شرم گاہ سے اجتناب کرے۔ (التہذیب، الاستبصار)

(چونکہ یہ حدیث بظاہر دوسری حدیثوں کے منافی نظر آتی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس (استبراء) کو استحباب پر محمول کیا ہے۔ یا اس بات پر کہ سابقہ

مالک ثقہ نہیں ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے بیع حیوان (باب ۱۱) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۷

اگر کوئی شخص کسی عورت سے کنیز خریدے تو اس پر اس کا استبراء کرنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ صرف مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت اپنی کنیز فروخت کرتی ہے تو؟ فرمایا: خریدار استبراء کے بغیر اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں ایک عورت سے کنیز خریدی، مالکہ نے مجھے بتایا کہ اس سے کسی شخص نے مجامعت نہیں کی۔ تو استبراء کئے بغیر میں نے اس سے مباشرت کی۔ اور پھر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ فرمایا: ٹھیک کیا ہے۔ (اور بتایا کہ) خود میں نے بھی ایسا کیا ہے۔ مگر دوبارہ ایسا کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا بھی استبراء مستحب ہے)۔ (ایضاً)

باب ۸

اس شخص کا حکم جو حاملہ کنیز خریدے؟

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے خرید کردہ اس کنیز کے بارے میں جو حاملہ ہو سوال کیا؟ فرمایا: وضع حمل تک (خریدار) اس کے قریب نہ جائے (یعنی اس سے مجامعت نہ کرے)۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ بن موسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ میں ایک کنیز خریدتا ہوں .... (یہاں تک کہ عرض کیا) کہ اگر وہ حاملہ ہو تو میں اس سے کیا تمتع حاصل کر سکتا ہوں؟ فرمایا: شرمگاہ کے علاوہ دوسرے سب تمتعات حاصل کر سکتے ہو۔ یہاں تک کہ حمل کو چار ماہ اور دس دن گزر جائیں اس کے بعد ایام نہانی میں بھی مقاربت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ عرض کیا کہ مغیرہ اور اس کے ہم خیال لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جب کسی عورت کا حمل نمایاں ہو جائے تو وضع حمل تک اس کے شوہر (یا مالک) کو اس سے مقاربت کرکے بچہ کو غذا نہیں دینی چاہیے! فرمایا: یہ یہودیوں کا طریقہ

ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص حاملہ کنیز خریدتا ہے آیا وہ اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن عبداللہ محمد رازی سے اور وہ اپنے باپ (عبداللہ) سے اور وہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حاملہ عورت سے وضع حمل تک مباشرت کرنے کی ممانعت فرمائی۔ (عیون الاخبار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ چار ماہ اور دس دن گزرنے کے بعد بھی حاملہ سے مباشرت کی ممانعت کو حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور دوسرے علماء نے کراہت پر محمول کیا ہے۔ اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۹ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۹

اس شخص کا حکم جو کسی حاملہ کنیز کو خریدے اور اس سے مجامعت کرے۔ اور بعد ازاں وہ بچہ جنے؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایسی حاملہ کنیز خریدی جس کا حمل نمایاں تھا۔ اور اس سے مباشرت کی تو؟ فرمایا: اس نے بہت برا کیا۔ عرض کیا: آپؑ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: آیا اس نے عزل کیا یا نہ؟ عرض کیا: دونوں شقوں کا جواب عنایت فرمادیں۔ فرمایا: اگر اس نے عزل کیا ہے تو پھر خدا سے ڈرے اور پھر ایسا نہ کرے۔ اور اگر عزل نہیں کیا تو پھر اس (ہونے والے) بچہ کو فروخت نہ کرے اور نہ ہی اسے اپنا وارث بنائے بلکہ اسے آزاد کرے اور اپنے مال میں سے اسے اتنا مال بھی دے دے جس سے وہ گزر بسر کر سکے کیونکہ اس نے اسے اپنے نطفہ سے غذا دی ہے (لہٰذا وہ اس کی نشوونما اور تکمیل خلقت میں بھی حصہ دار ہے)۔ (الفقیہ، الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ جو شخص ایسی (مملوکہ) کنیز سے مجامعت کرے جو کسی اور شخص سے حاملہ ہو (اور کرے بھی چار ماہ اور دس دن کے اندر)؟ فرمایا: اسے چاہیے کہ اس کے بچہ کو آزاد کر دے۔ اور اسے غلام نہ

بنائے۔ کیونکہ اس کا پانی (منی) بھی اس بچہ کی تکمیل (اور اس کے اعضاء و جوارح کی نشوونما میں) شامل ہے۔
(الفروع، التہذیب)

باب ۱۰

کنیز کا استبراء ایک حیض ہے اور دو حیض تک مستحب ہے اور یہ استبراء مقاربت کرنے پر واجب ہوتا ہے اگرچہ عزل ہی کیا گیا ہو۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سعد بن سعد اشعری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایسی کنیز خریدتا ہے جس سے (مباشرت کے وقت) عزل کیا گیا (رحم سے باہر نطفہ گرایا گیا تھا) آیا اس صورت میں بھی استبراء لازم ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا کہ بائع اور مشتری کے لئے کم از کم کس قدر استبراء کافی ہے؟ فرمایا: اہل مدینہ ایک حیض بتاتے ہیں مگر امام جعفر صادق علیہ السلام دو حیض فرماتے ہیں۔ پھر سوال کیا کہ باکرہ کا استبراء کس قدر ہے؟ فرمایا: اہل مدینہ ایک حیض اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام دو حیض فرماتے ہیں۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حماد بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک ایسی کنیز خریدی جو حالت حیض میں تھی۔ آیا ایک اور حیض کے ساتھ اس کا استبراء کیا جائے گا۔ یا یہی حیض کافی ہے؟ فرمایا: بلکہ یہی حیض کافی ہے اور اگر ایک اور حیض کے ساتھ استبراء کیا جائے تو اس میں فضیلت ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۱

آدمی کے لئے جائز ہے کہ اپنی کنیز کو آزاد کرکے اس سے شادی کرلے اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دے اگرچہ وہ کنیز ام ولد ہی ہو اور اگرچہ اس کے پاس آزاد بیوی بھی موجود ہو۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرمارہے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی کنیز سے کہے کہ میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں اور تجھ سے شادی کر رہا ہوں اور تیری آزادی کو تیرا حق مہر قرار دے رہا ہوں تو یہ جائز ہے۔ (ایضاً)

۲۔ حماد بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص

کے پاس ایک آزاد بیوی اور ایک کنیز موجود ہے۔ اور اس کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ کنیز کو آزاد کرکے اس سے شادی کرے تو؟ فرمایا: اگر چاہے تو اس سے طے کرلے کہ اس کی آزادی ہی اس کا حق مہر ہے کیونکہ اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔ (ایضاً)

۳۔ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس کنیز موجود ہے اور وہ اسے آزاد کرکے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو کیا وہ اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دے سکتا ہے یا اسے آزاد کرکے علیحدہ حق مہر مقرر کرے؟ اور آیا اس سے (اس شادی کرنے کیلئے) عدت بھی گزارنا پڑے گی؟ اور اگر اسے آزاد کرے تو کس قدر عدت گزارے گی؟ اور آیا حق مہر کے بغیر اس سے نکاح کر سکتا ہے اور کسی اور شخص کے لئے کس قدر عدت گزارے گی؟ فرمایا: اگر چاہے تو اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دے سکتا ہے۔ اور اگر چاہے تو اسے آزاد کرکے (کسی اور چیز کو) اس کا حق مہر قرار دے! اور اگر اس کی آزادی کو ہی اس کا حق مہر قرار دے تو اسے عدت گزارنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر اسے آزاد کر دے تو پھر حق مہر مقرر کئے بغیر اس کا نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ اور کسی شخص کے لئے کسی عورت سے شادی کرکے مقاربت کرنا جائز نہیں ہے۔ جب تک اس کے لئے کچھ (زر مہر) مقرر نہ کرے اگرچہ ایک درہم ہی کیوں نہ ہو۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حاتم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے اور (وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص چاہے تو اپنی ام ولد کنیز کو آزاد کرکے اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دے کر (اس سے شادی کر) سکتا ہے۔ (التہذیب)

۵۔ جناب حسن بن حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود صفیہ (ام المومنین) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے آزاد کیا (اور مجھ سے شادی فرمائی) اور میرا حق مہر میری آزادی کو قرار دیا۔ (امالی فرزند شیخ طوسیؒ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۲ و ۱۴ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۱۲

کنیز کی آزادی کو اس کی شادی پر مقدم یا مؤخر کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز سے کہتا ہے کہ میں نے تجھے آزاد کر دیا ہے۔ اور (تجھ سے شادی کرنے کیلئے) اس آزادی کو حق مہر مقرر کرتا ہوں تو؟ آیا ایسا کرنے سے وہ آزاد ہو جائے گی؟ اور کیا اب اسے اختیار ہوگا کہ اس سے شادی کرے یا نہ کرے؟ اور اگر کرے تو اسے چاہیئے کہ اسے کچھ (زر مہر) دے اور اگر یوں کہے کہ میں تجھ سے شادی کرتا ہوں اور تیری آزادی کو تیرا حق مہر قرار دیتا ہوں۔ تو ایسا کرنے سے نکاح واقع ہو جائے گا۔ اور یہ اسے (حق مہر میں) مزید کوئی چیز نہیں دے گا۔

(التہذیب، الاستبصار، الفقیہ، بحار الانوار، قرب الاسناد)

باب ۱۳

جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کرے وہ عدت گزارے بغیر اس سے شادی کر سکتا ہے مگر کوئی اور شخص آزاد عورت کی عدت (تین طہر) گزارے بغیر اس سے شادی نہیں کر سکتا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز کو آزاد کرتا ہے آیا وہ عدت گزارے بغیر اس سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: اگر کوئی اور شخص کرنا چاہے تو؟ فرمایا: جب تک وہ تین ماہ عدت نہ گزارے تب تک نہیں کر سکتا ہے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ فقس) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۱ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۱۴

جو شخص اپنی کنیز کو آزاد کرکے اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دے کر اس سے شادی کر رہا ہے اس کے لئے جائز ہے کہ اس سے شرط طے کرلے کہ وہ اس کے لئے راتوں کی تقسیم نہیں کرے گا اور آزاد عورت کو اس پر ترجیح دے گا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ بن مہران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص کے پاس ایک آزاد بیوی اور ایک کنیز ہے اور اسے خیال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اس کنیز کو آزاد کرکے اس سے شادی کرے تو؟ فرمایا: اسے حق حاصل ہے کہ اس

عورت سے شرط مقرر کرے کہ اس کی یہ آزادی اس کا حق مہر ہوگی۔ کیونکہ اس کیلئے ایسا کرنا جائز ہے۔ اور چاہے تو اس سے یہ شرط بھی طے کرے کہ اسے تقسیم کا حق نہ ہوگا یعنی وہ چاہے گا تو (برابر) تقسیم کرے گا اور نہیں چاہے گا تو نہیں کرے گا۔ اور اگر چاہے گا تو آزاد کو اس پر ترجیح دے گا۔ پس اگر وہ اس پر راضی ہو جائے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس سے پہلے (باب ۶ از خیار الشرط) میں ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے شرط کے لزوم پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴ از مکاتبت میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۱۵

اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس سے شادی کرے اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دے اور پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے تو اس سے اس کی قیمت کا نصف وصول کرے گا اور اگر انکار کر دے گی تو پھر وہ (آدھی آزاد ہوگی) اور آدھی اس کی مملوکہ کنیز ہوگی۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی مملوکہ کنیز کو آزاد کیا اور اس سے شادی کی۔ اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دیا اور پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو؟ فرمایا: آزاد تو وہ ہوگئی۔ البتہ اس صورت میں اس کی قیمت کا نصف (اگر وہ کنیز ہوتی) اس کے (سابقہ) مالک (اور سابقہ شوہر) کو لوٹایا جائے گا۔ جسے ادا کرنے کی سعی کرے گی اور اس کے لئے عدت نہیں ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ یونس بن یعقوب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ ایک شخص نے اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس سے شادی کی اور اس کا حق مہر اس کی آزادی کو قرار دے دیا۔ مگر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو؟ فرمایا: وہ شخص اس (عورت) سے اس کی نصف قیمت وصول کرے گا۔ اور اگر وہ انکار کرے تو ایک دن اس کا ہوگا۔ (جس میں وہ آزاد ہوگی) اور ایک دن (سابقہ) شوہر کا ہوگا جس میں اس کی خدمت کرے گی۔ اور اگر اس کا کوئی بیٹا ہو (یعنی وہ ام ولد کنیز تھی) اور وہ اس کی طرف سے اس کی نصف قیمت ادا کر دے تو پھر وہ مکمل طور پر آزاد ہو جائے گی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ دخول سے پہلے طلاق دینے پر شوہر کے لئے نصف مہر کی واپسی کا مطالبہ کرنے کے جواز پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس کے بعد (باب ۵۱ از مہور میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۱۶

جو شخص کوئی کنیز خریدے اور پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اس کے لئے اس کا استبراء مستحب ہے مگر واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک کنیز خریدی پھر اسے آزاد کر دیا۔ بعد ازاں اس سے شادی کر لی۔ آیا وہ استبراء کے بغیر اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: ایک حیض سے اس کا استبراء کرے۔ عرض کیا: اگر ایسا نہ کرے اور مقاربت کرے تو؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

باب ۱۷

قیدی ہوئی کنیز کا استبراء واجب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن صالح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جنگ اوطاس میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی نے لوگوں میں ندا دی کہ اپنی قیدی (کنیزوں) کا ایک حیض تک استبراء کرو۔ (التہذیب)

باب ۱۸

جو شخص اپنی مملوکہ کنیز سے مباشرت کرے اور پھر اسے فروخت کرنا چاہے تو اس پر اس کا استبراء واجب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البختری سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص (اپنی مدخولہ) کنیز کو کسی کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتا ہے تو؟ فرمایا: اس پر واجب ہے کہ فروخت کرنے سے پہلے اس کا استبراء کرے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ ربیع بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ وہ کنیز جو ہنوز سن حیض کو نہیں پہنچی۔ مگر (دخول کی وجہ سے) اس کے حاملہ ہونے کا اندیشہ ہے تو؟ فرمایا: پینتالیس راتوں تک فروخت کرنے والا اس کا استبراء کرے گا اور پینتالیس راتوں تک خریدار اس کا استبراء کرے گا۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عمار ساباطی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر مالک نے کنیز سے مباشرت کی ہو تو اسے فروخت کرنے سے پہلے اس پر استبراء واجب ہے (تاکہ معلوم ہو سکے کہ حاملہ ہے یا نہ؟)۔ اور خریدار پر بھی۔ عرض کیا: آیا استبراء سے پہلے فرج میں مباشرت کے علاوہ دوسرے تمتعات حاصل کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے یہاں (باب ۳ میں) اور باب التجارہ (باب ۱۰ از بیع حیوان میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۱۹

جو شخص کسی مملوکہ کنیز سے مباشرت کرے تو اس پر اس کی نسبی اور رضاعی ماں، بیٹی تو مطلقاً حرام ہو جائے گی مگر اس کی بہن اس کے ہمراہ حرام ہوگی نہ کہ مطلقاً۔ اور ہر وہ عورت جس سے نسب یا رضاع یا مصاہرۃ کی وجہ سے نکاح حرام ہو۔ وہ ملکیت کی وجہ سے بھی حرام ہوگی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود مسعدہ بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دس قسم کی تمہاری کنیزیں تم پر حرام ہیں: (۱) ماں اور بیٹی کو جمع نہ کیا جائے، (۲) دو بہنوں کو جمع نہ کیا جائے، (۳) تمہاری وہ کنیز جو غیر سے حاملہ ہو۔ جب تک اس کا وضع حمل نہ ہو جائے، (۴) تمہاری وہ کنیز جس کی تم نے کسی سے شادی کر دی ہو، (۵) تمہاری وہ کنیز جو رضاعت کے اعتبار سے تمہاری پھوپھی بنتی ہو، (۶) تمہاری وہ کنیز جو رضاعت کی وجہ سے تمہاری خالہ بنتی ہو، (۷) تمہاری وہ کنیز جو رضاعت کے اعتبار سے تمہاری بہن بنتی ہو، (۸) تمہاری وہ کنیز جو تمہارے رضاعی بھائی کی بیٹی ہو، (۹) تمہاری وہ کنیز جو عدت میں ہو، (۱۰) تمہاری وہ کنیز جو کسی اور کے ساتھ مشترکہ ہو۔ (التہذیب، الفقیہ، الخصال)

مؤلف علام فرماتے ہیں اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے محرمات نسبیہ و رضاعیہ اور مصاہریہ میں گزر چکی ہیں۔

باب ۲۰

خرید کردہ کنیز سے مجامعت وغیرہ خریدار کے لئے حلال نہیں ہوتی۔ مگر ایجاب و قبول اور بائع کی اجازت سے قبضہ کے بعد۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود حمران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر

علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب کوئی شخص کوئی کنیز خریدے تو استبراء سے پہلے جماعت کے علاوہ اس سے دوسرے تمتعات حاصل کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب ایجاب و قبول ہو جائے (اور قبضہ بھی) تو وہ اس کا مال بن جائے گی۔ اور اگر مر جائے گی تو اسی کا مال متصور ہوگی۔ (الفروع)

۲۔ عمار بن موسیٰ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے مقررہ قیمت سے ایک کنیز خریدی پھر بائع اور مشتری الگ الگ ہو گئے۔ تو؟ فرمایا: خرید و فروخت تو مکمل ہوگئی۔ مگر اس سے مقاربت تب تک جائز نہ ہوگی جب تک بائع کی اجازت سے اس کے قبضہ میں نہیں جائے گی۔ نیز جب تک (ادھار کی) شرط مقرر نہیں کریں گے تو قیمت نقد متصور ہوگی۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۱

جو شخص کوئی کنیز خریدے وہ اس کے لئے حلال ہو جائے گی جب اسے آزاد کر دے گا تو اس پر حرام ہو جائے گی، پھر جب اس سے شادی کر لے گا تو پھر حلال ہو جائے گی۔ اور جب اس سے ظہار کرے گا تو پھر حرام ہو جائے گی۔ اور جب ظہار کا کفارہ ادا کرے گا تو پھر حلال ہو جائے گی۔ بعد ازاں جب طلاق دے گا تو حرام ہو جائے گی اور جب رجوع کر لے گا تو پھر حلال ہو جائے گی اور جب مرتد ہو جائے گا تو حرام ہو جائے گی اور جب توبہ کر لے گا تو پھر حلال ہو جائے گا اور یہ سب کچھ ایک شب و روز بلکہ اس سے بھی کم مدت میں ممکن ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ باسناد خود ریان بن شبیب سے روایت کرتے ہیں کہ مامون عباسی نے (اپنے دربار میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے قاضی یحییٰ بن اکثم سے مناظرہ کا اہتمام کر کے.....) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا: اے ابوجعفر! آپ قاضی یحییٰ بن اکثم سے سوال کریں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اے یحییٰ کیا میں سوال کروں؟ قاضی نے کہا: مولا! آپ کی مرضی۔ اگر مجھے جواب معلوم ہوا تو عرض کروں گا ورنہ آپ سے استفادہ کروں گا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے بتا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ صبح سویرے ایک شخص نے ایک عورت پر نگاہ کی تو وہ اس پر حرام تھی۔ جب چاشت کا وقت ہوا تو حلال ہوگئی، جب زوال ہوا تو پھر حرام ہوگئی۔ جب عصر کا وقت ہوا تو حلال ہوگئی، جب سورج غروب ہوا تو پھر حرام ہوگئی اور جب عشاء کا وقت ہوا تو حلال ہوگئی، جب آدھی رات کا وقت ہوا تو پھر حرام ہوگئی، جب طلوع فجر کا وقت ہوا تو پھر حلال ہوگئی۔ یہ عورت کون ہے؟ اور یہ بار

بار کس طرح حلال و حرام ہوئی؟ قاضی یحییٰ نے کہا: بخدا مجھے اس سوال کا کوئی جواب نہیں آتا۔ آپ ہی مہربانی فرما کر ہمیں مستفید فرمائیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ ایک شخص کی کنیز تھی۔ ایک اجنبی شخص نے صبح سویرے اس پر نگاہ کی تو وہ اس کے لئے حرام تھی جب چاشت کا وقت ہوا تو اس نے خرید لی پس حلال ہوگئی۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو اسے آزاد کر دیا پس حرام ہوگئی۔ اور جب عصر کا وقت ہوا تو اس سے شادی کر لی پس حلال ہوگئی۔ اور جب مغرب کا وقت ہوا تو اس سے ظہار کیا پس حرام ہوگئی۔ اور جب عشاء کا وقت ہوا تو کفارہ ادا کر دیا پس حلال ہوگئی۔ جب آدھی رات کا وقت ہوا تو اسے طلاق (رجعی) دے دی اور جب فجر طلوع ہوئی تو رجوع کر لیا۔ پس پھر حلال ہوگئی۔ (الارشاد، الاحتجاج، کشف الغمہ، روضۃ الواعظین)

۲۔ اسی مضمون کی دوسری حدیث میں اس قدر اضافہ ہے کہ (بعد ازاں) وہ شخص مرتد ہو گیا۔ پس وہ عورت پھر اس پر حرام ہوگئی۔ اور پھر توبہ کر لی تو پھر پہلے نکاح سے ہی حلال ہوگئی۔ (تحف العقول)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (طلاق وظہار کے ابواب میں) آئیں گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۲۲

کسی غلام کے لئے عقد نکاح کے ذریعہ سے دو آزاد عورتوں یا ایک آزاد اور دو کنیزوں یا چار کنیزوں سے زائد عورتوں سے مباشرت کرنا مباح نہیں ہے۔ ہاں البتہ اپنے مالک کی اجازت سے جس قدر چاہے کنیزوں سے مباشرت کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن زیاد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ایک غلام کے لئے کس قدر عورتیں حلال ہیں؟ فرمایا: دو آزاد یا چار کنیزیں، فرمایا: اور اگر اس کا آقا اسے اجازت دے دے تو وہ اپنے مال سے اگر اس کے پاس مال ہو، ایک یا کئی کنیزیں خرید کرنے (اور ان سے مباشرت کرنے میں کوئی) مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ محمد بن فضیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ غلام کے لئے کس قدر عورتیں حلال ہیں؟ فرمایا: صرف دو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور دیگر علماء نے اسے دو آزاد عورتوں پر محمول کیا ہے۔

۳۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلام صرف دو آزاد عورتوں سے نکاح کر

سکتا ہے زیادہ سے نہیں۔ (التہذیب)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ معصوم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ غلام کے لئے کس قدر عورتیں حلال ہیں؟ فرمایا: دو آزاد عورتیں یا چار کنیزیں۔ (الفقیہ)

۵۔ اور ایک روایت میں یوں وارد ہے کہ غلام دو آزاد عورتوں، یا چار کنیزوں یا دو کنیزوں اور ایک آزاد عورت کے (بیک وقت) متعدد ازدواج کر سکتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے استیفاء عدد (باب ۸ و ۹ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۲۴

غلام اگرچہ مکاتب (مشروط) ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نہ شادی کر سکتا ہے اور نہ اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلام کیلئے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کو آزاد کرنا، شادی کرنا اور اپنے مال سے کسی کو کچھ دینا جائز نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ منصور بن حازم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: آپ سے پوچھا گیا کہ ایک غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی۔ آیا وہ خدا کا نافرمان ہے؟ فرمایا: وہ اپنے آقا کا نافرمان ہے۔ راوی نے عرض کیا: آیا اس کا یہ فعل حرام ہے؟ فرمایا: میں خیال نہیں کرتا کہ یہ حرام ہے۔ البتہ اسے یہ اقدام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہیے۔ (ایضاً)

۳۔ معاویہ بن وھب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ ایک غلام نے اپنے مالک سے اپنی جان و مال کا مکاتبہ کیا اور یہ معاہدہ بھی کیا کہ وہ اس کی (اجازت کے بغیر) شادی نہیں کرے گا۔ جبکہ اس کے پاس ایک کنیز تھی جسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لی تو؟ فرمایا: وہ اپنے مال میں روٹی کھانے کے سوا اور کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔ لہٰذا (اگر مالک اجازت نہ دے تو) اس کا نکاح باطل ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۲۴

اگر کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر تزویج کرلے تو اس کا عقد نکاح مالک کی اجازت پر موقوف ہوگا پس اگر اس نے اجازت دے دی تو تجدید کے بغیر وہی نکاح صحیح ہوگا (ورنہ باطل)۔ اور حق مہر کا حکم؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک غلام نے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر تزویج کرلی تو؟ فرمایا: یہ اس کے مالک کی مرضی پر منحصر ہے۔ چاہے تو اجازت دے دے اور چاہے تو ان کے درمیان جدائی ڈال دے۔ راوی نے عرض کیا: اصلحک اللہ! حکم بن عتیبہ اور ابراہیم نخعی اور ان کے اصحاب تو یہ کہتے ہیں کہ اس کا عقد نکاح سرے سے باطل ہے اور مالک کی اجازت اسے جائز نہیں قرار دے سکتی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس شخص نے خدا کی نافرمانی نہیں کی (تاکہ عقد باطل ہو) بلکہ اپنے مالک کی نافرمانی کی ہے۔ پس جب وہ اجازت دے دے تو وہ اس کے لئے جائز ہو جائے گا۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص (غلام) نے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ایک عورت سے نکاح کیا اور اس سے دخول بھی کیا۔ بعد ازاں اس کے مالک کو اس کا علم ہوا تو؟ فرمایا: یہ اس کے مالک کی مرضی پر منحصر ہے۔ چاہے تو ان کے درمیان جدائی ڈال دے اور چاہے تو اجازت دے دے۔ پس اگر وہ جدائی ڈالے تو عورت اپنے مقررہ حق مہر کی مستحق ہوگی۔ مگر یہ کہ اس شخص نے حد (اعتدال) سے بڑھ کر بہت سا حق مہر مقرر کر دیا ہو۔ (تو اس صورت میں مہر المثل کی حقدار ہوگی) اور اگر اجازت دے دے تو پھر وہ اپنے پڑھائے ہوئے پہلے نکاح پر برقرار رہ سکیں گے۔ راوی نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اصل نکاح تو نافرمانی پر مبنی تھا؟ (وہ اجازت سے کس طرح صحیح ہوگا؟) فرمایا: وہ شخص ایک جائز کام کو بجالایا ہے۔ اس نے خدا کی نافرمانی نہیں کی۔ اس نے صرف اپنے مالک کی نافرمانی کی ہے۔ لہٰذا یہ خدا کے حرام کردہ نکاح کی مانند نہیں ہے جیسے عدت میں نکاح کرنا وغیرہ۔ (ایضاً)

۳۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی آزاد عورت (جان بوجھ کر) کسی غلام سے اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس نے خود (مفت) اپنی شرمگاہ مباح قرار دی ہے۔ اور اس کے لئے کوئی حق مہر نہیں ہے۔ (کیونکہ غلام تو مالک کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کر ہی نہیں

سکتا)۔(ایضا)

۴۔ یہی روایت بروایت سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور ان کے توسط سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ اور اس کے آخر میں یہ تتمہ بھی موجود ہے۔ فرمایا: جو کوئی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے باہر نکلے تو جب تک پلٹ کر واپس گھر نہ آئے وہ کسی نان ونفقہ کی حقدار نہیں ہے۔(ایضا)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ) اور یہ جو زرارہ کی حدیث (نمبر۲) میں حق مہر ثابت کیا گیا ہے اور سکونی کی حدیث (نمبر۳) میں اس کی نفی کی گئی ہے تو پہلی حدیث اس صورت پر محمول ہے کہ جب عورت کو حقیقت حال کا علم نہ ہو۔ اور دوسری اس پر محمول ہے کہ جب اسے اس کا علم ہو۔

باب ۲۵

اگر کوئی شخص کئی آدمیوں کا مشترکہ غلام ہو۔ اور صرف بعض مالکوں کی اجازت سے نکاح پڑھا جائے تو دوسرے مالکوں کو اس کی اجازت دینے یا اسے فسخ کرنے کا حق ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص دو آدمیوں کا مشترکہ غلام ہے۔ ان میں سے ایک اس کی تزویج کر دیتا ہے۔ مگر دوسرے کو اس واقعہ کا بعد میں علم ہوتا ہے۔ تو آیا وہ ان کے درمیان علیحدگی کرا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں وہ تفریق بھی کر سکتا ہے اور اجازت بھی دے سکتا ہے۔(التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۴ میں) گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہے اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۶ میں) آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۲۶

جب کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اور جب مالک کو اس کا علم ہو تو وہ خاموش ہو جائے تو اس کی خاموشی اس کے نکاح کی صحت کیلئے کافی ہوگی۔ اور اگر مالک کے فسخ نکاح سے پہلے وہ آزاد ہو جائے تو پھر وہ پہلے نکاح پر باقی رہ سکے گا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن وھب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں کچھ لوگوں کا غلام تھا۔ اور ان کی اجازت کے بغیر ایک آزاد عورت سے شادی کر لی۔ بعد ازاں انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔ آیا آزادی کے بعد اس نکاح کی تجدید کروں؟ فرمایا: آیا ان لوگوں کو تمہارے اس عقد و ازدواج کا کوئی علم ہوا تھا؟ عرض کیا: ہاں ہوا تھا۔ مگر وہ خاموش رہے تھے۔ اور مجھ پر کوئی ایراد نہیں کیا تھا۔ فرمایا: ان کی خاموشی اس عقد کو برقرار رکھنے کی غماز ہے۔ لہٰذا تم اپنے پہلے نکاح پر ثابت رہو۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ معاویہ بن وھب حدیث مکاتب کے ضمن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کھانے (پینے) کے سوا غلام کو اپنے مال میں تصرف کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور (مالک کی اجازت کے بغیر) اس کا نکاح باطل ہے۔ عرض کیا گیا: اگر مالک کو بعد میں نکاح کا پتہ چلے مگر وہ کچھ نہ کہے تو؟ فرمایا: اگر علم ہونے کے بعد خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی کی علامت ہے۔ عرض کیا گیا: اگر وہ مکاتب غلام بعد میں آزاد ہو جائے تو اپنے نکاح کی تجدید کرے یا اپنے سابقہ نکاح پر قائم رہے؟ فرمایا: اپنے نکاح پر ثابت رہے۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

باب ۲۷

جب کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے بعد ازاں اس کا مالک اس سے کہے کہ طلاق دے تو اس کا یہ کہنا نکاح کی اجازت دینے کے مترادف ہے۔ پس اس (ضمنی) اجازت کے بعد وہ نہ تو نکاح کو فسخ کر سکتا ہے اور نہ ہی غلام کو طلاق دینے پر مجبور کر سکتا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے اور وہ اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں اپنا غلام لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے اس غلام نے میری اجازت کے بغیر شادی کی ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص سے کہا کہ تو ان کے درمیان علیٰحدگی کر دے۔ (نکاح فسخ کر دے مگر) اس نے غلام سے کہا: اے دشمن خدا! اس عورت کو طلاق دے! حضرت امیر علیہ السلام نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے کیا کہا؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے اس سے کہا ہے کہ اس عورت کو طلاق دے۔ اس وقت حضرت امیر علیہ السلام نے غلام سے کہا کہ اس صورت میں تجھے اختیار ہے اگر چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو اسے اپنے پاس رکھ۔ اس پر اس شخص (مالک) نے کہا: یا امیر المؤمنین! جو معاملہ میرے اختیار میں تھا آپؑ نے وہ دوسرے شخص (غلام) کے

اختیار میں دے دیا؟ فرمایا: وہ اس لئے کہ تو نے جب اس سے کہا کہ طلاق دے تو گویا تو نے نکاح کا پہلے اقرار کر لیا۔ (اور نکاح ہوتا ہے تمہاری اجازت سے تو گویا تم نے ضمناً اپنی اجازت پر بھی مہر تصدیق ثبت کر دی)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۴۸ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۲۸

جب کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر شادی کرے تو اس کی اولاد کا حکم کیا ہے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علاء بن رزین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر بنایا۔ بعد ازاں وہ غلام[1] بھاگ گیا۔ اور ایک قوم میں جا کر سکونت اختیار کر لی۔ مگر انہیں یہ نہ بتایا کہ وہ غلام ہے۔ اور اس نے اس قوم میں شادی بھی کر لی اور اس شادی کے نتیجہ میں اس کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوئی۔ پھر اس کا مالک مر گیا۔ اور اس کے وارث (کسی طرح) اس (غلام) تک پہنچ گئے۔ اور اس سے مطالبہ کیا (کہ تو ہمارا غلام ہے) آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ غلام اور اس کی اولاد سب مرنے والے کے وارثوں کے غلام ہیں۔ راوی نے عرض کیا: کیا مرنے والے (مالک) نے اسے مدبر نہیں بنایا تھا؟ فرمایا: ہاں بنایا تو تھا مگر جب وہ بھاگ گیا تو اس سے اس کا مدبر ہونا باطل ہو گیا۔ اور وہ پلٹ کر خالص غلام بن گیا۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بعد ازیں (باب ۳۰ میں اور باب ۱۱ از عیوب اور باب ۱۰ از تدبیر میں) ایسی حدیثیں آئیں گی جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جب کسی کی ماں یا باپ آزاد ہو تو بچہ بھی آزاد متصور ہوتا ہے۔

واللہ العالم۔

---

[1] غلام کی کئی قسمیں ہیں (۱) قِن (خالص غلام جس میں آزادی کا کوئی شائبہ تک نہیں ہے۔ (۲) مدبر (جس سے مالک یہ کہے کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہوگا)۔ (۳) مکاتب (کہ جس سے مالک یہ طے کرے کہ تیری اس قدر قیمت ہے جب تو یہ قیمت ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا)۔ اب پھر اس مکاتب کی دو قسمیں ہیں۔ (۴) مطلق (کہ جس قدر قیمت ادا کرتا جائے گا اسی قدر آزاد ہوتا جائے گا۔ مثلاً جب آدھی قیمت ادا کر دے گا تو آدھا آزاد ہو جائے گا۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ (۵) مکاتب مشروط (کہ اگر مقررہ قیمت میں سے ایک پیسہ بھی باقی بچ گیا تو وہ بدستور مکمل غلام رہے گا)۔ کیونکہ اس میں یہ شرط ہوتی ہے کہ جب تک پوری قیمت ادا نہیں کرے گا تب تک پورا غلام رہے گا۔ فافہم فانہ مفید۔

(احقر مترجم عفی عنہ)

باب ۲۹

مالک کی اجازت کے بغیر اس کی کنیز سے شادی کرنا حرام ہے۔ اور عورت کی کنیز کا حکم؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالعباس بقباق سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے کسی کی کنیز سے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر شادی کر لی تو؟ فرمایا: یہ (حرام ہے اور) زنا ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ﴾ (کہ کنیزوں سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرو)۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کنیز سے نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: مالک کی اجازت کے بغیر روا نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مصاحرہ (باب ۱ میں) متعہ (باب ۱۴ و ۱۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۵ و ۳۶ و ۳۸ و ۷۰ میں) آئیں گی۔ (اور آخری حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں باب ۷۶ میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۳۰

جب کسی بچہ کی ماں یا باپ میں سے ایک آزاد ہو تو بچہ آزاد ہوگا۔ اور اگر اس کی غلامی کی شرط مقرر کی جائے تو اس کا حکم؟

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی (آزاد) شخص کسی قوم کی کنیز سے شادی کرے کیا اس کی اولاد غلام ہوگی یا آزاد؟ فرمایا: اولاد آزاد ہوگی۔ پھر فرمایا: والدین میں سے جب کوئی ایک آزاد ہو تو اولاد آزاد ہوتی ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ جمیل بن دراج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آزاد شخص نے کنیز سے شادی کی۔ اور اس سے ایک بچہ پیدا ہوا تو؟ فرمایا: بچہ باپ سے ملحق ہوگا۔ (آزاد ہوگا)۔ پھر عرض کیا: اگر ایک غلام نے آزاد عورت سے شادی کی تو؟ فرمایا: بچہ ماں سے ملحق ہوگا۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی آزاد شخص کسی کنیز سے یا کوئی غلام کسی آزاد عورت سے شادی کرے تو؟ فرمایا:

ماں باپ میں سے جب کوئی ایک آزاد ہو خواہ باپ آزاد ہو یا ماں تو ان کی اولاد کو غلام نہیں بنایا جا سکتا۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو مدبر کرے (اس سے کہے کہ تو میری وفات کے بعد آزاد ہوگی)۔ اور پھر اس کی کسی شخص سے شادی کر دے تو وہ کنیز اور اس کی اولاد دونوں مدبر ہوں گے۔ جس طرح کوئی (آزاد) شخص کسی قوم میں جا کر ان کی کنیز سے شادی کر لے تو اس کی اولاد مملوک ہوگی۔ (التہذیب، الاستبصار)

(چونکہ یہ حدیث بظاہر سابقہ ضابطہ کے منافی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب بچہ کو غلام بنانے کی شرط مقرر کر لی جائے تب ہوگا۔ اور یہ بات طے ہے کہ شرط لازم الوفاء ہوتی ہے۔ نیز اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ کنیز سے شادی اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کی ہو......... یا پھر شوہر بھی غلام ہو۔ (واللہ العالم)

۵۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک غلام کی زوجہ آزاد عورت ہے تو؟ فرمایا: اس کی اولاد آزاد ہوگی۔ اور جب باپ آزاد ہوگا تو وہ اس سے ملحق ہو جائے گی۔ (الفروع)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز کی شادی ایک شخص سے کر دی اور اس سے شرط مقرر کی کہ اس سے جو اولاد ہوگی وہ آزاد ہوگی۔ بعد ازاں اس شخص نے اس عورت کو طلاق دے دی یا وہ وفات پا گیا۔ اور اس (مالک) نے اس کی شادی ایک اور مرد سے کر دی۔ اس کی اولاد کی کیا حیثیت ہوگی؟ فرمایا: جو پہلے (شوہر) سے پیدا ہوگی وہ تو آزاد ہوگی۔ اور جو دوسرے سے ہوگی وہ شرط کے مطابق (آزاد یا غلام) ہوگی۔ (اور غلام کی صورت میں) چاہے تو ان کو آزاد کر دے اور چاہے تو غلام بنا لے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۷۔ حسن بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کی کنیز تھی جس سے وہ مباشرت کیا کرتا تھا۔ مگر اسے خیال آیا اور اس کی کسی شخص سے شادی کر دی تو اب اس کی اولاد کی کیا حیثیت ہوگی؟ فرمایا: ان کی حیثیت وہی ہوگی جو ان کی ماں کی ہے۔ (یعنی غلام ہوں گے)۔ مگر یہ کہ شوہر شرط مقرر کرے (کہ اولاد آزاد ہوگی)۔ (التہذیب، الاستبصار)

(چونکہ یہ روایت بھی بظاہر سابقہ ضابطہ کے منافی نظر آتی ہے۔ اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث یا تو تقیہ پر محمول ہے یا اس صورت پر کہ جب شوہر بھی غلام ہو........ کہ اس صورت میں

اولاد اس (غلام شوہر) کے مالک کی ملکیت ہوگی۔

باب ۳۱

مالک کے لئے جائز ہے کہ کسی شخص کے لئے اپنی کنیز کو حلال کر دے پس اس کیلئے ملک منفعت کی بنا پر اس سے مقاربت کرنا جائز ہو جائے گی۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے بعض اصحاب نے آپؑ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی کنیز اپنے بھائی کیلئے حلال قرار دے دے تو وہ حلال ہو جاتی ہے؟ فرمایا: ہاں (میں نے یہ کہا ہے)۔ (الفروع)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا؟ اگر کوئی شخص اپنی کنیز اپنے (دینی) بھائی کیلئے حلال قرار دے تو؟ فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مضارب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! یہ کنیز لے جا۔ یہ تیری خدمت کرے گی اور تو اس سے مقاربت بھی کر سکے گا۔ اور جب واپس جانا تو اسے واپس کر دینا۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۴۔ علی بن یقطین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی شخص اپنی کنیز کی فرج کو کسی شخص کے لئے حلال قرار دے سکتا ہے؟ فرمایا: میں اسے پسند نہیں کرتا۔[1] (التہذیب، الاستبصار)

---

[1] یہ مسئلہ "عاریۃ الفروج" کے نام سے مشہور ہے اور اس کی وجہ سے مخالفین اپنی ناسمجھی کی بنا پر ہمیشہ ہمیں بے جا طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے رہتے ہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کنیز کسی کی ہو اور اس سے مباشرت کوئی اور شخص کرے۔ یہ بات انسانی غیرت کے منافی ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر عند التحقیق معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعتراض دراصل مملوکہ کنیز کے حقیقی مفہوم سے ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے ورنہ اگر کوئی بھی مالک اپنا کوئی بھی مال کسی دوسرے شخص کو چند روز استعمال کرنے کے لئے دے سکتا ہے اور یہ چیز شرعاً نہ صرف جائز ہے بلکہ کار ثواب بھی ہے خواہ وہ چیز سوئی ہو یا مشین، گائے ہو یا بھینس یا موٹر کار ہو یا گھوڑا وغیرہ۔ تو پھر کوئی مالک اپنی مملوکہ کنیز اپنے کسی دینی بھائی کے لئے کیوں حلال نہیں کر سکتا؟؟ باقی رہا غیرت کا سوال تو اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کا اور کوئی بھائی اپنی بہن کا کسی سے نکاح پڑھا سکتا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ کوئی میاں اپنی بیوی کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ اور اس میں کوئی بے غیرتی نہیں ہے۔ کیونکہ شریعت میں نکاح کو جائز قرار دیا گیا ہے تو اگر کوئی مالک اپنی کنیز کسی مسلمان بھائی کے لئے حلال قرار دے تو اس میں کیا بے غیرتی کی بات ہے۔ یہ بھی تو شرعاً جائز اور حلال ہے۔ مزید وضاحت کے خواہشمند حضرات ہماری کتاب "تجلیات صداقت" کی طرف رجوع فرمائیں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ کراہت پر محمول ہے اور وہ بھی اس لئے کہ چونکہ اہل خلاف کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور وہ اس کی وجہ سے ہم پر طعن و تشنیع کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اس سے اجتناب کرنا اولی ہے۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ ناپسندیدگی بھی تقیہ پر محمول ہے۔

۵۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی عورت اپنی کنیز کی فرج اپنے شوہر کے لئے حلال قرار دے۔ تو؟ فرمایا: میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ اگر وہ کنیز مدخولہ ہوگئی تو پھر کیا کرے گی۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر مالک شوہر سے کہہ دے کہ اگر حاملہ ہوگئی تو وہ تمہاری ملکیت ہوگی تو؟ فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر عرض کیا: ایک شخص اپنے بھائی کے لئے اس طرح کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۵ از مقدمات نکاح میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۲ و ۳۵ و ۳۶ اور ۳۷ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳۲

عورت اپنی کنیز کو کسی مرد کے لئے حلال قرار دے سکتی ہے حتیٰ کہ اپنے شوہر کے لئے بھی مگر یہ کہ اسے معلوم ہو کہ اس کی بیوی مذاق کر رہی ہے۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت اپنی کنیز اپنے شوہر کیلئے حلال قرار دے تو؟ فرمایا: پھر جائز ہے۔ راوی نے عرض کیا: لیکن اگر شوہر کو علم ہو کہ بیوی صرف مذاق کر رہی ہے تو پھر؟ فرمایا: پھر جائز نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۲۔ ابو بصیر مرادی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت اپنی کنیز اپنے بیٹے (باپ کیلئے نہ) حلال قرار دے تو؟ فرمایا: پھر حلال ہے۔ راوی نے عرض کیا: آیا اس کی قیمت بھی اس کے لئے حلال ہے۔ (کہ اسے بیچ کھائے؟) فرمایا: نہ...... اسی قدر حلال ہے جس قدر مالک حلال کرے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عمار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میری یہ کنیز تیرے لئے ہے تو؟ فرمایا: اس طرح کہنے سے اس کی شرم گاہ اس کیلئے حلال نہ ہوگی۔ جب تک وہ اسے اس کے ہاتھ فروخت نہ کرے یا اسے ہبہ نہ کر

دے۔ (التہذیب، الاستبصار)

(چونکہ یہ حدیث بظاہر سابقہ ضابطہ کے منافی معلوم ہوتی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب بیوی اپنے شوہر سے یہ کہے کہ یہ مباشرت کے علاوہ دوسرے تمتعات اور خدمات کیلئے مباح ہے۔ کیونکہ بالعموم بیویاں مباشرت کیلئے اپنی کنیزیں شوہروں کے لئے مباح نہیں کیا کرتیں۔

باب ۳۳

غلام کیلئے کنیز کو حلال کرنے کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل سے (جو کہ راشد کے غلام تھے) روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے پاس میرے مالک کا کچھ مال موجود ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ مجھے اس مال سے کنیزیں خریدنے کی اجازت دے دے۔ مگر اس نے کہا: اگر میرے لئے اس طرح حلال کرنا روا ہے تو پھر حلال کرتا ہوں تو؟ فرمایا: اگر وہ کوئی معین کنیز تمہارے لئے حلال قرار دے تو وہ تمہارے لئے حلال ہے۔ اور اگر صرف یہ کہے کہ (اس مال سے) جس قدر چاہو کنیزیں خریدو۔ تو پھر جب تک وہ ان میں سے کسی خاص کنیز کو حلال نہ کرے تب تک تم ان سے مباشرت نہ کرو۔ ہاں مال تمہارا اپنا ہے تو پھر (مالک کی اجازت سے) جس قدر چاہو خریدو (اور ان سے مباشرت بھی کرو)۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ علی بن یقطین نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا کسی غلام کے لئے شادی کے بغیر کسی کنیز سے مباشرت جائز ہے جبکہ مالک اسے حلال قرار دے؟ فرمایا: نہ۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ حدیث سابقہ ضابطہ کے خلاف ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ تقیہ پر محمول ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اس صورت پر محمول ہو کہ جب مالک کسی غیر معین کنیز کو حلال قرار دے۔ (جبکہ اس کا معین ہونا ضروری ہے جیسا کہ اس باب کی پہلی حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے)۔

باب ۳۴

صرف عاریۃً کسی سے کنیز لینے سے اس سے مقاربت جائز نہیں ہوتی جب تک مالک حلال نہ کرے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالعباس بقباق سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عاریۃ الفرج کے بارے میں سوال کیا جبکہ میں وہاں موجود تھا۔ فرمایا: حرام

ہے (یعنی صرف عاریۃً کنیز لینے سے اس کے ساتھ مباشرت کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: ہاں اگر کوئی شخص اپنی کنیز اپنے کسی (دینی) بھائی کیلئے حلال قرار دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حسن عطار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عاریۃ الفرج کے بارے میں سوال کیا...... فرمایا: اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہاں عاریۃ الفرج سے مراد تحلیل ہے جیسا کہ اس سے پہلے اس کی وضاحت کی جا چکی ہے۔ اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب ۳۲ میں گزر چکی ہیں۔ فراجع۔

باب ۳۵

جو شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی کنیز مباشرت کے علاوہ دوسرے تمتعات کیلئے مباح کرے تو اس کیلئے اس سے مباشرت کرنا مباح نہ ہوگی۔ بلکہ اسی مقدار پر اکتفا کرنا لازم ہوگی جو مالک کے لفظوں سے ظاہر ہوگی۔ اس حالت میں اگر وہ اس سے مباشرت کرے گا تو اگر وہ باکرہ ہوئی تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ واجب الاداء ہوگا اور اگر شوہر دیدہ ہوئی تو پھر اس کی قیمت کا بیسواں حصہ واجب الاداء ہوگا۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں ہمارے بعض اصحاب نے آپ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی کنیز اپنے بھائی کے لئے حلال قرار دے دے تو وہ کس طرح حلال ہو جاتی ہے؟ فرمایا: ہاں اے فضیل! (میں نے ایسا کہا ہے) راوی نے عرض کیا کہ اگر ایک شخص کے پاس بڑی ہی نفیس قسم کی کنیز موجود ہے اور وہ باکرہ ہے اور وہ اپنے بھائی کے لئے اپنی شرم گاہ کے علاوہ دوسرے تمتعات حلال قرار دے تو آیا وہ اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ بلکہ اس کے لئے صرف وہ تمتعات حلال ہوں گے جو وہ حلال کرے گا۔ حتیٰ کہ اگر وہ صرف بوس و کنار مباح قرار دے تو اس کے علاوہ دوسرے استمتاعات روا نہ ہوں گے۔ عرض کیا: اگر اس پر شہوت غالب آ جائے تو اگر وہ اس حالت میں مقاربت کر بیٹھے تو؟ فرمایا: اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ عرض کیا: اور اگر کرے تو کیا وہ زنا کار شمار ہوگا؟ فرمایا: نہ...... مگر خیانت کار ضرور شمار ہوگا۔ اور اگر وہ کنیز کنواری تھی تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ اور اگر شوہر دیدہ تھی تو پھر بیسواں

حصہ ادا کرے گا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حفص بن البختری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تم اپنی کنیز میرے لئے مباح کردو۔ کیونکہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ مجھے ننگا دیکھے۔ اور وہ اس کے لئے حلال کر دیتی ہے تو؟ فرمایا: اس کے لئے وہی مقدار (ننگا دیکھنا) حلال ہوگی۔ لہٰذا وہ نہ اسے مس کر سکے گا اور نہ ہی اس سے مباشرت کر سکے گا۔ الغرض اس کے لئے اس کی صرف وہی مقدار حلال ہوگی جو مالکہ حلال کرے گی۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ سلیمان بن صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو دھوکہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ تم اپنی کنیز میرے لئے حلال قرار دے دو تا کہ وہ میرا پیٹ ملے اور پاؤں کو دبائے۔ اور مجھے بھی اسے چھونے کی اجازت دے دے اور وہ اس چھونے سے مباشرت کرنا مراد لے تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: دھوکہ دہی جہنم میں جائے گی (یعنی دھوکہ باز)۔ راوی نے کہا: اور اگر اس کی مراد دھوکہ دینا نہ ہو تو؟ فرمایا: اے سلیمان میں سمجھتا ہوں کہ تم اسے اس کی کنیز سے مقاربت کرنے کے لئے دھوکہ دینا چاہتے ہو۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی مملوکہ کنیز کی شرمگاہ حلال قرار دیتا ہے تو؟ فرمایا: ہاں جس قدر وہ حلال قرار دے وہ اس کے لئے حلال ہوگی۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳۶ میں) آئیں گی (انشاءاللہ تعالیٰ)۔

باب ۳۶

جو شخص کسی کیلئے اپنی کنیز سے مباشرت کرنا حلال قرار دے اس کے لئے دوسرے (کم درجہ کے) تمتعات (بوس و کنار وغیرہ) مباح ہو جائیں گے۔ مگر وہ اس سے نہ خدمت لے سکے گا۔ اور نہ ہی اسے فروخت کر سکے گا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن عطیہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی کو اپنی کنیز کا بوسہ لینے کی اجازت دے۔ اس کے لئے اس کے سوا اور کچھ

مباح نہ ہوگا۔ اور اگر وہ اس کے لئے شرم گاہ کے علاوہ دوسرے استمتاعات مباح قرار دے تو صرف وہی مباح ہوں گے (مباشرت مباح نہ ہوگی) لیکن اگر وہ اس کے لئے شرم گاہ کو مباح قرار دے دے تو دوسرے تمام (مقدماتی) استمتاعات بھی مباح ہو جائیں گے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ ابوبکر حضرمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بیوی میرے لئے اپنی کنیز حلال کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اگر چاہو تو اس سے ہمبستری کر سکتے ہو۔ تو کیا میں اسے فروخت بھی کر سکتا ہوں؟ فرمایا: نہ۔ تمہارے لئے صرف وہی کچھ حلال ہوگا جو مالکہ حلال کرے گی وبس۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۳۲ و ۳۵ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۳۷

حلال کردہ کنیز کا حکم؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ضریس بن عبدالملک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص اپنے بھائی کے لئے اپنی کنیز مباح کرتا ہے تو آیا وہ اس کا کام کاج کر سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: اس (اباحت) کے نتیجہ میں وہ بچہ جنے تو اس کا کیا بنے گا؟ فرمایا: وہ اس کنیز کے آقا کا غلام ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ شخص (جس کے لئے یہ کنیز حلال کی گئی ہے)۔ پہلے شرط طے کرلے کہ اگر اس سے بچہ پیدا ہوا تو وہ آزاد ہوگا۔ پس اگر ایسا کرے تو پھر بچہ آزاد ہوگا۔ عرض کیا: اس کا بچہ غیر کی ملکیت ہوگا؟ فرمایا: اگر اس کے پاس رقم ہے تو اسے مالک سے خرید لے۔ (التہذیب، الاستبصار، الفقیہ)

۲۔ حریز کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز کی شرم گاہ اپنے (دینی) بھائی کیلئے مباح کرتا ہے تو؟ فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عرض کیا کہ اگر بچہ پیدا ہو جائے تو؟ فرمایا: بچہ کو اپنے پاس رکھ کر کنیز کو اس کے مالک کو واپس کرے گا۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ کو اس وقت پاس رکھے گا۔ جب تحلیل کے وقت اس کے آزاد ہونے کی شرط مقرر کرے گا۔ یا اس کی قیمت ادا کرکے اپنے پاس رکھے گا۔

۳۔ ابراہیم بن عبدالحمید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام یا حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک عورت نے ایک مرد سے کہا کہ میری یہ کنیز تیرے لئے حلال ہے اور جب اس نے اس سے مباشرت کی تو اس کے نتیجہ میں ایک بچہ پیدا ہوا تو؟ فرمایا: اس شخص کیلئے اس کی قیمت مقرر کی جائے گی

(جسے وہ ادا کرکے بچہ اپنے پاس رکھے گا)۔ (التہذیب، الاستبصار)

۴۔ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ میری یہ کنیز تمہارے لئے حلال ہے تو فرمایا: بس وہ اس کے لئے حلال ہو جائے گی۔ عرض کیا: اگر اس سے بچہ پیدا ہوا تو؟ فرمایا: بچہ اس کا ہوگا (یعنی قیمت ادا کرکے) اور اس کی ماں اپنے مالک کی ہوگی۔ (پھر فرمایا) میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب کوئی شخص اپنی کنیز کسی کے لئے حلال کرے تو پھر اسے اسی کو ھبہ بھی کر دے۔ (ایضاً)

۵۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز کسی شخص کے لئے حلال قرار دے دی یا ایک عورت اپنی کنیز کو اپنے بھائی کیلئے حلال قرار دیتی ہے تو؟ فرمایا: جو مقدار حلال کی جائے گی وہی حلال ہوگی۔ عرض کیا: اگر بچہ پیدا ہو تو؟ فرمایا: ماں باپ میں سے جو آزاد ہوگا بچہ اسی سے ملحق ہوگا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ گزر چکی ہے (کہ قیمت ادا کرے گا۔ یا آزادی کی شرط کی صورت میں)۔ ہاں البتہ اس سے پہلے (باب ۳۰ میں) ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں کہ جب ماں باپ میں سے کوئی ایک آزاد ہو تو بچہ آزاد متصور ہوگا۔ مگر وہ حکم عقد نکاح کے ساتھ مخصوص ہے۔

باب ۳۸

جو شخص کسی کی کنیز سے حرام کاری کرے یا زنا کے علاوہ صرف دوسرے ناجائز حرکات کرے اس پر توبہ کرنا اور مالک سے حلال کرانا واجب ہے اور ہر ممکن لطف و مدارا سے مقصد برآری لازم ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوشبل سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص اپنے برادر (ایمانی) کی کنیز سے بدکاری کرتا ہے اب اس کی توبہ کس طرح ہے؟ فرمایا: اس (بھائی) کے پاس جائے اور اسے حقیقت حال بتائے اور اس سے حلال کرنے کی استدعا کرے اور پھر ایسا نہ کرے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر وہ اسے حلال نہ کرے تو؟ فرمایا: پھر وہ اس حالت میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ وہ زناکار اور خیانت کار شمار ہوگا۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ سلیمان بن صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کی کنیز سے بدکاری کرتا ہے اور پھر بیوی سے کہتا ہے کہ وہ اسے حلال کر دے مگر وہ انکار کر دیتی ہے۔ جس پر وہ اسے طلاق

دینے کی دھمکی دیتا ہے۔ اور اس سے مباشرت نہیں کرتا۔ جس (سے تنگ آکر) بیوی اسے حلال کر دیتی ہے تو؟ فرمایا: یہ غاصب ہے۔ وہ لطف و مدارا کیوں نہیں کرتا (اور منت سماجت کر کے کیوں معاف نہیں کراتا)۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص غسل کرتا ہے تو اس پر پانی اس کی بیوی کی کنیز ڈالتی ہے۔ اور اسے تیل کی مالش بھی کرتی ہے۔ تو؟ فرمایا: اس کی مالکہ سے حلال کرائے۔ (کیونکہ اس نے حرام کام کیا ہے)۔ عرض کیا: اگر وہ اسے حلال کر دے تو کیا گزشتہ فعل حلال ہو جائے گا۔ فرمایا: ہاں۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۳۹ میں) آئینگی (انشاءاللہ تعالیٰ)۔

باب ۳۹

بچہ کو زنا کار کنیز کا دودھ پلانا مکروہ ہے۔ مگر یہ کہ مالک اسے (بدکاری) حلال (معاف) کر دے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کی بیوی کی کنیز نے زنا کیا اور مالک کو (اپنے کسی بچہ کیلئے) اس کے دودھ کی ضرورت پیش آئی تو؟ فرمایا: اپنی بیوی کو حکم دے کہ وہ اسے (یہ بدکاری) معاف کر دے اس سے اس کا دودھ پاک ہو جائے گا۔ (الفروع)

۲۔ جمیل بن دراج بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی کنیز نے بدکاری کی اور اس کے نتیجہ میں ایک (حرامی) بچہ پیدا ہوا۔ اب اس کے مالک نے اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اس کا دودھ ناجائز نہ ہو اس نے اس کا دودھ (اپنے کسی بچہ کو) نہیں پینے دیا تو؟ فرمایا: اپنی کنیز کو معاف کر دے۔ پس دودھ پاک ہو جائے گا۔ (ایضاً)

باب ۴۰

کسی شخص کیلئے اپنے بیٹے کی کنیز سے مباشرت کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اس کا مالک بنے یا بیٹا اسے اس کیلئے حلال قرار دے بشرطیکہ دونوں صورتوں میں بیٹے نے اس سے مقاربت نہ کی ہو۔ اور اگر بیٹا ہنوز چھوٹا ہو تو اس کی قیمت مقرر کر کے اور خرید کر اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ

السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی اولاد چھوٹی ہوتی ہے اور ان کی ایک (بڑی) کنیز ہے۔ آیا وہ اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس کی عادلانہ قیمت مقرر کر کے اسے خرید کر اپنی ملکیت بنائے اور پھر اس سے مباشرت کرے اور اولاد کیلئے اس کے ذمہ قیمت واجب الاداء ہوگی۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ محمد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ میرے ایک چھوٹے بچے کی کنیز ہے۔ کیا میں اس سے مباشرت کر سکتا ہوں؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: نہیں۔ جب تک (اسے خرید کر) اس کی گلوخلاصی نہ کرائے۔ (الفروع)

۳۔ عبدالرحمٰن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص کے (صغیر السن) بیٹے کی کنیز ہے۔ آیا وہ اس سے مقاربت کر سکتا ہے۔ فرمایا: اپنے لئے (خریداری کی نیت سے) اس کی قیمت مقرر کرے اور اس پر گواہ مقرر کرے کہ وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔ ایسا کرنا میرے نزدیک زیادہ بہتر فعل ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں لکھا ہے کہ بیٹا اپنے والد کے مال میں سے کچھ نہیں لے سکتا مگر باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے جو کچھ چاہے لے سکتا ہے اور اس کے لئے اپنے بیٹے کی کنیز سے مباشرت کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ بیٹے نے اس سے مباشرت نہ کی ہو (مگر زیادہ پسندیدہ بات وہی ہے کہ بیٹے کی اجازت سے ایسا کرے)۔ (الفقیہ)

۵۔ عروہ خیاط بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ کسی شخص پر اس کے بیٹے کی کنیز تو جائز نہیں ہے مگر بیٹی کی کنیز تو جائز ہے؟ (مگر اجازت سے) فرمایا: اس لئے کہ بیٹی مباشرت نہیں کر سکتی جب کہ بیٹا کر سکتا ہے! لہٰذا ممکن ہے کہ اس نے (جبکہ بیٹا بڑا ہو) کنیز سے مباشرت کی ہو۔ مگر باپ کو علم نہ ہو۔ یا باپ کرے اور (بیٹے کو علم نہ ہو) اور بڑا ہو کر وہ اس سے مباشرت کرے۔ تو اس کا وزر و وبال اس کی گردن پر ہوگا۔ (علل الشرائع)

حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ خبر صحیح ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ زیادہ قرین مصلحت یہ ہے کہ اپنے بیٹے کی کنیز کے پاس نہ جائے۔ اگرچہ بیٹا صغیر السن ہو اور اگر بیٹے نے دخول نہ کیا ہو تو باپ کے لئے مباح ہوتی ہے۔ (اور دوسری روایات کے مطابق اگر بیٹا یا بیٹی بالغ ہوں تو ان کی کنیز کو استعمال کرنے سے پہلے اجازت لینی ضروری ہے۔ اور اگر صغیر السن ہوں تو اس کی قیمت مقرر کر کے خریداری افضل ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب التجارہ (باب ۸۷ و ۷۹) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۴۱

اس کنیز سے نکاح کرنے کا حکم جس کا بعض حصہ آزاد ہو اور بعض مملوک اور ایک شریک اپنا حصہ دوسرے شریک کیلئے حلال کر سکتا ہے۔ اگر چہ وہ مدبرہ ہو مگر آزاد عورت یا جس کا بعض حصہ آزاد ہو وہ اپنے آپ کو کسی کے لئے حلال نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی اس کا ھبہ کرنا اور عاریۃً دینا جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ دو آدمیوں کی مشترکہ کنیز ہے۔ جسے انہوں نے مدبرہ بنایا ہے (کہ تو ہماری وفات کے بعد آزاد ہوگی)۔ پھر ایک شریک نے اپنا حصہ دوسرے شریک کے لئے مباح قرار دے دیا تو؟ فرمایا: اس کے لئے حلال ہے۔ (پھر فرمایا) کہ ان دو (مالکوں) میں سے جو بھی پہلے مر گیا پس اس والا نصف حصہ آزاد ہو جائے گا اور باقی نصف مدبر رہے گا۔ راوی نے عرض کیا کہ دوسرے (زندہ) شریک کے لئے اس سے مقاربت کرنا جائز ہے؟ فرمایا: نہ۔ مگر یہ کہ پہلے اسے آزاد کرے (اپنے حصہ کو) اور پھر اس کی رضامندی سے اس سے عقد ازدواج کرے! عرض کیا: کیا اس صورت میں وہ آدھی آزاد اور آدھی کنیز نہیں ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: اگر وہ خوشی سے اپنے آپ کو اپنے آقا کے لئے حلال کر دے تو؟ فرمایا: نہیں کر سکتی۔ عرض کیا: جس طرح ایک شریک دوسرے شریک کے لئے اپنا حصہ حلال کر سکتا تھا۔ یہ کیوں ایسا نہیں کر سکتی؟ فرمایا: جو آزاد عورت ہو (اگرچہ نصف حصہ ہی کیوں نہ ہو) وہ نہ اپنی فرج کسی کے لئے حلال کر سکتی ہے نہ ھبہ کر سکتی ہے اور نہ عاریۃً دے سکتی ہے۔ البتہ وہ ایک دن آزاد ہے اور ایک دن اپنے اس مالک کی خدمت کرے گی جس نے اسے مدبر کیا ہے پس اگر وہ (مالک) اس کی آزادی والے دن اس سے متعہ کرنا چاہے تو اس کی رضامندی سے قلیل یا کثیر (حق مہر) پر کر سکتا ہے۔

(الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ ابوالصباح کنانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ دو آدمیوں کی مشترکہ کنیز ہے۔ جن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیتا ہے۔ اور وہ (آدھی آزاد ہونے والی) کنیز دوسرے (آدھے) مالک سے کہتی ہے کہ میں نہیں چاہتی کہ تو میری قیمت مقرر کرے (اور میں ادا کر کے مکمل آزاد ہو جاؤں) بلکہ میں چاہتی ہوں کہ تو حسب سابق مجھے اپنے پاس رکھ میں تیری خدمت کروں گی تو آیا وہ اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ عورت کی دو شرمگاہیں تو نہیں ہیں کہ (ایک حلال

ہو اور دوسری حرام)۔ اور اسے اس سے خدمت بھی نہیں لینی چاہئے (کیونکہ وہ آدمی آزاد ہو چکی ہے) بلکہ اسے چاہئے کہ اس کی قیمت مقرر کرے اور اسے اس کی ادائیگی پر آمادہ کرے۔ (الفروع، الفقیہ وغیرہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس مقصد پر فی الجملہ دلالت کرنے والی بعض حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ از مصاحرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۴۲

مالک کیلئے مستحب ہے کہ اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام سے کر دے اور ان کی اولاد اس کی ملکیت ہوگی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو ہارون مکفوف (نابینا) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا: آیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہارا کوئی راہ نما ہو؟ عرض کیا: ہاں۔ پس امام علیہ السلام نے مجھے تیس دینار عطا فرمائے۔ اور فرمایا: ان سے ایک مضبوط اور محترم غلام خرید لو۔ چنانچہ انہوں نے خرید لیا...... اور...... جب اگلے سال حج پر گئے تو امام علیہ السلام نے ان سے پوچھا: اے ابو ہارون! تم نے اپنے راہ نما کو کیسا پایا؟ عرض کیا: بہت اچھا۔ بعد ازاں امام علیہ السلام نے اسے پچیس دینار مرحمت فرمائے اور فرمایا: ان سے اس (غلام) کے لئے ایک سرخ و سفید رنگت والی کنیز خرید، کیونکہ ان کی اولاد عمدہ ہوتی ہے۔ ابو ہارون بیان کرتے ہیں کہ میں نے (حسب الحکم) ایسی کنیز خرید لی اور اس کی غلام سے شادی کی جس سے خدا مجھے تین بیٹیاں عطا فرمائیں جن میں سے ایک تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بعض اولاد کو ہدیہ کر دی (ان سے نکاح پڑھا دیا) اور امید کرتا ہوں کہ خدا مجھے ثواب میں جنت عطا فرمائے گا۔ اور باقی دو میرے پاس ہیں جن کے عوض مجھے ہزار لڑکیاں بھی پسند نہیں۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۳ و ۴۴ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۳

اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام سے کرنے کی کیفیت کا بیان اور اسے (کنیز) کو اپنے پاس سے کچھ دے گا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کوئی مالک اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز کے ساتھ کس طرح

کرے؟ فرمایا: اس کے لئے (غلام سے) یہ کہنا کافی ہے کہ میں تم سے فلانہ کا نکاح کرتا ہوں۔ اور پھر جو چاہے کچھ طعام (اگرچہ ایک مد ہو) یا چند درہم (و دینار) اپنی طرف سے یا غلام کی جانب سے اسے (بطور حق مہر) دے۔ اور اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ اگر اس (غلام) کے پاس کچھ مال ہے تو اسے اجازت دے کہ وہ اس سے اپنے لئے ایک یا چند کنیزیں خرید لے اور ان سے مباشرت کرے۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۲ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۴۴

جو شخص اپنی کنیز کی تزویج اپنے غلام یا کسی اور سے کر دے پھر اس کے لئے اس کنیز سے مباشرت کرنا یا اس کی شرم گاہ دیکھنا حرام ہے۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص جو اپنی کنیز کی اپنے غلام سے شادی کر دیتا ہے۔ آیا بعد ازاں بھی وہ (کنیز) اس کی اس طرح دیکھ بھال کر سکتی ہے۔ جس طرح پہلے کرتی تھی۔ یعنی وہ اسے ننگا دیکھ سکتی ہے یا وہ اسے اس حالت میں دیکھ سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے اسے ناپسند فرمایا (یعنی یہ حرام ہے)۔ اور مجھے اسی وجہ سے اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام سے کرنے کی ممانعت فرمائی۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ عبید بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب کوئی شخص اپنی کنیز کی کسی سے شادی کر دے تو آیا وہ اس کی عورت (سرین سے لے کر گھٹنوں تک) دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ پھر فرمایا: جب میں کسی کنیز کی کسی سے شادی کر دوں تو اس سے اجتناب کرتا ہوں۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک شخص کے پاس غلام اور کنیز موجود ہیں جن کی وہ آپس میں شادی کر دیتا ہے۔ پھر اس کنیز سے مجامعت کرتا ہے تو؟ فرمایا: اسے اس کو مس بھی نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ غلام اسے طلاق نہ دے۔ (التہذیب)

حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اس کنیز کے قریب تک نہ جائے۔ جب تک وہ مطلقہ کے حکم میں نہ ہو جائے۔ یعنی وہ (مالک) اس کنیز کو حکم دے کہ آج کے بعد اس (غلام) سے علیحدہ ہو جائے۔ پھر اس کا استبراء کرے۔ بعد ازاں اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔

۴۔ قبل ازیں (باب ۱۹ میں) حضرت امیر علیہ السلام کا یہ فرمان گزر چکا ہے، فرمایا: دس قسم کی کنیزوں سے مباشرت کرنا حرام ہے۔ ان میں سے ایک قسم وہ کنیز ہے جس کا شوہر موجود ہو۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ مروی ہے کہ ایک بار ایک ایسے شخص کو پکڑ کر حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا۔ جس نے اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام سے کر دی تھی۔ اور پھر اس سے مجامعت کی تھی۔ تو حضرت امیر علیہ السلام نے اس پر حد جاری کی۔ (المقنع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب المصاحرہ وغیرہ میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۵ از حد زنا میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۴۵

جب کوئی شخص اپنی شادی شدہ کنیز سے مقاربت کرنا چاہے تو پھر اپنے غلام اور کنیز کے درمیان جدائی کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ارشاد خداوندی ﴿وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (کہ منکوحہ عورتیں حرام ہیں سوائے مملوکہ کنیزوں کے) کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی (مالک) اپنے اس غلام سے کہے جس کی زوجیت میں اس کی کنیز موجود ہے۔ کہ تو اپنی اہلیہ سے علیحدہ ہو جا اور اس سے مباشرت نہ کر۔ پھر ایک حیض آنے تک (استبراء کی خاطر) اسے روکے رکھے۔ پھر اس سے مباشرت کرے۔ اور اس مباشرت کے بعد جب اسے حیض آ جائے تو نکاح (جدید) کے بغیر اس (غلام) پر (چاہے) تو واپس لوٹا دے۔ (الفروع، التہذیب، العیاشی)

۲۔ عمار بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنے غلام کی اپنی کنیز سے شادی کر دیتا ہے اور پھر ان کے درمیان تفریق (جدائی) چاہتا ہے مگر غلام فرار کر جاتا ہے تو یہ کس طرح کرے؟ فرمایا: کنیز سے کہے: تو اس سے علیحدہ ہو جا۔ کہ میں نے تمہارے درمیان تفریق کر دی ہے۔ پس تو عدت گزار۔ پس (اگر اس سے دخول ہو چکا ہے تو) وہ پینتالیس دن تک (یا ایک حیض تک) عدت گزارے گی۔ پھر اگر مالک چاہے تو اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔ اور اگر غلام نے فرار نہ کیا ہو تو مالک اسے بھی اسی طرح حکم دے گا (کہ علیحدہ ہو جا)۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر غلام نے اس سے ہمبستری نہ کی ہو تو؟ فرمایا: پھر مالک کنیز کو

حکم دے کہ اس سے علیحدہ ہو جا کہ میں نے تمہارے درمیان تفریق کر دی ہے۔ بعد ازاں اس کا مالک اسی وقت اس سے مجامعت کر سکتا ہے۔ اور (غیر مدخولہ ہونے کی وجہ سے) اس کی کوئی عدت نہیں ہے۔ (الفروع)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب (شادی شدہ) غلام اور کنیز ایک ہی شخص کے ہوں تو آقا جب چاہے (ان کے درمیان تفریق کر کے) اس کنیز کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور جب چاہے واپس کر سکتا ہے۔ اور اس صورت میں یعنی جبکہ غلام اور کنیز ایک ہی شخص کی ملکیت ہوں غلام کی طلاق جائز نہیں ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۴۔ حفص بن البختری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کسی شخص کے پاس کنیز ہو اور وہ اس کی شادی اپنے غلام سے کر دے تو وہ جب چاہے ان کے درمیان جدائی کر سکتا ہے اور جب چاہے ان کو جمع کر سکتا ہے۔ (التہذیب، الفروع)

۵۔ جناب عیاشی باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﴿وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ...... الآیۃ﴾ کی تفسیر میں فرما رہے تھے کہ اس سے مراد شوہر دار عورتیں ہیں (جو کہ حرام ہیں) ماسوا شوہر دار کنیزوں کے۔ اگر تم نے اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام سے کر دی ہے تو جب چاہو (مذکورہ بالا طریقہ پر) اسے اس سے الگ کر سکتے ہو۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر مالک نے اپنی کنیز کی شادی اپنے غلام سے نہ کی ہو بلکہ کسی اور شخص سے کی ہو تو پھر؟ فرمایا: اس صورت میں اس سے چھین نہیں سکتا۔ ہاں اسے فروخت کیا جا سکتا ہے۔ اور جب فروخت ہو جائے تو اب اس کی باگ ڈور خریدار کے ہاتھ میں ہوگی۔ لہٰذا اب خریدار چاہے تو ان (میاں بیوی) کے درمیان تفریق ڈال دے اور چاہے تو برقرار رکھے۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب الطلاق میں آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۴۶

جب کسی کنیز کا شوہر اپنی اہلیہ کو خرید لے تو اس کا عقد باطل ہو جائے گا اور وہ مملوکہ ہونے کی بنا پر اس کیلئے حلال ہو جائے گی اور گر اس کا بعض حصہ خریدے گا تو عقد باطل ہو جائے گا اور باقی ماندہ حصہ خریدنے تک اس کیلئے حرام رہے گی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ دو آدمیوں کی مشترکہ کنیز تھی جس کی انہوں نے ایک شخص سے شادی کر دی۔ اور اس (شادی کرنے والے) نے ایک مالک کا حصہ خرید لیا۔ تو؟ فرمایا: وہ (کنیز) اس (شوہر) پر حرام ہو جائے گی۔ (عقد کے باطل ہو جانے کی وجہ سے)۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ دوسری روایت میں اس کا تتمہ یوں مروی ہے کہ ایسا کرنے سے وہ اس لئے حرام ہو جائے گی کیونکہ اس کا خریدنا بمنزلہ طلاق کے ہے۔ اور جب تک باقی ماندہ حصہ نہیں خریدے گا تب تک حرام رہے گی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۱ میں) مبعض کنیز کے ضمن میں بیان ہو چکی ہیں۔

باب ۴۷

جو شخص کوئی ایسی کنیز خریدے جس کا شوہر موجود ہو آزاد ہو یا غلام۔ تو خریدار کو اس کے نکاح کے فسخ کرنے یا اس کی اجازت دینے (اور اسے باقی رکھنے) کا اختیار ہے اور یہی حکم اس شخص کا ہے جو اس کنیز کا بعض حصہ خریدے۔ یا کوئی ایسا غلام خریدے جس کی زوجہ موجود ہو (کہ اسے ان کے عقد کے فسخ کرنے یا بحال رکھنے کا اختیار ہے)۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کنیز کی طلاق یہ ہے کہ اسے یا اس کے شوہر کو (اگر وہ غلام ہو) فروخت کر دیا جائے۔ اور امام علیہ السلام نے اس شخص (مالک) کے بارے میں جس نے اپنی کنیز کی شادی ایک آزاد آدمی سے کی تھی۔ اور پھر اسے فروخت کر دیا۔ فرمایا: یہ ان (میاں بیوی) کے درمیان جدائی (طلاق) ہوگی۔ مگر یہ کہ خریدار ان کو اپنے حال پر چھوڑ دے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حسن بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک کنیز خریدی۔ اس سے مباشرت کی۔ بعد ازاں اسے معلوم ہوا کہ اس کا تو شوہر موجود ہے تو؟ فرمایا: بے شک وہ اس سے مباشرت کرتا رہے۔ کیونکہ اس کی فروخت بمنزلہ اس کی طلاق کے ہے۔ کیونکہ میاں بیوی (جبکہ کنیز و غلام ہوں) اگر فروخت کر دیئے جائیں تو وہ تو اپنے کسی کام کے مالک نہیں رہتے۔ (بلکہ خریدار کا مال بن جاتے ہیں)۔ (الفروع)

۳۔ برید بن معاویہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام و حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی شوہر دار کنیز کو خریدے تو اس کی فروخت اس کی طلاق ہے۔ اب معاملہ خریدار کی مرضی پر منحصر ہے۔

چاہے تو ان (میاں بیوی) میں جدائی ڈال دے اور چاہے تو ان کو سابقہ نکاح پر بحال رکھے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز کی شادی کسی آزاد آدمی سے یا کسی قوم کے غلام سے کر دی تو؟ فرمایا: وہ اسے اس سے چھین نہیں سکتا۔ ہاں اگر وہ اسے فروخت کر دے اور خریدار اسے اس کے شوہر سے چھیننا چاہے تو چھین سکتا ہے (کہ اب وہ اس کا مال ہے)۔ (التہذیب، الاستبصار)

۵۔ عبدالرحمن بن ابی عبداللہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص شوہردار کنیز کو خریدتا ہے؟ فرمایا: کسی کے لئے اسے مس کرنا جائز نہیں ہے۔ جب تک اس کا آزاد شوہر اسے طلاق نہ دے۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ حدیث بظاہر سابقہ ضابطہ کے منافی ہے۔ اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب خریدار ایک بار ان کے نکاح کو بحال رکھے اور اس پر راضی ہو (کہ بعد ازاں طلاق کی ضرورت ہوگی)۔

۶۔ عبداللہ لحام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی مشرک (کافر) کی اہلیہ کو خریدتا ہے تو کیا وہ اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۴ از مقدمات نکاح میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴۸ و ۶۳ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۴۸

جو شخص کسی ایسے غلام کو خریدے جس کی بیوی ہو یا ایسی کنیز کو خریدے جس کا شوہر ہو اور ایک بار ان کو اپنے نکاح پر برقرار رہنے کی اجازت دے دے تو پھر بعد ازاں اسے فسخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی ایسی کنیز فروخت کی جائے جس کا شوہر موجود ہو۔ تو خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ ان کے درمیان مفارقت ڈال دے یا ان کو اپنے نکاح پر بحال رکھے۔ پس اگر ایک بار ان کے نکاح کی بحالی پر راضی ہو جائے تو اس کے بعد اسے فسخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور اگر کوئی ایسا غلام فروخت کر دیا جائے جس کی اہلیہ موجود ہو تو اس کے خریدار کو بھی کنیز کے خریدار کی طرح نکاح کے فسخ کرنے یا اسے بحال رکھنے کا اختیار ہے۔

اور اگر ایک بار بحال رکھے تو اس کے بعد اسے فسخ نہیں کر سکتا۔ (الفقیہ، کذا فی بحار الانوار عن کتاب علی بن جعفرؑ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۷ میں اور یہاں باب ۴۳ از مقدمات نکاح میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۴۹

جب کوئی عورت اپنے (غلام) شوہر کی خریدنے یا وراثت وغیرہ کے ذریعہ سے مالک بن جائے تو ان کا عقد باطل ہو جائے گا۔ اور جب تک اس کا شوہر اس کا غلام رہے گا وہ اس پر حرام رہے گی۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب ان سے پوچھا گیا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی ام ولد کنیز کی شادی اپنے غلام سے کر دے اور پھر وہ (مالک) فوت ہو جائے تو جب اس کا بیٹا اس کا وارث بنے گا تو اس کا حصہ اسکے باپ کے غلام میں بھی تو ہوگا۔ جو اس کی ماں کا خاوند ہے۔ پھر جب یہ لڑکا مر جائے تو اس کی ماں اس (غلام) کی وارث ہوگی؟ فرمایا: ہاں ہوگی۔ عرض کیا گیا: جب اس کی وارث ہوگی تو کیا کرے گی۔ وہ تو اس کا شوہر ہے؟ فرمایا: اس سے علیحدگی اختیار کرے گی اور اس (غلام) کو اس پر کوئی اختیار نہ ہوگا۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ سعید بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کی زوجیت میں ہو۔ اور وہ اپنے شوہر کو خرید لے تو آیا اس کا نکاح باطل ہو جائے گا؟ فرمایا: ہاں۔ کیونکہ اب تو وہ اس کا ایسا غلام ہے جو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا۔ (ایضاً)

۳۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک عورت کا شوہر کسی کا غلام تھا جب اس کا مالک مر گیا تو وہ عورت (رشتہ داری کی وجہ سے) اپنے غلام شوہر کی مالک بن گئی تو؟ فرمایا: اب ان کا باہمی نکاح ختم ہو گیا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۵۰ میں) آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۵۰

جب کوئی (آزاد) عورت اپنے (غلام) شوہر کی مالک بن جائے اور اسے آزاد کرے اور اس سے شادی کرنا چاہے تو تجدید نکاح لازم ہوگی اور سابقہ نکاح باطل ہو جائے گا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبید بن زرارہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے پوچھا گیا کہ ایک (آزاد) عورت کا شوہر غلام تھا اور وہ اسے وراثت میں مل گیا (جس کی وہ مالک بن گئی)۔ اور اس نے اسے آزاد کر دیا۔ آیا وہ سابقہ نکاح پر بحال رہ سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ بلکہ وہ نکاح کی تجدید کریں گے۔ (الفروع، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی (انشاءاللہ تعالیٰ)۔

باب ۵۱

مالک عورت اپنے غلام پر حرام ہے لہٰذا اس کے لئے اس سے مباشرت کرنا حرام ہے اور اگر وہ اسے تمکین دے تو اس (مالکہ) پر حد شرعی واجب ہوگی اور اس (غلام) کا فروخت کرنا واجب ہوگا اور ہر مسلمان پر حرام ہوگا کہ اس عورت کے ہاتھ کوئی بالغ غلام فروخت کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں جس نے اپنے غلام کو (بدکاری کرنے کی) تمکین دی تھی، یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس پر پوری حد جاری کی جائے گی یعنی اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور غلام پر نصف حد یعنی اسے پچاس کوڑے مارے جائیں گے۔ اور اسے فروخت کر دیا جائے گا۔ اور ہر مسلمان پر حرام ہوگا کہ اس عورت کے ہاتھ کوئی بالغ غلام فروخت کرے۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۹ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۵۲

جب کوئی کنیز کسی غلام یا آزاد آدمی کی زوجیت میں ہو اور پھر آزاد ہو جائے تو اسے اپنے عقد نکاح کے فسخ کرنے یا اسے برقرار رکھنے کا اختیار ہوگا۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز کا نکاح اپنے غلام سے کر دیتا ہے اور پھر اسے (کنیز کو) آزاد کر دیتا ہے۔ آیا اسے اس (عقد) کے فسخ کرنے یا اسے برقرار رکھنے کا کوئی اختیار ہے؟ فرمایا: ہاں جب آزاد ہو جائے تو اسے اختیار ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک کنیز جو کسی غلام کی زوجیت میں تھی اور اب آزاد ہوگئی تو؟ فرمایا: اس کا معاملہ خود اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر چاہے تو اس کی زوجیت میں رہے۔ اور چاہے تو اپنے آپ کو اس سے کھینچ لے (نکاح فسخ کردے)۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ بریرہ نامی ایک کنیز تھی جو ایک شخص کی زوجیت میں تھی جسے جناب عائشہ نے خریدا اور خرید کر آزاد کردیا۔ جسے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار دیا تھا کہ چاہے تو اپنے شوہر کے پاس رہے اور چاہے تو اس سے علیحدہ ہو جائے، اور جن مالکوں نے اسے جناب عائشہ کے ہاتھ فروخت کیا تھا انہوں نے یہ شرط عائد کرنا چاہی تھی کہ اس (بریرہ) کی وَلا[1] ان کو حاصل ہوگی۔ جس پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَلا آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔ اور بریرہ کو کسی نے صدقہ کا گوشت دیا۔ اور اس نے وہ گوشت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کردیا۔ جب عائشہ نے اس گوشت کو (کسی چیز میں باندھ کر) لٹکا دیا۔ اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ کا گوشت نہیں کھایا کرتے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور دیکھا کہ کچھ گوشت لٹکا ہوا ہے تو فرمایا: کیا بات ہے کہ یہ گوشت کیوں نہیں پکایا گیا۔ جناب عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ صدقہ کا گوشت ہے جو کسی نے بریرہ کو دیا تھا اور آپ چونکہ صدقہ نہیں کھاتے (اس لئے نہیں پکایا) فرمایا: یہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ ہے مگر ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ پھر اس کے پکانے (اور کھانے) کا حکم دیا۔ پس بریرہ کی وجہ سے تین سنتیں جاری ہوئیں۔ (الفروع، الخصال، التہذیب)

۳۔ ابان ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بریرہ کی وجہ سے تین سنتیں جاری ہوئیں: (۱) جو عورت آزاد ہو جائے اسے اپنے نکاح کے فسخ کرنے اور باقی رکھنے کا اختیار ہے، (۲) جب کوئی چیز بطور صدقہ کسی مستحق کو دی جائے اور وہ اسے کسی اور کو ہدیہ کر دے تو وہ چیز اس کے لئے ہدیہ متصور ہوگی، (۳) وَلا آزاد کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح کنانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو عورت آزاد ہو جائے اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے۔ چاہے تو (اپنے نکاح کو بحال رکھ کر) شوہر کے پاس رہے اور چاہے تو (نکاح فسخ کرکے) اس سے علیحدہ ہو جائے۔ (التہذیب)

۵۔ محمد بن آدم حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شوہر دار کنیز آزاد ہو جائے وہ کسی غلام کی زوجیت میں ہو یا آزاد کی زوجیت میں اسے (شوہر کے پاس رہنے یا اس سے الگ ہونے کا) اختیار دیا

---

[1] اس کی موت کے بعد وہ اس کے وارث ہوں گے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

جائے گا۔ (ایضاً)

۶۔ برید بن معاویہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بریرہ کا شوہر غلام تھا۔ (التہذیب، الفروع)

۷۔ عبداللہ بن بکیر بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی آزاد شخص کسی مملوکہ کنیز سے شادی کرے اور اس کے طلاق دینے سے پہلے وہ آزاد کر دی جائے تو؟ فرمایا: وہ اپنی جان کی زیادہ مالک ہے (چاہے تو اس کے پاس رہے اور چاہے تو الگ ہو جائے)۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۵۴ میں) آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۵۳

اس کنیز کا حکم جو کسی غلام کی بیوی تھی۔ اور دونوں یکبارگی آزاد ہو گئے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جب تم اپنے دونوں مملوکوں مرد و زن (غلام اور کنیز) کو آزاد کر دو تو ان کا نکاح ختم ہو جائے گا۔ فرمایا: اور اگر عورت چاہے کہ وہی شخص اس کا شوہر رہے تو پھر نئے حق مہر (اور نئے ایجاب و قبول) کے ساتھ اسے رکھ سکتی ہے۔ (الفروع)

باب ۵۴

جب کوئی کنیز کسی غلام کی زوجیت میں ہو اور غلام آزاد ہو جائے تو وہ دونوں سابقہ نکاح پر باقی رہینگے اور کنیز کو اپنا نکاح فسخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور جو شخص اپنے باپ کی مکاتبہ کنیز کی آزادی میں اس شرط پر اعانت کرے کہ آزادی کے بعد اسے فسخ نکاح کا اختیار نہ ہوگا تو یہ شرط لازم ہوگی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر مرادی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس غلام کے بارے میں جس نے ایک آزاد عورت سے شادی کی تھی پھر آزاد ہو گیا اور زنا کاری کی؟ فرمایا: اسے اس وقت تک سنگسار نہیں کیا جائے گا۔ جب تک آزادی کے بعد کسی آزاد عورت سے زنا نہ کرے۔ راوی نے عرض کیا: جب وہ آزاد ہو جائے تو اس کی آزاد عورت کو اپنے نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار

ہے؟ فرمایا: نہ۔ وہ تو اس سے نکاح پر اس وقت بھی راضی تھی جب وہ غلام تھا۔ (اب تو آزاد ہو گیا ہے)۔ لہٰذا وہ اپنے سابقہ نکاح پر قائم رہیں گے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن حنظلہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی ام ولد کنیز کی شادی ایک غلام سے کر دی۔ اور وہ اس سے دخول کرنے کے بعد آزاد ہو گیا۔ آیا عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے؟ فرمایا: نہیں۔ جب وہ اس کے غلام ہونے کے وقت اس سے شادی پر راضی تھی۔ اب جبکہ وہ آزاد ہو گیا ہے۔ تو اسے سابقہ نکاح پر راضی رہنے کا زیادہ حق ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ دوسرے حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں (باب ۱۱ از) مکاتبہ میں آئیں گی۔

باب ۵۵

اس شخص کا حکم جو اپنی کنیز سے مقاربت کرے اور اسی طہر میں کوئی اور شخص بھی اس سے مباشرت کرے اور پھر وہ حاملہ ہو جائے اور بچہ جنے؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کرکے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: انصار میں سے ایک انصاری میرے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک عظیم مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میرے پاس ایک کنیز تھی جس سے میں مباشرت کیا کرتا تھا چنانچہ ایک دن میں نے اس سے مقاربت کی اور غسل کرکے کام کے لئے باہر چلا گیا۔ اور اثناء راہ میں یاد آیا کہ کچھ خرچہ گھر میں بھول آیا ہوں۔ چنانچہ میں واپس لوٹا اور جب (اچانک) گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ میرا غلام اس کنیز کے پیٹ پر سوار تھا (دوسری روایت کے مطابق اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تھا) میں نے اس دن سے دن گننا شروع کئے پورے نو ماہ کے بعد اس نے ایک بچی کو جنم دیا تو؟ میرے والد ماجد علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تمہیں نہ تو اس کے قریب جانا چاہئے اور نہ ہی اسے فروخت کرنا چاہئے بلکہ جب تک تم زندہ ہو تب تک اسے اپنے مال سے نان ونفقہ دو۔ اور مرتے وقت وصیت کرو کہ اس کا نان ونفقہ تمہارے مال سے ادا کیا جائے۔ یہاں تک کہ خداوند عالم اس کے لئے کوئی سبیل پیدا کرے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرعہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کے پاس ایک کنیز تھی اور ایک زوجہ (جس کا بیٹا تھا) اس (زوجہ) نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ (باپ کی) کنیز سے

بدکاری کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ اور جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: اس سے وہ کنیز اس لڑکے کے باپ پر حرام تو نہیں ہوگی۔ مگر اسے اس وقت تک اس سے مقاربت نہیں کرنی چاہئے۔ جب تک (ایک حیض تک) بیٹے کی وجہ سے استبراء نہ کرلے۔ اگر اس اثنا میں کوئی بچہ پیدا ہوگیا تو وہ باپ کا متصور ہوگا۔ جبکہ دونوں (باپ بیٹے) نے ایک ہی دن اور ایک ہی مہینہ میں جماع کیا ہو۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ جعفر بن محمد بن اسماعیل بن الخطاب نے ان (حضرت امام ۔۔؟۔۔ علیہ السلام) کی خدمت میں مکتوب ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ان کے چچازاد بھائی کی ایک کنیز[1] تھی جس سے وہ مباشرت کیا کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس (کنیز) کو کسی غیر مرد سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا۔ اسے شک لاحق ہوا۔ اور دھمکی دینے پر اس نے اقرار کیا کہ اس شخص نے اس سے بدکاری کی ہے۔ پھر اسے حمل ٹھہر گیا اور مقررہ وقت پر ایک بچے کو جنم دیا تو؟ (وہ کس کا ہوگا؟) امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: اگر وہ (یقیناً) تمہارا بیٹا ہے یا وہ تم سے مشابہہ ہے تو پھر دونوں ماں بیٹے کو فروخت نہ کر۔ کیونکہ ایسا کرنا تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔ اور اگر (کسی وجہ سے) وہ بیٹا یقیناً تمہارا نہیں ہے اور نہ ہی وہ تم سے مشابہہ ہے تو پھر اس بچہ کو اور اس کی ماں کو بیچ سکتے ہو۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب الحاق یا عدم الحاق کے پورے شرائط پائے جائیں اور اگر معاملہ مشتبہ ہو تو نہ تو اسے فروخت کیا جائے گا اور نہ ہی اسے (باپ سے) ملحق کیا جائے گا۔

باب ۵٦

اس شخص کا حکم جس کے پاس زوجہ یا کنیز موجود ہے اور اس سے مباشرت کرتا ہے اور اسے حمل ٹھہر جاتا ہے مگر وہ اس پر تہمت زنا لگاتا ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص ایک ایسی عورت سے ازدواج کرتا ہے جو امین نہیں ہے اور

---

[1] خلاصۂ کلام یہ کہ آزاد عورت میں تو یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ﴿الولد للفراش وللعاہر الحجر﴾ کہ اگر شوہر دار عورت زنا بھی کرے تو بچہ شوہر کا ہی سمجھا جاتا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے مگر کنیز میں اس قانون کے لاگو ہونے میں یا نہ ہونے میں فقہاء میں اختلاف ہے۔ اسی لئے ان حدیثوں میں الحاق یا عدم الحاق کا فیصلہ علامتوں اور شباہتوں کی بنا پر کیا گیا ہے۔ (مرآۃ العقول)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

(شادی کے بعد) وہ حمل کا دعویٰ کرتی ہے تو؟ فرمایا: صبر کرے بہر حال بچہ صاحب فراش (شوہر) کا ہے اور زناکار کیلئے پتھر (سنگساری) ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید بن یسار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی کنیز ہے جس سے وہ مقاربت کرتا ہے اور وہ باہر بھی آتی جاتی ہے۔ اور وہ حاملہ ہو جاتی ہے تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: آیا اس کا مالک یا اس کے گھر والے اس پر تہمت لگاتے ہیں؟ عرض کیا کہ بظاہر تو ایسی کوئی بات نہیں! فرمایا: پھر بچہ اسے لازم ہوگا (اسی کا متصور ہوگا)۔

(الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ جریر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی کنیز تھی جس سے وہ مباشرت کیا کرتا تھا اور اسے کام کے سلسلہ میں باہر اندر بھی بھیجتا رہتا تھا۔ وہ حاملہ ہوگئی۔ اور اسے یہ اطلاع بھی ملی کہ یہ کنیز بدکار ہے تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: جب اس کا بچہ پیدا ہوا تو اسے فروخت نہ کرے (بلکہ اپنا بیٹا تصور کرے) اور اپنے گھر میں اس کے لئے کچھ حصہ بھی قرار دے۔ پھر عرض کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز سے مباشرت کرتا ہے اور اسے کام کاج کے لئے باہر بھی نہیں بھیجتا مگر جب وہ حاملہ ہوتی ہے تو اس نے اس پر تہمت لگائی ہے تو؟ فرمایا: جب وہ بچہ کو جنم دے تو اسے فروخت نہ کرے اور اس کے لئے اپنے گھر اور مال میں سے کچھ حصہ قرار دے (فرمایا) اور یہ (کنیز) اس (پہلی) کنیز جیسی نہیں ہے (وہ تو کام کاج کے لئے باہر جاتی تھی مگر یہ تو باہر گئی ہی نہیں ہے)۔ (کتب اربعہ)

۴۔ عبدالحمید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک ایسے ہی سوال کے جواب میں فرمایا کہ بے شک بچہ کی ماں کو فروخت کر دے مگر بچہ کو فروخت بھی نہ کرے اور اسے اپنا وارث بھی نہ بنائے۔ (ایضاً)

باب ۵۷

جب چند آدمی کسی کنیز کی مالکیت میں شریک ہوں اور ایک ہی طہر میں سب اس سے مباشرت کریں (اور وہ حاملہ ہو جائے اور بچہ جنے) تو قرعہ سے اس کا فیصلہ کیا جائے گا اور جس کے حق میں فیصلہ ہوگا وہ (اپنے حصہ سے زائد) قیمت باقی شرکاء کو ادا کرے گا۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت

کرتے ہیں فرمایا: جب دو یا تین شخص (مالک) کسی کنیز سے ایک ہی طہر میں مباشرت کریں (جبکہ ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں ہے) اور وہ بچہ کو جنم دے۔ اور وہ سب اس کے دعویدار ہوں تو؟ وہ حاکم قرعہ اندازی کرے گا پس جس شخص کے نام قرعہ نکلے گا وہ بچہ تو اسی کا سمجھا جائے گا اور وہ اس بچہ کی اپنے حصہ سے زائد قیمت اس کنیز کے دوسرے مالکوں کو ادا کرے گا۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ سلیمان بن خالد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ظہورِ اسلام سے پہلے تین شخصوں نے ایک ہی عورت سے ایک ہی طہر میں زنا کیا (اور اس نے اس کے نتیجہ میں ایک بچہ کو جنم دیا) جب یہ قضیہ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا تو انہوں نے قرعہ اندازی کی۔ اور بچہ اس کے حوالہ کیا جس کے نام کا قرعہ نکلا تھا۔ اور اسے حکم دیا کہ اس بچہ کی دیت (قیمت) کے دو حصے دوسرے دو شخصوں کو ادا کرے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کا یہ فیصلہ دیکھ کر اس قدر ہنسے کہ آپ کے سامنے والے دانت سے متصل دانت ظاہر ہو گئے۔ اور فرمایا: میں اس معاملہ میں وہی کچھ جانتا ہوں جو علیؑ نے کیا ہے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی آزاد، غلام اور مشرک کسی ایک ہی عورت سے اور ایک ہی طہر میں مباشرت (زنا) کریں اور (پھر بچہ پیدا ہونے پر) سب ہی اس کے دعویدار ہوں۔ تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی۔ پس جس کے نام قرعہ نکلے گا بچہ اسی کا متصور ہوگا۔ (الفروع)

۴۔ ابوبصیر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ع کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا اور وہ جب وہاں سے واپس آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؑ سے پوچھا (یا علیؑ!) مجھے وہاں کا کوئی عجیب ترین وہ واقعہ سنائیں جو آپ کو وہاں پیش آیا ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میرے پاس چند آدمی آئے جنھوں نے مشترکہ کنیز خریدی تھی۔ اور پھر ایک ہی طہر میں سب نے اس سے مباشرت بھی کی تھی۔ اور جب اس نے ایک بچہ کو جنم دیا تو وہ سب اس کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگے۔ تو میں نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی۔ اور بچہ اس کے حوالہ کیا جس کے نام قرعہ نکلا تھا۔ اور اسے دوسروں کے (دو) حصوں کی ادائیگی کا ضامن قرار دیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ وہ کسی بات میں باہم جھگڑا کریں اور پھر اپنا معاملہ خدا کے حوالہ کر دیں تو یقیناً حق والے کے نام قرعہ نکل

آتا ہے۔[1] (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۰ میراث الملاعنہ اور باب ۱۳ از کیفیۃ الحکم میں) آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۵۸

اس صورت کا حکم کہ جب فروخت کرنے والا اور خریدنے والا دونوں کسی کنیز سے مباشرت کریں یا آزاد کرنے والا اور شوہر دونوں مقاربت کریں اور بچہ کا حال مشتبہ ہو جائے؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کی کنیز ہو جس سے اس نے مباشرت کی ہو پھر اسے آزاد کر دے اور وہ عدت گزار کر کسی سے نکاح کرے اگر وہ پانچ ماہ تک کسی بچہ کو جنم دے تو وہ آزاد کرنے والے آقا کا سمجھا جائے گا۔ اور اگر شادی کے چھ ماہ بعد جنم دے تو وہ دوسرے شوہر کا متصور ہوگا۔ (الفروع)

۲۔ حسن صیقل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فرما رہے تھے جبکہ ان سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تھا کہ ایک شخص نے کنیز خریدی اور استبراء سے پہلے اس سے مباشرت کی۔ فرمایا: اس نے بہت برا کام کیا ہے خدا سے مغفرت طلب کرے اور پھر ایسا نہ کرے۔ راوی نے عرض کیا: اگر وہ اسے اس کے بعد کسی دوسرے شخص کے ہاں فروخت کرے اور وہ بھی اس کا استبراء نہ کرے (اور مباشرت کرے) اور پھر دوسرا تیسرے کے ہاں فروخت کر دے اور وہ بھی استبراء نہ کرے (اور مباشرت کرے) اور پھر تیسرے کے ہاں اس کا حمل ظاہر ہو جائے تو؟ فرمایا: بچہ اسی کا ہوگا۔ جس کے پاس اب کنیز موجود ہے کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود روح بن عبدالرحیم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک کنیز تھی جس سے میں جماع کیا کرتا تھا۔ ایک بار میں نے اس سے جماع کیا۔ اور پھر جا کر اسے فروخت کر دیا۔

---

[1] حدیث نمبر ۳ اور اس نمبر ۴ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ حدیث نمبر ۳ میں وارد ہے۔ اسے اپنے گھر اور مال میں سے کچھ حصہ دے۔ (کیونکہ ظن غالب ہے کہ وہ اسی کا بچہ ہو) اور اس حدیث نمبر ۴ میں ہے کہ اسے اپنی میراث کا باقاعدہ وارث نہ بنائے (کیونکہ اسے اس کے اپنا بچہ ہونے کا یقین نہیں ہے)۔ مگر یہ یاد رہے کہ یہ سب کچھ تو حسب ظاہر ہے ویسے ہر شخص اپنے حالات و واقعات کو بہتر جانتا ہے اس لئے عنداللہ وہ کاروائی کرے جس کا اسے یقین ہو ورنہ وہ خدا و خلق کا مجرم ہوگا۔ اور بروز قیامت جوابدہ ہوگا۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

جبکہ اس نے خریداروں کے ہاں جا کر (وقت سے پہلے) ایک بچہ کو جنم دیا۔ تو وہ اسے میرے پاس لائے اور مجھ سے جھگڑا کیا تو میں نے اس سلسلہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف رجوع کیا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اسے قبول کرلو۔ (التہذیب)

۴۔ محمد بن قیس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک کنیز سے اس کے مالک نے مباشرت کی اور اسے حیض آنے سے پہلے دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ آگے خریدار نے بھی حیض آنے سے پہلے اس سے مباشرت کر ڈالی۔ اور (مقررہ وقت پر) اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو دونوں میں اس کے بارے میں اختلاف ہوا۔ اور جب بچہ کی ماں سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ یہ دونوں ایک ہی طہر میں میرے پاس آئے تھے۔ مجھے کیا معلوم کہ اس کا باپ کون ہے؟ تو جب حضرت امیر علیہ السلام سے اس سلسلہ میں رجوع کیا گیا تو آپؑ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ بچہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث نہیں ہوں گے۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ روایت سابقہ ضابطہ کے خلاف ہے اس لئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے تقیہ (درروایت) پر محمول کیا ہے۔

باب ۵۹

کنیز کا بچہ اسی کے مالک سے ملحق ہوگا جبکہ وہ مقررہ شرائط کے ساتھ مجامعت کرے اگرچہ عزل ہی کرے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیریؒ) باسناد خود ابوالبختری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں اپنی کنیز سے ہمبستری کرتے وقت عزل کیا کرتا تھا۔ مگر اس کے باوجود اس کنیز نے ایک بچہ کو جنم دیا ہے۔ تو؟ فرمایا: کبھی کوئی قطرہ رحم میں گر جاتا ہے۔ پس آپؐ نے اس بچہ کو اسی شخص سے ملحق فرمایا۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۶ و ۵۷ میں) گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۷۴ وغیرہ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۶۰

زنا سے پیدا شدہ کنیز سے مباشرت کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ اس سے اولاد طلب کرنا مکروہ ہے۔ مگر یہ کہ اس کی ماں کا مالک زانی کو اس کا فعل معاف کر دے (تب یہ کراہت ختم ہو جائے گی)۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا حرام زادی سے آدمی شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں...... پھر فرمایا: ہاں اگر اس قسم کی کنیز ہو تو اس سے مباشرت کر سکتا ہے۔ مگر اسے اپنی اولاد کی ماں نہ بنائے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ جعفر بن یحییٰ خزاعی بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ایک ایسی کنیز خریدی ہے جس کی ولادت صحیح نہیں ہے مگر وہ (اپنے حسن و جمال کی وجہ سے مجھے بہت پسند ہے تو؟ فرمایا: اس سے پوچھ کہ اس کی ماں کس کی کنیز تھی؟ پھر اس کے مالک سے کہہ کہ وہ اسکی ماں کو اسکا یہ فعل (بد) حلال کر دے تاکہ اسکی اولاد کی ولادت پاک ہو جائے۔ (الفروع)

۳۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کی کنیز حرام زادی ہے آیا وہ اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟ فرمایا: اگر اس سے دامن کو بچا سکے تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مصاہرہ وغیرہ (باب ۱۴) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۶۱

جو شخص کسی کی کنیز غصب کرے اور اس سے اولاد پیدا کرے تو (کنیز کی طرح) بچہ بھی کنیز کے مالک کی ملکیت ہوگا اور ان دونوں کا واپس کرنا واجب ہوگا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن حدید سے اور وہ بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص خود اقرار کرتا ہے کہ اس نے کسی کی کنیز غصب (اغوا) کی ہے اور اس کے ہاں اس سے اولاد بھی ہوئی ہے؟ فرمایا: جب غاصب خود اس کا اقرار کرتا ہے تو پھر کنیز معہ اولاد کے اس کے مالک پر لوٹائی جائے گی۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۸ و ۵۵ وغیرہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے (باب ۶۷ و ۸۸ ...... یہاں باب ۱۱ از عیوب اور باب ۱۶ از غصب میں) آئیگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

باب ۶۲

آدمی کے لئے مکروہ ہے کہ اس قدر زیادہ کنیزیں رکھے کہ جن سے کم از کم چالیس دنوں میں ایک بار بھی مباشرت نہ کر سکے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن جعفر سے اور وہ بعض آدمیوں سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص اس قدر عورتیں رکھے جن سے مقاربت نہ کر سکے تو اگر ان میں سے کسی نے زنا کیا تو اس کا وبال اس کی گردن پر ہوگا۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عثمان بن عیسیٰ سے اور وہ ایک اور شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کوئی کنیز رکھے تو اسے چاہئے کہ ہر چالیس دن میں (کم از کم) ایک بار تو اس سے مباشرت کرے۔ (التہذیب)

۳۔ اس قسم کی ایک دوسری روایت میں یوں وارد ہے کہ اگر چالیس دنوں میں ایک بار بھی اس سے مقاربت نہ کی تو اگر اس نے کوئی گناہ کیا تو اس کا وزر و وبال اس پر ہوگا۔ (ایضاً)

۴۔ جناب محمد بن عمر بن عبدالعزیز کشیؒ باسناد خود ابراہیم بن عمر یمانی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ جناب سلمان (محمدی) نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جس شخص کے پاس کنیز ہو مگر وہ نہ خود اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی ایسے شخص سے اس کی شادی کرے جو اس سے مباشرت کرے تو اگر اس عورت نے بدکاری کی تو اس کا بوجھ اس کے مالک پر ہوگا۔ (رجال کشی)

باب ۶۳

زنا کار کنیز سے (اس کا مالک بن کر) مباشرت کرنا، اور اس کا مالک بننا اور اگر کوئی ہبہ کرے تو اس کا قبول کرنا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب سعید بن ہبۃ اللہ راوندی حسین بن ابوالعلا سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار ایک خراسانی

شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ فلاں بن فلاں نے میرے ہمراہ ایک کنیز بھیجی ہے۔ اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں اسے آپ کی خدمت میں پہنچا دوں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہم ایک ایسا خانوادہ ہیں کہ میل کچیل ہمارے گھروں میں داخل نہیں ہو سکتی۔ راوی نے عرض کیا کہ اس شخص نے مجھے بتایا تھا کہ یہ (کنیز) اس کی گود میں پلی بڑھی ہے! فرمایا: اس میں کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔ یہ خراب ہو چکی ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں ہے۔ فرمایا: تو اب جان لے کہ وہ ایسی ہے۔ (الخرائج والجرائح)

۲۔ دوسری روایت میں یوں وارد ہے کہ ایک بار ایک خراسانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا کہ فلاں شخص نے کیا کیا؟ اس نے کہا کہ مجھے تو اس کا کوئی علم نہیں۔ فرمایا: اس لئے کہ تو نے اس کے بارے میں خوف خدا سے کام نہیں لیا۔ جبھی تو بلخ کی نہر والی جگہ پر اس سے کیا جو کچھ کہ کیا..... اس پر وہ شخص خاموش ہو گیا۔ اور اسے پتہ چل گیا کہ امام علیہ السلام کو اس کے معاملہ کا علم ہے۔ (ایضاً)

۳۔ مؤلف علام فرماتے ہیں کہ راوندی، شیخ مفید، شیخ طبرسی، اور حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ اور دیگر علماء نے اس قسم کے کئی ایسے واقعات (اپنی کتابوں میں) لکھے ہیں کہ ان ذواتِ مقدسہ کی خدمت میں ہدیے بھیجے گئے یا کنیزیں بھیجی گئیں۔ مگر راستہ میں امینوں نے خیانت کاری کی۔ تو ان بزرگواروں نے ان کو اس کی اطلاع بھی دے دی۔ اور ان کنیزوں کو بھی واپس کر دیا۔[1] (فراجع) اور قبل ازیں (باب ۱۴ از مصاہرہ میں اور باب ۸ از متعہ میں) ایسی کئی حدیثیں گزر چکی ہیں جن میں زانیہ عورت سے نکاح کرنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

باب ۶۴

جب کسی کنیز کا شوہر آزاد شخص ہو یا اس کے مالک کے علاوہ کسی اور کا غلام ہو تو طلاق اس کے ہاتھ میں ہوگی اور اگر کوئی غلام کسی آزاد عورت سے شادی کرے اور پھر اسے فروخت کر دیا جائے تو خریدار کو تفریق کا حق حاصل ہوگا۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

---

[1] مخفی نہ رہے کہ ائمہ علیہم السلام کو یہ علم کس طرح حاصل ہوتا ہے؟..... اس سلسلہ میں دو نظریے ہیں: (۱) امام کا علم ارادی ہے یعنی جب وہ کسی چیز کو معلوم کرنا چاہے تو خدا اسے جنوا دیتا ہے۔ (۲) جب کراماً کاتبین ہر شخص کا اعمال نامہ امام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں تو تب انہیں معلوم ہو جاتا ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیلات معلوم کرنے کے خواہشمند حضرات ہماری کتاب اصول الشریعہ کی طرف رجوع کریں۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کنیز کی شادی کسی آزاد آدمی سے کر دے تو پھر وہ اس سے چھین نہیں سکتا۔ (التہذیب)

۲۔ ابوالصلاح کنانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب میاں بیوی ایک ہی شخص کے مملوک ہوں تو پھر غلام کی طلاق جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر بیوی کسی کی کنیز ہو اور شوہر کسی دوسرے شخص کا غلام ہو۔ اور پھر دونوں کے مالکوں کی باہمی رضامندی سے ان کی شادی کی جائے تو پھر اس کی طلاق (شوہر کی جانب سے) جائز ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۳۔ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز کی شادی کسی آزاد آدمی سے یا (کسی کے) غلام سے کر دیتا ہے۔ آیا طلاق کے بغیر اسے چھین سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں وہ اس کی کنیز ہے۔ جب چاہے اسے (شوہر سے) چھین لے۔ (ایضاً)

(چونکہ بظاہر یہ روایت سابقہ ضابطہ کے منافی ہے۔ اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو اس صورت پر محمول کیا ہے کہ مالک جب چاہے اپنی کنیز کو فروخت کر کے میاں بیوی میں جدائی ڈال سکتا ہے۔ کیونکہ کنیز کی طلاق اس کی فروخت ہے۔

(فرمان امام جعفر صادق علیہ السلام مندرجہ تہذیب واحکام)

۴۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز کی شادی کسی آزاد آدمی سے یا کسی اور قوم کے غلام سے کر دی آیا وہ اس کنیز کو اس کے شوہر سے چھین سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ مگر یہ کہ وہ اسے فروخت کر دے پھر یہ خریدار کی مرضی پر منحصر ہوگا کہ وہ چاہے تو ان کو الگ الگ کر دے (اور چاہے تو ان کے نکاح کو بحال رکھے)۔ (ایضاً)

۵۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز کا عقد نکاح ایک آدمی سے کر دیتا ہے تو کیا وہ ان کے درمیان علیحدگی کرا سکتا ہے؟ فرمایا: اگر وہ (شوہر) اس کا غلام ہو تو پھر ایسا کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے: ﴿عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ﴾ پس غلام کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا۔ اور اگر یہ عقد کسی آزاد سے کیا ہے تو پھر طلاق اس کے ہاتھ میں ہے۔ (ایضاً)

۶۔ علی بن احمد بیان کرتے ہیں کہ ریان بن شبیب نے ان (حضرت امام علی رضا علیہ السلام) کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک شخص اپنی کنیز کا عقد نکاح ایک آزاد آدمی سے کرتا ہے۔ مگر وہ یہ شرط مقرر کرتا ہے کہ وہ جب چاہے گا (طلاق دے کر) ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دے گا تو آیا ایسا کرنا جائز ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: ہاں۔ جبکہ یہ (شرط کے ذریعہ) طلاق اپنے پاس رکھ لے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۵ و ۴۷ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶۶ میں یہاں اور طلاق کے باب ۴۳ و ۴۴ میں) آئیں گی (انشاءاللہ تعالیٰ)۔

باب ۶۵

کنیز اپنے شوہر کی وارث نہیں ہوتی اور نہ شوہر اس کا وارث ہوتا ہے اگرچہ مدبرہ ہو جس کی آزادی شوہر کی وفات پر معلق ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن حکیم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز کو ایک آزاد آدمی سے بیاہ دیا۔ اور پھر اس سے کہا کہ جب تیرا شوہر مر جائے گا تو تب تو آزاد ہو جائے گی۔ چنانچہ اس کا شوہر مر گیا۔ تو؟ فرمایا: جب اس کا شوہر مر جائے تو وہ آزاد متصور ہوگی اور وہ آزاد عورت والی عدت وفات (چار ماہ اور دس دن) گزارے گی۔ لیکن اسے اس متوفی شوہر کی میراث نہیں ملے گی۔ کیونکہ وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہوئی ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب المیراث میں آئیں گی (انشاءاللہ تعالیٰ)۔

باب ۶۶

جب کوئی غلام اپنے آقا کی کنیز سے اس کی اجازت سے شادی کرے تو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس کی طلاق صحیح نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمٰن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز سے کر دیتا ہے پھر اسے خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی خوشی سے اسے اس سے واپس لے لے۔ آیا اسے غلام کی طلاق تصور کیا جائے گا۔ فرمایا: ہاں۔ کیونکہ اس کے آقا کی طلاق ہی غلام کی طلاق ہے۔ اور غلام کی اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر طلاق نہیں ہوتی۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ شعیب بن یعقوب عقرقوفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا جبکہ میں بھی وہاں موجود تھا اور سن رہا تھا کہ آیا غلام طلاق دے سکتا ہے؟ فرمایا: نہ طلاق دے سکتا ہے اور نہ نکاح کر سکتا ہے۔ کیا تم ارشاد خداوندی نہیں سنتے کہ فرماتا ہے: ﴿عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ﴾ فرمایا: مطلب یہ ہے کہ وہ

اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نہ نکاح کرنے پر قادر ہے اور نہ طلاق دینے پر۔ (ایضاً)

۳۔ لیث مرادی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا غلام کی طلاق مؤثر ہے؟ فرمایا: اگر (غلام بھی تمہارا ہے اور) کنیز بھی تمہاری ہے تو پھر نہیں۔ چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ﴾ اور اگر کنیز کسی اور قوم کی ہے یا آزاد عورت ہے تو پھر مؤثر ہے۔ (ایضاً)

۴۔ علی بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام) کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک شخص کے پاس ایک غلام اور کنیز موجود ہیں اور وہ اپنے غلام کی شادی اپنی کنیز سے کر دیتا ہے۔ پھر خود آقا اس (کنیز) سے مباشرت کرتا ہے۔ آیا اس پر کوئی (حد وغیرہ) ہے؟ امام ع نے جواب میں فرمایا (جبکہ وہ شادی شدہ ہے) اس صورت میں اسے اس کو مس نہیں کرنا چاہئے۔ جب تک غلام اسے طلاق نہ دے۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ روایت بظاہر سابقہ ضابطہ کے منافی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ (مالک اس وقت تک اسے مس نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ کنیز اس غلام سے الگ نہ ہو جائے۔ اور عدت گزار کر مطلقہ کے حکم میں نہ ہو جائے اور یہ علیحدگی مالک کی تفریق سے ہوتی ہے۔ کما تقدم۔

باب ۶۷

اگر کوئی کنیز آزادی وغیرہ کا دعویٰ کر کے آقا کی اجازت کے بغیر کسی سے شادی کرے تو اس کا، اس کے حق مہر کا اور بچے کا حکم؟

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ولید بن صبیح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے کسی عورت سے اسے آزاد سمجھ کر شادی کی۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے فریب کاری کی ہے وہ تو کنیز ہے تو؟ فرمایا: اگر یہ شادی کرنے والا شخص اس کے مالکوں میں سے نہیں ہے (اور ان کی اجازت سے بھی نہیں کی) تو پھر اس کا نکاح باطل ہے۔ راوی نے عرض کیا: اس زر مہر کا کیا بنے گا جو وہ عورت وصول کر چکی ہے؟ فرمایا: اگر اس (شخص) کو اس سے کچھ مل جائے تو لے لے اور اگر کچھ نہ ملے تو پھر اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اور اگر اس (کنیز) کے ولی نے اس کی شادی کر دی ہو۔ تو پھر جو زر مہر اس عورت نے وصول کیا ہے۔ شوہر اس کا مطالبہ اس کے ولی سے کرے گا۔ اور اس (فریب دہی کی صورت میں) اگر وہ عورت

باکرہ تھی تو یہ شوہر اس کی قیمت کا دسواں حصہ اور اگر غیر باکرہ تھی تو پھر اس کی قیمت کا بیسواں حصہ اس کے مالکوں کو ادا کرے گا۔ اور پھر وہ عورت کنیز والی عدت (پینتالیس دن یا ایک حیض) گزارے گی۔ راوی نے عرض کیا: اور اگر اس حالت میں اس کے کچھ اولاد بھی ہو جائے تو؟ فرمایا: جب آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکاح ہوا ہے تو پھر اولاد آزاد ہوگی؟ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام اس جملہ کو استفہام انکاری پر محمول کر رہے ہیں۔ کہ کیا اس طرح ہو سکتا ہے کہ کسی کنیز سے نکاح اس کے آقا کی اجازت کے بغیر ہو اور پھر اولاد آزاد ہو؟ (یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو دو صورتوں پر محمول کیا ہے۔ ایک جب دو گواہ گواہی دیں کہ عورت آزاد ہے۔ یا پھر اس اولاد کا والد اس اولاد کی قیمت مالکوں کو ادا کر دے تب اولاد آزاد متصور ہوگی۔ (جیسا کہ اس کے بعد والی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے)۔

۲۔ سماعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک قبیلہ کی کنیز دوسرے قبیلہ میں گئی۔ اور ان کو بتایا کہ وہ آزاد عورت ہے۔ چنانچہ اس قبیلہ کے ایک شخص نے اس سے شادی کر لی۔ اور اس کے نتیجہ میں اس کے اولاد بھی پیدا ہوئی تو؟ فرمایا: (ماں کی طرح) اولاد بھی مملوک متصور ہوگی۔ مگر یہ کہ شوہر بینہ پیش کرے کہ اس عورت نے دو گواہ پیش کئے تھے کہ وہ آزاد ہے۔ پھر اس کی اولاد غلام نہ ہوگی، بلکہ آزاد متصور ہوگی۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مفصل حدیث میں اس کی قدرے تفصیل بیان کرتے ہیں کہ جب اس کنیز نے دوسرے قبیلہ میں جا کر اپنی آزادی کا دعویٰ کر کے کسی شخص سے شادی کر لی اور اس کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگئی تو اس کا آقا آ گیا اور بینہ پیش کر کے ثابت کیا کہ وہ اس کی کنیز ہے۔ اور کنیز نے بھی اقرار کیا کہ ہاں وہ اس کی کنیز ہے تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ عورت اور اس کی اولاد اس کے مالک کے حوالے کی جائے گی مگر اس مالک پر لازم ہوگا کہ اولاد کی اس وقت کی قیمت ان کے والد سے لے کر اولاد کو اس کے حوالے کر دے۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر والد کے پاس قیمت نہ ہو تو؟ فرمایا: پھر اس کی ادائیگی کی جدوجہد کرے۔ یہاں تک کہ ادا کر کے اپنی اولاد واپس لے۔ عرض کیا: اور اگر وہ قیمت کی ادائیگی میں جدوجہد کرنے سے انکار کر دے تو؟ فرمایا: پھر امام کو چاہیے کہ اس کا فدیہ دے تا کہ آزاد آدمی کا بچہ غلام نہ بنے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۴۔ عاصم بن عبد الحمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک شخص

(کچھ عرصہ کے لئے غائب ہوگیا) جس کے گھر والوں نے خیال کیا کہ وہ مر گیا ہے یا قتل ہوگیا ہے۔ تو اس کی بیوی نے اور اس کی کنیز نے آگے نکاح پڑھالیا۔ اور دونوں کے ہاں دوسرے خاوندوں سے اولاد بھی ہوگئی۔ پھر وہ شخص آ گیا۔ تو؟ فرمایا: وہ اپنی زوجہ کو حاصل کرے گا۔ اور اپنی کنیز اور اس کی اولاد کو بھی اپنے قبضہ میں لے گا۔ مگر یہ کہ اس کی رضامندی سے کوئی ضامن اس اولاد کی قیمت اسے ادا کردے۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے اسے آزاد سمجھ کر شادی کی۔ مگر بعد ازاں ایک شخص نے بینہ قائم کیا کہ وہ اس کی کنیز ہے۔ تو؟ فرمایا: وہ اپنی کنیز کو وصول کرے گا اور اس کی اولاد کی قیمت وصول کرے گا۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۷ از عیوب میں) کچھ ایسی حدیثیں آئیں گی جو اس مقصد پر دلالت کرتی ہیں انشاء اللہ۔

باب ۶۸

کنیز اپنے مالک پر حرام ہوتی ہے جبکہ اس میں کوئی اور بھی شریک ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود مسعدہ بن زیاد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: دس قسم کی کنیزیں حرام ہیں: (۱) ماں اور بیٹی کو جمع نہ کر.......... (یہاں تک کہ فرمایا) تمہاری اپنی کنیز تم پر حرام ہے جبکہ اس میں تمہارے ساتھ کوئی اور شریک بھی ہو۔ (التہذیب، الفقیہ وغیرہ)

باب ۶۹

مشرک کا مشرک سے خریدنا اور اس سے مباشرت کرنا جائز ہے۔ اگرچہ بائع اس کا باپ یا شوہر ہی ہو۔ اسی طرح مشرک اور مخالف کی قید کردہ عورت کا خریدنا اور انہیں کنیز بنانا جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ لحام سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی مشرک کی بیوی خرید کر اسے کنیز بناتا ہے۔ تو؟ فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ نیز عبداللہ لحام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک مشرک شخص کی بیٹی خرید کر اسے کنیز بناتا ہے تو؟ فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ اسماعیل بن فضل ہاشمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کرد جب (اہل اسلام سے) جنگ کریں یا دوسرے مشرک حرب وضرب سے کام لیں تو (ان کی عورتوں) کی خرید اور ان سے مقاربت جائز ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۶ از ما یکتسب بہ میں) گزر چکی ہیں۔

باب ۷۰

جب کنیز کے دو مالکوں میں سے ایک کنیز کی کسی سے شادی کر دے تو اس سے مباشرت کرنے کا جواز دوسرے شریک کی رضامندی پر موقوف ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک کنیز کے دو مالک ہیں جن میں سے ایک اس کی کسی شخص سے شادی کر دیتا ہے مگر دوسرا غائب ہے تو آیا اس سے مجامعت جائز ہے؟ فرمایا: جب غائب اسے ناپسند کرے (راضی نہ ہو) تو جائز نہیں ہے۔ (التہذیب، قرب الاسناد، بحارالانوار)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس سے پہلے (باب ۲۹ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں۔

باب ۷۱

اس شخص کا حکم جو کنیز خریدے پھر اسے آزاد کر دے بعد ازاں اس سے شادی کر لے اور اس سے اولاد بھی ہو اور پھر مر جائے مگر کچھ (مال) نہ چھوڑ جائے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میری موجودگی میں یہ سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی باکرہ کنیز ایک سال کی مدت تک ایک شخص کے ہاتھ فروخت کی۔ اور خریدار نے اسے قبضہ میں لینے کے بعد اسے دوسرے دن آزاد کر دیا اور اس سے شادی کر لی اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دیا اور پھر ایک ماہ کے بعد مر گیا تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: جس دن خریدار نے وہ کنیز ایک سال کے لئے خریدی تھی اور آزاد کی تھی اگر اس کے پاس اس قدر مال وغیرہ موجود تھا جو اس کے قرضہ کی ادائیگی کے لئے کافی تھا تو پھر اس کی خریداری اور آزادی دونوں جائز ہیں۔ اور اگر موت والے دن اس کے پاس بقدر ادائیگی قرض کوئی مال وغیرہ موجود نہ تھا تو پھر اس کا اسے آزاد کرنا اور اس سے نکاح کرنا

دونوں باطل ہیں کیونکہ اس نے اس کو آزاد کیا جس کا یہ مالک ہی نہ تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کنیز اپنے پہلے مالک کی کنیز ہے۔ عرض کیا گیا: اور اگر اس آزاد کرنے والے اور نکاح کرنے والے سے حاملہ ہو جائے تو؟ فرمایا: اس کا بچہ بھی اپنی ماں کی طرح (غلام) متصور ہوگا۔ (التہذیب)

باب ۲۷

جب ام الولد کنیز کا بیٹا اپنے آقا سے پہلے مر جائے اور اس کا شوہر (مالک کا) غلام ہو اور بعد ازاں مالک بھی مر جائے تو اسے غلام پر کوئی اختیار نہ ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود وھب بن عبد ربہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی ام ولد کنیز کی شادی اپنے غلام سے کر دی۔ اب اس کا بیٹا اپنے آقا سے پہلے مر گیا۔ اور بعد ازاں اس کا آقا بھی مر گیا تو؟ فرمایا: وہ (کنیز) اپنے آقا کے وارثوں کا مال بن جائے گی اور اس کو غلام پر کوئی اختیار نہ ہوگا۔ (التہذیب، الفقیہ)

باب ۲۸

بھگوڑے غلام کا حکم جب کہ اس کی بیوی موجود ہو؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عمار ساباطی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک مالک نے اپنے غلام کو شادی کرنے کی اجازت دی اور اس نے ایک عورت سے شادی کی۔ پھر وہ اپنے آقاؤں سے بھاگ گیا۔ چنانچہ اس کی بیوی آقاؤں کے پاس گئی اور ان سے نان و نفقہ کا مطالبہ کیا تو؟ فرمایا: ان پر اس کا کوئی نان و نفقہ واجب نہیں ہے۔ وہ اپنے خاوند سے فارغ ہوگئی ہے۔ کیونکہ غلام کا بھاگ جانا بمنزلہ اس کی طلاق کے ہے اور وہ بمنزلہ مرتد کے ہے۔ راوی نے عرض کیا: اور اگر وہ غلام لوٹ کر اپنے آقاؤں کے پاس آجائے تو کیا پھر اس کی زوجہ بھی لوٹ آئے گی؟ فرمایا: اگر اس کی عدت گزر چکی ہے اور وہ دوسری جگہ شادی بھی کر چکی ہے تو پھر تو کوئی سبیل نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر ہنوز اس کی عدت پوری نہیں ہوئی اور نہ ہی اس نے عقد ثانی کیا ہے تو پھر وہ سابقہ عقد کی بنا پر اس کی بیوی ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

باب ۷۴

جو شخص کسی کنیز سے زنا کرے (اور اس کے نتیجہ میں اسے حمل ٹھہر جائے) بعد ازاں اسے خرید لے تو سابقہ بچہ اس سے ملحق نہ ہوگا اور نہ ہی اس کا وارث ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی قوم کی کنیز سے بدکاری کرے اور بعد ازاں اسے خرید لے۔ اور (بدکاری کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے) بچہ کا اپنا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرے تو؟ فرمایا: وہ اس کا وارث نہ ہوگا۔ کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بچہ صاحب فراش (شوہر یا مالک) کا ہوگا اور زناکار کے لئے پتھر ہے (سنگساری) ہے۔ اور ولد الزنا کا وہی شخص (ماں کا مالک) وارث ہوگا جو اپنی کنیز کے بیٹے کا دعویٰ کرتا ہے (کہ اس کا بیٹا ہے)۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۰۱ از احکام اولاد اور باب ۸ از میراث ولا الملاعنہ میں) آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۷۵

جب گھر میں کوئی ایسا (بچہ وغیرہ) موجود ہو جو دیکھ اور سن رہا ہو تب بھی کراہت کے ساتھ کنیز سے مباشرت جائز ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی کسی کنیز سے اس وقت مباشرت کرے جب گھر میں کوئی (ایسا بچہ وغیرہ) موجود ہو جو دیکھ اور سن رہا ہو تو؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں مقدمات نکاح (باب ۶۷) میں ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس کی کراہت اور جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

باب ۷۶

جب تک عقد (نکاح) یا تحلیل نہ ہو تب تک بیوی کی کنیز شوہر پر حرام ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے

روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کی کنیز سے مقاربت کرے تو اس پر وہی وزر و وبال ہوگا جو زانی پر ہوتا ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی کنیز سے بدکاری کی تھی۔ یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اس پر وزر و وبال تو وہی ہوگا جو زانی پر ہوتا ہے مگر اس پر زانی والی حد جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ حد صرف اس شخص پر جاری ہوتی ہے جو مسلمان اور آزاد عورت سے زنا کرے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۹ و ۳۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸ از حدِ زنا میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۷۷

جو شخص کسی کنیز سے مجامعت کرے یا شہوت کے ساتھ اسے ہاتھ لگائے یا اس کی عورت[1] پر نگاہ کرے تو وہ اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جاتی ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسنادِ خود عیص بن قاسم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کم از کم وہ چیز جس سے کسی کی کنیز اس کی اولاد پر حرام ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اسے (شہوت سے) ہاتھ لگائے۔ یا اسے ننگا کرے (اور دیکھے)۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ عبداللہ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کی کنیز ہے جو اس کے سامنے کپڑے اتارتی ہے اور وہ اسے دیکھتا ہے یا وہ خود اسے ننگا کرتا ہے مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتا تو؟ فرمایا: وہ اس کی اولاد کے لئے حلال نہیں ہے۔ (ایضاً)

۳۔ داؤد ابزاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کنیز خریدتا ہے اور اسے (شہوت سے) بوسہ دیتا ہے تو؟ فرمایا: وہ اس کی اولاد پر حرام ہو جائے گی۔ اور فرمایا: اور اگر اسے ننگا کرے (اور دیکھے) تو بھی وہ اس کی اولاد پر حرام ہو جائے گی۔ (ایضاً)

۴۔ علی بن یقطین نے حضرت امام موسیٰ کاظم [redacted] سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی کنیز کو بوسہ دیتا ہے اور اسے ہاتھ لگاتا ہے مگر جماع نہیں کرتا تو کیا وہ کنیز اس کے باپ یا اولاد کیلئے حلال ہوگی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایضاً)

---

[1] شرمگاہ سے لے کر گھٹنوں تک کے حصے کو عورت کہا جاتا ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

(چونکہ یہ حدیث سابقہ ضابطہ کے بظاہر منافی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اس کو اس بوسہ پر محمول کیا ہے جو شہوت کی نیت سے نہ ہو۔ (بلکہ ویسے پیار کی وجہ سے ہو)۔...... نیز فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے یہاں (باب ۴۰ میں) اور مصاحرہ (باب ۵) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۸ے

جب کسی مالک کا غلام اس کی اجازت سے شادی کرے تو حق مہر اس (مالک) پر واجب ہوگا اور اگر دخول سے پہلے مالک اس (غلام) کو فروخت کر دے تو پھر نصف مہر لازم ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن حمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص اپنے غلام کی شادی ایک سو درہم کے حق مہر پر ایک آزاد عورت سے کرتا ہے۔ اور پھر وہ قبل اس کے کہ وہ اپنی بیوی سے مجامعت کرتا اسے فروخت کر دیتا ہے تو؟ فرمایا: مالک اپنی گرہ سے اس کا نصف زرِ مہر ادا کرے گا۔ کیونکہ یہ غلام کے ذمہ بطور قرضہ کے ہے۔ جو اس نے مالک کی اجازت سے لیا تھا۔

(التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۶۰ از مہر میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۹ے

مکاتبہ کنیز سے شادی کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک مسلمان آدمی کسی ایسی مکاتبہ کنیز سے عقد وازدواج کر سکتا ہے جو اپنی قیمت کا نصف حصہ ادا کر چکی ہے؟ فرمایا: اگر وہ مکاتبہ مشروطہ ہے جس سے مکاتبہ کرتے وقت مالک نے یہ شرط مقرر کی تھی کہ اگر وہ اپنی (قیمت کا) کچھ حصہ بھی ادا نہ کر سکی تو پھر بدستور کنیز رہے گی۔ تو یہ تو اپنی پوری قیمت ادا کرنے تک نکاح نہیں کر سکتی۔ اور اگر مکاتبہ مطلقہ ہے کہ وہ جس قدر قیمت ادا کرتی جائے گی اسی قدر آزاد ہوتی جائے گی تو وہ کر سکتی ہے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۶ از مکاتبہ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۰

آدمی اپنی کنیز کی کنیز سے اور اس کنیز سے جو اس نے اپنی ام ولد کنیز کو ھبہ کی ہے سے مقاربت کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ریّان (زیّات ن د، دقّاق ن د) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام علی رضا علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص کی کنیز کی کنیز ہے جسے اس کے باپ نے اس کے لئے ھبہ کیا تھا۔ آیا وہ اس سے مباشرت کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (التہذیب)

۲۔ اسماعیل بن بزیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی ام ولد کنیز کو کوئی چیز ھبہ کرے از قسم خادمہ یا کوئی اور مال و متاع تو وہ اس سے واپس لے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں...... جبکہ وہ ام ولد ہو۔ (ایضاً)

باب ۸۱

جو شخص کوئی کنیز خریدے اور اس کی قیمت حرام مال سے ادا کرے اس سے مجامعت جائز ہے۔ مگر یہ کہ حرام عین المال سے خریدی جائے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص ایک ہزار درہم چرائے اور پھر کوئی کنیز خریدے یا اپنی عورت کا حق مہر مقرر کرے اور قیمت یا زر مہر اسی رقم میں سے ادا کرے۔ تو عورت اور کنیز اس کے لئے حلال ہوگی مگر اس (چوری والے) مال کا وزر و وبال اور مظلمہ اس کی گردن پر ہوگا۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بیع الحیوان میں کچھ ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو بظاہر اس کے منافی ہیں (جو عدم جواز پر دلالت کرتی ہیں) اور وہ اس صورت پر محمول ہیں کہ عین المال (جو کہ حرام ہے) سے یہ کام کیا جائے۔

باب ۸۲

مسروقہ کنیز خود چور پر اور خریدار پر بھی حرام ہے اگر اسے اس کے مسروقہ ہونے کا علم ہو ورنہ حرام نہیں ہوگی اور حق مہر کا حکم؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود طلحہ بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی کنیز غصب کی جائے اور پھر اس سے مقاربت کی جائے تو اس شخص پر اس کی قیمت کا دسواں حصہ (مالک کیلئے) واجب الاداء ہوگا۔ اور اگر وہ آزاد عورت ہے تو اس پر اس کا زرِ مہر بھی واجب الاداء ہوگا۔ (الفقیہ)

۲۔ علی بن جعفر نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کوئی کنیز چرائے اور پھر اسے فروخت کرے تو آیا وہ خریدار کے لئے حلال ہوگی؟ فرمایا: جب اس (خریدار) کو اس کے مسروقہ ہونے کا علم ہو تو پھر حلال نہیں ہے۔ اور اگر علم نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (بحار الانوار، قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۳ از بیع الحیوان میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۷ و ۳۹ از حد زنا میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۸۳

غلام اور کنیزیں اگرچہ مجوسی المذہب ہوں تاہم ان پر تہمت زنا لگانا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے روبرو ایک شخص پر تہمت زنا لگائی۔ جب امام علیہ السلام نے اسے ٹوکا۔ تو اس نے (تاویل کرتے ہوئے) کہا کہ وہ تو اپنی ماں اور بہن سے مقاربت کرتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ایسا کرنا ان (مجوسیوں) کے دین میں نکاح (جائز) ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنیزوں کو ایسی ایسی (زناکار) ماں کی بیٹی کہنے کی مناہی فرمائی۔ کیونکہ ہر قوم کا ایک نکاح ہوتا ہے۔ (التہذیب)

۳۔ نیز ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر قوم نکاح اور سفاح (زنا) میں فرق کو

جانتی ہے۔ پس جس کو وہ نکاح جانتی ہے وہ اس کے نزدیک جائز ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ا از حد قذف میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۸۴

دو کنیزوں اور دو آزاد عورتوں کے درمیان سونا جائز ہے اور جو شخص ایک کنیز سے مجامعت کرے اور پھر غسل سے پہلے دوسری سے کرنا چاہے تو اس کے لئے پہلے وضو کرنا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص دو کنیزوں اور دو آزاد عورتوں کے درمیان سوئے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ تمہاری عورتیں تمہارے لئے بمنزلہ کھلونے کے ہیں۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی نجران سے اور وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کسی کنیز سے مباشرت کرے اور پھر دوسری سے کرنا چاہے تو پہلے وضو کر لے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب الحرائر میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۸۵

جو شخص کسی کنیز سے شادی کرے اور اس سے اس کی اولاد بھی پیدا ہو پھر اسے خرید لے تو اس سے وہ ام ولد نہیں بنے گی۔ بلکہ اس کو فروخت کرنا جائز ہوگا مگر یہ کہ خریدنے کے بعد حاملہ ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مارد سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص ایک کنیز سے شادی کرتا ہے جس سے اس کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوتی ہے۔ بعد ازاں اسے خرید لیتا ہے اور جب تک خدا نے چاہا وہ اس کے پاس رہتی ہے مگر اس کی ملکیت میں آنے کے بعد اس سے کوئی اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ اب وہ اسے فروخت کرنا چاہتا ہے تو؟ فرمایا: وہ اس کی کنیز ہے اگر وہ چاہے تو اسے فروخت کر سکتا ہے جب تک اس کی ملکیت میں حاملہ نہ ہو...... اور چاہے تو اسے آزاد کر دے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۴ از استیلاد میں) آئیں گی (انشاء اللہ)۔

باب ۸۶

مدبّرہ کنیز ہی ہے جب تک اس کا مالک زندہ ہے لہٰذا وہ اس کے مملوکہ ہونے کی وجہ سے اس سے مباشرت کر سکتا ہے اور گروی شدہ کنیز سے مقاربت کرنے کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی عمیر سے اور وہ بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیا مدبرہ (وہ کنیز جس سے مالک کہہ دے کہ تو میری وفات کے بعد آزاد ہے) سے مالک مباشرت کر سکتا ہے۔ فرمایا: ہاں۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴۱ میں) گزر چکی ہیں اور دوسرے حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں بھی اس سے پہلے باب الرھن (نمبر ۱۱) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۸۷

کنیز کا حق مہر اس کے مالک کا ہوگا اور اس صورت کا حکم کہ جب دخول کے بعد کچھ حق مہر باقی رہ گیا ہو جس کا مالک مطالبہ نہ کرے یہاں تک کہ اس (کنیز) کو فروخت کر دے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔(احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز کی شادی چار سو درہم حق مہر پر ایک آزاد آدمی سے کر دی چنانچہ اس نے نصف حق مہر تو پیشگی ادا کر دیا مگر باقی نصف ادا نہ کیا۔ چنانچہ اس کے شوہر نے اس سے دخول بھی کیا۔ بعد ازاں اس (کنیز) کے مالک نے اسے فروخت کر دیا۔ تو حق مہر کے جو دو سو درہم باقی رہتے ہیں وہ کس کے ہوں گے؟ فرمایا: اگر شوہر نے اس (کنیز) سے دخول کیا۔ اور وہ اس کے پاس رہی۔ مگر مالک نے وہ بقایا حق مہر کا مطالبہ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اسے فروخت کر دیا۔ تو اس کے ذمہ کوئی رقم نہیں ہے۔ نہ مالک کے لئے اور نہ ہی کسی اور کیلئے! اور جب مالک نے اسے فروخت کر دیا تو وہ اپنے شوہر سے علیحدہ ہو گئی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کنیز کی فروختگی اس کی طلاق ہوتی ہے اور اس نے پھر بھی اس سے شادی کرنے کا اقدام کیا۔

(التہذیب، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہاں باقیماندہ مہر کے حکم کی وجہ بعد میں بیان کی جائیگی انشاء اللہ۔

باب ۸۸

اس صورت کا حکم کہ جب کوئی کنیز مالک کی اجازت کے بغیر فروخت کی جائے اور خریدار کے ہاں اس کی اولاد بھی پیدا ہو؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص جو موجود نہیں تھا اس کے بیٹے نے اس کی کنیز فروخت کر دی جسے ایک شخص نے خریدا۔ اور اس کے بطن سے اس کے ہاں ایک بچہ بھی پیدا ہوا۔ پس جب اس کنیز کا مالک واپس گھر آیا (اور اسے ماجرا معلوم ہوا) تو اس نے دوسرے مالک سے جھگڑتے ہوئے کہا کہ یہ میری کنیز ہے جسے میرے بیٹے نے میری اجازت کے بغیر فروخت کر دیا ہے۔ اور جب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا۔ تو آپؑ نے اس کا یوں فیصلہ فرمایا کہ اس کے پہلے مالک سے فرمایا: تو اپنی کنیز اور اس کے بیٹے کو لے جا۔ اس پر خریدار نے واویلا کیا۔ امام علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تو اس (پہلے مالک) کے اس بیٹے کو پکڑ جس نے یہ کنیز فروخت کی تھی۔ تاکہ اصلی مالک اس معاملہ کو جائز قرار دے۔ چنانچہ جب اس (دوسرے مالک) نے ایسا کیا۔ تو اس پر اس کے باپ (پہلے مالک) نے اس سے کہا: میرے بیٹے کو چھوڑ۔ اس پر اس (دوسرے مالک) نے کہا کہ پہلے تو میرے بیٹے کو چھوڑ (جسے تو اپنی کنیز کے ہمراہ لے گیا ہے)۔ جب (پہلے) مالک نے یہ صورت حال مشاہدہ کی تو اس نے اس بیع وشرا کو جائز قرار دے دیا۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

۲۔ جمیل بن دراج بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک کنیز خریدی جس سے اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو مسروقہ تھی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: کنیز کو اس کا مالک لے جائے گا۔ اور لڑکے کا باپ (خریدار) اس کی قیمت ادا کر کے اپنا لڑکا لے جائے گا۔ (ایضاً)

۳۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے مسلمانوں کے بازار سے ایک کنیز خریدی۔ اور وہ اسے اپنے علاقہ میں لے گیا جس سے اس کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوئی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ایک ایسا شخص آیا جس نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کی ملکیت ہے اور اس نے اپنے اس دعویٰ پر بیّنہ بھی پیش کر دیا۔ تو؟ فرمایا: وہ (خریدار) اپنے بیٹے کو رکھ لے اور کنیز اس (مدعی) کے حوالہ کرے اور اس نے اس کنیز سے جو خدمت لی ہے اور اس سے استفادہ کیا ہے اس کا معاوضہ بھی ادا کرے۔ (ایضاً)

۴۔ جمیل بن دراج روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص بازار سے ایک کنیز خریدتا ہے، اور اس سے اس کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوتی ہے...... بعد ازاں اس کنیز کا حقدار (اصلی مالک) آجاتا ہے۔تو؟ فرمایا: کنیز کا حقدار کنیز لے جائے گا۔اور خریدار بچہ کی قیمت بھی اسے ادا کرے گا۔اور یہ (خریدار) اس شخص کی طرف رجوع کرے گا جس نے اس کے ہاتھ وہ کنیز (غلط طریقہ پر) فروخت کی تھی۔اور اس سے کنیز کی قیمت اور بچہ کی ادا کردہ قیمت وصول کرے گا۔(ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵۷ و ۶۱ میں) گزر چکی ہیں۔اور کچھ اس کے بعد (باب ۷ از عیوب میں) آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

عیوب اور دھوکہ دہی کے ابواب

(اس سلسلہ میں کل سترہ (۱۷) باب ہیں)

باب ۱

عورت کے وہ عیوب جن کی وجہ سے مرد نکاح فسخ کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو چھوڑ کر باقی سات کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: چار عیبوں کی وجہ سے عورت کو رڈ کیا جا سکتا ہے (اس کا نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے): (۱) برص (پھلبہری)، (۲) جذام (کوڑھ)، (۳) دیوانگی۔ (۴) (اندام نہانی میں) سینگ نما ہڈی۔ جس کی وجہ سے اس کے ساتھ مقاربت نہ کی جا سکے اور اگر کی جا سکے تو پھر نہ۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حسن بن صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ پس دیکھا کہ اس میں سینگ نما ہڈی ہے تو؟ فرمایا: اس قسم کی عورت کو حمل نہیں ہوتا۔ اور شوہر کو مباشرت کرنے میں بھی انقباض ہوتا ہے لہٰذا اسے واپس لوٹایا جائے اور اس کے لئے کوئی حق مہر نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۳۔ ابوعبیدہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جب ہڈی والی، برص والی، دیوانگی والی، افضا شدہ عورت اور جو کھلا زمین گیر ہے وہ دھوکہ دے (اور ان عیوب کو چھپائے) تو اسے طلاق کے بغیر (نکاح فسخ کر کے) اس کے خاندان میں واپس لوٹایا جائے گا۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک قوم میں شادی کی۔ جس کی عورت کانی نکلی جبکہ ان لوگوں نے اس کا یہ عیب بتایا نہیں تھا؟ فرمایا: اسے واپس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ نکاح صرف برص، جذام، جنون اور ہڈی کی وجہ سے فسخ کیا جا سکتا ہے۔ (کتب اربعہ)

۵۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اندھی، مبروص، کوڑھی اور لنگڑی عورت کو

(ان عیوب کی وجہ سے) واپس لوٹایا جا سکتا ہے۔

(الفقیہ، کذا فی التہذیب عن الصادق علیہ السلام وفی الاستبصار عن الباقر علیہ السلام)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: عورت کو ہڈی، برص، جذام اور جنون کی وجہ سے واپس کیا جا سکتا ہے اور ان کے علاوہ کسی وجہ سے نہیں۔ (التہذیب، الفروع، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ منصوص عیوب کے علاوہ اور کسی عیب کی وجہ سے واپس نہیں لوٹائی جا سکتی۔

۷۔ غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ اور دلہن کو مبروص یا مجذوم پایا تو؟ فرمایا: اگر ہنوز اس نے اس سے دخول نہیں کیا۔ اور اسے پہلے یہ عیب معلوم بھی نہ تھا۔ تو اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے اور چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے۔ اور اس کے لئے کوئی حق نہیں ہے اور اگر دخول کر چکا ہے تو پھر وہ اس کی بیوی ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے یہاں لفظ طلاق کو اس کے لغوی معنی (جدائی) پر محمول کیا ہے۔ نہ کہ اس کے شرعی معنی پر۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ (فسخ نکاح کو) جواز پر اور (باقی رکھنے کو) استحباب پر محمول کیا جائے۔

باب ۲

اگر عورت میں کوئی ایسا عیب پایا جائے (جس کی وجہ سے شوہر نکاح فسخ کر سکتا ہے) تو اگر اس سے دخول ہو جائے تو شوہر پر حق مہر کی ادائیگی لازم ہوگی اور وہ عورت کے اس سرپرست سے وصول کرے گا جس نے دھوکہ دیا ہے اور اگر ہنوز دخول نہیں ہوا تو پھر کوئی حق مہر نہیں ہے اور یہی حکم اس صورت کا ہے کہ جب خود عورت دھوکہ دے اور عدت گزارنے کا حکم؟

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوعبیدہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے اس کے ولی کی اجازت سے نکاح کیا۔ اور دخول کے بعد اس نے اس میں عیب پایا تو؟ فرمایا: جب ہڈی والی، برص والی، جنون والی، اور افضا شدہ یا زمین گیر عورت

دھوکہ دیا ہے تو اسے بغیر طلاق اس کے خاندان میں واپس لوٹایا جائے گا۔ اور (شوہر اپنا ادا کردہ) حق مہر عورت کے ولی سے وصول کرے گا جس نے دھوکہ دیا ہے اور اگر ولی کو بھی اس عیب کا کوئی علم نہیں تھا تو پھر اس پر کچھ نہیں ہے مگر عورت کو اس کے خاندان کے ہاں لوٹایا جائے گا۔ فرمایا: اگر شوہر کو اپنے ادا کردہ حق مہر میں سے کوئی چیز مل جائے تو وہ اسی کی ہے اور اگر کچھ نہ ملے تو پھر اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔ فرمایا: اور عورت مطلقہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔ اگر شوہر نے اس سے دخول کیا تھا اور اگر شوہر نے دخول نہیں کیا تھا تو پھر نہ اس کے لئے عدت ہے اور نہ حق مہر ہے۔ (الفروع، الاستبصار)

۲۔ ابن بکیر بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کسی ایسی عورت کی شادی کر دیتا ہے جس میں جنون، برص یا اس قسم کا کوئی ایسا عیب پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے۔ تو؟ فرمایا: وہ حق مہر کا ضامن ہے (کہ شوہر کو واپس کرے گا۔ بشرطیکہ اسے اس عیب کا علم ہو)۔ (الفروع)

۳۔ حلبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک عورت نے کسی ایسے شخص کو، رشتہ دار کو یا پڑوسی کو اپنے نکاح کا متولی بنایا جو اس کے اندرونی حالات کو نہیں جانتا تھا۔ پس شوہر نے دیکھا کہ اس عورت نے ایک ایسے عیب کو چھپایا ہے جو اس میں پایا جاتا تھا تو؟ فرمایا: (ادا کردہ) مہر اس عورت سے واپس لے لیا جائے گا۔ (اور اسے واپس بھیج دیا جائے گا)۔ اور اس کے سرپرست پر کچھ نہ ہوگا۔
(الفروع، الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: نکاح صرف برص، جذام، جنون اور ہڈی کی وجہ سے توڑا جا سکتا ہے! راوی نے عرض کیا: اگر شوہر نے اس سے دخول کیا ہو تو اس کے حق مہر کا کیا بنے گا؟ فرمایا: چونکہ عورت سے مباشرت کی گئی ہے لہذا وہ اس کی مستحق ہے۔ مگر شوہر جس قدر ادا کرے گا اس کا تاوان اس عورت کا وہ ولی ادا کرے گا جس نے اس کا نکاح کر کے دیا تھا۔
(الفقیہ، التہذیب، الاستبصار)

۵۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیری) باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ ایک عورت نے کسی شخص کو دھوکہ دیا جبکہ اس کی اندام نہانی میں ہڈی تھی؟ (جو ان عیوب میں سے ہے جن کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے) فرمایا: ان کے درمیان علیحدگی کی جائے گی اور اس کے لئے کوئی زر مہر نہیں ہوگی۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۳ و ۴ و ۶ و ۷ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۳

جس شخص کو کسی عورت کے عیب کا پہلے سے علم ہو اور پھر اس سے دخول کرے تو وہ نکاح کو فسخ نہیں کر سکتا۔ اور اگر دخول پہلے کرے اور عیب کا علم بعد میں ہو تو پھر فسخ کر سکتا ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اور اس میں ہڈی پائی (یہاں تک کہ عرض کیا کہ) اگر اس نے اس سے دخول بھی کیا ہو تو؟ فرمایا: اگر اسے دخول سے پہلے اس کا علم تھا۔ اور اس کے باوجود مجامعت کی۔ تو گویا وہ اس پر راضی تھا (لہذا نکاح فسخ نہیں کر سکتا) اور اگر اسے دخول کے بعد اس عیب کا علم ہوا تو پھر چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے اور چاہے تو اسے طلاق دے دے (یعنی نکاح فسخ کر کے اس سے علیحدہ ہو جائے)۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حسن بن صالح سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ اور اسے ہڈی والی پایا...... تو؟ فرمایا: یہ حاملہ نہیں ہوتی...... اسے واپس کر دیا جائے...... عرض کیا: اگر اس نے اس سے دخول کیا ہو تو؟ فرمایا: اگر اسے دخول سے پہلے علم تھا تو پھر واپس نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یہ اقدام اس کی رضامندی کی علامت ہے۔ اور اگر بعد میں علم ہوا تو پھر اگر چاہے تو اسے اس کے خاندان میں بھیج سکتا ہے مگر عورت جو حق مہر لے چکی ہے وہ اسی کا ہوگا۔ کیونکہ اس سے مجامعت جو کی گئی ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

باب ۴

عورت کے باطنی عیب عورتوں کی شہادت سے ثابت ہو جاتے ہیں۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود داؤد بن سرحان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ اگر اس عورت میں زمین گیری (قسم) کا کوئی عیب پایا جاتا ہو جسے مرد نہیں دیکھتے تو اس میں عورتوں کی شہادت جائز ہے۔ (التہذیب، الاستبصار)

۲۔ جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ اپنے نوادر میں باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا کہ اگر کوئی شخص مبروص یا اندھی یا لنگڑی عورت سے شادی کرے تو اسے اس کے ولی پر واپس لوٹائے گا۔ اور وہ (ولی) شوہر کا ادا کردہ مہر واپس کرے گا۔ اور اگر عورت میں کوئی ایسا عیب پایا جاتا ہو جسے مرد نہیں دیکھ سکتے۔ تو اس میں عورتوں کی شہادت قابل قبول ہے۔ (نوادر ابن عیسیٰ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب الشہادات (باب نمبر ۲۴) میں آئینگی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۵

اگر عورت کانی نکلے یا اس پر کوئی شرعی حد جاری ہو چکی ہو تو اسکی وجہ سے اس کا واپس کرنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس سوال کہ "ایک شخص ایک عورت سے شادی کرے اور وہ کانی نکلے مگر ان لوگوں نے اس کے یہ عیب بتایا نہیں تھا تو؟" اس کے جواب میں امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کی وجہ سے اسے واپس نہیں کیا جا سکتا۔ (الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ بن موسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کسی مرد یا عورت پر کوئی شرعی حد جاری ہو چکی ہو تو آیا اس کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ و ۲ میں) عورت کے عیبوں کے سلسلہ میں گزر چکی ہیں۔ اور اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) کچھ ایسی حدیثیں آئینگی جو بظاہر اس کے منافی ہیں اور ہم وہاں اس کی وجہ بیان کریں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۶

اگر عورت کی زنا کاری ظاہر ہو تو اس کا حکم؟ اور دخول سے پہلے یا اس کے بعد زنا کاری کا حکم؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت (شادی سے پہلے) زنا کاری سے ایک بچہ کو جنم دیتی ہے۔ اور اس کے ولی کے سوا اور کسی شخص کو اس بات کا کوئی علم نہیں ہے۔ آیا اس (ولی) کے لئے جائز ہے کہ جب دیکھے کہ اب وہ عورت

تائب ہوگئی ہے اور اب اچھی ہے۔ خاموشی سے اس کی شادی کر دے اور اس بات کا اظہار نہ کرے؟ فرمایا: اگر وہ اس کے شوہر کو یہ بات نہ بتائے اور اسے بعد میں از خود کسی طرح اس کا علم ہو...... (اور وہ اسے اپنے پاس نہ رکھنا چاہے) تو اس کا ادا کردہ حق مہر اس ولی کو اس کی فریب کاری کی وجہ سے واپس کرنا پڑے گا۔ اور عورت جو حق مہر وصول کر چکی ہے وہ اس سے مباشرت کی وجہ سے اسی کا ہوگا۔ اور اگر اس کا شوہر اسے رکھنا چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود فضل بن یونس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اور ہنوز اس نے اس سے دخول نہیں کیا تھا کہ اس نے زنا کیا تو؟ فرمایا: ان کے درمیان علیحدگی کی جائے گی۔ اور اس پر حد جاری ہوگی۔ اور اسے کوئی حق مہر نہیں ملے گا۔ (التہذیب، الفقیہ)

۳۔ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ اور عقد ازدواج (اور دخول) کے بعد اسے پتہ چلا کہ اس نے پہلے زنا کیا تھا تو؟ فرمایا: اگر شوہر چاہے تو اپنا ادا کردہ حق مہر اس شخص سے وصول کرلے جس نے اس کی اس عورت سے شادی کرائی تھی۔ (اور طلاق دے کر عورت کو فارغ کر دے)۔ مگر عورت کو حق مہر ملے گا۔ کیونکہ اس سے مباشرت جو واقع ہوئی ہے (مگر شادی کرانے والا ادا کرے گا)۔ اور اگر چاہے تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دے۔ (شادی کو بحال رکھے)۔ (التہذیب، الاستبصار، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ نے فرمایا ہے کہ حدیث میں یہ صراحت تو نہیں ہے کہ اس (زنا) کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ اس کو مہر واپس لینے کا حق تو حاصل ہو۔ مگر نکاح فسخ کرنے کا حق نہ ہو...... نیز یہاں تفریق اس پر بھی محمول ہو سکتی ہے کہ اس عورت کو طلاق دینا مستحب ہے اور جن عیوب کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے ان کی تعداد بیان کی جا چکی ہے (اور یہ کہ زنا ان میں شامل نہیں ہے) نیز یہ بات بھی متعدد حدیثوں میں بیان ہو چکی ہے۔ کہ یہ فعل حرام ہے جو حلال کو حرام نہیں کرتا۔

باب ۷

کنیز کی دھوکہ دہی کرنے اور آزاد عورت ہونے کا دعویٰ کر کے شادی کرنے کے احکام؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن جابر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت دیکھی جو اسے پسند آئی اور اس نے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو اسے بتایا گیا کہ یہ فلاں شخص کی بیٹی ہے۔ چنانچہ وہ شخص اسے اس کے باپ کے پاس لے گیا اور اس سے اس عورت کا رشتہ طلب کیا۔ مگر اس شخص نے ایک شخص سے اس کی شادی کردی۔ اور اس کے ہاں اس سے اولاد بھی ہوگئی۔ اور شوہر کو بعد میں پتہ چلا کہ وہ عورت اس شخص کی بیٹی نہیں ہے بلکہ اس کی کنیز ہے تو؟ فرمایا: کنیز اس کے مالک کو واپس کی جائے گی۔ اور بچہ اسی شخص کا ہوگا۔ اور جس شخص نے دھوکہ دہی سے اس شخص کی شادی کنیز سے کرائی ہے وہ اس بچہ کی قیمت کنیز کے مالکوں کو ادا کرے گا کیونکہ اس نے ہی اس شخص کو دھوکہ دیا ہے۔ (تو اس کا خمیازہ بھی وہی بھگتے گا)۔ (الفروع)

۲۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ اپنے نوادر میں باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک عورت نے (جو کہ کنیز تھی) ایک قوم کے پاس گئی۔ اور دعویٰ کیا کہ وہ اس قوم کی فرد ہے۔ اور آزاد ہے جبکہ وہ اس دعویٰ میں جھوٹی تھی۔ اور وہیں شادی کر لی (اور پھر جھگڑا پیدا ہوا)۔ تو حضرت امیرؑ نے اس کا فیصلہ یوں فرمایا کہ کنیز تو اپنے مالکوں کو لوٹائی جائے گی۔ اور اس کا شوہر زرِ مہر جو اس نے ادا کیا ہے اس سے واپس لے گا۔ اور اس عورت کا کوئی حق اس کی گردن پر نہیں ہے اور اس سے جو اولاد ہوگی اس کے آقاؤں کی غلام ہوگی۔ (نوادر احمد بن محمد بن عیسیٰ)

باب ۸

جو شخص کسی آزاد عورت سے شادی کرے مگر اس کی جگہ کوئی کنیز اسے پیش کی جائے تو وہ اسے واپس کرے گا اور اس کی بیوی اسے پیش کی جائے گی اور مہر کا حکم؟

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک شخص سے اس کی اس بیٹی کا رشتہ طلب کیا جو آزاد عورت کے بطن سے تھی مگر اس نے اس کی شادی کسی اور عورت (بیٹی) سے کردی (جو کنیز کے بطن سے تھی)۔ تو فرمایا: اس کے پاس وہی عورت بھیجی جائے گی جو نامزد تھی۔ اور اس کا حق مہر [illegible] اس کا باپ اپنی گرہ سے ادا کرے گا۔ اور جو شوہر نے ادا کیا تھا وہ اسی (کنیز) کا ہوگا۔ جس سے شوہر نے دخول کیا ہے۔ (الفروع، [illegible])

۲۔ جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ اپنے نوادر میں باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا تھا جس کی [illegible]

ایک آزاد عورت کے بطن سے اور دوسری کنیز کے بطن سے۔ تو اس نے آزاد عورت کی بیٹی کی ایک شخص سے شادی کی مگر شب زفاف کنیز کی بیٹی بھیج دی۔ اور شوہر نے اس سے مباشرت بھی کی...... فرمایا: اسے اس کی وہی بیوی پیش کی جائے گی جس سے اس نے شادی کی تھی۔ اور دوسری اس کے باپ کو واپس کی جائے گی اور اس (شادی شدہ) کا حق مہر اس کے باپ پر ہوگا۔ (نوادر احمد بن محمد بن عیسیٰ)

باب ۹

اس صورت کا حکم کہ جب (اصلی) اہلیہ کی بہن اس کا روپ دھار کر شب زفاف شوہر کے پاس پہنچ جائے اور وہ اس سے دخول کرے اور اس صورت کا حکم کہ جب دو شخص دو عورتوں سے شادی کریں اور شب زفاف ان کی بیویاں بدل جائیں اور وہ ان سے مباشرت بھی کریں؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید عجلی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ مگر زفاف والی رات اس (زوجہ) نے اپنی بڑی بہن کو شوہر کے پاس بھیج دیا۔ اور اس نے شب زفاف اپنے کپڑے اتار کر اور بہن کے کپڑے پہن کر بہن کے حجلۂ عروسی میں بیٹھ گئی۔ اور اصلی بیوی کو ایک طرف کر دیا اور چراغ گل کر دیا۔ اور اس عورت (زوجہ) نے حیا کی وجہ سے کوئی بات نہ کی اور جب شوہر حجلہ میں داخل ہوا تو اس نے اس عورت کو اپنی بیوی سمجھ کر اس سے مباشرت بھی کر ڈالی۔ جب صبح ہوئی تو اصلی بیوی نے سامنے آ کر اسے سارا ماجرا سنایا کہ میری بہن نے مکر وفریب سے رات یہ ڈرامہ کیا ہے۔ جب شوہر نے اس معاملہ پر غور وفکر کیا تو اسے اسی طرح پایا۔ تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: دھوکہ باز عورت کے لئے کوئی حق مہر نہیں ہے۔ اور اس پر غیر محصنہ زانیہ والی شرعی حد (سو کوڑے) جاری ہوگی۔ اور شوہر اس وقت تک اپنی بیوی کے قریب نہ جائے جب تک اس دھوکہ باز کی عدت (استبراء) گزر نہ جائے۔ اس کے بعد شوہر اپنی بیوی کو آباد کرے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ دو شخصوں نے دو عورتوں سے شادی کی مگر شب زفاف ان کی بیویاں بدل گئیں اس کی بیوی اس کے پاس اور اس کی بیوی اس کے پاس بھیج دی گئی (اور انہوں نے ان سے مباشرت کی)...... تو؟ فرمایا: دونوں عدت گزاریں گی (استبراء) اس کے بعد اپنے اصلی شوہروں کے پاس چلی جائیں گی۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مصاحرہ کے باب (نمبر ۴۹) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۰

اس شخص کا حکم جو کسی عورت سے باکرہ سمجھ کر شادی کرے مگر وہ شوہر دیدہ ثابت ہو؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قاسم بن فضیل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ باکرہ ہے۔ مگر اسے شوہر دیدہ پایا تو آیا وہ اس کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟ فرمایا: پردۂ بکارت کبھی سواری کرنے اور چھلانگ لگانے سے بھی زائل ہو سکتا ہے (یعنی رکھ سکتا ہے)۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ محمد بن جزک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نے ایک لڑکی سے اسے باکرہ سمجھ کر شادی کی۔ مگر اسے شوہر دیدہ پایا تو آیا اس کا حق مہر پورا دیا جائے یا اس میں کمی واقع ہوگی؟ فرمایا: کمی واقع ہوگی۔ (ایضاً)

باب ۱۱

جب کوئی غلام کسی آزاد عورت سے شادی کرے مگر عورت کو اس بات (اس کی غلامی) کا علم نہ ہو۔ تو اسے علم ہونے کے بعد نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ پس اگر وہ اس پر راضی ہو جائے یا اس کو برقرار رکھے تو پھر اسے فسخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ اور دخول کی صورت میں وہ حق مہر کی حقدار بھی ہوگی۔ اور اگر وہ مر گئی تو وہ (غلام شوہر) اس کا وارث نہ ہوگا بلکہ اس (عورت) کی اولاد وارث ہوگی اگرچہ اسی (شوہر) سے ہو یا پھر دوسرے (قرابتدار) لوگ ہوں گے اور اگر کوئی نہ ہو تو پھر امامؑ وارث ہوں گے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک آزاد عورت نے لاعلمی میں ایک شخص سے اس کو آزاد سمجھ کر شادی کی مگر بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو غلام ہے۔ تو؟ فرمایا: اسے اختیار ہے چاہے تو اس کے ہمراہ رہے اور چاہے تو نہ رہے (اپنا نکاح فسخ کر دے)۔ اور اگر اس شخص نے اس سے دخول کیا ہے تو وہ حق مہر کی حقدار ہے اور اگر ہنوز دخول واقع نہیں ہے تو پھر وہ کسی چیز کی مستحق نہیں ہے اور اگر عورت کو حقیقت حال کا علم ہو جانے کے بعد مرد اس سے دخول کرے اور وہ اس کا اقرار کرے تو پھر وہ شخص اس کا مالک ہے (یعنی پھر اسے فسخ نکاح کا کوئی اختیار نہیں ہے)۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کا غلام بھاگ کر کسی علاقہ میں چلا گیا اور وہاں جا کر یہ ظاہر کیا کہ وہ آزاد ہے اور فلاں خاندان کا فرد ہے اور وہاں ایک خاندان کی (آزاد) عورت سے شادی بھی کر لی جس کے بطن سے اس کے ہاں کچھ اولاد بھی ہوئی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ عورت مال، جائیداد اور اولاد چھوڑ کر وفات پا گئی۔ اور اس شخص کا آقا کسی طرح وہاں پہنچ گیا اور اس نے غلام کو اور جو کچھ اس کے پاس تھا اپنے قبضہ میں لے لیا اور اس شخص نے بھی اپنی غلامی کا اقرار کر لیا۔ تو؟ فرمایا: جہاں تک غلام کا تعلق ہے وہ تو اس کا غلام ہی متصور ہوگا مگر مال اور جائیداد اس وفات پانے والی عورت کی اولاد کی ہوگی۔ کیونکہ غلام آزاد کا وارث نہیں ہو سکتا۔ راوی نے عرض کیا کہ جب عورت کا انتقال ہوا تو اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اور نہ ہی کوئی دوسرا (رشتہ دار) وارث ہو تو پھر اس کے مال و جائیداد کا وارث کون ہوگا؟ فرمایا: اس صورت میں وہ جو کچھ چھوڑ کر جائے گی وہ امام المسلمین کا مال ہوگا۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے نکاح العبید والاماء (باب ۲۸) میں گزر چکی ہیں۔

باب ۱۲

اگر شادی کے بعد شوہر اس طرح دیوانہ ہو جائے کہ اسے نماز کے اوقات کا بھی کوئی ہوش نہ ہو تو عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے۔ ہاں اگر صرف یہ ظاہر ہو کہ وہ احمق ہے تو پھر فسخ نہیں کر سکتی۔ اور اس صورت کا حکم کہ اگر (تزویج) کے بعد پتہ چلے کہ شوہر غریب و نادار ہے یا مبروص و مجذوم ہے؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن ابی حمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک عورت کا شوہر شادی کے بعد دیوانہ ہو گیا تو؟ فرمایا: عورت اگر چاہے تو (نکاح فسخ کر کے) اپنے آپ کو اس سے الگ کر سکتی ہے۔ (التہذیب، الفقیہ)

۲۔ غیاث بن ابراہیم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام شوہر کی حماقت کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں کیا کرتے تھے مگر اس کی ناداری کی وجہ سے فسخ کیا کرتے تھے۔ (التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: فقر و فاقہ کی وجہ سے نکاح فسخ کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ شوہر کو نان و نفقہ ادا کرنے پر مجبور کیا جائے گا ورنہ طلاق دینے پر۔

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ اگر شوہر کا جنون اس حد تک پہنچ جائے کہ اسے اوقاتِ نماز کا بھی کوئی ہوش نہ ہو۔ تو پھر ان کے درمیان تفریق کی جائے گی۔ اور اگر اسے اوقاتِ نماز کا ہوش ہو تو پھر عورت صبر کرے کہ یہ اس کی آزمائش ہے۔ (الفقیہ)

باب ۱۳

جب ظاہر ہو کہ شوہر خصی ہے تو زوجہ کو نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار ہے، اور اگر اس سے دخول ہوا ہے تو پورے حق مہر ورنہ نصف کی مستحق ہوگی اور مرد پر تعزیر جاری کی جائے گی۔ اور اگر عورت (ایک بار) راضی ہو جائے تو پھر خیار ساقط ہو جائے گا اور اس صورت کا حکم جب مرد طلاق دے دے یا شوہر خنثیٰ ظاہر ہو۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابن بکیر اپنے باپ (بکیر) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک خصی شخص نے دھوکہ دہی سے ایک مسلمان عورت سے شادی کی تو؟ فرمایا: اگر عورت چاہے تو ان کے درمیان (عورت کا نکاح فسخ کر کے) جدائی کی جائے گی۔ اور اس (دھوکہ باز شوہر) کے سر پر ضرب لگائی جائے گی (یعنی اسے تعزیر لگائی جائے گی)۔ اور اگر عورت اس شخص کے ساتھ رہنے پر راضی ہو جائے تو پھر اسے اس کے بعد انکار کا کوئی اختیار نہ ہوگا۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسنادِ خود ابو عبیدہ حذاء سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک خصی شخص نے ایک عورت سے شادی کی۔ جبکہ عورت کو اس کے خصی ہونے کا علم تھا۔ تو؟ فرمایا: جائز ہے۔ عرض کیا گیا: جب تک خدا نے چاہا (کافی عرصہ تک) دونوں میاں بیوی رہے۔ پھر اس نے طلاق دے دی۔ آیا عورت پر عدت ہوگی؟ فرمایا: ہاں۔ کیا دونوں ایک دوسرے سے لذت اندوز نہیں ہوئے؟ عرض کیا گیا کہ کیا اس (عورت پر) اس فعل کی وجہ سے غسل (جنابت) ہوگا؟ فرمایا: اگر اس فعل سے اس کو مادۂ منویہ خارج ہو تو پھر اس پر غسل واجب ہوگا۔ عرض کیا گیا: آیا طلاق کی صورت میں وہ ادا کردہ مہر میں سے کچھ واپس لے سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ (الفقیہ، الفروع)

۳۔ جناب عبداللہ بن جعفرؒ باسنادِ خود علی بن جعفرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک خصی شخص نے (دوسری روایت کے مطابق ایک ہیجڑے نے) دھوکہ سے ایک عورت سے شادی کی تو؟ فرمایا: اس کی پیٹھ کو اذیت پہنچائی جائے گی۔ (اس پر تعزیر جاری کی جائے گی)۔ اور پھر

ان کے درمیان (نکاح فسخ کرکے) علیحدگی کی جائے گی، اور اگر اس نے (کچھ) دخول کیا ہے تو اس پر پورے حق مہر کی ورنہ نصف کی ادائیگی واجب ہوگی۔ (قرب الاسناد)

۴۔ جناب کشی باسناد خود یونس سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ابن مسکان نے ابراہیم بن میمون کے ہاتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا جس میں یہ مسئلہ دریافت کیا تھا کہ ایک خصی شخص نے ایک عورت کو دھوکہ دیا (اس سے شادی کی) تو؟ امام علیہ السلام نے (جواب میں لکھا) فرمایا: ان کے درمیان علیحدگی کی جائے اور اس کی پیٹھ کو اذیت پہنچائی جائے (اس پر شرعی تعزیر جاری کی جائے)۔ (رجال کشی)

باب ۱۴

اگر (نکاح کے بعد) پتہ چلے کہ شوہر نامرد ہے تو اسے (علاج معالجہ کیلئے) ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ اگر اس اثنا میں اس (زوجہ) یا کسی بھی عورت سے مباشرت پر ایک بار بھی قادر نہ ہوا تو عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔ اور اگر خود اس حالت پر راضی ہو تو پھر یہ اختیار ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر فسخ کرے تو اسے نصف حق مہر ملے گا۔ اور اس کے لئے کوئی عدت نہ ہوگی اور (اس شخص کا حکم جس کے خصیے کوٹے ہوئے ہوں۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کرکے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت کا شوہر کسی ایسی آزمائش میں گرفتار ہے کہ بیوی سے مقاربت کرنے پر قادر نہیں ہے تو آیا وہ اس سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں اگر چاہے تو ایسا کر سکتی ہے۔ ابن مسکان کہتے ہیں کہ ایک روایت میں یوں وارد ہے کہ ایک سال تک انتظار کیا جائے گا۔ اگر وہ اس کے پاس آسکا (مباشرت کرسکا) تو فبہا ورنہ عورت کو علیحدہ ہونے یا پاس رہنے کا اختیار ہوگا۔ (الفروع)

۲۔ عباد (غیاث ن دم) ضبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نامرد کے بارے میں فرمایا کہ جب معلوم ہو جائے کہ نامرد ہے اور عورتوں کے پاس جانے پر بالکل قادر نہیں ہے تو ان کے درمیان علیحدگی کرادی جائے گی، اور اگر ایک بار بھی مقاربت کرلے تو پھر علیحدگی نہیں ہوگی۔ (پھر فرمایا) مرد (مخصوص عیبوں کے علاوہ اور) کسی عیب کی وجہ سے رد نہیں کیا جا سکتا۔ یا عقد نکاح کے بعد پیدا ہونے والے کسی بھی عیب کی وجہ سے رد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یا مرد کسی عیب کی وجہ سے (عورت) کا نکاح فسخ نہ کرے (بلکہ مستحب ہے کہ خاموشی سے طلاق دے دے تاکہ عورت کی پردہ پوشی ہو جائے)۔ (کتب اربعہ)

۳۔ عمار بن موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص اپنی عورت کے ساتھ مباشرت پر قادر نہیں ہے۔تو؟ فرمایا: اگر دوسری عورتوں پر بھی قادر نہیں ہے تو پھر تو عورت کی رضامندی کے بغیر اسے اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر دوسری عورتوں پر قادر ہے تو پھر اسے روکے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(ایضاً)

۴۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص صرف ایک بار بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت کی ہو۔ اور پھر نہ کر سکے تو اس کی اہلیہ کو نکاح فسخ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔(ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: نامرد کو (علاج معالجہ کیلئے) ایک سال تک مہلت دی جائے گی۔ (اگر تندرست ہو گیا تو فبہا) ورنہ عورت کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو (دوسری) شادی کرلے اور چاہے تو اس کے پاس رہے۔(التہذیب، الاستبصار)

۶۔ ابوالبختری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جس دن عورت (حاکم شرع کے پاس) مرافعہ کرے گی اس دن سے ایک سال تک نامرد کو مہلت دی جائے گی پس اگر وہ مباشرت کے قابل ہو گیا تو فبہا ورنہ ان کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی۔ اور اگر عورت ایک بار اس کے پاس رہنے پر راضی ہو گئی تو پھر اس کے بعد اسے کوئی اختیار نہ ہوگا۔(ایضاً)

۷۔ جناب عبداللہ بن جعفر (حمیریؒ) باسناد خود علی بن جعفرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک نامرد آدمی نے دھوکہ دہی سے ایک عورت سے نکاح کیا تو؟ فرمایا: جب (عورت کو) معلوم ہو جائے کہ وہ عورتوں سے مباشرت کرنے پر قادر نہیں ہے تو اس پر مہر کی ادائیگی واجب ہوگی۔ اور پھر ان کے درمیان (نکاح کو فسخ کرکے) علیحدگی کرا دی جائے گی۔ (قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ جس شخص کے خصیے کوٹے ہوئے ہوں (جس کی وجہ سے وہ مباشرت کرنے پر قادر نہ ہو)۔تو کہا گیا ہے کہ اس کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۵ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)۔

باب ۱۵

اس صورت کا حکم کہ جب عورت دعویٰ کرے کہ شوہر نامرد ہے مگر وہ اس کا انکار کرے۔ یا مرد مباشرت کر سکنے کا دعویٰ کرے اور عورت اس کا انکار کرے؟ اور اس صورت کا حکم کہ جب عورت دعویٰ کرے کہ وہ حاملہ ہے؟ یا شوہر کی بہن ہے۔ یا عدت میں نہیں ہے؟

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوحمزہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے شادی کرے جو شوہر دیدہ ہو۔ اور وہ خیال کرے کہ جب سے شادی ہوئی ہے مرد اس کے قریب نہیں آیا۔ (مگر مرد اس کا انکار کرے)۔ تو چونکہ عورت مدعیہ ہے (کہ وہ شخص نامرد ہے اور اس کے پاس گواہ موجود نہیں ہیں) لہٰذا مرد کا قول مقدم ہوگا۔ وہ خدا کے نام کی قسم کھائے گا کہ اس نے اس سے مجامعت کی ہے۔ اور اگر اس نے باکرہ عورت سے شادی کی ہے اور عورت یہ دعویٰ کرے کہ وہ اس تک نہیں پہنچا تو اس قسم کی باتوں کو عورتیں بہتر جانتی ہیں۔ تو قابل اعتماد عورت سے معائنہ کرایا جائے گا۔ پس اگر وہ یہ بتائے کہ یہ عورت (شادی کے بعد بھی) ہنوز باکرہ ہے تو امام پر لازم ہوگا کہ شوہر کو (علاج معالجہ کیلئے) ایک سال کی مہلت دے۔ پس اگر وہ اس اثنا میں اس تک پہنچ گیا (مقاربت کر سکا) تو فبہا اور نہ وہ ان کے درمیان علیحدگی کر دے گا۔ اور اسے آدھا حق مہر ادا کیا جائے گا۔ اور اس کے لئے کوئی عدت نہ ہوگی۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ عبداللہ بن فضل ہاشمی اپنے بعض بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا یا ایک مرد نے آپ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک بیوی اپنے شوہر کے بارے میں کہتی ہے کہ وہ نامرد ہے۔ مگر شوہر اس کا انکار کرتا ہے۔ تو؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: دایہ کو چاہیے کہ مرد کو بتائے بغیر عورت کی اندام نہانی میں خلوق[1] (باریک کر کے) رکھے۔ پھر مرد اس کے پاس جائے پس اگر مرد کے آلۂ خاص پر خلوق لگا ہوا ہو تو عورت کو جھوٹا اور مرد کو سچا سمجھا جائے گا۔ اور اگر نہ لگا ہوا ہو تو عورت کو سچا اور مرد کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔ (کتب اربعہ)

۳۔ غیاث بن ابراہیم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کے زمانہ میں ایک عورت نے دعویٰ دائر کیا کہ اس کا شوہر اس سے مباشرت نہیں کرتا (نہیں کر سکتا) مگر شوہر نے کہا کہ

---

[1] ایک قسم کا خوشبودار گھاس ہے۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

وہ کرتا ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کی اندام نہانی میں زعفران رکھا جائے پھر (مباشرت کے بعد) مرد اپنے آلۂ خاص کو دھوئے۔ پس اگر اس پانی کا رنگ زرد ہو تو مرد کو سچا سمجھا جائے۔ ورنہ اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیا جائے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں: ممکن ہے کہ اس طلاق کو استحباب و احتیاط پر یا اسے اس کے لغوی معنی (علیٰحدگی) پر محمول کیا جائے۔ کیونکہ اس سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ عورت کو نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے۔

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی عورت دعویٰ کرے کہ مرد نامرد ہے۔ مگر مرد اس کا انکار کرے تو اس کا حکم یہ ہے کہ مرد کو ٹھنڈے پانی میں بٹھایا جائے۔ پس اگر اس کا آلہ ڈھیلا پڑ جائے تو وہ نامرد ہے۔ اور اگر سکڑ جائے تو پھر نامرد نہیں ہے۔ (الفقیہ)

۵۔ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت میں (اس کی پہچان کا ذریعہ یہ قرار دیا گیا ہے) کہ ایسے شخص کو تین دن تک تازہ مچھلی کھلائی جائے۔ اور پھر اسے راکھ پر پیشاب کرنے کو کہا جائے۔ پس اگر پیشاب کی دھار راکھ سے پار ہو جائے تو وہ نامرد نہیں ہے۔ اور اگر پار نہ ہو تو پھر وہ نامرد[1] ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ مقاربت کرنے کے دعویٰ کے حکم پر دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں اس کے بعد ایلا اور مہر کے ابواب میں (باب ۱۳ از ایلاء، باب ۵۶ و ۵۷ از مہور میں) آئیں گی۔ اور باقی ماندہ مطالب پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس سے پہلے باب النکاح (باب ۱۸) میں بیان ہو چکی ہیں۔

باب ۱۶

اس شخص کا حکم جو شادی کرتے وقت یہ دعویٰ کرے کہ وہ فلاں قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ جھوٹا تھا۔ یا وہ دعویٰ کرے کہ وہ جانوروں کا کاروبار کرتا ہے مگر بعد میں پتہ چلے کہ وہ تو بلیوں کا کاروبار کرتا ہے؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں اس شخص کے بارے میں "جس نے شادی کے وقت بیوی سے کہا تھا کہ میں فلاں قبیلہ کا فرد ہوں۔ مگر بعد میں وہ ایسا ثابت نہیں ہوتا۔" تو؟ فرمایا: وہ عورت اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے یا یوں

---

[1] موجودہ دور میں تو ڈاکٹری اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ چند منٹ کے ٹیسٹ سے پتہ چل جاتا ہے کہ مرد کون ہے اور نامرد کون؟ اور یہ کہ عورت باکرہ ہے یا شوہر دیدہ ہے۔ واللہ الموفق۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

فرمایا کہ وہ رد کر سکتی ہے۔ (التہذیب)

۲۔ حماد بن عیسیٰ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص نے ایک قوم سے رشتہ طلب کیا۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تیرا کاروبار کیا ہے؟ اس نے کہا: میں جانوروں کا کاروبار کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے اسے رشتہ دے دیا مگر بعد میں پتہ چلا کہ وہ تو بلیوں کا کاروبار کرتا ہے۔ چنانچہ (تنازعہ کھڑا ہونے پر) حضرت امیر علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ (اور ماجرا بیان کیا) تو آنجناب علیہ السلام نے اس نکاح کو برقرار رکھا اور فرمایا کہ بلیاں بھی جانور ہی تو ہیں۔

(التہذیب، الفروع، معانی الاخبار)

۳۔ جناب ابن ادریس حلیؒ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ جب کوئی شخص (شادی کرتے وقت) دعویٰ کرے کہ وہ فلاں قوم وقبیلہ سے ہے۔ اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ اس قوم وقبیلہ سے نہیں ہے۔ خواہ اس سے چھوٹے قبیلہ سے ہو یا اس سے بڑے قبیلہ سے تو عورت کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ (السرائر)

باب ۱۷

اس صورت حال کا حکم کہ جب پتہ چلے کہ شوہر زانی ہے۔ یا اس صورت کا حکم کہ وہ اہلیہ سے دخول سے پہلے زنا کرے؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ بن موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص (نکاح کے بعد مگر) دخول سے پہلے زنا کرتا ہے آیا اسے (محصن سمجھ کر) سنگسار کیا جائے گا؟ فرمایا: نہیں۔ راوی نے عرض کیا کہ اگر دخول سے پہلے زنا کرے تو ان (کا نکاح فسخ کر کے) ان کو علیحدہ کیا جائے گا۔ فرمایا: نہیں۔ (الفقیہ)

۲۔ علی بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی مگر اس سے دخول کرنے سے پہلے (کسی عورت سے) زنا کیا۔ اس پر کیا ہے؟ فرمایا: اس پر (غیر محصن زانی کی) حد زنا (سو کوڑے) جاری کی جائے گی۔ اور اس کا سر مونڈا جائے گا۔ اور میاں بیوی کے درمیان تفریق کرائی جائے گی اور ایک سال تک اسے دیس نکالا بھی دیا جائے گا۔ (اور دوسری روایت کے مطابق اسے نصف حق مہر ادا کرنا پڑے گا)۔ (التہذیب، قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث (اور اس قسم کی دوسری حدیثیں) یا تو طلاق کے مستحب ہونے پر محمول ہیں یا

پھر دیس نکالے والی مدت (ایک سال) تک تفریق پر محمول ہیں (ورنہ یہ چیز ان چیزوں میں داخل نہیں ہے جن کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے)۔

۴۔ رفاعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے (شادی کے بعد) اپنی اہلیہ سے دخول کرنے سے پہلے (کسی عورت سے) زنا کیا تو آیا اسے سنگسار کیا جائے گا؟ فرمایا: نہ۔ عرض کیا گیا: (نکاح فسخ کرکے) ان کے درمیان علیحدگی واقع کی جائے گی؟ فرمایا: نہ۔ اور جناب ابن ابی عمیر نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے۔ کہ آدمی کنیز رکھنے سے محصن نہیں بنتا۔ (علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مصاحرہ (باب ۱۲) میں، اور متعہ کے زانی اور زانیہ کے نکاح والے باب (نمبر ۹ و ۳۸) میں گزر چکی ہیں۔ اور (مصاحرہ کے ابواب ۴، ۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۱ میں) یہ حدیث گزر چکی ہے کہ (بعد والا) حرام (سابقہ) حلال کو حرام نہیں بناتا۔ واللہ اعلم۔

تمت ترجمة المجلد الرابع عشر في يوم السادس من شوال المكرم

من شهور ۱۴۱۸ هجری الموافق لثالث فروری من سنین ۱۹۹۸ء

في الساعة الخامسة والنصف من النهار قبل الغروب بدقائق

والحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى وسلم

على خير خلقه محمدٍ و آله الطيبين الطاهرين.

و انا الاحقر محمد حسين النجفي عفى عنه بقلمه

من مقام بلدة سرگودها من بلاد بنجاب پاکستان

نظر ثانی: ۹ مئی ۲۰۰۹ء۔ اڑھائی بجے دن۔ والحمد للہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم